وہ اسے اپنی جتنی بے قراریاں بے چینیاں
دکھاتا ہے وہ اتنے ہی نخرے کرتی ہے ہاں
اس کی بے شمار محبتوں کی اکلوتی حقدار تھی
وہ نکھرے تو بنتے تھے اس کے۔
وحشتِ جنون
از اریج شاہ
Rana ediT

وحشتِ جنون

اریج شاہ

Urdu Novels Ghar

تم سمجھ نہیں رہے ہو وقار مجھے وہ لڑکی ہر قیمت پر چاہیے میں اسے حاصل کرنے کے لیے کسی بھی حد تک چلا جاؤں گا مجھے بس وہ چاہیے میں اس لڑکی کو اپنے بستر تک لانا چاہتا ہوں۔

میں کیا کروں ۔۔،؟

وقار میں کیا کروں مجھے سمجھ میں نہیں آرہا وہ لڑکی مجھے پاگل کر دے گی اس کی ہنسی اب تک میرے کانوں میں گونج رہی ہے۔

وقار تم میری حالت کو سمجھ رہے ہو نہ تم سمجھ رہے ہو نا ۔۔۔؟وہ پاگل ہوا جارہا تھا جب کہ وقار کو اس کی ذہنی کنڈیشن پر پہلے سے ہی شک تھا اب تو اسے یقین ہوتا جا رہا تھا۔

جی جی سر میں آپ کی بات کو بہت اچھے طریقے سے سمجھ رہا ہوں میں اس لڑکی کو تلاش کرنے کی کوشش کرتا ہوں میں اس کے بارے میں پوری معلومات لے کر آپ کو بتاتا ہوں۔

معلومات نہیں وقار معلومات نہیں چاہیے مجھے وہ لڑکی چاہیے کسی بھی قیمت پر۔

ڈھیر لگا دو اس کے قدموں میں دولت کا جس چیز کی خواہش کرتی ہے اس کو دے دو بس اسے میرے بستر تک لے آؤ۔

اسے میرے پاس لے آؤ۔کچھ بھی کرو لیکن اسے لے کر آؤ۔

ٹھیک ہے سر میں کچھ کرتا ہوں آپ پلیز پریشان مت ہوں انشاءاللہ اس لڑکی کے بارے میں سب کچھ پتہ چل جائے گا

میں جتنا جلدی ہو سکے اس کی ساری انفاریشن نکال کر آپ کو دیتا ہوں وہ جلدی سے جلدی وہاں سے نکلنا چاہتا تھا نہ جانے یہ پاگل انسان اب اس سے کیا چاہتا تھا ۔

اس طرح کی دیوانگی اگر کوئی نوجوان دکھاتا تو بات کچھ اور تھی لیکن ایک ساٹھ سال کا بوڑھا اپنی ہوس مٹانے کے لئے یہاں ایک بیس سال کی لڑکی کی فرمائش کر چکا تھا ۔

کل وہ اپنے دوست کی شادی پر گئے تھے جہاں پر ایک لڑکی کو دیکھا اور جب سے اس لڑکی کو دیکھا تھا اس کا دیوانہ ہو چکا تھا وہ ہمیشہ سے ہی عیاش پسند رہا تھا اپنے بوس کی طبیعت سے وہ اچھے سے واقف تھا ۔

لیکن یہاں آکر اس کے بوس کی ضد ایک الگ روپ اختیار کر چکی تھی ۔اس کا بوس ایک معصوم سی لڑکی کو بس ایک رات کے لیے اپنے بستر کی زینت بنانا چاہتا تھا ۔

اور وہ یہ سوچ کر پریشان ہو رہا تھا کہ آخر وہ لڑکی اسے کہاں سے لا کر دے وہ اسے جانتا تک نہیں تھا یہاں تک کہ اس نے تو شاید ایک نظر بھی مشکل سے ہی اسے دیکھا تھا اب کہاں سے تلاش کر کے لائے گا اس لڑکی کو ۔۔۔؟

اپنے بوس کو تو اس نے یقین دلایا تھا کہ وہ کہیں سے بھی اس لڑکی کو ڈھونڈ لائے گا لیکن یہ کتنا مشکل تھا یہ تو صرف وقار کو ہی پتہ تھا ۔لیکن اپنی نوکری بچانے کے لئے اسے ڈھونڈنا تو تھا ہی ۔

oooooo

سر میں نے اس لڑکی کے بارے میں سب کچھ پتہ لگا لیا ہے ۔یہ لڑکی زیادہ امیر نہیں ہے لیکن کچھ ہی دنوں میں اس کا نکاح ہونے والا ہے ۔

کیا مطلب ہے تمہارا میں کسی نکاح کو نہیں مانتا مجھے وہ لڑکی چاہیے ہر قیمت پر اسے لے کر آؤ میرے لیے یہ تمہارا کام ہے تم کیسے کرو گے میرا اس سے کوئی واسطہ نہیں ۔

لیکن سر میں کیسے لے کر آؤں اس کی شادی ہو رہی ہے اس کے گھر میں شادی کی تیاریاں چل رہی ہیں یہ ممکن نہیں ہے سمجھنے کی کوشش کریں

اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اسے کیسے سمجھائے اس آدمی نے سچ میں اس کا دماغ خراب کر دیا تھا۔

یہ سب میں نہیں جانتا وقار میں دبئی جا رہا ہوں دو مہینے کے لئے دو مہینے کے بعد وہ لڑکی مجھے چاہیے ۔ان ٹچ کسی مرد نے اسے نگاہ بھر کر دیکھا نہ ہو کسی مرد نے اسے چھوا ہوا نہ ہو یاد رکھنا وہ میرے پاس آئے تو بالکل صاف آئے

سر مجھے کیا پتا کہ وہ ان ٹچ ہے یا نہیں وہ پریشانی سے بولا تھا

اب تک تو ہے اگر تمہاری غلطی سے کسی اور کی راحت کا سامان بن گئی تو میں تمہیں جان سے مار ڈالوں گا یہ بات یاد رکھنا ۔

"سر میں پوری کوشش کروں گا لیکن اگر بعد میں اس میں کوئی خامی نکلی تو۔۔۔۔

شٹ اپ بکواس کرکے میرا وقت برباد مت کرو جتنا کہا ہے اتنا کرو تمہارے پاس صرف دو مہینوں کا وقت ہے یہ بات یاد رکھنا مجھے ہر قیمت پر وہ لڑکی چاہیے اور اسے لا کر تم مجھے دو گے ۔

دوسری طرف سے فون بند ہو چکا تھا جبکہ وقار اپنے موبائل کی بند سکرین کو گھور رہا تھا اس کے بس میں کچھ بھی نہیں تھا اس کا بوس اس کے حلق تک آ چکا تھا

وہ بھی ایک لڑکی کے پیچھے جس کی شادی تھی کچھ ہی دنوں میں وہ کیا کرے اس بوس کے لیے جس پر ہوس کا جنون سوار تھا ایک معصوم سی لڑکی کی زندگی تباہ کرنے کے لیے کسی بھی حد تک جانے کو تیار تھا ۔

اور وقار کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ وہ کیا کرے وہ نہ تو اس لڑکی کی شادی کو روک سکتا تھا اور نہ ہی اسے لڑکیوں کو اغوا کرنا آتا تھا

اسے اپنی نوکری بے حد عزیز تھی اسی کے سہارے اس کی زندگی چل رہی تھی اس کا بوس اسے کم کام میں زیادہ تنخواہ دیتا تھا بے شک اس کے سارے کام لیگل نہیں ہوتے تھے لیکن پھر بھی وہ اپنی نوکری پوری ایمانداری سے کر کے ہی پیسے لیتا تھا ۔

یہ بھی اس کے کام کا حصہ تھا وہ اپنے بوس کو لڑکیاں بھی لا کر دیتا تھا لیکن اس دفعہ اس کے بوس نے اسے بہت مشکل کام دے دیا تھا ۔اس دفعہ وہ بہت برے طریقے سے پھنس چکا تھا

ooooooo

تھوڑی دیر میں مولوی صاحب آنے والے ہیں ان کی آتے ہی ہم نکاح کے رسم ادا کریں گے ۔ بھابی نے اندر داخل ہوتے ہوئے بتایا تھا اور وہ جو لہنگے میں تیار بیٹھی اپنی ہونے والی زندگی کا فیصلہ سن رہی تھی ۔خاموشی سے اپنی آنکھوں میں آنسوؤں کو پیچھے دھکیلتی ہاں میں سر ہلا گئی تھی ۔

بہت اچھا لڑکا ہے بہت بڑے خاندان سے ہے ۔یہ مت سوچنا کے ہم نے جلدبازی میں تمہیں کسی کے بھی پلے باندھ دیا ۔

تمہارے بھائی نے بہت سوچ سمجھ کر تمہاری شادی کا فیصلہ کیا ہے میری جان پریشان ہونے کی ضرورت نہیں بھابھی کو آخر کار اس کی حالت پر ترس آ ہی گیا تھا تب ہی وہ مسکراتے ہوئے اس کے پاس بیٹھ کر اسے سمجھانے لگی ۔

آج تک بھابھی کے منہ سے اس نے کبھی اتنا نرم لہجہ نہیں سنا تھا لیکن آج ان کے الفاظ سن کر اس نے ان کے کندھے پر سر رکھ دیا تھا ۔اس کے سسکنے پر بھابھی کو اس کے میک اپ کے فکر کھائے جانے لگی

کیا کر رہی ہو پاگل ہو گئی ہو ہیر سارا میک اپ خراب کر دو گی تم ابھی نکاح ہونے والا ہے ۔ایسا کون کرتا ہے بے وقوف میری شادی ہوئی نہ مجھے بھی بہت رونا آ رہا تھا لیکن یہ وقت ہوتا ہی خود کو سنبھال کر رکھنے والا ہے وہ پیار سے اسے دلاسہ دیتے ہوئے کہنے لگی دو ماہ پہلے وہ کتنی خوش تھی اس کی ماں زندہ تھی اس کو سنبھالنے کے لیے ۔

وہ صرف دو بہن بھائی ہی تھے جوانی کی دہلیز پر قدم رکھتے ہی بابا نے ایک رات خاموشی سے ساتھ چھوڑ دیا ۔

شروع شروع میں تو بھائی نے ہر جگہ خوب نخرا اٹھایا لیکن بعد میں اسے احساس ہوا کہ باہر ملک جا کر وہ یہاں سے بہتر کمائی کر سکتا ہے بس پھر باہر جانے کا ایسا جنون سوار ہوا دیکھا ہی نہیں اور وہ باہر کو نکل گیا ۔

تین چار سال سعودیہ میں خوب کمائی کر کے واپس آیا تو امی کو اس کی شادی کی فکر ہونے لگی پھر کیا خاندان میں سب سے اچھی اور خوبصورت لڑکی کو بیاہ کر اپنی بہو کے روپ میں لے آئیں ۔

شروع شروع میں تو سب کچھ اچھا رہا شادی کے چند دن رہ کر بھائی واپس سعودی عرب چلا گیا ۔

ابھی بھی اس کی پڑھائی کی فکر میں ہلکان ہو رہا تھا جب بیوی نے کہہ دیا کہ اس کو بھی وہاں بلا لیا جائے ۔

امی کو یہ بات کچھ پسند نہیں آئی وہ ہمیشہ یہی کہتی کہ پہلے ہیر کی پڑھائی کے بارے میں سوچو یہ اپنے آپ کو سنبھالنے کے قابل ہو جائے گی تب لے جانا اپنی بیوی کو اپنے پاس ہمیں کوئی اعتراض نہیں لیکن یہ مت بھولو کہ بوڑھی ماں اور جوان بہن ہاتھ دھرے بیٹھی ہے۔

ان کی بہو نے تو ایسے بیٹے کو اپنے ہاتھ لیا تھا کہ وہ بہو کی ہر بات کو صحیح کہتا۔

اماں کا فلحال ہیر کی شادی کرنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا وہ چاہتی تھی کہ وہ خوب پڑھے لکھے اور اپنے باپ کا نام روشن کرے۔لیکن ایسے خواب صرف ماں باپ ہی دیکھ سکتے ہیں۔اماں کو ایک رات اچانک طبعیت خراب ہو جانے کی وجہ سے ہسپتال لے کر گئے تو پتہ چلا کی کینسر جیسے جان لیوا مرض کی لپیٹ میں آچکی ہیں۔

بس پھر کیا اماں کو بیٹی کی فکر ہونے لگی۔اور بہو کو اس کی شادی کی فکر لگ گئی۔وہ اپنے ہی خاندان میں الگ الگ جگہ اس کے لیے رشتے تلاش کرنے لگی۔

یقینا ساس کی فکر تو اس کو رہی نہیں تھی اب فکر تھی تو صرف اس ایک نند کی ڈر تھا کہ کہیں ماں کے گزرنے کے بعد بہن کی محبت نہ بھائی کے دل میں جاگ جائے اسی لیے ہمدردیوں کے تمام تر ریکارڈ توڑتے ہوئے اس نے بھی اپنی جان لگا دی۔

لیکن کوئی بھی رشتہ قابل قبول نظر ہی نہیں آیا اور آخرکار ایک دن اپنے آپ ہی ایک رشتہ انکے گھر آیا پتا چلا کے وہ ہیر کی کسی سہیلی کا دور کا کزن ہے اور ہیر کو شادی پر دیکھ کر اس کے لیے رشتہ لے کر آیا ہے۔

بس ماں کو رشتہ پسند آگیا اور وہ منگنی کے بعد دو سال کا شادی کا وقت رکھنا چاہتی تھی کیونکہ وہ چاہتی تھی ہیر اس رشتے کو سمجھنے کے قابل بن جائے۔

لیکن بھابھی اس چیز کے لیے تیار نہ تھی ان کا کہنا تھا کہ ماں کی زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں وہ ایک جان لیوا مرض کی لپیٹ میں ہیں لیکن امی اپنی بات پر ڈٹے رہی اور بھائی کو بھی دنیا سے جانے سے پہلے وصیت کر دی کہ جب تک ہیر بیس سال کی نہ ہو جائے تب تک اس پر زور نہ ڈالا جائے اماں تو دنیا سے رخصت ہو گئی لیکن اسے امید تھی کہ بھائی اس کا ساتھ ضرور نبھائے گا۔

لیکن بھائی کو تو جیسے صرف بہانہ چاہیے تھا منگیتر صاحب کی طرف سے ذرا سا زور ڈالا گیا ماں کہ جانے کے دو مہینے کے بعد ہی اس کے گھر بارات آ گئی تھی۔

اور اب وہ خاموشی سے بیٹھی نکاح نامہ پر سائن کر رہی تھی۔اسے پتہ چلا تھا کہ اس کے ولیمے میں اس کے بھائی اور بھابھی شامل نہیں ہوں گے کیونکہ بھائی بھابھی کو کل صبح ہی اپنے ساتھ سعودی عرب لے کر جا رہا ہے وہ اس کے سارے پیپر تیار کروا چکا تھا

بس اسے ہی لاعلم رکھا گیا تھا۔اسے اب تک یقین نہ آیا اس کا بھائی اسے اس طرح بے آسرا بے سہارا چھوڑ کر جا رہا تھا

اس نے باتوں ہی باتوں میں اپنے بھائی سے اس بات کا ذکر کیا تو اس نے کہہ دیا کہ وہ کوئی انجان تو نہیں ہے تمہارے لیے تم لوگوں کی اتنے مہینے منگنی رہی ہے ٹیلیفونک گفتگو ہوئی ہے۔ایک دوسرے سے واقف ہو اور وہ کونسا لمبی چوڑی خاندان برداری رکھتا ہے جو تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت ہے۔

تم اچھے سے رہنا اس کے ساتھ وہ بھی تمہارے ساتھ اچھے سے رہیں گے جو تم اپنی بھابھی کے ساتھ کرتی ہو ویسا کچھ بھی مت کرنا بھائی کے یہ الفاظ اسے بری طرح سے توڑ گئے تھے اس نے اپنی بھائی کی ڈیڑھ سالہ زندگی پر نظر ڈالی تو اسے ایسا کوئی سلوک یاد نہ آیا بھابھی کے ساتھ جس کا ذکر اس کا بھائی کر رہا تھا۔

جو بھی تھا زندگی تھی جو اس نے گزارنی تھی اس کا بھائی اسے چھوڑ کر چلا گیا تھا اب اسے خود اپنا گھر بسانا تھا۔

رخصتی پر بھی اس کی بھابھی اس کے کان میں بس یہی بولتی رہی کہ زیادہ رونا دھونا کرنے کی ضرورت نہیں ہے میک اپ خراب نہیں ہونا چاہیے بہت مہنگے پالر سے کروایا ہے کم از کم سسرالی رشتہ داروں کو تو دیکھنا ہے تمہیں۔

اور بھائی اس نے بھی کیا رخصت کیا ایک بوجھ تھا جو اپنے سر سے اتار دیا تھا۔

oooooo

اس کے سسرالی رشتہ دار زیادہ نہیں تھے شادی میں بس چند ایک گاڑیاں ہی تھی جو اسے رخصت کروانے کے لیے آئی تھیں۔

اس کی ساس نے تو دہیج میں اچھا خاصہ منہ پھاڑ کر جہیز مانگا تھا لیکن بھائی بھابی نے غربت کی وہ وہ داستانیں سنائی کہ وہ بھی خاموش رہ گئی لیکن اندر ہی اندر اسے اپنے اکلوتے بیٹے کے لیے یہ ملال کھائے جا رہا تھا کہ وہ خالی ہاتھ آئی ہے۔

اماں کی مہربانی سے تھوڑا بہت جو جوڑ کر رکھا تھا دنیاداری کے لئے بھائی نے اس کے حوالے کر دیا تھا لیکن خود سے بس جو شادی کروانے کا خرچہ اٹھا لیا تھا اتنا ہی کافی تھا۔

اس کی بھابھی تو اتنے میں ہی غریب ہو گئی تھی۔

چلو تمہارے بھائی نے دیا دلایا تو کچھ نہیں لیکن ہمیں بہو خوبصورت مل گئی اسی پر گزارا کر لیں گے۔ویسے تمہارے بھائی بھابی صبح سویرے ہی یہاں سے نکلنے والے ہیں تو ہمارا گھر تو مہمانوں سے بھرا ہوگا تم کیسے جاؤ گی ان سے ملنے کے لیے اسے لا کر کمرے میں بٹھایا گیا تو اس کی ساس اس سے باتیں کرنے لگی۔

کیا مطلب ۔۔۔۔۔۔؟ وہ خود نہیں آئیں گے مجھ سے ملنے کے لئے یہاں ۔۔۔۔؟اس کا دل بہت زیادہ گھبرا رہا تھا ایسے میں لڑکی کے گھر کی طرف سے کسی ایک رشتہ دار کا ہونا بے حد ضروری ہوتا ہے لیکن یہاں اس کے پاس کوئی بھی نہیں تھا

ارے کہاں ان لوگوں نے تو کہا ہے کہ اگر ممکن ہو سکے تو تمہیں ان سے ملوانے ایئرپورٹ پر لے آیا جائے لیکن تم بھی بچی تھوڑی ہو خود سوچو اگر شادی کی پہلی صبح ہی دلہن کو گھر سے کہیں باہر لے جایا جائے تو کتنا برا لگے گا خیر چھوڑو ان سب باتوں کو میں بھی کیا فضول چکروں میں پڑ رہی ہوں تھوڑی دیر میں سعد آنے والا ہوگا ۔

اس کے دوست آئے ہوئے ہیں باہر ان لوگوں نے بٹھایا ہوا ہے تم تھوڑی دیر یہاں بیٹھو میں ذرا مہمانوں کو دیکھتی ہوں اور سعد کو بھی اندر بھیجتی ہوں ۔

وہ اس کے قریب سے اٹھ کر باہر جانے لگی مانا کہ کچھ لے کر نہیں آئی تھی لیکن اس کا خوبصورت چہرہ ان کے رشتہ داروں کو جلانے کے لیے کافی تھا اور وہ تو اپنی بہو کی اس خوبصورتی پر صدقے واری جا رہی تھی ۔

اپنے بیٹے کے لیے انہوں نے اپنے خاندان کی ہر خوبصورت لڑکی کا ہاتھ مانگا تھا لیکن سعد کی اچھی نوکری نہ ہونے کی وجہ سے تقریبا سارے ہی رشتوں پر انکار ہو گیا تھا اور اب ان سے بدلہ لینے کے لئے وہ سب سے خوبصورت لڑکی کو اپنے خاندان کی بہو بنا کر لے آئی تھی اب اتنا تو بنتا تھا ۔

اور پھر سعد کے تایا کے بیٹے کی وجہ سے سعد کی بہت اچھی نوکری بھی لگ گئی تھی ۔

اب تو ان کی چپ ہی نرالی تھی

oooooo

اپنے بھائی کی بے وفائی کا غم تو اسے بہت تھا لیکن اب اس نے اپنی آنے والی زندگی کے بارے میں سوچنا تھا یہ سب کچھ اس کے لیے بہت مشکل تھا۔

سعد کے ساتھ سات مہینوں سے اس کی بات چل رہی تھی لیکن ایک حد میں کیوں کہ ہمیشہ سعد سے بات کرتے ہوئے اپنی اماں کے سامنے رہتی تھی اس نے سعد سے بھی یہ بات صاف لفظوں میں کہہ رکھی تھی کہ اماں سامنے بیٹھی ہوئی ہیں کبھی کبھی تو سعد اس بات سے خاصہ بدمزا ہو جاتا تھا کم ازکم اماں کا پلو چھوڑ کر مجھ سے بات کر لیا کرو لیکن اسے ڈر لگتا تھا کہ سعد پتہ نہیں اس سے کس طرح کی بات کرے گا۔

لیکن یہ بھی خدا کی کرم نوازی تھی کہ ماں کی موجودگی کی وجہ سے سعد نے کبھی اس سے الٹی سیدھی کوئی بات نہیں کی تھی بس حال چال پوچھ کر فون بند کر دیتا۔

اور ماں کی وفات کے بعد وہ تو اس صدمے سے نکلنے میں ہی اچھا خاصہ وقت لے چکی تھی۔اس کی ماں اس دنیا میں اسے اکیلا چھوڑ کر چلی گئی ہے اور پھر جب ایک رات سعد نے فون کیا۔تب اس نے صاف الفاظ میں کہہ دیا کہ اب وہ فون پر زیادہ لمبی گفتگو نہیں کر سکتی اسے صبح اٹھ کر بھابھی کو ہزار طرح کی باتوں کے جواب دینے پڑتے ہیں

اور یہ اس دن سے اگلے دن کی بات تھی جب سعد نے شادی پر زور ڈالنا شروع کر دیا۔اور آج وہ اس وقت اس کے کمرے میں بیٹھی اسی کے آنے کا انتظار کر رہی تھی

ooooooo

دروازے پر ہلکی سی دستک ہوئی اور وہ اندر داخل ہو گیا وہ سر جھکائے بیٹھی اپنے آپ کو اس ماحول کا حصہ بنانے کی کوشش کرنے لگی تھی اس کے چہرے پر گھونگھٹ تھا۔

جو یہاں سے جانے سے پہلے اس کی ساس اس کے چہرے پر ڈال کر گئی تھی تاکہ اس کا شوہر اس کے حسن کا دیدار کرنے سے پہلے اسے گفٹ میں کچھ تو ضرور دے۔

اپنی ساس کی باتوں سے اس نے یہ تو محسوس کر ہی لیا تھا کہ جہیز نہ لا کر اس نے بہت بڑی غلطی کی ہے۔جس کی وجہ سے آگے جا کر بھی کافی کچھ سسنے والی تھی

لیکن اس نے یہ بھی نوٹ کیا تھا کہ اس کے چہرے کو لے کر وہ بہت زیادہ خوش ہے بار بار آکر اس کا ماتھا چومتی اور اس کی بلائیں لیتے ہوئے کہتیں کہ اور کچھ ہو نہ ہو میری بہو حسین تو بہت ہے اس کا بار بار کہنا کہ وہ اس گھر میں بے شمار حسن لے کر آئی ہے اسے سر تک نہیں اٹھانے دے رہا تھا۔

اس کی ماں تو اکثر اس کی بلائیں لیتی تھیں اور بھائی نے بھی اسے اس بات کا احساس دلایا تھا کہ وہ بہت حسین ہے لیکن اپنوں کو تو ہر انسان ہی خوبصورت لگتا ہے۔

حالانکہ بھابی نے کبھی اسے اس بات کا احساس نہیں دلایا تھا کہ وہ خوبصورت ہے۔اس لیے اس نے بھی کبھی اس بات پر کبھی مان نہیں کیا تھا

اور وہ یہی سوچ کر خوش ہوگئی تھی کہ اس کی ساس اس پر کسی چیز کے لئے تو خوش ہے۔

اور یقینا اس کے شوہر کو بھی اس کا حسن اپنی طرف مائل کرنے میں کامیاب ہو ہی جانے والا تھا لیکن اس کے باوجود بھی اسے بہت گھبراہٹ ہو رہی تھی وہ سعد کے ساتھ اس کمرے میں بالکل تنہا تھی وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا اس کے ساتھ کافی فاصلے پر بیڈ پر بیٹھ گیا تھا۔

یہ چہرے سے پردہ ہٹا دو ہیر پلیز وہ سیریس انداز میں بولا تو ہیر نے بھی زیادہ دیر نہ کی تھی اپنے آپ کو اس کے سامنے لانے کی وہ زمین پر نظر گاڑے پریشانی سے بیٹھا ہوا تھا جبکہ وہ بس اسے دیکھ رہی تھی۔

کیا ہوا سعد آپ ٹھیک تو ہیں نا اسے کافی خاموشی سے بیٹھے دیکھ کر اس نے پریشانی سے پوچھا تھا وہ بہت پریشان لگ رہا تھا ۔اس کے پوچھنے پر وہ اٹھ کر کھڑا ہوا اور پھر کمرے میں ادھر ادھر ٹہلنے لگا اس کی پریشانی اس کی سمجھ سے باہر تھی۔

میں کچھ سمجھ نہیں پا رہا میں تمہیں کس طرح سے یہ بات بتاؤں ہیر وہ پریشانی سے اپنا سر ہاتھوں میں لے کر پھر سے بیٹھ گیا ۔

سعد۔آپ مجھے بتائیں گے تو میں کچھ بول پاؤں گی نہ آپ کو جو بھی پریشانی ہے پلیز مجھ سے شیئر کریں میں آپ کی بیوی ہوں ۔

اس نے خود ہی سعد کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا جب اگلے ہی لمحے سعد اٹھ کر کھڑا ہو گیا تھا جیسے اس نے اپنی بیوی کو نہیں کسی کرنٹ کو چھو لیا ہو ۔

تم پلیز دور رہو مجھ سے ------

وہ دور صوفے پر جا بیٹھا تھا جبکہ اس کا یہ انداز ہیر کو بری طرح شرمندہ کر گیا تھا۔

وہ تو بس اس کی پریشانی بانٹنے کے لیے اس کے قریب ہوئی تھی ۔لیکن سعد کا یوں کہنا کہ تم مجھ سے دور رہو اسے سچ میں شرمندہ کر گیا تھا

سعد آپ ایسا کیوں کہہ رہے ہیں کیا مجھ سے کوئی غلطی ہوئی ہے -----؟ہیر پریشانی سے ان سب چیزوں میں اپنا قصور تلاش کرنے لگی تھی

نہیں تمہارا کوئی قصور نہیں ہے۔میں بہت بڑی مشکل میں پھنس چکا ہوں ہیر بہت بڑا مسئلہ ہو گیا ہے مجھے میں تمہیں بتا بھی نہیں سکتا کہ کیا ہوا ہے وہ پریشانی سے اپنا سر ہاتھوں میں پکڑے اسے بتا رہا تھا

سعد جب تک مجھے بتائیں گے نہیں مجھے کیسے پتہ چلے گا کہ آپ کو کیا پروبلم ہوئی ہے کیا آپ کو کچھ فائینشنل مسئلہ ہو گیا ہے دیکھیں میرے پاس زیادہ تو کچھ نہیں ہے لیکن میں بھائی سے بات کر کے آپ کی ------"

نہیں ہیر مجھے پیسوں کا کوئی مسئلہ نہیں ہے اگر مجھے پیسے چاہیے ہوتے تو میں لالا سے مانگ لیتا ۔مجھے کچھ بھی چاہیے ہو تو میں ان سے کہوں گا انہوں نے خود مجھے کہا ہے کہ وہ میری ہر طرح کی پرابلم کو حل کریں گے لیکن --------"

لیکن کیا ---؟ اس کے خاموش ہونے پر وہ پھر سے پوچھنے لگی تھی اس کا دل چاہا کہ وہ اٹھ کر اس کے پاس چلی جائے لیکن وہ نوٹ کر رہی تھی کہ وہ خود اس سے دور بھاگ رہا ہے ۔

وہ اسے کچھ بتانے ہی والا تھا کہ اس کا فون بجنے لگا ۔

ہیر مجھے بہت ضروری کام ہے میں تھوڑی دیر میں واپس آتا ہوں وہ بس اتنا کہہ کر اپنا موبائل لے کر باہر نکل گیا تھا جبکہ وہ اسے جاتے ہوئے دیکھتی رہی ۔یہ سب کیا تھا وہ سمجھ نہیں پائی ۔لیکن سعد کی پریشانی نے اسے بھی پریشان کر دیا تھا

اسے کیا پریشانی تھی کیا مسئلہ تھا اسے کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا لیکن یہ سمجھ چکی تھی کہ ضرور کوئی بہت بڑی بات ہے جس کے لیے وہ اتنا زیادہ پریشان تھا ۔

وہ واپس کمرے میں آیا تو وہ اسی طرح بیڈ پر بیٹھی اس کے واپس آنے کا انتظار کر رہی تھی ۔

مجھے کہیں باہر جانا ہو گا تم ایسا کرو کہ چینج کر کے آرام کرو اور دروازہ اندر سے بند کر دینا ۔اور کسی کو بتانا مت کہ میں کہیں باہر گیا ہوا ہوں

وہ چینج کرنے کے لیے واش روم میں جا چکا تھا واپس آتے ہوئے اسے بتانے لگا جب کہ وہ صرف ہاں میں سر ہلاتے اٹھ گئی تھی

اس کے شوہر کو کیا مسئلہ تھا وہ اتنی رات کو کہاں جا رہا تھا اسے کس کا فون آیا تھا سوال تو بہت تھے اس کے پاس لیکن فی الحال وہ پوچھنے کی ہمت نہیں کر پائی تھی ۔

سعد کے چلے جانے کے بعد اس نے اٹھ کر دروازہ بند کیا اور اپنے کپڑے نکال کر چینج کرنے چلی گئی ۔

اپنے جسم پر یہ سرخ رنگ دیکھ کر آج کتنی نگاہوں میں اس نے لئے رشک دیکھا تھا۔کتنا عجیب احساس تھا یہ وہ سعد کی بیوی بن کر اس گھر میں اس کے کمرے میں آئی تھی لیکن وہ کہیں جا چکا تھا ۔

یہ حقیقت تھی کہ وہ سعد کو لے کر بہت آگے کی نہیں سوچ رہی تھی لیکن پھر بھی ہر لڑکی کی طرح اس کے بھی کچھ ارمان تھے ۔جنہیں سعد نے اپنے مسئلے میں اگنور کر دیا تھا

ہیر چینج کر کے واپس آئی تب بھی اس کے دماغ میں بہت سارے سوال گردش کر رہے تھے ۔

ooooooooo

نیند کوسوں دور تھی اسی لیے وہ کھڑکی کے قریب آ کر رک گئی ۔وہ آسمان پر چاند کو ہزاروں ستاروں کے بیچ دیکھ کر بے ساختہ مسکرائی تھی ۔

اس سے پہلے وہ کھڑکی سے ہٹتی اس کا دھیان نیچے کی طرف گیا جہاں باہر اسے ایک آدمی باہر لان میں ٹہلتا ہوا نظر آیا اس کے کندھے پر ایک بچہ تھا جسے شاید وہ سلانے کی کوشش کر رہا تھا ۔

اسے تو وہ آدمی پاگل ہی لگا تھا اتنی سردی میں وہ ایک بچے کو باہر لیے گھوم رہا تھا حالانکہ اس نے بچے کو کمبل میں بہت اچھے طریقے سے کور کیا ہوا تھا لیکن وہ خود بالکل بھی کور نہیں تھا ٹراؤزر کے ساتھ شرٹ پہنے وہ پیروں میں سلیپرز پہنے ہوئے تھا ۔

اور یہ بھی ہیر نے اس وقت نوٹ کیا تھا جب وہ روشنی کی طرف گیا تھا اس کے چہرے کی طرف نہ تو اس کا دھیان گیا تھا اور نہ ہی وہ اسے دیکھنے کے خواہش مند تھی لیکن اسے بچے کو لے کر اسے پریشانی ہو رہی تھی جو بہت برے طریقے سے رو رہا تھا شاید وہ بچے کا باپ تھا ۔

رات کے اس پہر تو بچے کو اپنی ماں کی ضرورت ہوتی ہے شاید شادی میں وہ اپنی بیوی کو ساتھ نہیں لے کر آیا تھا گھر میں بہت سارے مہمان آئے ہوئے تھے ۔یقیناً وہ بھی شادی پر آیا کوئی مہمان تھا یقیناً سعد کا کوئی رشتہ دار

وہ اسے ہی دیکھ رہی تھی جب ایک آدمی بھاگتا ہوا اندر آیا اور اسے کچھ کہنے لگا ۔وہ آدمی کون سی چیز لے کر آیا تھا اسے بالکل بھی سمجھ میں نہیں آیا لیکن اس نے وہ اس بچے کو پکڑایا تو بچہ رونا بند کر چکا تھا ۔

تھوڑی دیر کے بعد اس نے اس آدمی کے ساتھ اپنی ساس کو دیکھا تھا جو اسے کچھ کہہ رہی تھیں۔

اس کی ساس نے بچے کو اپنی طرف کرنے کی کوشش کی تو وہ اس آدمی کے کندھے سے چپک گیا ۔

ناکامی پر پیچھے ہوئے اس کی ساس نے اندر کی طرف قدم بڑھا دیئے تھے جب اس آدمی کی نظر سامنے اس کمرے کی طرف اٹھی اس نے اگلے ہی لمحے خود کو پیچھے کی طرف کر لیا تھا ۔

وہ نہیں جانتی تھی کہ سعد باہر کسی کو بتا کر گیا ہے باہر جانے کے بارے میں یا نہیں اسی لئے وہ کسی کے سامنے آکر خود پر کسی طرح کا سوال برداشت نہیں کر سکتی تھی اگر اس آدمی نے اسے دیکھ لیا ہوتا تو یہی سوچ رہا ہوتا کہ پہلی رات کی دولہن کھڑکی پر کھڑی کیا کر رہی ہے ۔۔۔"

وہ تو اس آدمی کو جانتی تک نہیں تھی۔

اسے تو بس اتنا ہی بتایا تھا کہ اس کی ساس کو ایک بے حد خوبصورت بہو چاہیے تھی جس کی وجہ سے اس نے خاندان کے باہر اپنے بیٹے کے لیے رشتہ ڈھونڈا تھا جب کہ اسے یہ بھی پتا تھا کہ سعد کے بابا صرف دو بھائی تھے وہ بھی آپس میں سوتیلے ان کی ماں نے دو شادیاں کر رکھی تھی ۔

پہلی شادی ان کی کسی گاؤں کے وڈیرے سے ہوئی تھی جو کامیاب نہ ہو سکی لیکن اس میں سے بھی انہیں ایک بیٹا تھا جب کہ دوسری شادی ان کے سعد کے دادا سے ہوئی تھی۔

اور دوسری شادی میں سے بھی ان کا ایک ہی بیٹا تھا جن کی اولاد سعد تھا ۔

پہلے تو کافی عرصہ تک ان دونوں میں کوئی تعلق نہ رہا لیکن پچھلے کچھ سالوں میں ان دونوں نے آپس میں تعلقات قائم کر لیے تھے ۔

اور سعد کی طرف سے جتنی بھی سسرالی رشتہ دار ان کی طرف آئے تھے وہ سعد کی امی کے رشتے دار تھے ۔

ان خاندانی چکروں نے اسے بری طرح سے گھما کر رکھ دیا تھا اسے فلحال اپنا کوئی سسرالی رشتہ سمجھ میں نہیں آیا تھا لیکن ایک چیز جو اسے سمجھ میں آئی تھی وہ یہ تھی کہ سعد کا کوئی بھائی بہن نہیں ہے اس کی صرف ایک ماں ہے ۔

اس کے بابا تین سال پہلے انتقال کر چکے تھے ۔ اور اس کے علاوہ اسے اور کچھ بھی سمجھنے کی ضرورت نہیں تھی یہ اس کی بھابھی کے کہنے تھے ۔

کافی دیر تک کھڑے رہنے کے بعد آخر وہ بیڈ پر آ کر بیٹھ گئی تھی سعد کا انتظار لاحاصل ہی تھا ۔ شاید اسے واپس نہیں آنا تھا ۔ اس کے انتظار کے دوران ہی آزانیں شروع ہو گئی تھی اس نے اٹھ کر وضو کیا اور اپنی شادی شدہ زندگی کی بہتری کے لیے دعا مانگی وہ دعا مانگ رہی تھی کہ اس کے

شوہر کو جو بھی پریشانی ہے وہ حل ہو جائے۔اب تو اس کی دعائیں بھی صرف اس کے محرم کے نام تھی

نماز ادا کرنے کے بعد وہ بیڈ پر آکر بیٹھی جب دروازے پر ہلکی سی دستک ہوئی۔

اس نے اٹھ کر دروازہ کھولا تو سعد پر سرار انداز میں اندر داخل ہوا تھا

تم سوئی نہیں ابھی تک وہ دروازہ بند کرتے ہوئے اس سے پوچھنے لگا

نہیں میں آپ کے آنے کا انتظار کر رہی تھی آپ کی پریشانی حل ہوئی۔وہ اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی تو سعد نفی میں سر ہلاتا صوفے پر جا بیٹھا

یہ پریشانی شاید اب جلدی حل نہ ہو سکے گی تم آرام کرو سو جاؤ ولیمہ ہوگا آج ہی تھوڑی دیر نیند لے لو ہمیں تھوڑی دیر میں جگا دیا جائے گا وہ صوفے پر لیٹتے ہوئے بولا

آپ وہاں بے سکون رہیں گے یہاں آجائے اس نے کافی دیر کے بعد کہا تھا پہلے تو وہ کتنی دیر سوچتی رہی کہ اسے ایسی کوئی بات کرنی بھی چاہیے یا نہیں

نہیں میں گزرا کر لوں گا تم سو جاؤں گا پھر آنکھ نہیں کھلے گی میں جاگ رہا ہوں تم تھوڑی دیر آرام کر لو۔نجانے کیوں ایسے لگا سعد جیسے کوئی بہانہ کر رہا ہے۔اس سے دور رہنے کا۔

لیکن اس کی ساس کے مطابق تو بے انتہا خوبصورت تھی تو پھر ایسی کونسی وجہ تھی جو سعد کو اس کی طرف قدم بڑھانے سے روک رہی تھی۔شاید یہ صرف اس کا وہم تھا اور کچھ بھی نہیں

سعد کو واپس روم میں پا کر اب نیند اس پر بھی طاری ہونے لگی تھی کیونکہ سعد کا اس طرح سے آدھی رات کو باہر جانا اسے پریشان کر گیا تھا لیکن اب آہستہ آہستہ ہی سہی لیکن اب وہ اس پریشانی سے باہر نکل آئی تھی لیٹتے ہوئے اس نے سعد کو دیکھا تھا جو چھت کو دیکھتے ہوئے کسی گہری سوچ میں تھا۔

اسے دیکھتے دیکھتے ہی وہ نیند کی وادیوں میں اترتی چلی گئی تھی ۔

oooooo

(تاتی۔۔۔۔۔۔۔پریتی تاتی اتھو۔۔۔۔۔۔۔(چاچی ۔۔۔۔پریٹی چاچی اٹھو۔۔۔۔۔۔
اس نے اپنے چہرے پر کسی کے ننھے ہاتھوں کا لمس محسوس کیا تھا۔آنکھیں کھولی تو اس کے سامنے ریڈ فراک میں ایک بہت ہی پیاری سی سرخ پھولے پھولے گالوں والی بچی کھڑی تھی اس کے چہرے پر دنیا جہان کا نور تھا ۔
وہ اتنی پیاری تھی کہ ہیر نے بے ساختہ ہی اسے اپنی باہوں میں بھر لیا تھا اس سے پہلے اس نے اس بچی کو کہیں نہیں دیکھا تھا ۔
لیکن اسے سمجھ نہ آیا یہ بچی کون ہے اور کہاں سے آئی ہے
دروازے کی طرف دیکھا تو دروازہ کھلا ہوا تھا یعنی کہ سعد کمرے سے باہر جا چکا تھا ۔
روحی۔۔۔۔۔۔۔بیٹا کہاں چلی گئی تم میں کب سے تمہیں ڈھونڈ رہا تھا۔وہ بچی سے بات کر رہی تھی کہ خوبرو نوجوان تیزی سے اس کے کمرے میں داخل ہوا اور اس بچی کو اٹھا کر اپنی گود میں لے لیا
(بابادانی۔۔۔۔تاتی ۔۔۔پریتی تاتی ۔۔۔۔۔(بابا جانی۔۔۔۔۔۔۔چاچی پریٹی ۔۔۔۔۔چاچی
وہ اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں پکڑے ہیر کی طرف متوجہ کرنے کی کوشش کر رہی تھی ۔
ایم سوری میں معذرت خواہ ہوں ریلی سوری ۔۔۔ وہ آدمی اس کی طرف نگاہ اٹھائے بنا بس اتنا کہہ کر اپنی بچی لے کر کمرے سے باہر نکل چکا تھا جب کہ وہ کتنی ہی دیر اسے دیکھتی رہی ۔
وہ یقین سے کہہ سکتی تھی کہ یہ وہی آدمی ہے جو رات کو وہاں باہر اپنے بچے کو کندھے پر آٹھائے گھوم رہا تھا شاید وہ بچہ نہیں بچی تھی۔

رات کو تو وہ اسے نہیں دیکھ پائی تھی لیکن اس وقت اپنے اتنے قریب کھڑے اس خوبرو نوجوان کو دیکھ چکی تھی ۔جس کی عمر 28 کے قریب تو یقیناً تھی ۔گھنی مونچھیں عنابی لب ۔وہ شکل سے ہی کسی ریاست کا شہزادہ لگتا تھا ۔

لیکن وہ اس طرح کسی شہزادے کو اپنے کمرے میں آنے کی اجازت نہیں دے سکتی تھی اس نے جلدی سے اٹھ کر دروازے کو اندر سے بند کر دیا تھا ۔اسے سعد کی لاپرواہی پر بہت غصہ آرہا تھا کیسا آدمی تھا اپنی ایک رات کی دلہن کو یوں کمرے میں چھوڑ کر باہر نکل گیا اور جاتے جاتے دروازہ کھلا رہنے دیا ۔

وہ اپنے غصے پر قابو کرتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھی تھی جب اچانک اس کا پیر مڑ گیا اچانک لڑکھڑا کر وہ گری تھی جب کسی کی مضبوط آہنی باہوں نے اس کے گرد حصار کھینچ لیا ۔اچانک ہونے والی اس افتاد پر ہیر کی سانسیں مشتعل ہوگئ ۔کسی کی انگلیوں کے لمس کی حدت اپنی کمر پر محسوس کرتے اسے گھبراہٹ نے آلیا تھا۔وہ سر اٹھا کر دیکھنے کی ہمت خود میں نہیں کر پائی تھی لیکن اپنے بے حد قریب سے آتی مردانہ پرفیوم کی خوشبو نے اس کے حواسوں کو اپنے سحر میں جکڑ لیا تھا ۔اس کی دھڑکنوں میں اشتعال برپا ہو گیا تھا جبکہ اسے سنبھالے کھڑا شخص بھی شاید اسی طرح کی کسی کیفیت میں تھا

۔ایم سوری میں دوبارہ آپ کو زحمت دے رہا ہوں میری بیٹی کا جوتا آپ کے کمرے میں رہ گئے ۔وہاں پڑا ہے ۔۔۔ابھی سمجھ نہیں ہے اسے تو اتار کر ہاتھ میں رکھ لیتی ہے اور پھر کہیں بھی پھینک دیتی ہے ۔

آپ کے پاس یہاں بیٹھی تھی اسی لیے شاید وہ خود ہی کمرے میں بےجھجک داخل ہوتے ہوئے اپنی بیٹی کا جوتا اٹھا کر اسے بتانے لگا تھا ۔

اب آپ کو میری طرف سے کوئی تکلیف نہیں ہوگی وہ چھوٹا سا جوتا اٹھا کر باہر نکل گیا تھا جب کہ وہ کتنی ہی دیر اس شخص کی پیٹھ کو گھورتی رہی ۔

اس سے پہلے کہ دروازہ بند کرتی کچھ لڑکیاں اس کے کمرے میں داخل ہوئی تھیں اس کے ساتھ ہی ایک پالروالی بھی تھی جو یقینا اسے تیار کرنے آئی تھی ۔

تھوڑی دیر میں ہی ولیمہ شروع ہو جائے گا آپ کی ساس نے ہمیں بھیجا ہے آپ کو تیار کرنے کے لئے وہ سامان رکھتے ہوئے اسے بتانے لگی تھیں جب کہ وہ خاموشی سے سرہاں میں ہلاتی ان لوگوں کے بیٹھنے کی جگہ بنا چکی تھی ۔

آپ تو ماشاءاللہ سے اتنی خوبصورت ہیں کہ آپ کو کسی میک اپ وغیرہ کی ضرورت ہی نہیں آپ کی ساس اتنی تعریف کر رہی تھیں۔ آپ کی ۔ لیکن پھر بھی آپ کو اس تقریب کے لئے تو دلہن بننا ہی ہوگا

اور دلہن بننے کے لئے آپ کو اس بار سنگھار کی ضرورت ہے وہ اسے کرسی پر بٹھاتے ہوئے اس کے حسن میں قصیدے پڑھنے لگیں تھیں جب کہ وہ خاموشی سے سر جھکائے بیٹھی اسے اس کا کام کرنے دے رہی تھی ۔ سچ تھا اگر سعد نے ہی اس کی حسن کو تعریف کے قابل نہ جانا تھا تو کسی اور کے لفظوں سے کیا فرق پڑتا تھا

oooooo

ولیمہ شروع ہو چکا تھا ۔ اسے پالر والی تیار کر کے گئی تھی ۔ اسے فون کر کے تھوڑی دیر پہلے اس کے بھائی نے بتایا تھا کہ وہ جا رہا ہے۔

اس کا دل بہت چاہا کہ وہ اسے کہ بس ایک بار وہ اس سے مل کر چلا جائے لیکن شاید اس کا جواب وہ جانتی تھی اسی لیے اس نے چاہ کر بھی اپنی زبان پر یہ الفاظ نہ آنے دیے تھے۔اس نے اپنے آنسوؤں کو بہت مشکل سے بہنے سے روکا تھا

اسے بتایا گیا کہ اس کا ولیمہ حال میں ہوگا اسے ایک گاڑی میں حال تک لایا گیا تھا۔ اور پھر اسے ایک کمرے میں لا کر بٹھا دیا گیا۔وہ کافی دیر حال کے اس کمرے میں بیٹھی رہی اس کی ساس الگ الگ عورتوں کو اس کے کمرے میں لا کر اس سے ملوا رہی تھیں تھوڑی دیر کے بعد انہیں باہر بٹھایا گیا تھا جہاں بہت سارے لوگ باری باری آکر ان سے مل رہے تھے

تاتی ۔گیت ۔۔۔۔(چاچی۔۔۔گفٹ)وہ سر جھکائے بیٹھی تھی جب اسے صبح والی اسی بچی کی آواز آئی تھی جو ہاتھ میں ایک پیارا ساپیکٹ پکڑ کر اس کی طرف بڑھا رہی تھی نہ جانے کیوں اسے یہ اتنی اپنی اپنی لگی تھی وہ بچی اسے بے حد پسند آئی تھی بے شک وہ بہت کیوٹ تھی۔

اسے دیکھتے ہی اس کے لبوں پر مسکراہٹ آگئی اس نے اس کے ہاتھ سے اس کا لایا ہوا گفٹ پکڑ لیا۔

یہ تمہارے اکلوتے جیٹھ کی اکلوتی بیٹی ہے۔عربوں کھربوں کی جائیداد کا اکلوتا وارث ہے ایام سکندر اور ایک اکلوتی بیٹی ہے اس کی ماشاءاللہ سے بہت پیار کرتا ہے وہ اس سے۔

روحی بیٹا چاچی پسند آئیں تمہیں خوبصورت ہے نا اس کی ساس اسے بتانے کے بعد بچی کی طرف متوجہ ہوگئیں جب کے وہ اسے دیکھ کر خوش ہو رہی تھی۔

مدھے تاتی تی گودمی بتھنا ہے(مجھے چاچی کی گود میں بیٹھنا ہے)وہ اچانک ہی دونوں ہاتھ اس کی طرف اٹھا کر کہنے لگی تو امی نے اسے اٹھا کر اس کی گود میں رکھ دیا تھا۔

بہت پیاری بچی ہے ماشاءاللہ سے زیادہ تنگ نہیں کرتی کسی کو بھی بلکہ یہ کہوں کہ سوائے باپ کے کسی کو تنگ نہیں کرتی تو ٹھیک رہے گا۔

اب کل رات کی بات لے لو ایام اس کا کھلونا ساتھ لانا بھول گیا یہ رات ساری سوئی ہی نہیں بس روتی ہی رہی آٹھ بجے کے قریب ملازم کو واپس گھر بھیجا تھا جس نے آتے آتے چار پانچ گھنٹے لگادیے

دو بجے آکر اس بیچارے نے اس کا کھلونا اس کے حوالے کیا تب جا کر کہیں سوئی یہ وہ اسے تفصیل سے بتا رہی تھیں جب کہ وہ بھی سمجھ چکی تھی کہ رات وہ آدمی کون سی چیز لا کر اسے دے رہا تھا

روحی وہ کونسا ٹوائے ہے جو آپ کو اتنا زیادہ پسند ہے کہ اس کے بنا اتنا شارا روئی ۔۔۔۔۔؟ وہ بچی کی طرف دیکھتے ہوئے بڑی محبت سے پوچھنے لگی

میلاٹیدی اے میلابیشٹ فریند بابا اش کو بول ائے تے(میرا ٹیڈی ہے میرا بیسٹ فرینڈ بابا اس کو بھول آئے تھے)۔

اتیلا لو لاتا اشی لے می نے اش تو بلا لیا اپنے پاش (اکیلا روں رہا تھا۔اسی لئے میں نے اس کو بلا لیا اپنے پاس)۔وہ اس کی گود میں بیٹھی بہت کیوٹ انداز میں جواب دے رہی تھی اس سے باتیں کرتے ہوئے ہیر کو بہت مزہ آرہا تھا

آپ ملو دی میلے بیسٹ فرینڈ سے(آپ ملوگی میرے بیسٹ فرینڈ سے) اس کا چہرہ اپنے ننھے ننھے ہاتھوں میں تھامے ہوئے اس نے پوچھا تھا جس پر ہیر نے فورا حامی بھر دی تھی

ہاں بالکل آپ مجھے ملاو نا اپنے بیسٹ فرینڈ سے ضرور ملوں گی۔بہت دنوں کے بعد اسے کوئی ایسا انسان ملا تھا جو بناوٹ سے پاک تھا

بہت صاف ستھرے دل کا مالک وہ اسے بہت زیادہ پسند آئی تھی وہ نہیں چاہتی تھی کہ وہ بچی اس سے دور جائے لیکن اس کا باپ تھوڑا ظالم قسم کا آدمی تھا ابھی وہ اس سے باتیں کرنے میں مصروف تھی جب اچانک ہی وہاں آگیا

روحی آؤ چلے ہمیں نکلنا ہے وہ ہاتھ کے اشارے سے اسے اپنے پاس بلا رہا تھا جس پر وہ فورا اس کی گود سے اترتے ہوئے اس کے پاس چلی گئی تھی

ارے ایام بیٹا یہ کیا تھوڑی دیر رکتے نہ اتنا جلدی کیوں جا رہے ہو مانا کہ تم بہت مصروف ہو تمہیں بہت کام ہے لیکن ولیمہ ختم ہونے تک تو رکتے

ابھی تو میرے خیال میں تم ہیر سے بھی نہیں ملے ہو ہیر یہ تمہارا جیٹھ ہے ایام سکندر ۔

اور ایام بیٹا یہ ہیر ہے میری بہو انہوں نے بہت خوشی سے تعارف کروایا تو اس نے مسکراتے ہوئے اس پر سلامتی بھیجی تھی جسکا جواب اس نے سر کے اشارے سے دیا

ابھی ہم نکلے گے تاکہ وقت پر پہنچ سکے ۔

آپ کو تو پتہ ہی ہے یہ اگلے دن میرے کتنے مصروف ہو جائیں گے سچ کہوں تو آج بھی بہت امپورٹ میٹنگ تھی لیکن سعد کی شادی کی وجہ سے مجھے چھوڑنی پڑی میں مزید نہیں رک سکتا لیکن آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ انشاءاللہ ضرور چکر لگاؤں گا سعد کہاں ہے کافی زیادہ غائب رہنے لگا ہے میں صبح سے اسے ڈھونڈ رہا تھا اسے تحفہ دینا تھا لیکن نجانے کہاں ہے وہ کل صبح سے مجھے نظر ہی نہیں آیا ایک لفافہ وہ ان کی طرف بڑھاتے ہوئے کہہ رہا تھا بیٹا اس کی کیا ضرورت تھی امی نے لفافہ کھولتے ہوئے اس میں کچھ ٹکٹ دیکھے تھے ۔

Urdu Novels Ghar

ضرورت کیسے نہیں تھی چاچی جان گفٹ تو مجھے دینا ہی تھا بہت سوچا لیکن کچھ سمجھ ہی نہیں آیا پھر یہی بہتر لگا ۔چلیں انشاءاللہ پھر ملاقات ہوگی ۔علاقے کا چکر تو لگائیں گے ہی نہ سعد اور اسکی مسز تو انشاءاللہ وہاں ملاقات ہو جائے گی آپ بھی ضرور آئیے گا ۔

وہ ان کے سامنے سر جھکاتے ہوئے ان سے ملنے لگا جبکہ روحی کو پیار کرتے ہوئے آخر انہوں نے ان دونوں کو جانے کی اجازت دے دی تھی ۔

بہت پیارا بچہ ہے ماشاءاللہ سے بلکہ یہ کہنا زیادہ بہتر رہے گا کہ سارے خاندان میں اس کے جیسا کوئی بھی نہیں

تم دونوں کو تحفے میں پیرس کا ٹکٹ دے کر گیا ہے 15 دن کے لیے ہنیمون پیکج ۔دولت مند لوگ ہیں جو چاہے کر سکتے ہیں ان کے لئے ملک سے باہر آنا جانا عام سی بات ہے ۔ان کا ایک قدم امریکہ میں تو دوسرا لندن میں ہوتا ہے

ان کی بیوی کہاں ہے میرا مطلب ہے روحی کی ماں اسے ان کی باتوں میں کوئی خاص دلچسپی نہیں تھی اسی لئے روحی کے بارے میں پوچھنے لگی ۔

روحی کی ماں نہیں ہے ۔صرف باپ ہی ہے تم بیٹھو میں ذرا مہمانوں کو دیکھ کر آتی ہوں وہ اسے کہتے ہوئے وہاں سے اٹھ کر نیچے چلی گئی تھی جبکہ ان کی باتوں اسے کچھ بھی سمجھ نہ آئی تھی روحی کی ماں نہیں ہے کیا وہ مرچکی ہے یا ان کی طلاق ہو چکی ہے یا کچھ اور وہ سمجھ نہ سکی لیکن اس کے ساس اپنی بات مکمل کر کے جا چکی تھی جبکہ اس کی نگاہیں سعد کو ڈھونڈنے لگی تھی ۔

oooooooo

سعد کب سب ٹھیک ہوگا کب آپ کی پریشانی ختم ہوگی وہ اس کے ساتھ آکر بیٹھا تو وہ اس سے پوچھنے لگی وہ ابھی بھی پریشان لگ رہا تھا سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا تم پریشان مت ہو تمہارا

بھائی جا چکا ہے اپنی بیوی کو لے کر۔جانے سے پہلے اس نے اپنا گھر بیچ دیا ہے ویسے گھر بیچنے کی ضرورت تو نہیں تھی ان لوگوں نے کیا واپس کبھی یہاں نہیں آنا

اس نے اسے دیکھتے ہوئے دھماکے دار خبر دی تھی وہ خود بھی حیرانگی سے اسے دیکھ رہی تھی

اس کا بھائی گھر بیچ کر جا چکا تھا اس بارے میں تو وہ کچھ بھی نہیں جانتی تھی ۔

میرے خیال میں اس نے تمہاری بھابھی کو ہمیشہ کے لئے بلا لیا ہے وہ اسے دیکھتے ہوئے بتا رہا تھا کہ شاید اسے اپنے مسئلے سے ہٹانے کے لیے یہ بات شیئر کر بیٹھا تھا لیکن جو بھی تھا اسے اپنے بھائی کے اس غیر ذمہ دارانہ رویے سے تکلیف ہوئی تھی

کوئی نہیں تھا اس کا یہاں اور بھائی بھی چھوڑ کر جا چکا تھا اگر اسے اس سے بھی اچھی امید نہیں تھی اتنی بری بھی امید نہ تھی

امی لالا کہاں ہیں ۔کہیں نظر نہیں آرہے اس کی ماں کے پاس آکر بیٹھی تو وہ پوچھنے لگا

جا چکا ہے واپس اپنی بیٹی کو لے کر کافی دیر تمہارے بارے میں پوچھتا رہا کم از کم اس وقت یہاں پر ہونا چاہیے تھا تمہیں یہ کون سا طریقہ ہے اپنی ہی شادی والے دن گھر سے غائب ہو جانا کتنے غیر ذمہ دار ہو گئے ہو تم سعد کسی چیز کی فکر نہیں ہے تمہیں لوگ ہزار طرح کے سوال کرتے ہیں ایک ویسے بھی بہو کے گھر سے کوئی بھی نہیں آیا اس بات کے الگ ہمیں جواب دینے پڑ رہے ہیں اور تم بھی غائب ہو گئے میں کون کون سے معاملے کو سنبھالوں

اچھا نہ ٹھیک ہے اب بس کریں اس قصے کو یہیں ختم کریں

میں دیکھ لوں گا سب کو کسی کو بلا کر ہیر کو کمرے میں بھجوا دیجیے کافی تھکی ہوئی لگ رہی ہے نہ جانے کب سے بیٹھی ہے یہاں

تمہیں کہیں جانے کی ضرورت نہیں ابھی فوٹو سیشن ہو گا اس کے بعد ہیر کو کمرے میں بھیج دیں گے اور تم بھی کہیں غائب نہ ہونا کیمرامین بھی ہزار طرح کے مجھ سے سوال کرکے گیا ہے امی اس سے کہتیں وہاں سے جا چکی تھی جب کہ وہ بھی کیمرہ مین کے کہنے پر اس کا ہاتھ تھام کر نیچے کی طرف جانے لگا

ooooo

فوٹو سیشن کے بعد اسے کمرے میں بھیج دیا گیا تھا آہستہ آہستہ مہمان جانے لگے جو دور کے تھے وہیں رک گئے اور جو جانے والے تھے تقریبا سبھی لوگ چلے گئے وہ پر سکون ہو چکی تھی ویسے تو آج اس کی گھر جانے کی رسم ادا ہونی تھی لیکن اس کا بھائی تو پہلے ہی جا چکا تھا کون تھا جس کے لیے وہ گھر جاتی اس کا گھر بک چکا تھا

کچھ بھی نہیں بچا تھا اس کے پاس جتنا وہ ان سب باتوں سے بچنا چاہتی تھی اتنا ہی وہ اس کے دماغ پر حاوی ہو رہی تھیں

کتنی حسرت تھی اسے کہ کاش اس کا بھائی اس کے ساتھ ہوتا دکھاوے کے لیے ہی سہی کاش وہ دو دن بعد چلا جاتا اسے اتنی تکلیف تو نہ ہوتی جتنی وہ اس وقت سہہ رہی تھی

وہ انہیں سوچوں میں گم تھی جب اچانک کمرے کا دروازہ کھلا اور سعد اندر آیا

ارے تم نے ابھی تک چینج نہیں کیا چینج کر لو اور آرام سے سو جاؤ میں سب مہمانوں کو بھیج کر ہی ایک بار ہی آؤں گا تم آرام کرو

کافی دیر باہر بیٹھی رہی ہو تھک گئی ہو گی ۔ قسم سے مجھے یہ لوگوں کی عادتیں بہت بری لگتی ہیں ڈیکوریشن پیس بنا کر رکھ دیتے ہیں لڑکی کو ۔ اٹھو جاؤ تم آرام سے چینج کرو اور آرام کرو مجھے آنے میں دیر لگ جائے گی مجھے کچھ ضروری کام کے لئے باہر جانا ہے

اپنا خیال رکھنا اور اگر میرے بارے میں پوچھے تو کہہ دینا کہ میرے ایک دوست کا ایکسیڈنٹ ہو گیا ہے حالت کافی نازک ہے اس کے پاس جانا بہت ضروری ہے ۔وہ چینج کر کے باہر آیا اور اسے بتانے لگا

کیا سچ میں اس کے کسی دوست کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا جہاں وہ جانے والا تھا اس نے پوچھنا چاہا لیکن اتنی مہلت اس نے اسے دی ہی نہیں تھی وہ کمرے سے باہر نکل گیا اس نے اٹھ کر کمرے کا دروازہ اندر سے بند کر دیا تھا

رات سے وہ اس بات کو لے کر پریشان تھا شاید اس کے کسی دوست کا بہت سیریس ایکسیڈنٹ ہوا تھا اور جس پریشانی کا ذکر وہ کل رات اس کے سامنے کر رہا تھا شاید وہ پریشانی یہی تھی اور وہ پتا نہیں کیا کیا سوچ رہی تھی

یقینا وہ دوست اس کے لیے بہت خاص ہو گا تبھی تو اس کے لیے پریشان تھا اور جیسا کہ اس نے بتایا حالت نازک ہے یقینا یہ پریشانی والی بات تھی

کل کی طرح آج بھی چینج کر کے وہ بیڈ پر آ لیٹی تھی صبح اس کی نیند پوری نہ ہو سکی تھی اور اس وقت سچ میں وہ بہت زیادہ تھکاوٹ کا شکار تھی

خود پر کمبل ڈالتے ہوئے اس نے اپنے دل سے اپنے بھائی کی سوچ کو مٹا دیا تھا اب اس کے اپنے یہ لوگ تھے جن کے ساتھ اس نے ساری زندگی گزارنی تھی اسی لیے اپنے بھائی کے دکھ میں ہلکان ہونے کے بجائے وہ اپنی آنے والی زندگی کو خوشحال بنانے کا سوچ رہی تھی

oooooo

امی امی مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا پلیز اس وقت آپ میرا دماغ خراب نہ کریں میں پہلے ہی بہت زیادہ ٹینشن میں ہوں آپ نے کہا تھا اس وقت لے لو پیسے جتنے لے سکتے ہو ۔

اور میں نے بھی لے لیے اس وقت مجھے بالکل اندازہ نہیں تھا کہ یہ لوگ اتنے خطرناک ہوں گے ابھی لوگوں کی ڈیمانڈ ہے نہ جو نہ تو آپ پوری کر سکتی ہیں اور نہ ہی میں امی مجھے ڈر ہے کہ وہ کچھ کر نہ دیں ان لوگوں کی دھمکیاں ایسی ہیں کہ آپ سوچ بھی نہیں سکتیں

تو پھر دیر کیوں کر رہے ہو بس تم لوگوں کا کام کر دو اور بات ختم

امی بات ہی تو ختم نہیں ہو رہی وہ آدمی یہاں پر ہے ہی نہیں اپنے کسی ضروری کام کے لئے ملک سے باہر جا چکا ہے۔

اور اب اس کی غیر موجودگی میں مجھے ہی پیچھے یہ سب کچھ سمبھالنا ہو گا اس کے دشمن کی مجھ پر نظر ہے

اسے پتہ چل چکا ہے کہ اس آدمی کی کمزوری اس وقت میرے پاس ہے اور وہ لوگ کسی بھی حد تک جا سکتے ہیں مجھے کچھ کرنا پڑے گا۔

لالہ سے مدد لوں ۔ہوسکتا ہے اس معاملے میں وہ میری مدد کریں۔وہ بہت پاور میں ہیں ان کا بہت بول بالا ہے

اللہ اللہ دماغ تو خراب نہیں ہوگیا تمہارا کیا تم جانتے نہیں ہو یہ ہمارے لیے کتنا نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے وہ آدمی اتنا خطرناک نہیں ہوگا جتنا اس معاملے کی تہہ تک پہنچ کر ایام خطرناک ثابت ہوگا ۔

اس مسئلہ کا بس ایک ہی حل ہے میرے بیٹے کے تم ان لوگوں کی ڈیمانڈ کو پورا کردو اور بول دو ان دشمنیوں کے چکر میں تجھے نہیں پڑنا

یہی تو مسئلہ ہے امی جان یہ مسئلہ کا حل نہیں ہے آپ لوگوں نے کہا ہے کہ جب تک وہ آدمی واپس نہیں آجاتا تب تک میں اس کی امانت کو ہر نظر سے بچا کر رکھوں اور یہ میرے بس میں نہیں ہے۔

بارات کی گاڑیوں کے پیچھے جو گاڑیاں آرہی تھی نہ وہ ان ہی لوگوں کی تھی کبھی بھی حملہ کر سکتے تھے وہ لوگ لیکن لالہ کے گارڈ کو دیکھ کر انہوں نے کوئی پنگا نہیں لیا ورنہ پتہ نہیں کیا سے کیا ہو جاتا

۔

اب تو بس ایک ہی حل ہے کہ آپ اور ہیر دونوں لالہ کے گھر میں چلے جائیں پیچھے مجھ سے جتنا ہوا میں سنبھالنے کی کوشش کروں گا جب یہ مسئلہ حل ہوجائے گا میں آپ لوگوں کو واپس بلا لوں گا

وہ ابھی بات کر رہا تھا کہ ہیر اندر داخل ہوئی ہیر کو اندر آتے دیکھ ان دونوں کے چہرے پر پریشانی جھا گئی تھی

کیا ہوا سعد آپ کے مسئلے کا کوئی حل نکلا وہ یہ جان چکی تھی کہ وہ لوگ کسی مسئلے پر بات کر رہے ہیں اور یقین مسئلہ وہی کل رات والا ہوگا۔

اس مسئلے کا کوئی حل نہیں ہے ہیر میرے پیچھے کچھ لوگ لگ گئے ہیں جو کہ مجھے نقصان پہنچانا چاہتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ میں ان سے نہیں ڈرتا اسی لئے اب ان لوگوں نے میری فیملی پر نظر رکھنا شروع کر دی ہے

یہ معاملہ بہت پیچیدہ ہے یہ لوگ بہت خطرناک ہیں میں اپنی امی اور تم پر کسی طرح کا کوئی رسک نہیں لے سکتا اسی لئے میں نے فیصلہ کیا ہے کہ تمہیں اور امی کو میں کچھ دن کے لئے لالہ کے گھر بھیج رہا ہوں

جب یہ مسئلہ حل ہوجائے گا میں تم دونوں کو واپس بلا لوں گا

وہ ایک ہی سانس میں بولتا چلا جا رہا تھا جب کہ وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ وہ اپنی ایک دن کی دلہن کو خود سے دور بھیجنے کے بارے میں بات کر رہا ہے کل تک تو مسئلہ اس کے دوست کے ایکسیڈنٹ کا تھا اب اس کی اپنی جان خطرے میں کیسے آگئی تھی

ہاں ٹھیک ہے بیٹا تو جو کہتا ہے ہم ایسا ہی کریں گے بس تجھے کچھ نہیں ہونا چاہیے ہم تجھے اس حال میں نہیں دیکھ سکتے یہ مت بھول تو صرف اس ماں کا سہارا ہی نہیں بلکہ اس لڑکی کا بھی تیرے علاوہ کوئی نہیں ہے بھائی نے تو اس سے ایسی جان چھڑائی ہے کہ کبھی واپس آئے گا ہی نہیں

اب صرف تو ہی ہے امی نے بات شروع کی توزیح میں اس کے بھائی کو بھی گھسیٹ لیا تاکہ وہ کسی طرح کا کوئی سوال نہ کر سکے

ویسے بھی وہ کون سا کوئی سوال کرنے والی تھی اب اس کے لیے تو اس کا جینا مرنا سب سعد ہی تھا وہ جہاں چاہے اسے لے جائے

آپ نے تو کہا تھا کہ آپ کے دوست کا ایکسیڈنٹ ہوا ہے اب یہ بات جان کے خطرے تک کیسے پہنچ گئی آپ مجھے ٹھیک سے کچھ سمجھائیں گے تو ہی مجھے کچھ پتہ چلے گا نا سعد وہ اس کا ہاتھ تھامے ہوئے بولی لیکن سعد نے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ سے نکال لیا

اس وقت میں تمہیں کچھ نہیں بتا سکتا لیکن میں تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ جب تم لوگ واپس آؤ گے میں تم سے کچھ نہیں چھپاؤں گا ایک ایک بات بتا دوں گا فی الحال یہ معاملہ بہت زیادہ سنگین ہے تم اپنا سامان پیک کرو امی آپ بھی تیاری کریں میں ابھی لالا سے اس بارے میں بات کرتا ہوں آپ لوگوں کو انہیں کچھ بھی بتانے کی ضرورت نہیں ہے میں بات کر لوں گا

اور آپ لوگوں کو بھی اسی بات پر قائم رہنا ہے وہ ان دونوں سے کہتے ہوئے اپنا موبائل فون لیے باہر نکل گیا تھا جبکہ اس کے باہر جاتے ہی امی نے بھی جلدی جلدی کا شور مچا دیا تھا۔اسے کمرے میں بھیج کر اپنی تیاری کرنے لگی تھی جب کہ وہ بھی خاموشی سے کمرے میں آکر اپنا سامان پیک کرنے لگی تھی

oooooo

وہ شروع سے ہی بہت احساس کرنے والی لڑکی تھی وہ ہر کسی سے محبت کرتی تھی ہر کسی کا ساتھ نبھاتی تھی تو ایسا کیسے ممکن تھا کہ وہ اپنے شوہر کا ساتھ چھوڑتی

اسے اپنے شوہر کا بھی ساتھ نبھانا تھا وہ چاہتی تھی کہ وہ اپنی ہر پرابلم اس کے ساتھ شیئر کرے۔اسے سب کچھ بتائیں لیکن شاید وہ ابھی اس پر اعتبار نہیں کر پا رہا تھا۔اس کے اتنا کہنے کے باوجود بھی اس نے اسے کچھ بھی نہیں بتایا تھا اور وہ اس کے سامنے ایام کے گھر جانے کو تیار ہو گئی تھی۔

یہ وہ وقت ہوتا ہے جب میاں بیوی ایک دوسرے کے ساتھ رہتے ہیں ایک دوسرے کو سمجھتے ہیں لیکن وہ خود اسے دور کر رہا تھا نہ جانے وہ اتنا پریشان کیوں تھا کاش وہ اس کی پرابلم کو سمجھ سکتی کاش اس کا ساتھ نبھا پاتی۔ لیکن اس وہ وقت کچھ نہیں کر پا رہی تھی اس نے خاموشی سے اس کی بات مان لی تھی

اپنا کافی سارا سامان پیک کرنے کے بعد وہ جانے کے لیے اٹھی تو سعد نے کہا کہ وہ مزید اپنا سامان پیک کرے کیونکہ وہ اسے ایک یا دو دن کے لئے نہیں بلکہ کافی زیادہ دنوں کے لیے بھیج رہا ہے

تو اسے اپنی طرف سے اپنی تیاری مکمل کر لینی چاہیئے پہلے تو وہ اس کی بات کا مطلب ہی نہیں سمجھ سکی تھی ۔کہ وہ کتنے دن تک کسی دوسرے کے گھر جا کر بیٹھنے والی تھی ۔لیکن فی الحال اس کی پریشانی کو دیکھتے ہوئے اس نے خاموشی سے اس کی بات مان کر اپنا باقی کا سامان پیک کر لیا تھا۔

جب کہ امی بھی اپنا کافی سارا سامان پیک کیے ہوئے تھیں شاید انہیں بھی وہ بتا چکا تھا کہ وہ ایک دو دن کے لئے نہیں بلکہ کافی زیادہ لمبے وقت کے لئے جا رہے ہیں ۔

تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے جیسے ہی میرا مسئلہ حل ہوجائے گا میں تم لوگوں کو واپس بلا لوں گا ۔صرف اپنا ہی نہیں امی کا بھی بہت خیال رکھنا اور امی آپ بھی اس کا خیال رکھیے گا

آپ دونوں کے علاوہ میرا ہے ہی کون میں جتنا جلدی ہو سکے اپنا کام مکمل کر لوں گا اور آپ لوگوں کو واپس بلا لوں گا میں زیادہ دن تک آپ کو وہاں رکنے کے لئے نہیں کہوں گا لیکن جب تک یہ مسئلہ حل ہو جاتا ہے تب تک آپ کو وہیں رہنا ہوگا میں نے لالا سے بات کر لی ہے ۔

وہ ان لوگوں کا سامان گاڑی میں رکھواتے ہوئے خود ڈرائیونگ سیٹ سنبھال چکا تھا

oooooooo

وہ خود ہی ان دونوں کو اسٹیشن تک چھوڑنے کے لئے آیا تھا وہ اتنی جلدی کیوں مچا رہا تھا ابھی کل ہی تو ان کا ولیمہ ہوا تھا اور آج وہ اسے خود سے دور بھیج رہا تھا

آخر ایسا کون سا مسئلہ آگیا تھا کہ سب کچھ اتنا جلد بازی میں کرنا پڑ رہا تھا

Urdu Novels Ghar

اور پھر اسے کچھ بتایا بھی نہیں جا رہا تھا وہ جب بھی کچھ پوچھتی تو اس کی ساس یہ کہہ کر ٹال دیتیں کہ تمہیں ان سب چیزوں سے مطلب نہیں ہونا چاہیے

تمہارا شوہر جو بھی فیصلہ کرے تمہیں خاموشی سے اسے قبول کر لینا چاہیے اور کہیں نہ کہیں یہ بات درست بھی تھی

وہ خود بھی صرف اور صرف سعد کے ہی بھروسے پر تھی اس نے پھر کسی طرح کا کوئی سوال نہ کیا۔

ooooooo

ان لوگوں نے ٹرین کا سفر کیا تھا وہ کس طرف جا رہے تھے اسے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا بس اتنا ہی پتہ تھا کہ سعد کے سوتیلے رشتے داروں کے گھر جانا ہے

باقی اپنے سگے رشتے یا جاننے والوں میں سے سعد نے کسی کو کچھ نہیں بتایا تھا

اور سعد نے یہ بھی کہا تھا کہ اگر اس کے بھائی کا فون آئے تو وہ اس پر یہی ظاہر کرے کہ وہ ہنسی خوشی اپنی شادی شدہ زندگی گزار رہے ہیں

مطلب وہ نہیں چاہتا تھا کہ اس چیز کے بارے میں کسی کو بھی پتہ چلے کہ یہ ان کا پرسنل میٹر تھا اور اگر یہ سب کچھ پرسنل نہ بھی ہوتا تب بھی وہ کسی کو کچھ بھی نہیں بتانے والی تھی اس کے بھائی کو اس کی کتنی پرواہ تھی یہ بات وہ خود ہی بہت اچھے طریقے سے جان چکی تھی

اور اب اسے فرق نہیں پڑتا تھا کہ اس کا بھائی کہاں ہے اور کیا کرتا ہے وہ اسے بیاہ کر نہیں گیا تھا بلکہ وہ اس سے ہر ناطہ توڑ کر گیا تھا وہ خود ہی اس سے ہر طرح کا تعلق ختم کر چکا تھا تو پھر وہ کیوں بار بار اس کے بارے میں سوچتی

یا پھر اسے کچھ بھی بتاتی اور سعد فون کا ذکر کر رہا تھا حالانکہ حقیقت یہ تھی کہ اسے اپنے بھائی سے فون کی بھی امید ختم ہو چکی تھی

اس کا جس کے ساتھ رشتہ تھا اسے ہمیشہ کے لیے وہ اپنے ساتھ لے کر جا چکا تھا شاید ہی اسے اس کی بہن کی کبھی بھی یاد آنے والی تھی

اور وہ بھی ان بہنوں میں سے نہیں تھی جو ساری زندگی اپنی بھائیوں پر نظر رکھتی ہیں یا ان پر بوجھ بن کر رہتی ہیں اگر وہ خود ہی اس سے تعلق ختم کر چکا تھا تو پھر ہیر کا بھی کوئی ارادہ نہ تھا اس سے رابطہ کرنے کا

لیکن پھر بھی ایک آس باقی تھی کہ وہ اس سے پوری طرح سے لاتعلق نہیں ہوگا لیکن یہ بھی صرف ایک امید ہی تھی

oooooo

ایک بے حد لمبا اور تھکا دینے والا سفر ختم ہوا تھا وہ بہت زیادہ تھک چکی تھی اور ایسا ہی کچھ حال امی کا بھی تھا وہ بھی کافی زیادہ تھک چکی تھیں یہاں تک کہ دو دفعہ تو ان کی آنکھ بھی لگ گئی تھی وہ گاڑی میں سوتے ہوئے بھی آئی تھیں

اللہ اللہ کر کے یہ سفر ختم ہوا تو انہیں بھی کچھ سکون آیا گاڑی اسٹیشن پر آکر رکی تو ایک آدمی پہلے سے ہی ان کے لئے منتظر تھا ان کو دیکھتے ہی وہ تقریبا بھاگتے ہوئے ان کے پاس آیا تھا

السلام علیکم بی بی جی بہت معذرت صاحب جی خود نہیں اسکے آج ان کی پارٹی میں کسی طرح کی کوئی میٹنگ تھی

اسی لیے انہوں نے مجھے کہا تھا کہ میں وقت رہتے آپ لوگوں کو لینے کے لئے یہاں آجاؤں۔ تو میں حاضر ہوں۔ میں تو تقریبا آدھے گھنٹے سے آپ لوگوں کا انتظار کر رہا ہوں تاکہ آپ لوگوں کو انتظار کی زحمت نہ اٹھانی پڑے

آیئے مزید دیر نہیں کرتے گھر چلتے ہیں وہ ان کا سامان لیے آگے بڑھ گیا تھا جب کہ ملازم کے آجزآنہ انداز پر امی جان اسے پیچھے آنے کا اشارہ کرتیں بڑی شان بے نیازی سے جا کر گاڑی میں سوار ہوگئی تھیں

اتنی شاندار گاڑی میں سفر کرنے کے بارے میں ہیر نے کبھی بھی نہیں سوچا تھا شاید نہیں یقیناً یہ آدمی کافی امیر تھا ۔ اسے امی کی باتیں یاد آگئیں تھیں جب وہ ولیمے پر اسے کہہ رہی تھیں یہ کافی زیادہ امیر شخص ہے

جس گھر میں ہم جا رہے ہیں نہ بہت بڑا گھر ہے بہت امیر ہے یہ ایام سکندر نام نہیں لینے دیتا شادی کا لیکن جس سے بھی شادی کرے گا راج کرے گی صرف اس کے بنگلے میں نہیں بلکہ وہ تو اس کی ساری جائیداد کی مالکن ہوگی۔

وہ بڑی حسرت سے بول رہی تھیں جب کہ وہ یاد کرنے کی کوشش کر رہی تھی کہ ایام سکندر کون ہے شادی پر اس سے ہزار طرح کے لوگ ملے تھے اس کے ذہن سے ایام سکندر کا نقش مٹ چکا تھا ۔جب کہ وہ اپنی بات جاری رکھے ہوئے تھیں

اتنا بڑا بنگہ ہے کہ ایک نظر میں دیکھا تک نہیں جا سکتا ۔اتنی زمین جائیداد ہے کہ حد نہیں کبھی کبھی مجھے سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ سعد کی دادی کو کیا سوجھا تھا کہ اس نے پہلے شوہر سے طلاق لے کر دوسری شادی کر لی

اگر میں اس کی جگہ ہوتی نہ تو کبھی یہ کروڑوں اربوں کی جائیداد کو ٹھکرا کر نہ جاتی

وہ اس کے بالکل ساتھ بیٹھیں اس کے کان میں سرگوشی نما آواز میں بول رہی تھیں کہ ڈرائیور نہ سن لے جب کہ وہ ان کی باتوں کو سنتی بہت عجیب محسوس کر رہی تھی یعنی کہ وہ اپنی ساس سے ان کی قسمت مانگ رہی تھی خیر جو بھی تھا انسان کو ملتا وہی ہے جو اس کے نصیب میں لکھا ہو۔ یہاں ہر انسان اپنے نصیب کا کھا رہا ہے کوئی کسی کی قسمت نہیں بدل سکتا اور نہ ہی اپنا نصیب بدل سکتا ہے۔ہاں لیکن اپنے نصیب پر خوش نہ ہونے والے لوگوں سے اسے نفرت تھی لیکن یہاں وہ کچھ بھی نہیں بول پائی تھی

ہاں لیکن اسے افسوس تھا کہ اس کی ساس کے نصیب میں اتنا کچھ لکھا نہیں تھا۔جس کی وہ خواہش مند تھیں

اور ہیر کو کبھی بھی ان سب چیزوں کی خواہش نہ رہی تھی وہ بہت عام سی لڑکی تھی اور وہ شروع سے ہی جانتی تھی کہ اس کی شادی بھی کسی عام سے گھر میں ہی ہوگی وہ کبھی بڑے بڑے خواب نہیں دیکھ سکی تھی

اور اس نے نہ ہی کبھی دوسرے کے حصے کی چیزوں کی آرزو کی تھی اس کے لئے صبر شکر سب سے بڑی چیز تھی اور وہ سعد کی معمولی سی نوکری پر بھی صبر و شکر سے کام لینے والی تھی

اسے کچھ نہیں چاہیئے تھا زندگی میں سوائے اپنے شوہر کی محبت کے سعد فی الحال مسئلوں کا شکار تھا لیکن وہ جانتی تھی وہ اس سے بہت محبت کرتا ہے منگنی کے دوران فون پر ان دونوں کی گفتگو ہوتی تھی جس میں وہ کئی دفعہ سعد کے منہ سے ظہار محبت سن چکی تھی۔

جبکہ اس نے اپنے دل پر نکاح تک کے لیے پابندیاں لگا کے رکھی تھی جب تک نکاح نہ ہوجائے وہ سعد سے کبھی بھی اس طرح کی بات کرنے کے حق میں نہیں تھی اور اب شادی کے بعد سعد نے خود اسے خود سے اتنا دور کر دیا تھا۔

اسے اس کا ساتھ چاہیے تھا وہ اس کے ساتھ وقت گزارنا چاہتی تھی اپنی نئی زندگی خوشحال شروعات کرنا چاہتی تھی لیکن فی الحال ایسا ممکن نہ ہو سکا تھا

یہ وقت ہوتا ہے ایک دوسرے کو سمجھنے کا ایک دوسرے کو پہچاننے کا لیکن وہ بہت دور آگئی تھی۔ پتا نہیں سعد کا یہ مسئلہ کب تک حل ہوگا اور کب وہ اپنی شادی شدہ زندگی کی شروعات کرے گی۔

وہ بس اپنے رب سے دعا مانگ رہی تھی کہ سعد کی پریشانی جلد سے جلد حل ہو جائے اور وہ واپس اپنے گھر جا کر اپنی نئی زندگی کی حسین شروعات کرے سعد اس کا ہمسفر تھا۔جس کے بارے میں

سوچنے کا وہ حق رکھتی تھی لیکن اس کے باوجود بھی ایک عجیب سی جھجک تھی وہ چاہ کر بھی سعد اور اپنے رشتے کی خوبصورتی کے بارے میں نہیں سوچ پا رہی تھی

ooooooo

آخر سفر ختم ہوا تھا ان کی گاڑی ایک شاندار راہداری میں داخل ہوئی تھی

امی کی ساری باتیں بالکل درست تھیں یہ بہت بڑا اور بہت خوبصورت بنگلہ تھا ایک نظر میں اسے مکمل دیکھنا ناممکن تھا یہ کتنا زیادہ بڑا تھا اندازہ لگانا بہت مشکل تھا

اور بے شک خوبصورتی میں بھی اس کا کوئی ثانی نہیں تھا

گاڑی گیٹ کے اندر داخل ہوئی تو اسے اپنے سامنے کوئی محل ہی نظر آیا تھا جو اتنا زیادہ دور لگ رہا تھا جیسے وہاں پہنچتے پہنچتے ہی انہیں کتنا ٹائم لگ جائے گا اور یہ سچ بھی تھا گاڑی میں بھی ان کا سفر 10 سے 15 منٹ تو تقریبا رہا ہی تھا۔

لیکن یہ سفر بورنگ ہرگز نہیں تھا یہ راہداری اتنی شاندار اور خوبصورتی سے تیار کی گئی تھی کہ اس نظارے سے نظر ہٹانے کا دل ہی نہیں کر رہا تھا ۔

بی بی جی گھر آگیا ڈرائیور نے کہتے ہوئے ڈگی سے ان کا سامان نکالا تھا جبکہ ایک چھوٹی سی بچی بھاگتی ہوئی باہر آئی تھی ایسا لگتا تھا جیسے اس نے ابھی ابھی چلنا سیکھا ہے۔

وہ تیزی سے بھاگتے ہوئے امی جان کی طرف بڑھ رہی تھی امی جان نے اپنے قدم آگے کی طرف بڑھا دیے تو اس نے اپنا راستہ چھوڑ کر ہیر کی طرف اپنی راہ بدل لی تھی۔شاید نہیں یقینا وہ اسے

پہچان چکی تھی ۔امی مسکراتے ہوئے اٹھ کر کھڑی ہو گئی جبکہ اس نے بیٹھتے ہوئے اسے اپنے ساتھ لگایا تھا۔

پریتی تاتی آدئی (پرٹی چاچی آگئی) وہ خوشی سے ناچتے ہوئے بول رہی تھی جبکہ ہیر نے مسکراتے ہوئے اسے اپنی گود میں اٹھا لیا تھا یہ وہی بچی تھی

اب اسے یاد آیا تھا کہ ایام سکندر کون تھا کہ یقینا وہی تھا جو ولیمے والے دن ان لوگوں کو ہنی مون کے ٹکٹ دے کر گیا تھا۔

وہ اپنی ہی پریشانی میں یہاں تک آئی تھی اس نے بالکل بھی نہیں سوچا تھا کہ ایام سکندر کون ہوگا اور وہ لوگ کس کے گھر جا رہے ہیں بس اتنا ہی پتہ تھا کہ وہ لوگ سعد کے سوتیلے رشتہ داروں کے گھر جا رہے ہیں۔

ارے یہ تو صرف چاچی سے ہی پیار کر رہی ہے ہمیں تو کوئی پوچھتا ہی نہیں ہم واپس جا رہے ہیں امی نے اسے ہیر کے ساتھ لگے دیکھ کر کہا تو وہ ان کی طرف متوجہ ہوئی

(نہیں دادو آپ بھی بت اتی ہیں (نہیں بتا دو آپ بھی بہت اچھی ہیں

می اپ تو توکلت دں دی (میں آپ کو چوکلیٹ دوں گی) ۔اس نے ان کی طرف دیکھتے ہوئے انہیں بہلانا چاہا تھا جبکہ اس کے معصومانہ انداز پر وہ دونوں ہی مسکرا دیں تھیں

oooooo

ملازم کے ساتھ وہ اندر داخل ہوئیں یہ گھر تھا یا کوئی محل فرق کرنا بے حد مشکل تھا اس سے پہلے اس نے فلموں اور ڈراموں میں بھی اس قدر حسین گھر نہیں دیکھا تھا

اس کی نظر میں امیر لوگ بھی اتنے امیر نہیں ہو سکتے تھے کہ اس طرح کا عالیشان گھر بنا سکے

سامنے سے آتی دو عورتوں نے انہیں روک کر سلام کیا تھا شاید وہ اس کی کوئی فیملی کی تھیں۔ان دونوں نے بالکل ایک جیسے کپڑے پہن رکھے تھے جب کہ ان کے سینے پر رائٹ سائیڈ بیجز لگے ہوئے تھے

کیسا رہا آپ لوگوں کا سفر آنے میں کوئی پریشانی تو نہیں ہوئی نہ ملازم آپ کو ٹھیک سے لے کر آیا ہے نا وہ اس کے ساتھ چلتی انہیں اوپر کی طرف لے جانے لگی

نہیں کوئی پریشانی نہیں ہوئی سفر اچھا گزر گیا

باقی تو ایام نے سب کچھ بتا ہی دیا ہو گا آپ لوگوں کو امی ان کے ساتھ ساتھ چلتے ہوئے بتا رہی تھیں جبکہ وہ بہت فارمل انداز میں بات کر رہی تھیں

فیملی کے لوگ یقیناً اس طرح سے تو ایک دوسرے سے نہیں ملتے ہوں گے ان لوگوں نے آکر صرف ان سے ہاتھ ملایا تھا شاید وہ لوگ ان کے یہاں آنے پر خوش نہیں ہوئیں تھیں

یس میم سر نے ہمیں بتا دیا تھا کہ آپ لوگ آنے والے ہیں ہم پوری کوشش کریں گے کہ آپ کو یہاں پر کسی طرح کی کوئی تکلیف نہ اٹھانی پڑے آپ لوگ فریش ہو جائیں تب تک ہم آپ لوگوں کے کھانے کا انتظام کرتیں ہیں اگر کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو بتا دیجیے گا میں آ جاؤں گی

وہ پروفیشنل انداز میں بولتی اسے ایک سیکنڈ میں بتا چکی تھی کہ وہ کوئی رشتہ دار وغیرہ نہیں بلکہ اس گھر کی ملازمہ ہے

اگر کسی ماسی یا ملازمہ کا ذکر کیا جائے تو اس کے ذہن میں اس طرح کا نقش بھی کبھی نہیں بن سکتا تھا

کتنی اعلیٰ ڈریسنگ اور اتنا پروفیشنل پڑھا لکھا انداز کسی کام والے کا ہو سکتا تھا بھلا

آپ لوگ یہاں پر کام کرتے ہیں وہ ان کی طرف دیکھتے ہوئے سوال کرنے لگی وہ یہ پوچھنا نہیں چاہتی تھی لیکن اسے اپنی کنفیوژن دور کرنی تھی ان لوگوں کے انداز سے وہ اب تک اس بات کا یقین نہ کر سکی تھی کہ لوگوں کی حیثیت صرف اور صرف گھر کے نوکر جیسی ہے

یس میم ہم یہاں کے سرونٹس ہیں آپ لوگوں کی خدمت کے لیے ہم لوگ ہر وقت حاضر رہیں گے کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو آپ ہمیں ضرور بتائیے گا

کمرے کا دروازہ کھولتے ہوئے وہ ایک ٹیبل کی طرف بڑھی تھی جہاں ایک چھوٹی سی بیل رکھی ہوئی تھی

میم اگر آپ کو کسی بھی طرح کا کوئی کام ہو تو پلیز آپ یہ بیل پریس کر دیجئے گا ہم فوراً آ جائیں گے آپ جلدی سے فریش ہو جائیں کھانا تقریباً تیار ہے صرف ٹیبل پر لگانا ہے آپ لوگوں کے منتظر ہیں ہم۔

آئیں روحی میم آپ کو نیچے لے کر چلوں آپ کے ٹویٹر آنے والے ہونگے۔

اتنی چھوٹی سی بچی کے ٹویٹر اس نے پریشانی سے اسے دیکھتے ہوئے کہا تھا

یس میم سر چاہتے ہیں کہ جیسے ہی وہ بولنا شروع کرے تب صحیح الفاظ کا استعمال کریں اسی لئے ان کو اپنی زبان سکھانے کے لیے سر نے ایک ٹویٹر اپوائنٹ کیا ہوا ہے۔ سر کو بچوں کی الٹی

سیدھی بولی پسند نہیں ہے وہ چاہتے ہیں کہ بچے اپنی زبان سے صحیح لفظ ادا کرے وہ تفصیل سے بتاتے اسے اٹھائے باہر کی طرف چلی گئی تھی

ہم امید کرتے ہیں کہ آپ کا دن اچھا گزرے وہ دونوں مسکرا کر کہتیں باہر نکل گئی تھی جبکہ ان کے جاتے ہی امی نے گہرا سانس لیا تھا۔

جب کہ اسے ان کے سر کی یہ بات بالکل پسند نہیں آئی تھی اب بچی ہے تو شروع میں الٹے سیدھے لفظ تو بولے گی ہی نا ۔

ہاں تو ہیر بیٹا اب اس گھر کو چند دن کے لیے اپنا ہی گھر سمجھو ہم نے یہیں پر رہنا ہے ایام دن میں یہاں پر نہیں ہوتا اسی لیے سب کچھ یہ لوگ سنبھالتے ہیں ۔

تم نہا دھو کر فریش ہو جاؤ پھر کھانا کھاتے ہیں مجھے تو بھئی بڑی بھوک لگی ہوئی ہے وہ فریش ہونے کے لیے جاتے ہوئے اس سے کہہ رہی تھیں جب کہ وہ خاموشی سے بیگ سے اپنے کپڑے نکالنے لگی

ooooo ooo

کھانے کی میز پر ہر طرح کے کھانے پیش کیے گئے تھے وہ سمجھ ہی نہیں پا رہی تھی کہ وہ کس چیز سے شروع کریں اتنی ساری ویرائٹیز کے کھانے تو شاید ہی کسی کے ولیمے پر بھی ملتے ہوگے۔یقینا ان کے لئے اسپیشل اختمام کیا گیا تھا۔یہ لوگ بہت مہمان نواز تھے

یہاں آنے کے تھوڑی دیر بعد ہی اسے پتہ چلا تھا کہ امی جان بھی یہاں پہلی بار ہی آئی ہوئی تھیں۔ انہیں بھی کوئی خاص اندازہ نہ تھا کہ یہ سب کچھ اتنا زیادہ شاندار ہونے والا ہے۔

انہیں یہ تو معلوم تھا کہ ایام بہت زیادہ زمین و جائیداد کا مالک ہے لیکن یہ سب کچھ انہیں دیکھنے کو آج ہی ملا تھا ۔جبکہ گاڑی میں ان کے حسرت بھرے انداز۔پر اسے لگا تھا کہ وہ یہاں کافی بار آئی ہیں۔اور اس مہمان نوازی کا اندازہ انہیں بھی نہیں تھا یہاں آکر وہ خود بھی ہکا بکا رہ گئی تھیں۔

امی کیا یہ سب کچھ ہمارے لیے بنایا گیا ہے وہ پریشانی سے انہیں دیکھتے ہوئے کہنے لگی تھی۔

لگتا تو ایسا ہی ہے تم پریشان مت ہو کھانا کھاؤ اور چل کر تھوڑی دیر آرام کر لو اس کے بعد ایام شام تک آجائے گا تو اس سے بھی ملاقات کریں گے باقی جب تک یہاں ہیں ٹھیک سے رہتے ہیں پھر تو ویسے بھی ہمیں واپس چلے جانا ہے۔

سعد کے بارے میں سوچ سوچ کر پریشان نہ ہو اب بس وہ اسے ان سب چیزوں کے بارے میں سوچنے کے لئے منع کر رہی تھیں لیکن وہ کیسے نہ سوچتی

یہ سب کچھ بہت عجیب تھا ان کے لیے

اس نے تو کبھی زندگی میں یہ سب کچھ دیکھا ہی نہیں تھا پتہ نہیں کتنے دن تک انہیں یہاں رہنا تھا

پرتی تاتی اپ یہ تھاو یہ بت یمی اے روی تا فیوٹ اے(پریٹی چاچی آپ یہ کھاؤ یہ بہت یمی ہے یہ روحی کا فیورٹ ہے) وہ نہ جانے کیا اٹھا کر اس کے لبوں کے قریب لے آئی تھی اس کے ننھے ننھے ہاتھوں سے اپنے منہ میں اس چیز کو لے کر بے ساختہ مسکرا دی تھی کیونکہ وہ بہت میٹھا اور مزے دار تھا۔

واؤ یہ تو سچ میں بہت یمی ہے روحی کی چوائس تو کمال کی ہے اس نے مسکراتے ہوئے چٹاچٹ روحی کے دونوں گالوں کو چوما جس پر وہ مسکرا دی تھی

تاتی اپ یہی پل رک داو نا میلے پاش می اپ تو اشی مجے مجے تی ڈش تھانے تو دو دی (چاچی آپ ہمیشہ کے لیے یہیں رک جاؤنہ میرے پاس میں آپ کو روز ایسی مزے مزے کی ڈش کھانے کے لیے دیا کرونگی)

وہ اسے بہلانے کی کوشش کر رہی تھی جب کہ اس کے انداز پر مسکرا دی تھی

کیوں بیٹا آپ کی ماں کہاں ہیں۔۔۔۔۔؟اس نے بے ساختہ ہی پوچھ لیا تھا

مماتیا ہوتا ہے (ماما کیا ہوتا ہے)۔۔؟اس کا انداز معصومیت لیے ہوئے تھا جبکہ اس کے سوال پر وہ پریشان ہو گئی تھی وہ اس کے سوال کا کیا جواب دیں بلا

ارے کیوں بچی کو کنفیوز کر رہی ہو..ایام نے منع کر رکھا ہے نا تو وہ خود کبھی اس کی ماں کا نام لیتا ہے اور نا ہی اس گھر میں رہنے والے ملازم لیتے ہیں۔

اسی لیے تم بھی یہ ذکر دوبارہ مت کرنا اس کی ساس نے اسے ٹوکتے ہوئے کہا تھا جبکہ بچی اب تک اس کا چہرہ دیکھ رہی تھی شاید وہ اس سے جواب کی امید رکھتی تھی جب اچانک کسی کے گھمبیر آواز میں سلام گھونجا۔

اس نے فورا اپنا دوپٹہ ٹھیک کیا تھا جب کہ پھر روحی بھاگتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھی تھی جس کے لئے وہ دونوں باہیں پھیلائے مسکرا رہا تھا

oooooooo

بابا دانی یہ مما تیا ہوتا اے تاتی تہ رہی تی کہ اپ تی ماما تیدھر ہیں۔(بابا جانی یہ مما کیا ہوتا ہے چاچی کہہ رہی تھی کہ آپ کی مما کدھر ہے)۔اس نے ہیر کا پوچھا ہوا سوال اس کے سامنے دہرایا تو وہ نگاہیں جھکا گئی۔

کیونکہ ابھی ابھی تو اس کی ساس نے اسے منع کیا تھا اسے روحی سے ایسی امید تو ہرگز نہیں تھی۔ بیٹا آپ کی مما ہیں ہی نہیں جیسے آپ کے بابا جانی کی کوئی بہن نہیں ہے تو آپ کی پھوپھو نہی جیسے آپ کے بابا جانی کے بابا نہیں ہیں تو آپ کے دادا نہیں بالکل ویسے ہی آپ کی مما بھی نہیں ہے۔ اس نے اس کی معصومیت کو مدنظر رکھتے ہوئے سمجھایا تھا اور پھر آکر امی جان سے ان کا حال چال پوچھنے لگا۔

اللہ کا شکر ہے بیٹا ہم تو خیر خیریت سے یہاں پہنچ آئے ہیں تمہیں سعد نے بتا ہی دیا ہوگا ہم پر آنے والی اس مصیبت کے بارے میں اب تمہیں ہم کیا بتائیں اصل میں وہ۔۔۔۔

جی چاچی جان لیکن سعد نے تو مجھے بس اتنا ہی بتایا ہے کہ سعد کی مسز علاقہ دیکھنا چاہتی ہے اسی لئے وہ اسے یہاں بھیج رہا ہے اور خود اپنے کام کے سلسلے میں کچھ دن کے لیے باہر جانے والا ہے اس نے تو مجھے کسی مصیبت یا پریشانی کے بارے میں نہیں بتایا وہ ان کی بات کاٹتے ہوئے بولا تھا جب کہ چاچی کی تو آنکھیں پھیل گئیں مطلب ان کے بیٹے نے آدھی ادھوری بات بتا رکھی تھی ارے ہاں بیٹا اصل میں وہ چلا گیا کام کے سلسلے میں کہیں باہر تو پہلے تو ہم نے سوچا کہ ہم دونوں ماں بیٹی گھر پر ہی رہ لے گی لیکن پھر اس نے کہا کہ اسے علاقہ دیکھنے کا شوق ہے یہی تو دن ہوتے

ہیں گھومنے پھرنے کے اس کے شوہر کو تو کوئی ہوش ہی نہیں چلا گیا ہے کام کے چکر میں اس کے لیے بیوی کی کوئی اہمیت نہیں تو میں نے سوچا میں ہی لے آتی ہوں

انہوں نے بڑی مشکل سے بات بناتے ہوئے کہا تھا جس پر وہ سر ہلا کر مسکرا دیا۔

جی جی چاچی جان آپ کا ہی گھر ہے آپ جب تک چاہے یہاں رہ سکتے ہیں نوکر آپ کی خدمت میں ہر وقت حاضر رہیں گے کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو ضرور بتائیے گا۔

میں نے ڈرائیور کو کہہ دیا ہے وہ آپ کو گھمانے لے جائے گا آپ لوگ جہاں چاہیں جا سکتے ہیں ۔آپ کو یہاں دیکھنے کے لئے بہت سارے تاریخی مقامات ملیں گے یقیناً آپ لوگوں کے لیے کافی لطف اندوز ہوں گے

میں پوری کوشش کروں گا آپ کی مہمان داری کرنے کی لیکن پھر بھی اگر مجھ سے کوئی کمی پیشی ہو جائے تو معاف کر دیجئے گا میں ذرا مصروف ہوں ان دنوں پارٹی کے کاموں میں

اس نے ہیر کی طرف دیکھتے ہوئے کچھ بھی نہیں کہا تھا اس کی ساری باتیں چاچی سے ہی ہو رہی تھی جب کہ وہ سر جھکائے کھانا کھانے میں مصروف صرف اسے سن رہی تھی

اس کا انداز بہت گہرا تھا ایسا لگتا تھا جیسے اس نے زندگی میں بہت سارے امتحانوں کا سامنا کیا ہے جیسے بہت کچھ دیکھا ہے سمجھا ہے جانا ہے۔اسے دیکھ کر لگتا تھا کہ وہ زندگی کے ہر پہلو سے واقف ہے

اس کی بیٹی اپنی ماں کے وجود سے بھی واقف نہ تھی جس کا مطلب صاف تھا کہ یقینا اس کی طلاق ہو چکی تھی یا پھر اس کی بیوی اب اس دنیا میں ہی نہیں تھی لیکن اگر وہ مر چکی ہوتی تو کہیں نہ کہیں

وہ اس کی یادوں میں زندہ ہوتی اس کے وجود کو ہی اس کی بیٹی اس کی نظروں سے دور کردیا گیا تھا

مطلب صاف تھا کہ اس کی طلاق ہو چکی تھی۔

روحی سارا دن یہاں اکیلے گھر پر رہتی ہے کیا۔۔۔۔چاچی جان نے اسے دیکھتے ہوئے سوال

کیا

نہیں اکیلے تو نہیں ہوتی چاچی جان سارا دن ملازم اس کے آس پاس ہی ہوتے ہیں اور پھر شام کو

میں بھی آجاتا ہوں میں سوچ رہا ہوں کہ مزید دو تین مہینوں میں اسے کسی اچھے سے سکول میں

ایڈمیشن دلوا دوں

مزید تین ماہ میں یہ دو سال کی ہو جائے گی یہی عمر ہے سیکھنے کی سمجھنے کی اور ماشاءاللہ سے یہ بھی

بہت اچھی طرح سے اس پر غور کر رہی ہے

روحی میری جان اسکول جانا ہے نا آپ نے وہ اسے گود میں بٹھائے پوچھنے لگا تھا اور اس کے

سوال پر اس نے زور زور سے ہاں میں سر ہلایا تھا

یش بابا دانی می اول ٹوئٹی دونو شتول دائیں دے(یس بابا جانی میں اور ٹوئٹی دونوں سکول جائیں

گے) اس نے اپنے ہاتھ میں موجود اپنے ٹویٹی کو دیکھتے ہوئے کہا تھا۔

بس پھر دیکھا آپ نے میری بیٹی تیار ہے سکول جانے کے لیے اس نے اس کے بالوں کو پیچھے

کرتے ہوئے ان سے کہا تو وہ مسکرا دی تھیں

جب کہ ہیر مسکرا بھی نا سکی۔

اتنی چھوٹی سی بچی کو اسکول بھیجنے کے بارے میں وہ سوچ بھی کیسے سکتا تھا وہ بہت چھوٹی سی تھی ابھی اسے سمجھ ہی کیا تھی سکول اتنے چھوٹے بچے کے لئے بوجھ تھا۔

تین ساڑھے تین سال یہ عمر اس کی نظروں میں کسی بھی بچے کو اسکول بھیجنے کے لیے بالکل سہی تھی لیکن دو سال اور وہ دو سال کی بھی نہیں تھی۔

یہ سارا دن سکول کیسے رہے گی انجان لوگوں کے بیچ اسے ابھی وقت چاہیے۔وہ بولنا نہیں چاہتی تھی لیکن پھر بھی نہ جانے کیسی اس کی زبان میں حرکت ہوئی۔

نہیں انجان لوگ نہیں ہوں گے وہاں مس تانیہ ہوں گی اس نے پیچھے کھڑی ملازمہ کو دیکھتے ہوئے کہا جو انہیں ان کے روم تک چھوڑ کر آئی تھی اس کے کہنے پر وہ مسکرا کر رہ گئی تھی۔

سکول والے میرا نہیں خیال کہ کسی کو بچے کے ساتھ آنے دیتے ہیں اس نے کنفیوز ہوتے ہوئے کہا تھا۔

جس سکول میں میری بیٹی جائے گی وہاں اس کے ملازم اس کے ساتھ جائیں گے میں اپنی بیٹی کو کسی دوسرے تیسرے کے آسرے پر نہیں چھوڑ سکتا یہ انہی لوگوں کے ساتھ رہے گی جن کی اسے عادت ہے

وہ بے فکر انداز میں بولا جب کہ اس کی بات کا مطلب وہ سمجھ گئی تھی۔

وہ اسے کسی ایسے اسکول میں ایڈمیشن دلوانے والا تھا جس میں اس کے ملازم ہر وقت اس کی بچی کے ساتھ رہیں۔

اس نے نوٹ کیا تھا اس گھر کے ملازموں کا رویہ روحی کے ساتھ بھی بہت ہی زیادہ محبت بھرا تھا

یہ لوگ ہر وقت روحی کے آگے پیچھے بھاگتے رہتے تھے ایک لمحے کے لئے بھی اسے اکیلا نہیں چھوڑتے تھے اور اس کی چھوٹی سے چھوٹی بات کو حکم کی طرح مانتے تھے یہ سچ تھا کہ انہیں تنخواہ مل رہی تھی اس کام کے لیے بھی

تاتی اب تو پھلاور دیکھے ہیں۔بابا دانی تے گاردن می بت شارے پھلاور ہیں ہم شام تو وہا داتے ہیں۔آئی می آپ تو وہا لے تر تلتی ہو(چاچی آپ کو فلاور دیکھنے ہیں بابا کے گارڈن میں بہت سارے فلاورز ہیں ہم روز شام کو وہاں جاتے ہیں آئیں میں آپ کو وہاں لے کر چلتی ہوں) وہ کھانا کھا کر فارغ ہوئی ہی تھی کہ روحی نے اس کا ہاتھ تھام لیا

اس نے ایک نظر اجازت طلب نظروں سے ایام کی طرف دیکھا تھا جو بظاہر کھانا کھانے میں مصروف تھا لیکن یقیناً اسے پتا تھا کہ وہ بنا اجازت کے اس کے گارڈن کی طرف ہرگز نہیں جاسکتی

ہاں آپ اسے لے جائیں لیکن دھیان رکھیے گا کہ روحی کوئی پھول توڑے نا مجھے پھولوں کے مر جانے سے نفرت ہے

اور روحی اکثر پھول توڑ دیتی ہے

روی نی توتی ٹوئٹی توتا اے دندابتہ (روحی نہیں توڑتی ٹوئٹی توڑتا ہے گندا بچہ)اس نے ساتھ ہی الزام کے ایک زوردار ہاتھ اس کے منہ پر دے مارا تھا

جبکہ اس کے انداز پر وہاں موجود سارے چہروں پر مسکراہٹ آگئی تھی بڑی ہوشیاری سے اس نے ٹویٹی پر الزام ڈالتے ہوئے اسے سزا بھی دے دی تھی۔

ہاں میری روحی بہت سمجھ دار ہے وہ کچھ بھی نہیں کرتی ساری غلطی اس ٹوئٹی کی ہے لیکن آپ دھیان رکھیے گا اس نے نام تو نہیں لیا تھا لیکن مخاطب اسے ہی کیا تھا وہ اس کا ہاتھ تھام کر اسے باہر کی طرف لے جانے لگی۔

جب اسے مس تانیہ اپنے پیچھے آتی نظر آئی تھی یقیناوہ ایک انجان پر بھروسہ نہیں کر سکتا تھا اور اپنی بیٹی سے شاید وہ بہت اچھی طریقے سے واقف تھا۔

سوری سر نے کہا ہے کہ روحی کا ٹویٹی بہت زیادہ شرارتی ہے آپ اس کے ساتھ جائیں اس لیے مجھے آپ کے ساتھ پیچھے آنا پڑا وہ اس کے پیچھے مڑ کر دیکھنے پر مسکراتے ہوئے بولی تھی۔

جبکہ روحی نے ایک بار پھر سے ٹویٹی کو گھور کر دیکھا تھا جیسے اسے اس کی غلطی کا احساس دلا رہی ہو

ooooooo

باغ بے حد خوبصورت تھا یہاں ہر نسل ہر رنگ کے پودے موجود تھے ہر رنگ کے پھولوں سے بھرے ہوئے اس باغ میں جہاں جہاں نظر دوڑا و وہاں ہر طرح کا پودا اسے نظر آ رہا تھا۔

یہ اتنی خوبصورت جگہ تھی کہ وہ چاہنے کے باوجود اس پر سے نگاہیں نہیں ہٹا پا رہی تھی آج سے پہلے اس نے اتنی خوبصورتی کہیں پر نہیں دیکھی تھی۔

کچھ پودے زمین پر لگے ہوئے تھے جبکہ کچھ بڑے بڑے گملوں میں اور صفائی اس حد تک کی گئی تھی کہ کوئی سوکھا پتہ ڈھونڈنے سے بھی نہیں مل رہا تھا۔

میم یہاں کی صفائی سر خود کرتے ہیں اس طرف ملازموں کا آنا جانا بھی سر نے سختی سے منع کر رکھا ہے سر کو ہرگز پسند نہیں کہ اس طرف کسی کا بھی آنا جانا ہو۔

سر نے الگ الگ ملکوں سے الگ الگ پودے منگوائے ہوئے ہیں یہاں ایک پودا تو اتنا خوبصورت ہے کہ انتہا نہیں لیکن اگر اسے چھو لیا جائے تو وہ مر جاتا ہے۔

اور پھر زندگی میں کبھی بھی نہیں کھلتا وہ پوری طرح سوکھ جاتا ہے ہم بہت دور سے اسے دیکھتے ہیں میرا تو تقریبا یہاں تین دفعہ ہی آنا ہوا میں آج ہی چوتھی دفعہ یہاں آئی ہوں ۔

ہمیشہ باہر سے ہی چلی جاتی تھی لیکن دوسرے ملازموں سے اکثر اس نایاب پودے کے بارے میں سر کی جنونیت کا سنا ہے وہ اتنے دیوانے ہیں اس جگہ کہ کیا بتاؤں اکثر یہاں اکیلے بیٹھتے ہیں۔

اور روحی میڈم کو یہاں آنے کے لئے منع بھی کرتے ہیں لیکن یہ کسی کی نہیں سنتی اور یہاں آ جاتی ہیں شکر ہے خدا کا اب تک ان کی نظر اس پودے پر نہیں پڑی پتہ نہیں سر کتنے میں وہ لے کر آئے ہیں لیکن انفریشن کے مطابق ہمیں پتہ چلا تھا کہ وہ پودا سر نے ایک میٹنگ کے بدلے میں لیا تھا کوئی آدمی تھا جو سر سے ملاقات کرنا چاہتا تھا۔

اور اس ملاقات کے بدلے وہ سر کو کچھ بھی دینے کو تیار تھا۔ لیکن سر نے کچھ بھی لینے کے بجائے اسے یہ پودا دینے کی شرط رکھی تھی۔

اور وہ آدمی اتنا زیادہ پریشان ہوگیا تھا کہ اس بات کا جواب اس نے تین ماہ کے بعد دیا تھا تین ماہ کے بعد اس نے اپنے آپ کو یہ پودا دینے کے لیے تیار کیا تھا۔

جہاں تک مجھے پتا ہے اس نسل کے صرف چھ ہی پودے اس دنیا میں ہے جن میں سے ایک پودا سر کے پاس ہے اور سر اس سے بہت زیادہ محبت بھی کرتے ہیں۔

مش تانیہ وہ بالا پودا کون شا اے(مس تانیہ وہ والا پودا کونسا ہے)وہ حیرانگی سے سن رہی تھی جب اسے روحی کی آواز سنائی دی اس کے سیریس انداز نے ان دونوں کو مسکرانے پر مجبور کر دیا تھا۔

وہ اسے کبھی بھی نہ بتاتی کہ وہ پودا کونسا ہے کیوں کہ روحی کو یہ بات ہرگز پسند نہ تھی کہ اس کا باپ اس سے بڑھ کر کسی اور سے محبت کرے۔

یہ محبت لفظ اسے صرف اپنے نام کے ساتھ پسند تھا اور اس بات کا ان سب کو ہی اندازہ تھا ۔

مجھے بالکل نہیں پتا روحی میم کہ وہ والا پودا کونسا ہے اگر پتہ ہوتا تو آپ کو ضرور بتاتی تانیہ نے اسے دیکھتے ہوئے کہا تھا اس کے انداز سے جھوٹ کو وہ صاف پکڑ چکی تھی۔

چلو روحی بیٹا واپس چلتے ہیں وہ روحی کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولی تھی اس کا کوئی ارادہ نہ تھا یہاں رہنے کا اصل میں اسے ڈر بھی لگ رہا تھا کہ کہیں وہ اس پودے کے آس پاس سے گزر ہی نہ جائے۔

وہ ہرگز کسی کا نقصان نہیں کرنا چاہتی تھی اور وہ پودا اس آدمی کے لیے کتنا خاض تھا اس بات کا اسے احساس ہو چکا تھا۔

الے اپ نے تو ابی پھلاور دیکے ہی نی ۔ ادل آئے یہ والا پھلاور دیتھیں لیڈ تلرتا (ارے آپ نے تو ابھی فلاورز دیکھے ہی نہیں ادھر آئے یہ والا فلاور دیکھیں ریڈ کلر کا) وہ ایک پرپل کلر کا فلاور اسے دکھاتے ہوئے اسے ریڈ کہہ رہی تھی۔

یہ ریڈ نہیں پرپک کلر کا روز ہے مس تانیہ نے بیچ میں بولتے ہوئے کہا تو روحی نے اسے گھور کر دیکھا تھا۔

سوری میڈم ریڈ کلر کا ہی ہے آئی ایم سوری مجھے غلط فہمی ہو گئی تھی اس کے گھورنے پر مس تانیہ فورن پیچھے ہٹ گئی

نہیں تانیہ یہ ریڈ نہیں پرپل ہے اور آپ بالکل ٹھیک کہہ رہی ہیں ۔ روحی بیٹا ادھر آؤ یہ والا کلر ریڈ ہے اس نے روحی کا ہاتھ تھام کر اسے ایک ریڈ روز کے قریب لا کھڑا کیا تھا۔

اگر کوئی آپ کی غلط چیز کو درست کرتا ہے تو اسے برا نہیں سمجھتے بلکہ اس چیز کو نوٹ کرتے ہیں اور اگلی دفعہ خود کو کچھ غلط کہنے سے روکتے ہیں۔

جب آپ اسکول میں جاؤ گی نہ تو وہاں بہت سارے بچے ہوں گے اور جب ٹیچر آپ سے پوچھے گی نہ کہ پرپل کلر کونسا ہے اور ریڈ کلر کونسا ہے تب آپ کو صحیح بتانا پڑے گا ورنہ کوئی دوسرا بچہ اگر صحیح بتا دے گا تو آپ سے جیت جائے گا۔

اور پھر سب کے سب اس کو ونر بولیں گے۔ اور ٹیچر کہیں گیں روحی کو تو ٹھیک سے کچھ آتا ہی نہیں تو پھر روحی سیڈ ہو جائے گی اسی لیے ہم روحی کو ابھی سے ہی سب ٹھیک ٹھیک بتائیں گے اوکے اب روحی بتائے گی کہ پرپل کلر کونسا ہے اور ریڈ کلر کونسا ہے۔

اس نے بہت محبت سے اسے سمجھاتے ہوئے اپنے گھیرے میں لے رکھا تھا جبکہ اس کی بات کو سمجھتے ہوئے روحی نے اب ٹھیک ٹھیک کلرز کی پہچان کر کے بتائی تھی۔

یہ ہوئی نہ میری شہزادی والی بات اچانک ہی کسی نے روحی کو اس کی گود سے اٹھا لیا تھا آواز وہ پہچانتے ہوئے اپنا دوپٹہ درست کر کے اٹھ کر کھڑی ہو گئی تھی۔

پتا نہیں وہ کب سے یہاں کھڑا انہیں سن رہا تھا

یش بابا دانی روی تو شب پتا اے(یس بابا جانی روحی کو سب کچھ پتہ ہے) وہ خوش ہوتے ہوئے بول رہی تھی جبکہ وہ مسکراتے ہوئے اس سے باتوں میں مصروف ہو گیا اور وہ مس تانیہ کے ساتھ واپس گھر کی طرف آ گئی تھی۔

oooooooo

گھر کے اندر آنے کے بعد وہ کنفیوز ہو گئی تھی سامنے چڑھنے والی سیڑھیوں پر بہت سارے کمرے بالکل ایک جیسے نظر آرہے تھے اسے کون سا کمرہ رہنے کے لیے دیا گیا تھا یہ چیز وہ بھول چکی تھی کیونکہ یہاں سارے کمرے ایک جیسے ہی تھے۔

میڈم اگر آپ آرام کرنا چاہیں تو تھوڑی دیر جا کر آرام کر لیں کیونکہ بڑی میڈم تو آرام کرنے اپنے کمرے میں جا چکیں ہیں آپ کو آپ کا کمرہ تو یاد ہی ہوگا۔۔۔۔۔؟

آپ اوپر کمرے میں جائیں میں آپ لوگوں کے لئے شام کے ڈنر کی تیاری کرتی ہوں مس تانیہ مسکرا کر کہتی پیچھے ہٹ گئی تھی۔

جبکہ اس نے ایک نظر ان سب کمروں کی طرف دوہرائی تھی سامنے نظر آنے والے آٹھ سے دس کمرے ہی اسے بری طرح الجھا چکے تھے

اس کا ارادہ تو امی کے ساتھ انہی کے کمرے میں رہنے کا تھا لیکن ملازمہ نے اس کا سامان دوسرے کمرے میں سیٹ کروا دیا تھا اور اب یہ کہہ کر کے وہ دونوں ایک ہی کمرے میں رہنا چاہتی ہیں اسے کسی امتحان میں نہیں ڈالنا چاہتی تھی

oooooooo

وہ آہستہ آہستہ سیڑھیاں چڑھتی اوپر آتو گئی تھی لیکن ابھی تک وہ اسی الجھن میں تھی کہ وہ کون سے کمرے میں جائے اس کے حساب سے سیرھیوں سے اوپر آنے کے بعد تیسرے والا کمرہ اس کا تھا۔

جو اسے یہاں آنے کے بعد مس تانیہ نے بتایا تھا لیکن ابھی تک وہ اس کمرے میں ایک دفعہ بھی نہیں گئی تھی۔اب تو وہ امی جان والے کمرے میں تھی اور وہیں سے فریش ہو کر نیچے کھانے کے لئے گئی تھی۔اس کے پیچھے ہی اس کا سامان دوسرے کمرے میں شفٹ کیا گیا تھا

اس لیے وہ کافی نروس تھی کہ کہیں وہ غلط کمرے میں نا چلی جائے۔

اس نے اوپر جا کر تیسرا کمرا ہی کھولا تھا اس سے پہلے وہ اس کمرے میں آئی نہیں تھی۔لیکن اسے یقین تھا کہ یہی وہ کمرہ ہو گا ملازمہ کی ہدایت کے مطابق اسے تیسرا کمرہ یہی لگ رہا تھا آہستہ سے کمرہ کھول کر وہ اندر داخل ہوئی

وہ کمرے کو دیکھ کر حیران ہوئی تھی ۔یہ کمرہ دوسرے کمرے سے بہت الگ تھا بلکہ زمین آسمان کا فرق کہا جائے تو غلط نہیں ہوگا۔یہاں انتہائی قیمتی چیزوں سے سجاوٹ کی گئی تھی ۔اور دیکھنے میں وہ کسی مرد کا کمرہ محسوس ہو رہا تھا ۔

دیوار کے پینٹ سے لے کر بیڈ شیٹ تک بہت ہلکے رنگ کی تھی سامنے وال پر لگی پینٹنگز بھی جنگلی جانوروں کی تھی ۔

اس وقت بھی وہ الجھن کا ہی شکار تھی لیکن اتنے لمبے سفر کے بعد وہ اتنی تھک چکی تھی ۔

اس کمرے کی خوبصورتی کو بعد میں دیکھنے کا ارادہ کرتے وہ فی الحال سونے کے لئے بیڈ کے پاس آئی تھی ۔

اس وقت نیند سے اس کی آنکھیں بھی بوجھل ہوتی جا رہی تھیں وہ شاید مزید نہیں جاگ پا رہی تھی خود پر کمبل ڈالتے ہوئے وہ بیڈ پر لیٹی تو کچھ ہی دیر میں نیند نے اسے آگھیرا تھا شام کے ساڑھے چار بج رہے تھے وہ اس وقت نیند ہرگز نہیں لینا چاہتی تھی لیکن پھر بھی تھکاوٹ نے اسے پوری طرح اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا۔

اس نے سوچا تھا وہ سعد کو فون کرے گی لیکن اس کا فون امی والے کمرے میں ہی پڑا تھا اسی لئے وہ ان کے کمرے میں جا کر انہیں ڈسٹرب نہیں کرنا چاہتی تھی جبکہ تھکاوٹ سے اس کا اپنا بھی برا حال تھا۔

وہ بعد میں سعد سے رابطہ کرنے کا سوچتی آنکھیں بند کر چکی تھی اس کے ذہن پر اس وقت پوری طرح صرف سعد ہی سوار تھا وہ اس سے بات کرنا چاہتی تھی کیسا عجیب انسان تھا یہ اس کے ساتھ اتنا خوبصورت رشتہ جوڑ کر اس سے بالکل انجان ہو گیا تھا

پتا نہیں کون سی مصیبت اس پر ٹوٹ پڑی تھی ۔جو وہ اپنی ماں اور بیوی کو خود سے اتنا دور کر چکا تھا ۔وہ جانتی تھی اس کی زندگی میں مشکلات ہوں گی لیکن شادی کے اولین دن اس طرح سے گزریں گے یہ اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا ۔

وہ انہی سوچوں میں گم نہ جانے کب نیند کی وادیوں میں اتر گئی تھی

ooooooo

السلام علیکم لالہ کیسے ہیں آپ فون کیا سب خیریت تو تھی نا ۔معاف کیجئے گا میں دن میں آپ کا فون اٹھا نہیں سکتا وہ میں کام میں بزی تھا ۔

وعلیکم سلام الحمداللہ میں بالکل ٹھیک ہوں سعد تم سناؤ کیسے ہو اور کیا پریشانی ہے تمہیں چاچی جان کہہ رہی تھی کہ تمہیں کوئی مسئلہ ہو گیا ہے

اگر کوئی مسئلہ ہے تو مجھے بتاؤ میں تمہارا ہر مسئلہ حل کرنے میں پوری مدد کروں گا ۔تم اس معاملے میں مجھ پر یقین کر سکتے ہو ۔وہ دن میں بھی سعد لو فون کرتا رہا تھا لیکن اس نے فون اٹھایا اور اب رات میں اس نے خود ہی سے فون کر لیا

کوئی پریشانی نہیں ہے لالا الحمداللہ سب کچھ ٹھیک ہے میں کام کے سلسلے میں ذرا لندن آیا ہوا ہوں انشاءاللہ میری واپسی ہو جائے گی ایک ڈیڑھ مہینے میں تب تک ہیر اور امی آپ کے ساتھ ہی رہیں گی

میں سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ امی اور ہیر کو اکیلے چھوڑ کر کیسے جاؤں گا ۔پھر مجھے خیال آیا کہ آپ سے زیادہ میں کسی اور پر بھروسہ تو کر نہیں سکتا اسی لئے میں نے ان لوگوں کو آپ کے پاس بھجوا دیا ۔ ریلی سوری لالہ میں آپ سے مل کر بھی نہیں آ سکا پلیز اب ان کی ذمہ داری آپ کے سر ہے ان کا خیال رکھیے گا میں بھی بہت جلد واپس آ جاؤں گا بس کچھ دنوں کی بات ہے

نہیں تمہیں گھبرانے کی ضرورت نہیں میں ان کا خیال رکھوں گا تم نے مجھے اپنے مسئلے کے بارے میں نہیں بتایا دیکھو اگر اب بھی کچھ ہے تو مجھے بتا دو میں تمہارا ہر مسئلہ حل کر دوں گا تمہیں پریشان ہونے کی بالکل ضرورت نہیں ہے۔وہ اسے اپنے ساتھ کا یقین دلا رہا تھا

نہیں لالا ایسی کوئی بات نہیں ہے آپ بس ایسے ہی پریشان ہو رہے ہیں ۔میں تو بس اس لیے پریشان تھا کہ جانے سے پہلے آپ سے ملاقات نہیں ہو سکی وہ شاید اسے کچھ بھی نہیں بتانا چاہتا تھا

کوئی بات نہیں جب تم آؤ گے تو ملاقات ہو جائے گی لیکن اگر کوئی پریشانی ہے تو پلیز مجھے بتاؤ وہ اب بھی زور دے رہا تھا سعد کو یقین ہو چکا تھا کہ وہ اس پر شک کر رہا ہے

اسے یہ بھی ٹھیک سے اندازہ نہ تھا کہ امی نے وہاں پر کیا بتایا ہے اسی لیے وہ فی الحال اس معاملے میں کچھ بھی نہیں کہنا چاہتا تھا لیکن مسئلہ یہ تھا کہ اس مصیبت کو کسی کے ساتھ شیئر بھی نہیں کر سکتا تھا

وہ چاہ کر بھی کسی کو بھی اس بارے میں کچھ بتا نہیں پا رہا تھا

ٹھیک ہے جیسے تمہاری مرضی ہے تم مت بتاو اور ایک بات یاد رکھنا چاہے کوئی بھی مسئلہ کیوں نہ ہوں میں ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں تم مجھ سے کچھ بھی شیئر کر سکتے ہو

جی لالہ آپ کا بہت شکر گزار ہوں آپ ہمیشہ سے میری بہت مدد کرتے آئے ہیں اگر کچھ بھی ہوا تو میں آپ کو ضرور بتاؤں گا اس نے فون بند کرتے ہوئے کہا جب کہ وہ فون جیب میں ڈال دیتے ہوئے آگے پیچھے دیکھنے لگا تھا

وہ روحی کو ڈھونڈتا ہوا یہاں آیا تھا جو اس کے ساتھ چھپن چھپائی کھیل رہی تھی

اور وہ یہ بھی جانتا تھا کہ اس وقت وہ یہ بھول چکی ہوگئی گی کہ وہ اس کے ساتھ کھیل رہی ہے بلکہ ضرور اپنے ہی کسی کھیل میں مصروف ہو گئی ہوگی

وہ اسے تلاش کرتے ہوئے کچن کی طرف آیا جہاں مس تانیہ اس کے لیے کھانا بنا رہی تھی یقیناً اس نے پھر سے کوئی فرمائش کر دی ہوگی ۔

وہ کھانے پینے میں بہت سست تھی جس کی وجہ سے اکثر وہ بہت سمارٹلی کام لیتا تھا

وہ اس کی پسند کی چیزوں میں ہلتھی چیزیں ملا کر اس کے لئے ایک الگ سی ڈش تیار کرواتا تھا جسے کھانے میں وہ سستی سے کام نہ لے اور یہ طریقہ اس کے لیے کافی فائدہ مند بھی ثابت ہو رہا تھا

روحی میں آپ کو ڈھونڈ ڈھونڈ کر تھک گیا اور آپ یہاں ہیں یہ تو چیٹنگ ہو گئی نہ میرے ساتھ ۔ایسا کون کرتا ہے اپنے بابا جانی کے ساتھ وہ اس کے ساتھ بیٹھ کر پوچھنے لگا

جبکہ مس تانیہ مسکراتے ہوئے اپنا کام کرنے لگی تھی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ یہاں بیٹی سیر ہے تو باپ سوا سیر ہے وہ بھی اسے تلاش نہیں کر رہا تھا بلکہ اپنے کاموں میں مگن تھا

اپش بابا دانی می تو بول دیا اب ہم شبا تھیلیں دے یہ توئی تائم اے تھیلنے تا روی شالے تام اپنے تائم پر ترتی اے (اوپس بابا جانی میں تو بھول گئی اب ہم صبح کھیلیں گے یہ کوئی ٹائم ہے کھیلنے کا پر روحی سارے کام اپنے ٹائم پر کرتی ہے) وہ اسے سمجھا رہی تھی جب کہ وہ صرف ہلاتے ہوئے اس کی بات کو سمجھنے والے انداز میں اس کے منہ میں نوالے بنا کر ڈالنے لگا ۔

اس کی کل کائنات اس کی بیٹی ہی تھی جس کے لئے وہ کچھ بھی کرنے کو تیار تھا ۔

کھانا کھانے کے بعد وہ اسے اٹھا کر اپنے کمرے میں سونے کے لئے جانے لگا تھا وہ سارا دن بے شک نوکروں کے ساتھ رہتی تھی لیکن وہ اسے اپنے ساتھ سولاتا تھا ۔

اس کا بس نہیں چلتا تھا کہ وہ ہر لمحہ ہر گھڑی اسے اپنے پاس رکھے اس کی روٹین بہت زیادہ ٹف تھی جس میں سے اپنی بیٹی کے لیے وقت نکالنا بھی اس کے لیے اکثر بہت مشکل ہو جاتا تھا ۔

لیکن پھر بھی وہ کیسے بھی اس کے لئے وقت نکالتا تھا رات کے وقت ہی سہی

بابادانی تل شمبا والی تیانی اپ نے شنوئی تی (بابا جانی کل سمبا والی کہانی اپنے آگے سنائی تھی) وہ اس کے کندھے کے ساتھ لگی اسے یاد کروا رہی تھی

نہیں جانو سمبا والی پوری ہو گئی تھی ہم پرستان والی کہانی پڑھ رہے تھے اس نے یاد کرتے ہوئے کہا تھا۔

جبکہ روحی نے سوچنے کی بھرپور ایکٹنگ کی تھی اور پھر اس کے کندھے کے ساتھ چپک گئی اس کے لیے اتنا ہی کافی تھا کہ اسے کہانی سننے کو مل رہی تھی۔ویسے بھی وہ جو بھی سناتا تھا وہ بھی اسے دو تین دن بھول ہی جاتی تھی۔

ooooooo

کمرے کا دروازہ کھولتے ہوئے اس نے لائٹ آن کر کے دروازہ بند کیا

جب اسے اپنی بیٹی کی کھلکھلاہٹ کی آواز سنائی دی اس نے حیرت سے اسے دیکھا تھا جس کے کندھے کے ساتھ لگے بیڈ کی طرف دیکھتے ہوئے ہنسی جا رہی تھی

اس نے مسکراتے ہوئے اس کے نظروں کے تعاقب میں دیکھا تو وہاں سامنے بیڈ پر ہیر کو سوتے ہوئے پایا اسے حیرت کا جھٹکا لگا تھا

اس کے کمرے میں کیا کر رہی تھی۔یقینا وہ غلطی سے یہاں آگئی تھی۔

بابا دانی ام تہاں پر شوہیں دے(باباجانی ہم کہاں پر سوئیں گے) وہ بیڈ کی طرف دیکھتے ہوئے اس سے پوچھنے لگی تھی

ہم پیتے شو داتے ہیں ادھل دگہ ہے (ہم پیچھے سو جاتے ہیں ادھر جگہ ہے) اس نے خود ہی حل نکالا تھا جب کہ وہ بنا بیڈ کی طرف دوسری نگاہ اٹھائے کمرے کا دروازہ کھولتا کمرے سے باہر نکل آیا تھا۔

یہ اس کے کمرے میں کیا کر رہی تھی جب کہ اس کے لئے الگ کمرہ تیار کروایا گیا تھا ۔وہ تو یہ سوچ کر بالکل ریلیکس ہو چکا تھا کہ اس کے مہمان اپنے اپنے کمرے میں آرام کر رہے ہیں۔

اور اس نے مس میری کو بھی کہا تھا کہ جیسے ہی اس کی مہمان جاگے وہ ان کا خاص خیال رکھے لیکن یہ تو اس کے کمرے میں آگئی تھی یقینا وہ غلطی سے یہاں آئی تھی لیکن یہ اس کے لئے بہت بڑا مسئلہ بن سکتا تھا اس طرح کسی لڑکی کا اس کے کمرے میں آنا غلط تھا بلکہ بہت غلط تھا

وہ یہی سوچتے ہوئے سیڑھیاں تہہ کرتا نیچے کی طرف جانے لگا جب سامنے سے آتی مس تانیہ سے مخاطب ہوا

آپ نے مہمان کو ٹھیک سے بتایا نہیں تھا کہ ان کا کمرہ کونسا ہے وہ یہاں میرے کمرے میں آرام کر رہی ہیں ۔اس نے کافی سخت لہجے میں اس سے کہا تھا

نو سر میں نے ٹھیک سے انہیں بتایا تھا شاید انہیں سمجھنے میں غلط فہمی ہو گئی ۔

میں ابھی انہیں جگا دیتی ہوں اس کی سختی سے کہنے پر وہ کمرے کی طرف بڑھ گئی تھی

بابادانی وہاں پل تو اتی شالی دگی تی ام پیتے شو شکتے تے اپ توکہتے ہیں کہ کشی کو نینی شے نی دگا تاہے(بابا جانی وہاں پر تو اتنی ساری جگہ تھی ہم پیچھے سو سکتے تھے آپ تو کہتے ہیں کہ کسی کو نیند سے نہیں جاگنا چاہیے وہ اپنے باپ کو منہ پھولائے گھورتے ہوئے کہنے لگی تھی جب کہ وہ اس کا ماتھا چومتا اسے لئے گرل کے پاس آرکا تھا جب اچانک مس تانیہ کے ساتھ وہ آدھی سوئی آدھی جاگی کیفیت میں باہر نکلی

ایم سوری مسٹر ایام مجھے یہ اندازہ نہیں تھا کہ وہ آپ کا کمرہ ہے ۔میں بہت معذرت خواہ ہوں مجھے ٹھیک سے پوچھ لینا چاہیے تھا پہلے ۔میں غلطی سے آپ کے کمرے میں چلی گئی ۔میری وجہ سے آپ کو انتظار کرنے کی زحمت اٹھانی پڑی اس کے لیے میں بہت زیادہ معذرت کرتی ہوں

وہ نیند سے بوجھل ہوتی آنکھوں اور لہجے سے اس سے مخاطب تھی جب کہ وہ بنا اس کی طرف دیکھے صرف ہاں میں سر ہلاتا وہیں سے اپنے کمرے کی طرف پلٹ گیا تھا

میم آپ کی غلطی نہیں ہے شاید مجھے ہی سمجھانے میں کچھ غلطی ہوگئی آپ کا کمرہ یہ ہے سر کے کمرے کے بالکل ساتھ ہی مجھے آپ کو اپنے ساتھ یہاں لے آکر بتانا چاہیے تھا میں وہاں نیچے مصروف ہوگئی تھی اپنے کام میں ۔میں نے بہت ہی غیر جانبداری سے کام لیا ہے سر بھی اس بات پر ناراض ہو رہے تھے ۔میری وجہ سے آپ کی نیند بھی خراب ہوئی میں بہت معذرت خواہ ہوں کے آپ کی نیند خراب ہوئی آئندہ ایسی غلطی نہیں ہوگی میم پلیز مجھے معاف کر دیجیے گا وہ کافی شرمندہ لگ رہی تھی ۔جب کہ وہ اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھتی مسکرا دی۔

کوئی بات نہیں آپ اتنی شرمندہ مت ہوں پلیز ہو جاتا ہے کبھی کبھار اب اتنا بڑا گھر ہے تو انسان کنفیوز تو ہو ہی جاتا ہے ۔بلکہ مجھے تو حیرانگی ہے کہ آپ اتنے سارے کمروں کو یاد کیسے رکھ لیتے ہیں ۔اس نے مسکراتے ہوئے اس کی شرمندگی کو ختم کرنا چاہا تھا

اصل میں بات یہ ہے کہ سر کو اور کہیں پر بھی نیند نہیں آتی وہ پورے گھر میں صرف اسی کمرے میں ہی سوتے ہیں

جب ان کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا یقین مانے سیڑھیاں چڑنا بھی ان کے لئے مشکل ہو گیا تھا لیکن اس کے باوجود بھی سر نے اپنا کمرہ نہیں چھوڑا۔

وہ جیسے تیسے بھی سیڑھیاں چڑھیں وہ اوپر ہی آکر سوتے تھے اور کہیں وہ سو ہی نہیں پاتے اگر ایسا نہ ہوتا تو میں آپ کو کبھی بھی نہیں جگاتی وہ اب بھی کافی شرمندہ لگ رہی تھی۔

کوئی بات نہیں مس تانیہ آپ نے بہت اچھا کیا جو مجھے جگا دیا ورنہ میری وجہ سے بےکار میں ان کی نیند خراب ہوتی اب آپ بس مجھے میرا کمرہ دکھا دیجئے وہ اس کی شرمندگی کم کرتے ہوئے ذرا سا مسکرائی تھی

تھینک یو سوچ میم آئیں آپ کا کمرہ یہاں ہے وہ اسے کمرے کے اندر تک لے آئی تھی

وہ مس تانیہ جلد بازی میں اٹھتے ہوئے مجھے یاد نہیں رہا کہ وہاں کے روم میں میری کچھ چیزیں بیڈ کروان پر رکھی تھیں وہ مجھے اٹھانی تھی اٹھنے کے بعد لیکن نیند میں ہونے کی وجہ سے دھیان نہیں گیا وہ پریشانی سے کہنے لگی تھی

اوکے میم آپ پلیز پریشان مت ہوں۔ جیسے ہی سر کل کمرے سے نکلیں گے میں آپ کی چیزیں لا کر آپ کے حوالے کر دوں گی کیا کچھ تھا پلیز مجھے تفصیل سے بتا دیجئے۔تاکہ میں سب کچھ لے آؤ۔

جی بس زیادہ کچھ نہیں تھا بس ایک گھڑی میری تسبیح اور میری ایک نوزپن تھی اصل میں وہ مجھے چب رہی تھی اسی لیے میں نے اتار دی تھی۔

باقی کچھ ملے یا نہ ملے لیکن وہ نوزپن لازمی مل جانی چاہیے کیونکہ وہ میری شادی کی ۔۔۔۔۔

جی میں سمجھ گئی ہوں وہ یقیناً آپ کے ہسبنڈ نے آپ کو تحفے میں دی ہوگی ۔میں سمجھ سکتی ہوں وہ آپ کے لیے کتنی خاص ہو سکتی ہے ۔آپ فکر نہ کریں میں صبح ہوتے ہی آپ کی چیزیں وہاں سے لے آؤں گی

وہ خود سے ہی اندازہ کرتے ہوئے کہنے لگی حالانکہ وہ نوزپن اسے اس کی ساس نے پہنائی تھی لیکن اسے جو بھی اندازہ لگایا وہ بھی ایک طرح سے ٹھیک ٹھاک ہی تھا بس شوہر نے نہیں ساس نے دی تھی

لیکن سسرال کی طرف سے یہ اس کا پہلا تحفہ تھا جس سے وہ گم نہیں کر سکتی تھی

شادی سے فقط دو دن پہلے ہی اس نے اپنی ناک چھدوائی تھی کیونکہ یہ اس کی ساس کا حکم تھا کہ ان کے خاندان کی ہر لڑکی ناک میں بالی لازمی پہنتی ہے ۔کیونکہ یہ شادی شدہ لڑکی کی نشانی ہوتی ہے

تو ایسے میں یہ اس کے لیے بے حد ضروری ہو گیا تھا اور پھر نکاح کے فورا بعد اس کے ساس نے خود اپنے ہاتھوں سے اس کی ناک میں پہنا دی تھی۔جو اس کے شادی شدہ ہونے کی نشانی تھی۔ اس کے بعد اس نے اتاری تو نہیں تھی لیکن وہ اکثر اسے چبتی تھی کیونکہ ابھی تک اس کی ناک کو شاید اس کی عادت نہیں ہوئی تھی۔تو اکثر سونے سے پہلے اسے اتار کر رکھ لیتی تھی اور جاگ کر دوبارہ پہن بھی لیتی تھی ۔

وہ بس یہ سوچ رہی تھی کہ اس کی ساس اسے نوزپن کے بغیر نہ دیکھ لیں شاید وہ اسے کچھ بھی نہ کہیں لیکن ان کو برا تو ضرور لگ سکتا تھا۔اور وہ کسی کا دل نہیں دکھانا چاہتی تھی

ooooooooo

کیا ڈھونڈ رہی ہیں آپ مس تانیہ کیا کچھ گر گیا ہے ۔۔۔۔؟ وہ فریش ہو کر باہر نکلا تو مس تانیہ کو بیڈ کروان سے کچھ تلاش کرتے ہوئے پایا۔شاید ان کی کوئی چیز گم ہوگئی تھی۔

سر وہ دراصل میم ہیر نے یہاں پر اپنا کچھ قیمتی سامان رکھا تھا۔وہ رات کو اٹھا نہیں پائی یہاں سے میں اسی کو تلاش کرنے کی کوشش کر رہی ہوں۔

باقی چیزیں تو مل چکی ہیں لیکن ان کی نوزپن نہیں مل رہی اس نوزپن کے لیے وہ کافی پریشانی ہو رہی تھی۔ انہوں نے بتایا تھا کہ یہ ان کے لیے بہت خاص ہے شادی کے بعدیہ ان کا پہلا تحفہ تھا "ان کے شوہر کی طرف سے۔۔۔۔۔۔

اور اب وہ کہیں پر بھی نہیں مل رہا وہ پریشانی سے اسے دیکھتے ہوئے بتانے لگی

کیا انہوں نے یہاں اتار کر رکھا تھا اسے وہ اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا۔ جس پر تانیہ نے صرف ہاں میں سرہلایا تھا۔

ٹھیک ہے آپ ٹھیک سے تلاش کریں یہی کہیں ہوگا اگر یہاں رکھا ہے تو یہی ہونا چاہیے وہ آئینے کے سامنے کھڑا اپنے بال سکھا رہا تھا۔

جبکہ بیڈ پر اس کی بیٹی گہری نیند سوئی ہوئی تھی اور تانیہ اپنے کام میں مصروف تھی۔

سر یہاں پر تو وہ نہیں مل رہی پتا نہیں کہیں گم ہو گئی شاید اب میں انہیں کیا کہوں گی میں نے انہیں کہا تھا کہ میں انہیں ڈھونڈ کر دوں گی۔

وہ تو بہت پریشان ہو جائیں گی ۔وہ بہت پریشانی سے اسے دیکھتے ہوئے بتا رہی تھی

Urdu Novels Ghar

مس تانیہ آپ پریشان مت ہوں انشاءاللہ وہ مل جائے گی آپ ٹھیک سے اس جگہ کی صفائی کریں

وہ اپنی بیٹی کے قریب آتا ہوا اس کا سویا ہوا وجود اپنی باہوں میں اٹھاتا کمرے سے نکل گیا تھا۔

جبکہ تانیہ اب اس جگہ کو ٹھیک سے صاف کرتے ہوئے اس کی چیزیں ڈھونڈنے لگی

لیکن اس نوزپن کو نہ ملنا تھا اور وہ نہ ملی تھی تانیہ نے کوئی جگہ نہ چھوڑی لیکن پتا نہیں وہ کہاں غائب ہوئی تھی۔

oooooo

میم آئی ایم ریلی ویری سوری میں نے ہر جگہ آپ کی نوزپن کو تلاش کرنے کی کوشش کی لیکن وہ مجھے کہیں پر بھی نہیں ملی میں بہت شرمندہ ہوں میں نے رات کو آپ کو یقین دلایا تھا کہ آپ کی چیزیں آپ کو مل جائیں گی۔

اگر میں سر سے معذرت کرتے ہوئے رات کو ہی تلاش کر لیتی تو شاید وہ مجھے مل بھی جاتی لیکن میں معذرت خواہ ہوں کہ آپ کی چیز مجھے نہیں مل سکیں وہ باقی چیزیں اس کے حوالے کرتے ہوئے معذرت کرنے لگی۔

مس تانیہ پلیز آپ ایک بار سے اسے ڈھونڈنے کی کوشش کریں ہو سکتا ہے وہیں پر کہیں گر گئی ہو پلیز میری مدد کریں وہ امی جان کی طرف سے پہلا تحفہ ہے اگر وہ گم کر دیا تو وہ مجھے غیر ذمہ دار سمجھیں گیں۔

مجھے وہ لازمی چاہیے آپ سمجھنے کی کوشش کریں پلیز وہ پریشانی سے اس کے ہاتھ تھامتے ہوئے بولی

وہ اس کے لیے کتنا اہم تھا تانیہ سمجھ چکی تھی۔

میں نے ہر جگہ ٹھیک سے تلاشی لی ہے میں نے کوئی جگہ نہیں چھوڑی میم بلکہ پورا کمرہ چھان مارا ہے لیکن وہ کہیں سے بھی نہیں ملی میں بہت معذرت خواہ ہوں۔میں اسے تلاش نہیں کر پائی

اس کی آنکھوں میں چمکتے آنسوؤں کو دیکھتے ہوئے تانیہ مزید شرمندہ ہو گئی تھی وہ کچھ بھی نہیں کر پا رہی تھی اس معصوم سی لڑکی کے لئے۔

ساس ہزار اچھی کیوں نہ ہو لیکن اپنی بہو پر ایک گہری نظر ہمیشہ رکھتی ہے اور پھر اس کی ساس کو تو وہ کل سے نوٹ کر رہی تھی جس کی نگاہیں بار بار پھر کر اس کی ناک پر آ کر رک رہی تھیں

ابھی نہیں تو اور تھوڑی دیر میں اس نے سوال جواب کا سلسلہ یقینا شروع کر دینا تھا جس کے بعد ہیر کے پاس یقین کا کوئی جواب نہیں ہوگا

وہ اس کو اس کے حال پر چھوڑتی واپس اپنے کام میں متوجہ ہو گئی جب ایام اس کے پاس آ رکا۔

مہمان کا سامان ملا آپ کو۔۔۔۔۔! اس نے اسے دیکھتے ہوئے سوال کیا تھا جس پر اس نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے جواب دیا۔

اف یہ تو بہت برا ہوا میرے خیال میں وہ چاچی کی خاندانی نشانی تھی آپ نے ٹھیک سے تلاش کیا تھا نا اس نے پھر سے یقین دہانی کرنی چاہیے جس پر تانیہ نے ہاں میں سر ہلایا۔

جب کہ وہ بنا کچھ بھی بولے اپنے کمرے کی طرف چلا گیا تھا

oooooo

وہ تمام لوگ ناشتے کی ٹیبل پر بیٹھے ہوئے تھے جب ایام اندر داخل ہوا۔

ہیر آئی ایم ریلی سوری میرے ملازموں کی وجہ سے آپ کی اتنی اہم چیز کھو گئی میں شرمندہ ہوں

میں آپ کو آپ کی امانت واپس نہیں دے سکا۔

لیکن میری طرف سے یہ چھوٹا سا گفٹ رکھ لیں میں جانتا ہوں یہ آپ کی اس نوزپن کی کمی پوری

نہیں کر سکے گا لیکن اگر آپ اسے رکھیں گی تو مجھے خوشی ہوگی

وہ ایک سرخ رنگ کی نازک سی ڈبی اس کے سامنے رکھتے ہوئے کہنے لگا تھا جب کہ وہ حیرت سے

اپنی ساس کو دیکھنے لگی۔

تمہاری اپنی نتھ کدھر ہے وہ وہ اچانک اس کی ناک کو دیکھ کر اس سے سوال کرنے لگی۔

وہ میری غلطی کی وجہ سے گم ہو گئی انہوں نے اتار کر رکھی تھی لیکن وہ اسے شاید کہیں گر گئی یا کھو

گئی۔

ان کی غلطی نہیں ہے میرے نوکروں کی غیر ذمہ داری کی وجہ سے ہوا ہے میں آپ کو وہ واپس لا کر

تو نہیں دے سکتا لیکن میں آپ کو بس اس کے بدلے یہ دے سکتا ہوں اس نے اپنی لائی نوزپن

اسے دکھاتے ہوئے کہا تھا

جسے دیکھتے ہی چاچی کی آنکھیں چمک اٹھیں

اصلی ہیرے کی چمکتی ہوئی نتھ کسی کو بھی اپنی طرف متوجہ کر سکتی تھی وہ حیرانگی سے اپنے

سامنے رکھے اس خوبصورت زیور کو دیکھ رہی تھی۔

جو دیکھنے میں ہی بے تحاشہ قیمتی تھا

بیٹا یہ تو بہت قیمتی ہے چاچی نے خود کو سنبھالتے ہوئے کہا

اس سے زیادہ کی قیمت نہیں ہے اس کی جو آپ نے اپنے جذبات لوٹاتے ہوئے انہیں پہنائی تھی میں ایک بار پھر سے معذرت کرتا ہوں اگر آپ اسے قبول کر لیں گے تو میں یہی سوچوں گا کہ آپ لوگوں نے ہماری غلطی کو معاف کر دیا

اس میں آپ کی تو کوئی غلطی نہیں وہ شرمندہ ہوتے ہوئے بولی تھی۔

غیر ذمہ داری کا کام تو اس نے خود ہی کیا تھا اگر وہ نوزپن اسے چب رہی تھی تو اس کا یہ مطلب نہیں تھا کہ وہ اسے اتار کر رکھ دے بلکہ اسے اپنے آپ کو اس کا عادی کر لینا چاہیے تھا

وہ اس کی غلطی پر بنا اسے شرمندہ کئے خود ہی معذرت کر رہا تھا

نہیں یہ میری غلطی ہے آپ کی کوئی چیز میرے گھر سے کیسے غائب ہو جائے یہ سراسر میری غیر ذمہ داری ہے میں یہ تو نہیں کہتا کہ کسی نے اسے چوری کر لیا کیونکہ مجھے اپنے سٹاف پر پورا یقین ہے یقیناً وہ کہیں گم ہو گئی ہے۔

ہم پوری کوشش کریں گے کہ وہ مل جائے لیکن اگر آپ اسے قبول کر لیں گے تو ہمیں بہت خوشی ہوگی

ہاں بیٹا لے لو کسی کو شرمندہ نہیں کیا جاتا وہ انکار کرنے ہی والی تھی اپنی ساس کی آواز پر خاموش ہو گئی

شکریہ۔۔۔۔وہ اس کے علاوہ اور کچھ نہیں کہہ سکتی تھی۔

تھینک یو سے کام نہیں چلے گا اگر آپ نے سچ مچ میں اسے قبول کر لیا ہے تو اسے پہنیے۔وہ بات کو ختم کرنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتا تھا۔

ہاں بیٹا پہن لو اسے امی جان نے اسے دیکھتے ہوئے کہا تو اس نے بنا کچھ کہے اس ڈبی سے نوز پن نکال کر اپنی ناک میں پہنی تھی۔

وہ کیسی لگ رہی تھی یہ تو وہ نہیں جانتی تھی لیکن ایام سکندر کی نظریں کتنی دیر اس کے چہرے سے ہٹی نہیں تھیں۔

ماشاءاللہ بہت خوبصورت ہے اور تم پر بہت جچ بھی رہی ہے۔اپنی معمولی سی نتھ کی جگہ اصلی ہیرے کی چمکتی نتھ کو دیکھتے ہوئے اس کی ساس نے ستائشی انداز میں کہا۔

جبکہ مس تانیہ بھی اسے دیکھتے ہوئے مسکرا رہی تھی اس پر نظر پڑتے ہی اس نے ہاتھ کے اشارے سے اس کی تعریف کی تھی۔اس نے صرف سر کو خم دیا اور مسکرا کر نظر جھکا گئی۔

یہ جانے بنا کے وہ مسلسل کسی کی نظروں کے حصار میں ہے کوئی ہے جو اس کی الٹی جھکتی پلکوں کا رقص دیکھ رہا ہے کوئی ہے جو اس کے سامنے بے بس ہوتا چلا جا رہا ہے

ناشتے کے دوران بھی وہ مسلسل خود پر کسی کی نظروں کا حصار محسوس کرتی رہی تھی لیکن اس نے سر اٹھا کر نہیں دیکھا تھا۔

روحی کب تک جاگتی ہے۔۔۔؟ٹیبل پر رونق کی کمی کو محسوس کرتے ہوئے اس نے مس تانیہ سے سوال پوچھا۔

وہ تھوڑی دیر تک جاگ جائے گی رات بہت دیر تک کہانیاں سنتی ہے اسی لئے صبح بہت دیر سے جاگتی ہے۔

جواب اسے اپنی سائیڈ والی کرسی سے ملا تھا لیکن اس نے صرف ہاں میں سرہلایا اس کی طرف دیکھا نہیں۔

لیکن شاید کسی کو اس کی یہ ادا پسند نہیں آئی تھی شاید وہ چاہتا تھا کہ وہ اسے دیکھے اس سے بات "کرے ہاں شاید۔۔۔۔۔۔

oooooo

وہ کمرے میں واپس آیا تو روحی اب تک گہری نیند سو رہی تھی اس نے مسکراتے ہوئے اس کے پاس اپنی جگہ بنائی اور اپنی جیب سے کوئی چیز نکالی اس کے ہاتھ میں ایک چمکتی ہوئی نتھ تھی۔ جو کہ بہت معمولی سی تھی۔ وہ انگلیوں میں اسے پکڑتے ہوئے آگے پیچھے سے دیکھ رہا تھا۔ اس نے اس کے ناک میں یہ دیکھی تھی لیکن اسے کچھ خاص پسند نہیں آئی۔

پسند تو اسے وہ آئی تھی جو وہ خود اسے دے کر آیا تھا اس نے ایک نظر اس نوزپن کی طرف دیکھا اور پھر اپنے ہاتھ میں موجود اس ننھی سی نتھ کو۔ڈس بن میں پھینک دیا

وہ۔خود اپنی اس حرکت پر خود بھی حیران تھا اس نے ایسا کیوں کیا تھا وہ نہیں جانتا تھا لیکن اس سے ہو گیا تھا نا چاہتے ہوئے بھی اس نے وہ حرکت کی تھی شاید وہ جیسے کبھی بھی کرنے کے حق میں نہیں تھا۔

وہ لڑکی اس معمولی سے زیور کے لئے اتنی زیادہ پریشان تھی جیسے کل رات ہی اس نے اپنے بیڈ کروان پر پڑے دیکھ لیا تھا

وہ اسے کچھ خاص پسند نہیں آیا تھا اور وہ نہیں چاہتا تھا وہ اسے دوبارہ پہنے۔۔۔۔۔۔

Urdu Novels Ghar

کیوں۔۔۔۔؟یہ نہیں جانتا تھا بس وہ اسے پسند نہیں تھی

وہ اپنی سوچوں میں ڈوبا ہوا تھا پھر اس نے کروٹ لیتے ہوئے اس کے گرد اپنا حصار بنایا اسے اپنے بازو میں قید کرتے ہوئے اس کا ماتھا چومتا اسے دیکھنے لگا۔

لیکن وہ اب بھی گہری نیند میں تھی

اس کی پیاری سی بیٹی اس کی جان سے زیادہ عزیز تھی اس کے علاوہ اس کی زندگی میں کوئی نہیں تھا وہی تھی اس کے سارے پیار کی واحد حقدار اس کے ماتھے کو چومتے ہوئے اس نے اپنا موبائل فون نکالا تھا۔اور پھر کسی کو کال ملاتے ہوئے اپنے کان سے لگایا

ooooooo

السلام علیکم سر جی سر میں نے آپ کے کہنے کے مطابق اس آدمی کے بارے میں سب کچھ پتہ کروایا ہے۔

سر یہ معاملہ بہت سنگین ہے

آپ کا کزن کسی بڑے مسئلے کا شکار ہے وہ یہاں بھولایا بھولایا پھرتا ہے پتہ نہیں کونسی ٹینشن ہے اور وہ یہاں عجیب طرح کے لوگوں سے مل رہا ہے۔

سر مجھے تو لگتا ہے کہ وہ کوئی نشہ کرتا ہے کیونکہ جن لوگوں میں اس کا اٹھنا بیٹھنا ہے وہ بہت ہی کوئی نشئ قسم کے لوگ ہیں اور میں نے کمپنی سے بھی پتہ کروایا ہے کمپنی میں اسے کہیں بھی باہر نہیں بھیجا گیا تھا تو وہاں سے یہ چھٹیوں کی اپیلیکیشن دے کر آیا ہوا ہے۔

اس نے اپنی شادی کے سلسلے میں ہنی مون کے لیے چھٹیاں منگوائی ہوئی ہیں اور وہ خود یہاں پر بالکل اکیلا ہے اور سر یہ بہت ہی زیادہ مشکوک قسم کی حرکیتں۔کر رہا۔ہے۔

ٹھیک ہے تم اس پر نظر رکھو وہ کیا کرتا ہے ایک ایک چیز کی مجھے معلومات چاہیے کسی طرح کی غلطی کی کوئی گنجائش نہیں ہے یہ بات اپنے ذہن میں محفوظ رکھ لو۔

جی جی سر آپ پریشان مت ہوں میں اس پر نظر رکھے ہوئے ہوں اس کے کہنے پر وہ فون بند کرتے ہوئے ایک بار پھر سے اپنی بیٹی کی طرف متوجہ ہو گیا تھا

ooooooo

میڈم آپ گھومنے پھرنے کہیں جائیں گی سر نے کہا تھا کہ اگر آپ پہاڑی علاقہ دیکھنا چاہتی ہیں تو میں آپ کو ڈرائیور کے ساتھ کہیں باہر کرلے چلتی ہوں۔آپ کو یہ علاقہ دیکھ کر خوشی ہوگی ۔یہ بہت خوبصورت علاقہ ہے ۔ وہ باہر ہال میں بیٹھی ہوئی تھی جب مس تانیہ وہاں آتے ہوئے اس سے کہنے لگی۔

ارے نہیں نہیں میں تو کہیں نہیں جا سکتی میرے تو گھٹنوں میں درد ہے اگر تم جانا چاہتی ہو تو ہو کر آجاؤ بیٹا ۔

جب سے آئی ہو اسی کمرے میں بند ہو۔ گھومو پھیرو اپنا دماغ کھولو بہت خوبصورت جگہ ہے یہ ۔تم تو کمرے کی ہی ہو کر رہ گئی ہو۔

یہاں کا پہاڑی علاقہ تو بہت ہی خوبصورت ہے اگر میری ٹانگوں میں درد نہ ہوتا تو میں بھی تمہارے ساتھ ضرور چلتی سعد تو اتنی تعریف کرتا ہے یہاں کی ۔وہ اکثر آتا ہے یہاں گھومنے پھیرنے۔

Urdu Novels Ghar

اور ویسے بھی مس ثانیہ ساتھ ہیں تمہارے اور پھر ڈرائیور ساتھ ہے تو چلنا نہیں پڑے گا زیادہ۔۔۔

وہ کافی دنوں سے اس کی بے زاری کو نوٹ کر رہی تھی وہ کسی سے کچھ کہتی نہیں تھی بس ہر وقت خاموش بیٹھی رہتی تھی اب تو ان کو یہاں آئے بھی بہت دن ہو گئے تھے۔

وہ اپنی ساس سے بھی کتنی باتیں کرتی اس کی اور ان کی سوچ میں زمین آسمان کا فرق تھا جب بھی وہ ساتھ بیٹھتی تو سعد کے بارے میں بات کرتی کہ سعد کب تک آئے گا ۔

اسے کون سا مسئلہ ہے کب تک مسئلہ حل ہوگا اور ان سب سوالوں کے جواب ان کے پاس نہیں تھے۔

اس میں اس کا کوئی قصور نا تھا۔اس کی دنیا میں سوائے سعد کے اور تھا ہی کون لیکن سعد کے بارے میں خود بھی ٹھیک سے کچھ نہیں جانتی تھی تو اسے کیا بتاتیں۔

میں اکیلے کیسے ۔۔۔۔۔۔؟وہ کچھ نروس ہو رہی تھی

ارے آپ اکیلی ہرگز نہیں ہیں۔ میں آپ کے ساتھ ہوں میں اس علاقے کے بارے میں سب کچھ جانتی ہوں آج ہم پہاڑی والی سائیڈ پر جائیں گے ادھر ہی میرا گھر بھی ہے اس نے مسکراتے ہوئے کہا تھا ۔

جب اپنا چھوٹا سا سفربیگ لیے روحی اپنے بابا جانی کی انگلی تھامے نیچے آئی تھی تلے می ردی ان۔۔۔۔۔۔(چلے میں ریڈی ہوں)اس نے ان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جس پر مس ثانیہ مسکرا دی تھی جبکہ اس کے چہرے پر بھی مسکراہٹ آگئی تھی۔

مطلب کے وہ بھی ان لوگوں کے ساتھ جانے والی تھی

تاتی اپ توپتا اے بالی پاڑی بت خوسبورت اے وہاں بت شارے اینیمل بی وں دے وہاں شمبابی اے اول اش شے ملنے تے لہے پھلی بی آتی اے آئے نا ام بی تلیں(چاچی آپ کو پتہ ہے بڑی پہاڑی بہت خوبصورت ہے وہاں بہت سارے اینیمل بھی ہونگے وہاں پر سمبا بھی ہے اور اس سے ملنے کے لیے فیری بھی آتی ہے آئیں نا ہم دیکھنے چلیں۔)

وہ کافی ایکسائٹمنٹ سے اسے بتا رہی تھی جبکہ اس کے منہ سے سمبا کا نام تو اسے سمجھ میں نہیں آیا لیکن اس کا مطلب کیا تھا اتنا تو وہ بھی جانتی تھی۔

جنگل میں کچھ بھی خطرناک نہیں ہے آبادی بہت پاس ہے جنگل کے اور پہاڑی علاقہ بلکل سیف ہے کسی طرح کا کوئی خطرہ نہیں ہے یہاں پر وہ اس کے چہرے سے اڑتی ہوائیاں دیکھتے ہوئے اندازہ لگا چکا تھا کہ وہ خوفزدہ ہو رہی ہے۔

لیکن روحی۔۔۔۔۔" وہ اس کی بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی تو وہ مسکرا دیا۔اس کی مسکراہٹ بے حد دلکش تھی۔اس نے دل ہی دل میں اعتراف کیا تھا

میری بیٹی کو صرف کہانیاں سننے کا ہی نہیں بلکہ بنانے کا بھی شوق ہے آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ڈرائیور آپ کو اپنے ساتھ لے کر جائے گا اور مس تانیہ ہر وقت ان کے ساتھ رہیں گی۔

آپ کو ہمارا علاقہ دیکھ کر بہت خوشی ہوگی بہت خوبصورت علاقہ ہے یہاں کا جائیے دیکھ کر آئیے۔آخر ایک لمبا وقت گزارنا ہے آپ نے یہاں پر وہ اسے دیکھتے ہوئے ذو معنی انداز میں بولا تو وہ حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی اس کی بات اسے سمجھ نہ آئی تھی شاید

کیا مطلب ہے آپ کا ۔۔۔۔۔۔۔۔"اس سے رہا نہ گیا تو وہ پوچھنے لگی

میرے مطلب پر دھیان دینے کا کوئی فائدہ نہیں میں مطلب کی باتیں مطلب کے لوگوں سے کرتا ہوں آپ جائیں اپنا علاقہ دیکھ کر آئیں آپ مہمان ہیں اس گھر کی۔۔۔آپ کا خیال رکھنا آپ کی دل جوئی کرنا ہمارا فرض ہے اس نے مسکراتے ہوئے بات ختم کر دی ۔آج وہ بات بات پر مسکرا رہا تھا۔

وہ فون پر آنے والی کال کی طرف متوجہ ہوتا باہر کا راہ لے چکا تھا۔جبکہ وہ اسے جاتے ہوئے دیکھتی رہی۔

آئیے میں آپ کو لے کر چلتی ہوں اس نے مسکراتے ہوئے باہر کا راستہ دکھایا تو امی کو خدا حافظ کہتے ہوئے اس نے بھی مس تانیہ کے پیچھے ہی باہر نکلنا چاہا جب روحی نے اس کا ہاتھ تھام لیا اس کی معصوم سی مسکراہٹ پر اس نے مسکراتے ہوئے اسے اپنی گود میں اٹھا لیا تھا۔

روحی جانو آپ کو پتہ ہے میں نے آج سے پہلے آپ سے زیادہ پیاری بے بی گرل کہیں دیکھی نہیں وہ اس کے دونوں گالوں کو چومتے ہوئے کافی جوش سے اسے بتا رہی تھی۔

ہاں مدھے پتا اے بابا دانی مدھے لوج بتاتے ہیں (ہاں مجھے پتا ہے میرے بابا جانی مجھے روز بتاتے ہیں) اس کے کندھے پر سر رکھتے ہوئے اس نے بڑے مزے سے اس تعریف کو وصول کیا تھا جبکہ وہ مسکراتے ہوئے تانیہ کے ساتھ گاڑی کے اندر بیٹھ گئی تھی اور یہ سفر شروع ہو چکا تھا

oooooooo

یہ علاقہ اس کی سوچ سے زیادہ حسین تھا دیکھنے میں ہی وہ بے حد گھنا اور خطرناک جنگل لگتا تھا لیکن اسے یقین آچکا تھا کہ یہ جنگل خطرناک بالکل نہیں ہے۔

ہاں لیکن یہ اونچے اونچے درخت شاید رات میں کسی کے لیے خطرناک منظر پیش کر سکتے تھے مگر اس وقت اسے ڈر نہیں لگ رہا تھا۔

صاف ستھری سڑکیں اس بات کی گواہ تھیں کہ یہ علاقہ نہ صرف خطرے سے پاک ہے بلکہ اس جگہ کی خوبصورتی اور حسن کا بھی بہت خیال رکھا جاتا ہے۔

اسے لگا تھا کہ یہاں پر درخت کاٹے جاتے ہوں گے لیکن اسے جان کر بے خوشی ہوئی تھی کہ جگہ جگہ بورڈ لگے ہوئے تھے کہ درخت کاٹنا یا۔انہیں نقصان پہنچانا سختی سے منع ہے۔

یہ سارا علاقہ کس کے انڈر ہے میرا مطلب ہے اتنا صاف ستھرا علاقہ ہے اور پھر کافی اچھے اصول بھی بنائے گئے ہیں یہاں کے وہ متاثر ہوتے ہوئے مس تانیہ سے پوچھنے لگی تھی۔

یہ سارا علاقہ ایام سکندر کا ہے یعنی کہ ہمارے سر کا ۔۔۔۔وہ بہت جوش سے اسے بتانے لگی۔

پہلے نہ وہ شاید کراچی میں رہتے تھے اور وہاں بھی ان کی بہت بڑی حویلی ہے۔بزنس وغیرہ ہے۔لیکن وہ خود ایسے پرسکون ماحول میں رہنا پسند کرتے ہیں تقریبا گیارہ سال پہلے وہ اپنے والدین کے ساتھ یہاں آگئے تھے۔

کیونکہ یہ ان کا آبائی علاقہ تھا اس علاقے کے آس پاس کی ساری زمینیں خرید کر انہوں نے اس علاقے کو اپنا بنا لیا اور پھر لوگوں کی اتنی مدد کی کہ جب سیاست میں انہیں کرسی ملی تب سب لوگ ہی ان کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔

وہ سیاست میں بالکل نہیں آنا چاہتے تھے لیکن لوگوں نے انہیں مجبور کر دیا سیاست میں آنے کے لئے۔اسی لیے اب وہ کراچی یا کہیں اور نہیں جاتے اسی علاقے میں رہتے ہیں اور یہاں کے لوگوں سے پیار لیتے ہیں۔

کیا مطلب ہے تمہارا کیا ایام جی سیاست میں ہیں وہ اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی اس کی پرسنیلٹی سے وہ اندازہ نہ لگا سکتی تھی کہ وہ سیاست جیسے کسی شعبے میں ہو سکتا ہے۔

اس نے آج تک سیاست میں جتنے بھی لوگ دیکھے تھے ایک تو وہ بہت بوڑھے ہوتے تھے اور دوسرا ان کا غرور اور نخرے اسے بالکل پسند نہیں تھے۔

جبکہ ایام اس کی سوچ سے بالکل الگ تھا اسے دیکھ کر تو لگتا ہی نہیں تھا کہ وہ سیاست میں ہوگا۔

جی میں نے بتایا نہ انہیں بالکل کوئی شوق نہیں تھا سیاست میں آنے کا اسی علاقے کے لوگوں نے انہیں مجبور کر دیا اور پھر اپنے علاقے والوں کی خدمت کرنے کے لیے انہوں نے ان کاموں میں

اپنا ہاتھ ڈال دیا اور اب تو اتنی بری طریقے سے پھنس چکے ہیں۔بلکہ اب وہ بہت آگے بھر چکے ہیں کہ چاہ کر بھی ان سب چیزوں کو چھوڑ نہیں سکتے۔

یہاں کے لوگ اپنے معاملوں میں صرف انہیں پر ہی بھروسہ کرتے ہیں۔اس نے تفصل سے بتایا شاید نہیں یقیناً یہ اس کا فیورٹ ٹاپک تھا۔جس پر وہ بہت بول سکتی تھی۔

اچھا چھوڑو اس سیاست کو یہ بتاو کے ان کی بیوی روحی کی ماں کہاں ہے۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے سوال کرنے لگی جس پر تانیہ نے کندھے اچکا دیے۔

ان کی بیوی کے بارے میں مجھے کچھ بھی نہیں پتا بس اتنا پتہ ہے کہ ان کی ایک بیٹی ہے جس سے وہ بہت زیادہ محبت کرتے ہیں دراصل مجھے بھی ان کے ساتھ کام کرتے ہوئے زیادہ وقت نہیں ہوا تقریبا ایک سال تین ماہ ہی ہوئے ہیں میرے خیال میں اس وقت روحی کچھ ماہ کی تھی جب مجھے اس نوکری کے لیے رکھا گیا۔

میں نے بھی شروع شروع میں جاننے کی بہت کوشش کی کہ سر کی بیوی کدھر ہے اور ان کی چھوٹی سی بیٹی کا خیال رکھنے کے لیے اس کی مام کیوں نہیں ہے لیکن میری میم میری سینئر نے کہا کہ کچھ بھی پوچھنے یا جاننے کی ضرورت نہیں ہے۔تمہیں جس کام کے لیے رکھا گیا ہے تم وہ کرو اور خبردار جو تم نے اس بارے میں کسی سے بھی کوئی سوال کیا پھر آپ ہی بتائیں میں کیا کہہ سکتی ہوں۔

میری میم سب جانتی ہیں لیکن میں نے کبھی نہیں پوچھا ان سے کچھ کیونکہ مجھے میری نوکری بہت پیاری ہے۔تانیہ نے صاف گوئی سے کہا جس پر وہ صرف سر ہلا گئی۔

Urdu Novels Ghar

تم اتنی پڑھی لکھی ہو تانیہ تم یہ ملازمہ کی نوکری کیوں کرتی ہو۔۔۔۔؟میرا مطلب تم سارا دن روحی کے آگے پیچھے کبھی کچن میں تمہیں نہیں لگتا کہ یہ نوکری کسی کم پڑھی لکھی عورت کے لیے ہے تمہیں اس سے بہتر نوکری کی حقدار ہو۔۔۔۔؟ وہ اسے احساسِ کمتری میں نہیں ڈالنا چاہتی تھی لیکن مس تانیہ جیسی لڑکی کے لیے ایک ملازمہ کی نوکری۔۔۔۔اسے بہت عجیب لگی۔

میں آپ کی بات تو سمجھ سکتی ہوں میم۔۔۔۔بٹ میرے لیے اس سے بہتر کوئی نوکری نہیں۔اپنی ڈگریاں لے کر میں نے بہت سے ہوس پرستوں کے در کا دروازہ کھٹکھٹایا لیکن اس دنیا میں ایک عورت کو جینے کے لیے اپنی عزت کا سودا کرنا پڑتا ہے جو میں نہیں کر سکتی تھی۔ اور میری تنخواہ کسی بھی بڑی کمپنی میں کام کرنے والے ورکر سے بہت زیادہ ہے۔اور کام صرف روحی کے پیچھے پیچھے چلنا اس لیے میں اس کام کو بہت خوشی سے کرتی ہوں۔میرے بہت تھوڑے سے کام سے میرے گھر کی بڑی سے بڑی ضرورت پوری ہوتی ہے۔یقین مانے جب تک سر ایام جیسے مخلص لوگ اس دنیا میں ہیں کسی کے ساتھ کچھ غلط نہیں ہو سکتا۔

خیر ہم۔کن باتوں میں لگ گئی آئیے اب پہاڑی کے اوپر چلتے ہیں وہاں ایک درگاہ ہے بڑی مشہور درگاہ ہے وہاں بہت لوگ آتے ہیں منت مانگنے کے لیے۔

وہ اسے پیچھے آنے کے لئے کہہ کر خود گاڑی سے نکل چلی تھیں جبکہ روحی تو مزے سے ان کے آگے آگے چل رہی تھی۔وہ چھوٹا سا بیگ پیچھے لگائے بہت کیوٹ لگ رہی تھی۔اس کے قدموں میں لڑکھڑاہٹ تھی اسے چلتے ہوئے شاید زیادہ وقت نہیں ہوا تھا۔لیکن اسے گود میں بیٹھنے سے زیادہ زمین پر خود سے چلنا پسند تھا۔

ویسے آپ منت مانگنے پر یقین رکھتی ہیں۔تانیہ نے اس سے سوال کیا۔

نہیں میں دعا مانگنے پر یقین رکھتی ہوں وہ بھی صرف اللہ تعالی سے لیکن مجھے درگاہ دیکھنے کا بہت شوق ہے۔خدا کے نیک لوگوں کے مزار دیکھنا مجھے پسند ہے۔

اس نے کہتے ہوئے روحی کا ہاتھ تھاما اور اپنے قدم ذرا تیز کر دیئے تانیہ سمجھ چکی تھی کہ وہ اس موضوع پر کوئی بات نہیں کرنا چاہتی۔

اسی لیے وہ بھی خاموشی سے اس کے پیچھے پیچھے چلتی دربار کے سامنے آگئی تھی۔جہاں بہت سارے لوگ تھے۔جو یقیناً یہاں منت مانگنے آئے تھے۔ہر انسان کی اپنی سوچ تھی جو وہ بدل نہیں سکتی تھی ۔وہ مسکرا کر اندر داخل ہوئی

oooooo

مش تنیہ یاں پل کچ بی مادو تو مل داتا ہے(مس تانیہ یہاں پر کچھ بھی مانگو تو مل جاتا ہے)وہ ہیر کا ہاتھ تھامیں اس سے پوچھنے لگی تھی۔

بیٹا یہاں پر کچھ مانگنے سے کچھ ملے یا نہ ملے لیکن آپ اللہ سے دعا کرو ضرور مل جائے گا یہ اللہ کے نیک بندے ہیں ۔ہم ان سے نہیں مانگتے ۔ہم ان کے لیے دعا کرتے ہیں

تانیہ نے مسکراتے ہوئے جواب دیتے ہوئے گود میں اٹھایا تھا جب کہ وہ اس کے کندھے سے لگی تھی۔

مدھے اللہ شے دعا مادنی ہے کیشے مادوں (مجھے اللہ دعا مانگنی ہے کیسے مانگوں)اس کے سوال پر وہ مسکراتے ہوئے اسے دیکھنے لگی۔

آپ کو کون سی دعا مانگنی ہے روحی مجھے بتائیں اس نے اسے اپنی گود میں اٹھاتے ہوئے پوچھا تھا یہ چھوٹی سی بچی جس کی ہر خواہش کے لبوں پر آنے سے پہلے پوری ہوتی تھی تو بھلا ایسا کیسے ممکن تھا کہ اس کی کوئی ایسی خواہش ہو جو وہ دعاؤں میں مانگا چاہتی ہو۔

مدھے میلی مما تاہے مجھے وہ دو شورلی میں فیلی تی ہوتی اے۔ می نے بابادانی شے پوتا تھا۔وہ کہتے ہیں ماما بہت پالی ہوتی اے وہ بت پیال کرلتی اے اشی لیے مدھے بھی میلی ماما تاہےبتائےنا کیشے مادوں (مجھے میری ماما چاہے وہ جو سٹوری میں فیری کی بھی ہوتی ہے میں نے باباجانی سے پوچھا تھا وہ کہتے ہیں کہ ماما بہت پیاری ہوتی ہے وہ بہت پیار کرتی ہے اسی لئے مجھے بھی چاہئے بتائیں نا کہ کیسے مانگوں)

وہ اپنی دھن میں بولے جا رہی تھی۔

ایک لمحے کیلئے اسے اس معصوم پر ترس آیا تھا کچھ دن پہلے جب وہ یہاں آئی تھی اس نے خود ہی ماما لفظ کا استعمال کیا تھا شاید یہ لفظ اس دن سے ہی اس کے ذہن میں تھا اور پھر رات کوئی کہانی سنتے ہوئے تو یقیناً وہ اس لفظ پر اٹکی ہوگی۔

اور پھر اپنے بابا سے پوچھا ہوگا جس پر اس نے ایک پیارا سا نقشہ کھینچ دیا لیکن اس کے پاس روحی کی بات کا کوئی جواب نہ تھا۔

آپ کی ماما تو بس ایک ہی طریقے سے آسکتی ہے۔تانیہ نے کچھ سوچتے ہوئے کم آواز میں کہا۔

کیشے۔۔۔۔۔؟روحی کی سننے کی حس کافی تیز تھی۔

کہ آپ کے بابا دوسری شادی کرلیں اور دوسری شادی کے بعد آپ کی مما آپ کے پاس آجائیں گیں تانیہ نے جیسے اسے اس مسئلہ کا حل بتایا تھا۔

لیکن شاید اس کو اس بات کا اندازہ نہ تھا کہ وہ اس معصوم سی بچی کے دماغ میں ایک اور غلط بات ڈال رہی ہے پہلے ہی لفظ ماں اس کے دماغ میں ڈال کر وہ اپنی غلطی پر پچھتا رہی تھی اور اب ایسی ہی ایک غلطی تانیہ بھی کرنے والی تھی

ooooooo

واپسی کا سفر شروع ہو چکا تھا وہ لوگ گاڑی میں ہی پہاڑی سے نیچے کی طرف آرہے تھے۔ تانیہ کو ایسا لگا کہ سامنے سے کچھ لوگ ان کی طرف آرہے ہیں۔

ڈرائیور خود بھی پریشان تھا شاید وہ ان لوگوں کو نہیں جانتا تھا یا پھر وہ لوگ اس علاقے میں بالکل نئے تھے۔

مس تانیہ کیا آپ نے ان لوگوں کو پہلے اس علاقے میں کہیں دیکھا ہے مجھے یہ لوگ انجان لگ رہے ہیں کیا یہ آپ لوگوں کے لئے بھی یہ انجان ہیں۔۔۔۔۔؟

ڈرائیور نے پیچھے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تھا جس پر تانیہ نے صرف ہاں میں سرہلایا۔

وہ بھی ان لوگوں کو نہیں جانتی تھی اور نہ ہی اس علاقے میں پہلے کبھی ایسے لوگوں کو دیکھا گیا تھا۔

امجد بھائی میرے خیال میں پیچھے سے بھی ایسی ہی ایک گاڑی آرہی ہے۔تانیہ نے اچانک پیچھے کی طرف دھیان دیا تو اسے ایسا محسوس ہوا جیسے ان کے آس پاس کوئی خطرہ ہے۔ لیکن اس علاقے میں ان کے لیے خطرہ ناممکن سی بات تھی۔کیونکہ یہ علاقہ ایام سکندر کا تھا۔وہ وہ لوگ ایام سکندر

کے ملازم ہو سکتا ہے وہ کسے مسئلے کا شکار ہوں۔ تبھی ان سے مدد کے لیے ان کے پیچھے آ رہے ہوں۔

جی مس تانیہ میں بھی کب سے یہی چیز نوٹ کر رہا ہوں میرے خیال میں مجھے گاڑی کی سپیڈ تیز کرنی چاہیے ہمیں جلد سے جلد حویلی پہنچنا چاہیے ہو سکتا ہے کہ کسی دشمن نے ہم پر نظر رکھی ہو۔ ہمیں کسی طرح کا رسک نہیں اٹھانا چاہیے۔ ہمارے ساتھ سر کے مہمان ہیں وہ گاڑی کی سپیڈ تیز کرتے ہوئے ان لوگوں کے قریب سے گاڑی تیزی سے نکال کر لے گیا۔

لیکن دوسری طرف شور مچ چکا تھا وہ لوگ سچ میں ان کے پیچھے لگ چکے تھے۔ اس بار انہیں یقین ہوگیا تھا کہ کوئی مدد کے طلب گار نہیں ہیں بلکہ یہ لوگ ان کے لیے خطرہ ہیں۔

یہ سب کون ہیں مس تانیہ اور یہ ہمارا پیچھا کیوں کر رہے ہیں خیریت تو ہے نا کوئی خطرے والی بات تو نہیں ہیر گھبراتے ہوئے روحی کو اپنے ساتھ لگا چکی تھی۔

یہ تو میں نہیں جانتی کہ خطرے والی بات ہے یا نہیں لیکن یہ لوگ بالکل انجان ہیں اور دیکھیں ان کے پاس اسلحہ بھی ہے ہمیں ایسے لوگوں کے بالکل پاس نہیں رکنا چاہیے ہو سکتا ہے کوئی خطرے والی بات ہو اکثر سر پر حملے ہوتے رہتے ہیں۔

اور سب لوگ جانتے ہیں کہ سر کے جگر کا ٹکڑا سر کی کمزوری صرف اور صرف روحی ہے۔ سر اپنی بیٹی کے لیے کچھ بھی کر سکتے ہیں۔ یہ بات سر کے ہر دشمن کو پتا ہے

اور وہ اس پر حملہ کروا سکتے ہیں سر کو کمزور کرنے کے لیے جلدی چلے امجد بھائی گاڑی روکنے کی

بالکل ضرورت نہیں ہے تانیہ نے سمجھ داری کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا تو امجد نے گاڑی کی سپیڈ

اور بھی تیز کر دی

اللہ خیر کرے وہ بے ساختہ بولی تھی جب کہ امجد جتنا ہو سکے اتنا گاڑی کی سپیڈ کو تیز کر چکا تھا۔

جب اچانک ایک گاڑی ان کے سامنے آ روکی نہ چاہتے ہوئے بھی اسے گاڑی روکنی پڑی جبکہ وہاں

سے لوگ اترتے ہوئے ان کی گاڑی کی طرف آئے تھے۔اور ان کو پوری طرح سے قید کر لیا گیا

تھا گاڑی کے چاروں طرف آدمی کھڑے تھے ان کے ہاتھوں میں اسلحہ تھا۔

ان کا ایک مومنٹ بھی ان کی جان کو خطرے میں ڈال سکتا تھا وہ سب لوگ بری طرح سے

گھبرا گئے تھے۔ہیر کی حالت خراب ہونے لگی۔اس نے کبھی اس طرح کی سچویشن کا سامنا

نہیں کیا تھا۔

جبکہ روحی کو اپنے ساتھ لگاتے ہوئے وہ اس پر اپنی چادر ڈالتے ہوئے اسے ان سب سے

چھپانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی کیوں کہ وہ اس معصوم سی بچی کی جان بھی لے سکتے تھے اور

ایسا رسک وہ نہیں لے سکتی تھی۔

یہ سب لوگ روحی کے ساتھ کچھ برا نہ کردیں۔کتنے بے حس ہوتے ہیں یہ لوگ جو اپنی دشمنی

کے لیے کسی معصوم جان کو نقصان پہنچانے سے بھی پیچھے نہیں ہٹتے۔

ہم تم لوگوں کو نقصان پہنچانے نہیں آئے اس لڑکی کو ہمارے حوالے کرو اور چلے جاؤیہاں سے

ہم تم لوگوں کے راستے میں ہرگز نہیں آئیں گے۔ہماری کسی کے ساتھ کوئی دشمنی نہیں لڑکی کو

ہمارے حوالے کردو اور اپنی جان بچا لو رونہ تمہاری دوسری سانس کی کوئی گرنٹی نہیں ہے ان میں سے ایک آدمی نے آگے بڑھتے ہوئے کہا تھا

تم ہمیں جان سے مار ڈالو تب بھی روحی بے بی کو تمہیں نہیں دیں گے امجد غصے سے بے حال ہوتے ہوئے گاڑی سے باہر نکل گیا تھا

ہمیں تمہارے صاحب کی بیٹی سے کوئی لینا دینا نہیں ہے اس لڑکی کی بات کر رہے ہیں جو تمہارے گھر میں مہمان ہے اسے ہمارے ساتھ بھیج دو اگر اپنی زندگی چاہتے ہو تو اس آدمی نے ڈرائیور کے انداز سے سمجھ لیا تھا کہ وہ بچی کی بات کر رہا ہے۔

کیونکہ اس لڑکی کا نام ہیر تھا اور وہ سب لوگ ہی جانتے تھے ہیر حیرانگی سے انہیں دیکھ رہی تھی کون تھے یہ لوگ اور وہ اسے اپنے ساتھ لے جانے کی بات کیوں کر رہے تھے۔ اس نے تو آج سے پہلے کبھی ان لوگوں کو دیکھا بھی نا تھا۔

کیوں بی بی تم لوگوں کے ساتھ کیوں ہو جائیں گی کون ہو تم لوگ اور ہمارے راستے میں کیوں آئے ہو۔۔۔۔۔۔؟

کیا تم جانتے نہیں ہو یہ کس کے ہاں مہمان ہیں ایام سکندر کیا نام پہلے نہیں سن رکھا۔ اگر تم نے ذرا سی بھی ہوشیاری دکھانے کی کوشش کی تو تم لوگوں کے ساتھ کیا ہو سکتا ہے یہ تو اس علاقے سے آنے سے پہلے ہی جان ہی چکے ہوں گے۔

اندازہ تو ہوگا ہی کہ یہ علاقہ کس کا ہے۔۔۔۔؟

ہاں ہم جان چکے ہیں کہ یہ علاقہ کس کا ہے اسی لئے اتنے سکون سے تم سے بات کر رہے ہیں ورنہ ہماری بندوق بات کرتی ہے۔اس لڑکی کو ہمارے حوالے کر دو اگر اپنی بھلائی چاہتے ہو تو ورنہ لڑکی کو تو ہم ہر قیمت پر لے ہی جائیں گے۔لیکن سانس دوسری تمہیں بھی نہیں آئے گی۔

امجد کو دھکا مارتے ہوئے اس آدمی نے ہیر کی طرف کا دروازہ کھول دیا تھا۔جبکہ روحی کو چھوڑ کر گھسٹتی ہوئی باہر نکلی تھی۔

کیونکہ اس آدمی کے ہاتھ میں اس کا بازو تھا وہ بری طرح سے مزاحمت کر رہی تھی اپنا آپ اس سے چھڑانے کی کوشش کر رہی تھی لیکن وہ آدمی اسے چھوڑنے کو تیار ہی نہیں تھا۔اس کا انداز اتنا وحشت ناک تھا کہ ہیر کو اپنا بازو چھڑوا پانا نا ممکن لگا۔

چھوڑو مجھے کہاں لے کر جا رہے ہو۔چھوڑو مجھے مجھ سے کیا دشمنی ہے تمہاری۔کیوں آئے ہو کون ہو تم لوگ وہ اپنا آپ چھڑواتے ہوئے اونچی اونچی آوازیں بول رہی تھی لیکن وہ تو جیسے کچھ سننے کو تیار ہی نہیں تھے۔

بی بی کو چھوڑ دو ورنہ امجد نے آگے بڑھنا چاہا۔جب اچانک جنگل میں گولی کی آواز گونجی اور اس کے ساتھ امجد کی چیخ اس کی ٹانگ پر گولی چلا دی گئی تھی وہ زمین پر پڑا بری طرح سے تڑپ رہا تھا ہم نے کہا تھا ہمارے راستے میں ٹانگ مت اڑاؤ ہمیں ہمارا کام کرنے دو ہم یہاں سے چلے جائیں گے لیکن نہیں اب دیکھ لیا نہ اپنا انجام۔۔۔۔۔۔۔؟

اچانک ہی ہیر کو بازو سے پکڑتے ہوئے اپنے ساتھ گھسیٹنے لگے تھے جبکہ تانیہ کے اوپر سے بندوقیں نیچے کرتے ہوئے وہ سب لوگ اپنی اپنی راہ لے چکے تھے۔

روحی روے جا رہی تھی چلائی جا رہی تھی۔کہ ہیر کو چھوڑ دو لیکن روحی تو ان کے لیے کوئی خطرہ نا تھی۔یا شاید روحی کو نقصان پہنچا کر وہ لوگ ایام سیکندر سے پنگا نہیں لے سکتے تھے۔

ہیر بری طرح سے رو رہی تھی وہ لوگ اسے اپنے ساتھ لے کر جا رہے تھے۔اسے کیوں لے کر جا رہے تھے وہ اس کے ساتھ کیا کرنے والے تھے کچھ بھی تو نہیں جانتی تھی وہ بس وہ ان پر چلاتے ہوئے ان سے اپنا آپ چھڑوا رہی تھی۔

کیا بگاڑا تھا اس نے ان لوگوں کا جو وہ اس کے ساتھ یہ سب کچھ کر رہے تھے۔کہیں سعد نے جس خطرے سے بچانے کے لیے انھیں یہاں بھیجا تھا کہیں وہ یہی خطرہ تو نہیں تھا۔

یا اسے کسی غلط فہمی کا شکار ہو کر اپنے ساتھ لے کر جا رہے تھے کچھ تو تھا جو اس کی سمجھ سے بہت باہر تھا وہ اپنے آپ کو بچانے کے لیے ہر ممکن کوشش کر رہی تھی جب اس آدمی نے ایک زوردار تھپڑ مارتے ہوئے اس کا منہ بند کر دیا

ooooooo

چھوڑ دو مجھے پلیز دو جانے دو مجھے کہاں لے کر جا رہے ہو کیا دشمنی ہے تم لوگوں کی میرے ساتھ --------"

وہ چلا رہی تھی رو رہی تھی دور تک اسے روحی کی آواز آتی رہی ----" وہ اپنی معصوم توتلی آواز میں ان سب سے اسے چھوڑنے کی التجا کر رہی تھی لیکن یہ لوگ بے حس تھے۔انہیں کسی سے کوئی غرض نا تھا۔ان کے ہاتھ کا تھپڑ کھانے کے بعد اس میں ہمت ختم ہو گئی تھی۔اور پھر وہ "پوری طرح سے ان لوگوں کے رحم و کرم پر ہو گئی تھی ----

یہ لوگ اسے کہاں لے کر جا رہے تھے کیا مقصد تھا ان لوگوں کا وہ کچھ بھی نہیں جانتی تھی اسے ان سے خوف آ رہا تھا آخر یہ لوگ اس سے کیا چاہتے تھے۔۔۔۔۔۔؟ کس مقصد کے لیے وہ اسے اغواء کر رہے تھے۔وہ اس وقت انجان مردوں میں تنہا تھی اس سوچ نے ہی اس کے پورے جسم میں سنسناہٹ پیدا کردی تھی۔یہ لوگ اس کے ساتھ کچھ بھی کر سکتے تھے۔۔۔۔۔۔"

ان کے آگے وہ بے بس سی کمزور لڑکی کیا کر سکتی تھی۔وہ ان کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتی تھی۔لیکن یہ لوگ اسے کہیں منہ دیکھانے کے قابل نہ چھوڑتے تو۔۔۔۔۔۔؟

وہ خاموش بیٹھی بس یہ سو رہی تھی کہ آخر یہ لوگ اسے کہاں لے کر جا رہے تھے وہ کچھ بھی تو نہیں جانتی تھی۔۔۔۔۔"

پلیز خدا کے لئے مجھے چھوڑ دو میں نے تم لوگوں کا کیا بگاڑا ہے کہاں لے کر جا رہے ہو مجھے میں تو تم لوگوں کو جانتی بھی نہیں اپنے ہاتھ پھیر مارتی وہ ان سے رہائی کی مکمل کوشش کر رہی تھی جتنا اپنا بچاؤ کر سکتی تھی وہ کر رہی تھی۔

دیکھو لڑکی آرام سے بیٹھی رہو۔۔۔۔۔اسی میں تمہاری بھلائی ہے ہمیں کچھ بھی کرنے پر مجبور مت کرو۔۔

ہماری تمہارے ساتھ کوئی دشمنی نہیں ہے لیکن ہمیں اپنے بوس کا حکم ماننا ہے ہم تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچانا چاہتے تو بہتر ہے کہ تم بھی ہمارے ساتھ تعاون کرو۔

ان میں سے ایک آدمی بے حد غصے سے اس کی طرف دیکھتے ہوئے سمجھانے والے انداز میں بولا۔اس کے ہاتھ میں۔گن تھی۔

اس کا مطلب صاف تھا کہ اگر اس نے کسی بھی طرح کی کوئی الٹی سیدھی حرکت کی تو وہ گولی "مارنے میں زیادہ وقت نہیں لگائیں گے اس کے ہاتھ میں موجود گن لوڈ تھی۔۔۔۔

جو کبھی بھی اس کا نشانہ لے کر اس کی زندگی کی ڈور کو ہمیشہ کے لئے کاٹ سکتی تھی اس وقت وہ اتنی خوفزدہ تھی کہ اپنے حق سے کچھ بول بھی نہیں رہی تھی۔

پلیز مجھے جانے دو وہ اس کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی کوئی اس کے ساتھ ایسا کیوں کرے گا یہ لوگ کون تھے اور اس سے کیا چاہتے تھے وہ کچھ بھی نہیں جانتی تھی وہ اسے کہاں لے کر جارہے تھے ان لوگوں کا کیا مقصد تھا کون تھا ان کا باس جو اس سے کڈنیپ کروا رہا تھا۔۔۔۔۔۔؟

وہ بھلا کسی کو کیا دے سکتی تھی اس کا تو اپنا ہی کوئی سہارا نہیں تھا۔جس کی وہ کوئی امید رکھتی کہ کوئی آکر اسے ان لوگوں سے بچالے گا۔

اخران لوگوں نے اس کے ساتھ کیا کرنا تھا کس مقصد کے تحت وہ اسے اغوا کر رہے تھے۔۔۔۔؟

اس آدمی کے ڈر سے چپ ہو کر بیٹھ گئی تھی اسے موت سے ڈر لگتا تھا اور وہ یوں بے نام گمنام موت نہیں مرنا چاہتی تھی۔شاید یہ لوگ اسے غلط فہمی کے تحت اپنے ساتھ لے کر جا رہے

تھے۔۔ لیکن اگر ایسا کچھ ہوتا تو وہ لوگ امجد سے یہ کیوں کہتے کہ وہ صرف ان کا مہمان لینے آئے

ہیں۔

کچھ تو تھا جو وہ نہیں جانتی تھی کچھ تو تھا جو اس سے چھپایا جا رہا تھا نہ جانے کیوں اسے لگتا تھا کہ اس کی کڈنیپنگ کے پیچھے کی وجہ کہیں نہ کہیں سعد ہے۔

وہ بری طرح سے روتے ہوئے ان کے ساتھ ہی سفر طے کر رہی تھی گاڑی بہت تیز چل رہی تھی جب اچانک ان کی گاڑی کے سامنے کوئی گاڑی آ کر رکی۔

اچانک بریک لگنے کی وجہ سے گاڑی جھٹکا کھا کر رکی تھی ایک لمحے کیلئے اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھا گیا تھا اور پھر دوسرے ہی لمحے اسے امید کی ایک کرن نظر آئی تھی۔

ایام سکندر" کے روپ میں اس نے سامنے سے آتے اپنے مسیحا کو دیکھا۔"

oooooo

وہ ہر طرح کی امید چھوڑ کر بیٹھی تھی لیکن اللہ سے نا امید نہ تھی۔۔۔۔" اسے یقین تھا کہ اللہ اس کی مدد ضرور کرے گا اور اللہ نے اس کی مدد کے لئے فرشتے کو بھیج دیا تھا وہ سامنے سے آتے آدمی کو دیکھ رہی تھی۔

سفید کرکتے سوٹ پر ایک شکن بھی نا تھی لیکن سیاہ گہری آنکھوں میں غصہ غضب کا تھا غصے کی "شدت سے آنکھیں سرخ تھیں۔جبکہ گردن کی نسیں باہر کو ابھری ہوئی تھیں۔۔۔۔۔

وہ مضبوط قدم اٹھاتا اس گاڑی کی طرف آ رہا تھا۔

کالی سیاہ کسی اندھیری رات سی آنکھیں لمبی مغرور ناک سیاگھنی مونچھوں تلے سختی سے ایک دوسرے میں بھیجے عنابی لب وہ بنا پلکیں جھپکائیں اس وجاہت کے شہکار کو دیکھ رہی تھی۔وہ کوئی سیاست دان نہیں بلکہ کسی ریاست کا بگڑا شہزادہ لگتا تھا۔

"ہیر نے نوٹ کیا وہ اکیلا ہرگز نہیں تھا۔۔۔۔۔۔

اس کے ساتھ پولیس کی تین چار گاڑیاں تھیں اور وہ چاروں طرف سے اس گاڑی کے آگے پیچھے آ رکی تھیں۔۔۔؟

یہ تو پولیس لے آیا اگر ہم پکڑے گئے تو بہت بڑا مسئلہ بن جائے گا ڈرائیور نے کہا تھا۔

کوئی مسئلہ نہیں بنے گا پولیس اس لڑکی کی وجہ سے آئی ہے تو وہ لوگ ہرگز نہیں چاہیں گے کہ اس "لڑکی کو کچھ بھی ہو۔۔۔۔۔

اب یہ لڑکی ہی ہمیں یہاں سے نکالنے کی وجہ بنے گی وہ مضبوط مگر کچھ خوف زدہ انداز میں بولا

وہ ان لوگوں کو دھمکی دینے کی پلاننگ کر ہی رہے تھے کہ اچانک ہی کسی نے اسے گریبان سے پکڑ کر کھڑکی سے باہر کھینچا تھا۔۔اپنا بچاؤ کرنے کی کوشش میں ناکام ہوتے ہوئے وہ اس چھوٹی سی جگہ سے گائل ہوتا زمین پر جا گرا تھا اور اب اس نے دیکھا تھا ایام بری طرح اسے پیٹ رہا تھا۔

تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے گھر آئے مہمان پر حملہ کرنے کی۔۔۔۔؟ وہ پاگلوں کی طرح اسے مارے جا رہا تھا۔

اس کی۔حالت عجیب دیوانوں جیسی تھی۔اس کی رگیں غصے سے پھولی ہوئی تھی۔وہ بس اسے مارے جارہا تھا۔اس کا کسرتی وجود پسینے سے شابور ہو چکا تھا۔

سر پلیز اسے چھوڑ دیں یہ مر جائے گا۔آفیسر نے اسے روکنا چاہا لیکن وہ تو جیسے ہوش میں ہی نا تھا۔ہیر اسے انسپکٹر کی پکڑ میں بے قابو ہوتے دیکھ رہی تھی۔

وہ شاید نہیں یقیناً اس آدمی کو ختم کر دینا چاہتا تھا

کافی کوشش کے بعد وہ آفیسرز اس آدمی کو بچانے میں کامیاب ہوئے تھے۔وہ تنفر سے سر جھٹکتا ہیر والی گاڑی کی طرف آیا۔

پولیس نے باقی کے تمام لوگوں کو بھی گرفتار کر لیا ان کی پلاننگ دھری کی دھری رہ گئی تھی۔

پولیس نے بہت تیزی سے اپنا کام کر دکھایا تھا اس وقت گاڑی میں اس کے علاوہ اور کوئی بھی موجود نہیں تھا اور وہ اپنی جان بچ جانے پر بری طرح سے رو رہی تھی۔

تم ٹھیک ہو نا ان لوگوں نے تمہارے ساتھ کوئی بدتمیزی تو نہیں کی۔۔۔؟

اسے اپنی ہاتھ پر اچانک گرفت محسوس ہوئی وہ اسے باہر کی طرف کھینچ رہا تھا وہ خاموشی سے اس کے ساتھ چلتی ہوئی گاڑی سے نکل آئی تھی

اس کا جسم بری طرح سے کانپ رہا تھا جب ایام نے اپنا جیکٹ اتارتے ہوئے اس کے کندھوں پر ڈالا۔

سر آپ کی وائف ٹھیک تو ہیں نا پولیس ان لوگوں کو گرفتار کرنے کے بعد آ کر اس سے پوچھنے لگی تھی۔اس کے وائف کہنے پر وہ حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی کیا پولیس غلط فہمی کا شکار تھی یا اس نے سچ میں ایسا کوئی تعارف کروا رکھا تھا۔

یہ ٹھیک ہے تم لوگ پتہ کرو کون ہیں یہ لوگ اور یہاں کس مقصد سے آئے ہوئے تھے ۔ ساری انفاریمیشن چاہیے مجھے وہ ان سے کہتے ہوئے ہیر کا ہاتھ تھامے اسے گاڑی کی طرف لے آیا تھا ۔

امجد ۔۔۔۔۔۔وہ اسے دیکھتے ہوئے امجد کے بارے میں بتانے لگی جو اس کی خاطر گولی تک کھا چکا تھا

امجد کو ہسپتال پہنچا دیا گیا ہے جبکہ مس تانیہ اور روحی گھر جا چکی ہیں فکر نہ کریں وہ محفوظ ہیں۔

وہ اسے حوصلہ دیتے ہوئے گاڑی سٹارٹ کر چکا تھا جب کہ وہ آتے ہوئے بھی مسلسل روتی ہوئی آئی تھی ایام نے اس سے کوئی بات نہ کی تھی نہ کوئی سوال پوچھا تھا اور شاید وہ خود بھی جواب دینے کی کنڈیشن میں نہیں تھی

oooooooo

ہائے اللہ کیا ہوگیا میری بچی کو میری معصوم بچی کون کمینے لوگ تھے۔۔۔۔؟

جو اس معصوم کے پیچھے لگ گئے امی جان اسے اپنے سینے سے لگاتیں بار بار اس کا ماتھا چوم رہی تھیں۔۔۔۔۔"

پتہ نہیں کون لوگ تھے چاچی جان لیکن پولیس کے ہاتھ چڑھ چکے ہیں اور جلد ہی ان کے بارے میں ہمیں کوئی نہ کوئی معلومات مل جائیں گی۔۔۔" فکر نہ کریں یہ لوگ جو بھی تھے آسانی سے چھوٹ نہیں پائیں گے ان لوگوں کو میں ان کے انجام تک پہنچا کر رہوں گا۔۔۔۔"

ان لوگوں نے میرے گھر کے مہمان پر حملہ کیا ہے اتنی آسانی سے نہیں بخشوں گا انہیں

۔۔۔پولیس ان سے معلومات لے رہی ہے جلد ہی ہمیں ان کے بارے میں سب کچھ پتہ چل

جائے گا۔

وہ ان کی طرف دیکھتے ہوئے سب کچھ بتا رہا تھا جب کہ ہیر خاموشی سے سن رہی تھی۔

سر پر لوگ جو بھی تھے وہ آپ کے دشمن نہیں تھے اور نہ ہی آپ کے لئے یہاں آئے تھے ان

لوگوں کا مقصد صرف اور صرف ہیر جی کو ہی یہاں سے لیکر جانے کا تھا۔

اور سب سے اہم بات ان کا کوئی باس ہے جو ان سے یہ کام کروا رہا تھا وہ اس کے سامنے ہی

ان کو صحیح سلامت لے کر جانا چاہتے تھے۔

کیونکہ ہیر کو گاڑی سے نکالتے ہوئے وہ ایک دوسرے کو احتیاط سے کھینچنے کا کہہ رہے تھے۔کہ اسے

"کچھ ہونا جائے ورنہ وہ اپنے باس کو کیا جواب دیں گے۔۔۔۔

تانیہ کو اب تک جو بھی پتہ چلا تھا وہ سب اس کو بتا رہی تھی اس کے لئے بھی یہ چیز کافی حیران کن

تھی کے ایک معمولی سے لڑکی کی بھلا کسی کے ساتھ کیا دشمنی ہو سکتی ہے۔۔۔۔؟

آخر کیوں وہ لوگ اسے لینے کے لیے آئے ہوئے تھے۔۔۔۔؟

ان لوگوں کا ضرور کوئی نہ کوئی مقصد تھا ہیر کو دیکھ کر ایسا نہیں لگتا تھا کہ وہ ان کو جانتی ہے۔اس

طرح کی کسی سچوئیشن کا اس نے پہلے سامنا کیا ہے۔

فکر نہ کرے سب کچھ پتہ چل جائے گا سب کچھ سامنے آجائے گا پولیس انوسٹیگیشن کر رہی ہے وہ

"سب کچھ پتہ لگا لے گئی۔۔۔

ہیر کا ڈر دیکھتے ہوئے اس نے تانیہ کو سمجھانے والے انداز میں کہا تھا اور ساتھ ہی اسے ہیر کو اندر لے جانے کے لیے بھی کہا۔

جبکہ وہ اس کی بات کو سمجھتے ہوئے ہیر کو تھام کر اس کے کمرے میں لے جانے لگی تھی۔۔۔۔"

وہ اب تک بہت بری کنڈیشن میں تھی ڈر سے اس کا پورا وجود کانپ کر رہا تھا

پتا نہیں وہ کونسی سچویٔشن سے نکل کر آئی تھی لیکن تانیہ کو اس معصوم پر بہت ترس آ رہا تھا جو ابھی تک ان لوگوں کے ڈر سے باہر نہیں نکل پائے تھی۔

وہ بےچاری تو شاید اس طرح کے لوگوں سے بھی انجان تھی ۔

oooooo

ہیر آپ فکر مند نہ ہوں ۔ہمیں ان لوگوں کے بارے میں سب کچھ پتہ چل جائے گا انشاء اللہ ہم ان لوگوں کو بہت جلد ان کے انجام تک پہنچائیں گے۔۔۔۔"

پولیس اپنا کام کر رہی ہے اور آپ فکر نہ کریں یہ علاقہ سارا ایام سر کے انڈر ہے۔یہاں سے کوئی بچ کر نہیں جا سکتا تھا۔ہمیں جلد ہی سب کچھ پتا چل جائے گا۔

یہاں پر ان کی اجازت کے بنا کوئی بھی نہیں آ سکتا سر یہاں کے ایک ایک انسان سے واقف ہیں۔۔۔۔"

اس آبادی میں کوئی بھی مسئلہ ہو تو ایام سر کے پاس ہی لوگ آتے ہیں یہ انجان لوگ کون تھے اور کہاں سے آئے تھے بہت جلد ہمیں پتہ چل جائے گا اور ان کے مقصد کے بارے میں بھی۔یہاں سے وہ بچ نہیں پائے گے یقین کریں میرا۔۔۔۔۔"

Urdu Novels Ghar

میں جانتی ہوں آپ بہت خوفزدہ ہیں ایسی کنڈیشن میں تو کوئی بھی ہو سکتا ہے میں آپ کو نیند کی گولی دیتی ہوں آپ تھوڑی دیر کے لئے سو جائیں تاکہ آپ کا ذہن ان سب چیزوں سے نکل پائے ورنہ آپ کے لئے مشکل ہو جائے گی میں نہیں چاہتی کہ آپ بیمار پڑ جائیں۔۔۔۔"

وہ ایک گولی اسے دیتے ہوئے تفصیل سے بتا رہی تھی جبکہ اس وقت وہ اتنی بری ذہنی حالت میں تھی کہ اس کی بات سنتے ہوئے اس نے فوراً ہی اس کے ہاتھ سے اس گولی کو تھام لیا تھا اس کے ذہن میں مسلسل یہی ساری باتیں چل رہی تھیں ان لوگوں کی اس کے ساتھ کیا دشمنی تھی اور وہ اس کو کس مقصد سے اغواء کر کے اپنے ساتھ لے کر جا رہے تھے۔۔۔۔"

کون تھا ان کا بوس اور وہ اسے اغواء کیوں کروا رہا تھا اس آدمی کی اس کے ساتھ کیا دشمنی تھی ۔۔۔؟۔اگر آج ایام سکندر وہاں وقت پر نہ پہنچتا تو نہ جانے کیا ہوتا اگر وہ نہ آتا تو یقیناً وہ لوگ اسے اپنے ساتھ لے جاتے۔۔۔۔۔

اور اس کے شوہر کا تو کوئی اتا پتا ہی نہیں تھا آخر وہ کہاں تھا۔آخر کیوں وہ اسے اس انجان جگہ چھوڑ کر کہیں چلا گیا تھا ۔

وہ ان لڑکیوں میں سے تھی جو اپنے تحفظ کے لیے ہمیشہ اپنے شوہر کی طرف نگاہیں اٹھاتی ہیں۔ اور اس کا شوہر اس کے پاس تھا ہی نہیں اس کی ساس بھلا کیا کر سکتی تھی اس کے لیے اگر وہ لوگ دوبارہ آجاتے ہیں تو۔۔۔؟ کون تھا وہ ایام اس کا جو بار بار تو اسے نہ بچائے گا۔کیوں وہ اس کی خاطر اپنی جان کو خطرے میں ڈالے گا۔۔۔۔؟

کوئی بھی نہیں۔۔۔۔وہ اس کا کوئی نہیں تھا۔اس کا سب کچھ تو سعد تھا۔

وہ شخص کوئی نہیں تھا اس کا جو بار بار اس کی حفاظت کرے گا جو اپنی جان پر کھیل کر اس کے سامنے آئے گا وہ لوگ اسے گولی بھی مار سکتے تھے لیکن اس نے اپنی پرواہ نہ کرتے ہوئے اس کی حفاظت کی تھی اور اگر وہ ہوتا ہی نہیں تو کیا ہوتا وہ سوچتے سوچتے نیند کی وادیوں میں اترتی چلی گئی ۔نیند کی گولی نے شاید اپنا اثر دکھانا شروع کر دیا تھا

ooooooo

وہ باہر کھڑا ابھی سب سوچوں میں مصروف تھا کہ آخر یہ حرکت کون لوگ کر سکتے ہیں آخر اس طرح کا قدم کون اٹھا سکتا ہے اس علاقے میں سب لوگ جانتے تھے کہ یہ علاقہ کس کے انڈر ہے ایسے میں اس سے پنگا لینے کی ہمت تو کوئی بھی نہیں دکھا سکتا تھا تو پھر آخر یہ حرکت کس نے کی تھی وہ پولیس کے فون کا انتظار کر رہا تھا۔۔۔۔۔۔"

کیونکہ اب اس کیس کی تفصیل صرف پولیس ہی بتا سکتی تھی وہ لوگ ریمانڈ روم میں تھے ۔ اور بہت بری حالت میں تھے پولیس نے ان لوگوں کو مار پیٹ کر ان سے حقیقت نکلوانے کی کوشش کی تھی کیونکہ وہ صرف ان لوگوں کے بارے میں ہی نہیں بلکہ ان کے پیچھے جو ہاتھ تھا اس کے بارے میں بھی جاننا چاہتا تھا ۔

لیکن اب تک اسے پولیس کا کوئی فون نہیں آیا تھا۔

اس کے دشمنوں کی بھی اتنی ہمت نہ تھی کہ وہ اس کے گھر کے کسی فرد کو نقصان پہنچاتے یہ کسی باہر والے کا کام تھا جو اس کی پاور سے انجان تھا۔۔۔۔"ورنہ" ایام سکندر" کے راستے میں آنے کی بلا کس کی اوقات تھی۔۔۔۔؟

اس کا بڑا سے بڑا دشمن بھی اس کے گھر کے اندر کے بارے میں جاننے کی غلطی نہیں کر سکتا تھا

"-یہ آدمی یا تو ایام سے انجان تھا یا اس سے زیادہ پاور میں۔۔۔۔۔۔

ہیر کو تانیہ نے نیند کی گولی دے دی تھی اس کو سوتے ہوئے تین چار گھنٹے گزر چکے تھے۔وہ نہیں جانتا تھا کہ اب وہ کس حالت میں ہے لیکن یہ حقیقت تھی کہ وہ اس کو دیکھنا چاہتا تھا اس سے ملنا چاہتا تھا۔۔۔

اس کا ڈر دیکھتے ہوئے اس نے اسے منظر سے ہٹا دیا تھا جب کہ اس نے چاچی جان سے بھی پوچھنے کی کوشش کی تھی لیکن انہوں نے کہا وہ بھی ان سب معاملات سے بالکل انجان ہیں۔ ان سے پوچھنے پر انہوں نے روتے ہوئے کہا تھا کہ سعد کی تو کسی کے ساتھ کوئی دشمنی بھی نہیں ہے اور نہ ہی سعد کبھی کسی طرح کے پنگے میں پڑتا ہے تو پھر بھلا یہ لوگ کون ہو سکتے تھے۔۔۔۔۔؟

سر پولیس اسٹیشن سے فون ہے اس کے نوکر نے بھاگتے ہوئے اس کا موبائل فون اس کے حوالے کیا تھا وہ اپنا فون اندر میز پر رکھ آیا تھا۔

ہاں آفیسر بتاؤ کچھ پتہ چلا تمہیں ان لوگوں کے بارے میں کون تھے وہ لوگ اور ہیر کو اغوا کر کے کہاں لے کر جا رہے تھے۔۔۔۔؟

"کیا مقصد تھا ان لوگوں کا وہ ایک ہی سانس میں کئی سوال پوچھ چکا تھا۔۔۔

ہم معذرت خواہ ہیں سر ابھی تک ہم کچھ بھی پتا نہیں لگا پائے اور ہم نے لوگوں کو بہت مار اپیٹا ہے لیکن اب تک ان لوگوں نے اپنی زبان نہیں کھولی نہ جانے ان لوگوں کا تعلق کس گینگ سے ہے۔

لیکن سر یہ لوگ بہت پاور فل ہیں۔ ان کے چکر میں کافی ساری کال بھی آچکی ہیں یہاں تک کہ "ہمیں ڈپٹی کمشنر کا فون رسیو ہو چکا ہے۔۔۔۔

فی الحال تو ہم نے انکار کر دیا ہے کہ ہمیں اس طرح کے کسی کیس کا سامنا نہیں کرنا پڑا لیکن یہ "بات میں گرنٹی دے کر کہتا ہوں کہ ان لوگوں کا تعلق کسی معمولی گینگ سے نہیں ہے۔۔۔۔

یہاں یہ غلط فہمی کے تحت نہیں آئے تھے بلکہ پروپر پلاننگ کے ساتھ آئے تھے۔ مار پیٹ کے بعد بھی ان پر کوئی خاص اثر نہیں ہو رہا یقیناً یہ لوگ بہت پاور میں ہیں تب ہی اپنی زبان نہیں کھول رہے۔پیچھے کوئی بڑا نام ہے۔۔۔۔۔

کوشش جاری رکھو آفیسر مجھے کسی بھی حالت میں ان لوگوں کے بارے میں سب کو جاننا ہے اس نے اس کی بات کو سمجھتے ہوئے کہا تھا۔۔

سر ہم انہیں ایک اور ڈوز دیں گے تھوڑی دیر میں آپ پلیز اپنی پاور کا ذرا استعمال کرتے ہوئے ڈپٹی کمشنر کو روکیں ورنہ ہمہیں مجبوراً اس کیس کو کو بلاک کرنا پڑے گا۔ اس نے کہہ دیتے ہوئے فون بند کر دیا تھا جب کہ وہ کسی گہری سوچ میں تھا۔

oooooo

وہ گہری نیند سو رہی تھی جب آہستہ سے اس کے کمرے کا دروازہ کھلا اور اسی طرح بنا آواز بند بھی ہو گیا۔ دروازہ بند کرتے ہوئے وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا اس کے پاس آیا تھا۔

اس کی گہری نگاہیں اس کے معصوم سے چہرے کا طواف کر رہی تھیں۔ اس کے چہرے پر اب بھی خوف تھا وہ اب تک اس حملے سے باہر نہیں نکل پائی تھی اور اس کے ڈر کو دیکھتے ہوئے اسے ان لوگوں پر اور بھی زیادہ غصہ آ رہا تھا۔

اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ کھڑے کھڑے ان سب کو شوٹ کر دے۔ ان کی وجہ سے وہ اتنی زیادہ خوفزدہ ہو چکی تھی کہ نیند میں بھی وہ ان لوگوں کے بارے میں سوچ رہی تھی۔

اسے خود پر غصہ آ رہا تھا کہ اس نے اس کا خیال کیوں نہیں رکھا اسے اس کے ساتھ سیکیورٹی گارڈ کو بھی بھیجنا چاہیے تھا۔

اس کے معصوم سے چہرے سے نظریں ہٹاتا اس سے پہلے ہی اس کی نظر اس کی ننھی سی ناک میں الجھ گئی تھی اس کی ناک پر موجود وہ ننھا سا موتی چمکتے ہوئے اسے اپنی طرف متوجہ کر رہا تھا۔

اس کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ بکھر گئی مونچھوں تلے اب لبوں پر تبسم بکھر گیا وہ بے حد آہستہ سے اس کی طرف جھکا تھا اس کا دل اسے کسی بےباک سی گستاخی پر اکسا رہا تھا نگاہیں بار بار اس کی نتھ میں الجھ رہی تھیں۔

اپنے دل کو وہ عجیب ہی ترنگ میں دھڑکتے ہوئے محسوس کر رہا تھا۔ دھڑکنوں میں ایک طوفان مچا ہوا تھا اس کا دل چاہا کہ وہ آگے بڑھ کر اسے چھو لے لیکن وہ ایسی حرکت نہ کر سکا تھا۔ وہ اس

کے اتنے پاس کیوں آگیا تھا ۔وہ اگلے ہی لمحے اس کے بیڈ سے دور ہٹ چکا تھا پیچھے ہٹتے ہوئے
اس نے خود کو ملامت کی۔

لیکن جیسے ہی اس نے دوبارہ اس کے چہرے کو دیکھا اس کی ملامت کہیں بہت دور جا سوئی اس
کا دل پھر سے بے قرار ہوا اٹھا ۔یہ اس کو کیا ہوتا جارہا تھا اس کی دھڑکنوں میں یہ تلاطم کیوں مچ گیا
تھا اسے سمجھ نہیں آرہا تھا وہ مزید وہاں نہ رک کر خود کو اس امتحان سے نکالنا چاہتا تھا۔

ناچاہتے ہوئے بھی اس نے اپنے قدم باہر کی طرف بڑھا دیے تھے ہیر کو سوئے تقریبا آٹھ گھنٹے ہو
چکے تھے ہر طرف اندھیرا چھا چکا تھا

چاچی جان بھی اپنے کمرے میں آرام کر رہی تھیں۔ انہوں نے تو رو رو کر اپنی حالت خراب کر
لی تھی کہ نہ جانے ہیر کو کیا ہو گیا ہے ۔ہیر کو ان سب چیزوں سے نکلنے میں ابھی وقت درکار تھا وہ
اپنے کمرے میں آیا اور اس کی بیٹی بیڈ پر سوئے ہوئی تھی

روحی اب بھی کافی زیادہ خوفزدہ تھی لیکن اس کے پاس اس کے باپ کی باہوں کا حصار تھا جو
اسے ہر ڈر سے نکال سکتا تھا ۔

لیکن ہیر کے پاس ایسا کوئی سہارا نہیں تھا سعد کو ان سب چیزوں کے بارے میں انفارم کردیا تھا
۔اور سعد نے اس سے کہا تھا کہ پلیز لالہ میرے واپس آنے تک آپ ہی میری بیوی کے محافظ
ہیں۔ اسے کچھ نہیں ہونا چاہیے اسے گھر سے باہر نہ نکالیں۔

سعد کا کہنا تھا کہ وہ ان سب چیزوں کے بارے میں کچھ نہیں جانتا لیکن اس کا ڈر صاف بتا رہا تھا کہ وہ ان سب چیزوں کے بارے میں سب کچھ جانتا ہے اور سمجھتا ہے لیکن اس نے اسے کچھ بھی بتانے پر فورس نہیں کیا تھا

اسے لگتا تھا کہ سعد خود ہی اسے پوری بات بتا دے گا اس کی بیوی پر حملہ ہوا تھا اس کی بیوی کی جان جا سکتی تھی یہ صحیح وقت تھا کہ سعد سب کچھ اسے بتا دے لیکن اس نے کچھ بھی نہیں بتایا وہ کوئی راز چھپا کر رکھنا چاہتا تھا

لیکن وہ جانتا تھا کہ سعد اسے کچھ بتایا نہ بتائے۔وہ جلدی سب کچھ خود ہی پتا لگا لے گا

oooooo

تین دن گزر چکے تھے اس کا کھانا پینا سب کچھ اس کے روم میں ہی تھا کوئی اسے تنگ نہیں کرتا تھا۔

تانیہ روز تھوڑی دیر آکر اس کے پاس بیٹھتی تھی اسے باہر چلنے کو کہتی تھی لیکن وہ اس کمرے سے باہر نکلنا ہی نہیں چاہتی تھی شاید وہ کمرے کے اندر ہی خود کو محفوظ محسوس کرنے لگی تھی۔

لیکن کوئی بھی اسے اس بند کمرے میں نہیں رہنے دینا چاہتا تھا وہ یہاں انجوائے کرنے آئی تھی لیکن اس وقت بلکل کسی سہمی ہوئی بچی کی طرح تھی

اس کے ڈر کو وہ بہت اچھے طریقے سے سمجھتی تھی اسی لیے اسے فورس نہیں کر سکتی تھی وہ خود ہی اسے وقت پر کھانا اور میڈیسن دے کر جاتی تھی ڈاکٹر اسے چیک کرنے کے لیے وقت سے آتے رہتے تھے۔

اسے لگتا نہیں تھا کہ وہ بیمار ہے لیکن پھر بھی اس کا علاج کروایا جا رہا تھا شاید اس کا ڈر کم کرنے کے لیے یا اسے اس چیز سے باہر نکالنے کے لئے

امی بھی کافی دیر اس کے پاس بیٹھ کر جاتی تھیں۔وہ اسے سمجھاتی کہ اب کچھ نہیں ہوگا اب وہ بالکل محفوظ ہے اور وہ اس گھر سے باہر نہیں نکلے گی اور نہ ہی ایسے لوگوں کی اس پر نظر پڑے گی ان کے مطابق یہ صرف ایک غلط فہمی تھی

وہ لوگ کسی غلط فہمی میں آکر اس کو اغوا کر رہے تھے اور کچھ بھی نہیں ورنہ اس کے ساتھ بلاکسی کی کیا دشمنی ہو سکتی ہے۔

لیکن یہ چیز اسے کسی بھی طرح سے سکون نہیں لینے دے رہی تھی نہ جانے کیوں اسے لگ رہا تھا کہ وہ لوگ کسی غلط فہمی کی بنا پر نہیں بلکہ اسے ہی لینے کے لیے آئے تھے۔

۔

اگر ایسا تھا تو اس کا مطلب صاف تھا کہ وہ اب بھی محفوظ نہیں تھی وہ لوگ ایک دفعہ آکر اگر اسے اغوا کرنے کی کوشش کر سکتے تھے تو وہ دوسری دفعہ بھی آسکتے تھے۔اور یہی وہ ڈر تھا جس کی وجہ سے وہ اس کمرے سے باہر نہیں نکل رہی تھی اسے لگتا تھا جیسے ہر وقت کوئی اس پر نظر رکھے ہوئے ہے

اسے یقین ہو چکا تھا کہ کوئی ہے جو اس کی جان کا دشمن بنا ہوا ہے اور یہی ڈر اسے کسی طرف نہیں جانے دے رہا تھا

آج تو امی نے بھی اسے کہا تھا کہ اس کمرے سے باہر نکلو خود کو اس ڈر سے باہر نکالنے کی کوشش کرو۔ لیکن وہ نہیں نکل پائی اور روحی بھی کتنی دیر اس کے پاس آکر ضد کرتی رہی اس سے باہر لے کر چلنے کی۔ لیکن وہ نہ مانی تو وہ اس سے روٹھ کر چلی گئی۔

روحی کو ناراض کرکے بھیجنا اسے اچھا تو بالکل نہیں لگا تھا لیکن شاید اس کی کنڈیشن کو نہیں سمجھ سکتی تھی تبھی اس سے ضد کر رہی تھی لیکن اس نے روحی کی ضد بھی نا مانی تھی ۔

اسے پتہ تھا وہ اس سے زیادہ دیر ناراض نہیں رہ پائے گی وہ کل بھی تو یوں ہی ناراض ہو کر چلی گئی تھی پھر صبح خود ہی واپس آگئی اس کے سامنے ناراضگی کی کوئی اہمیت نہیں تھی وہ خود ہی روٹھتی تھی اور خود ہی واپس آجاتی تھی

oooooo

روحی میرا بچہ سیڈ کیوں ہے وہ اس کے پاس آکر بیٹھا جو اپنے ننھے ننھے ہاتھوں میں اپنا چھوٹا سا چہرہ تھامیں اداس سی بیٹھی ہوئی تھی ۔

بابادانی تاتی اتھی نی ہیں۔وہ ددی ہیں وہ بل نہ آتی نہ میلے شاتھ کلتی ہیں نا مدھے پھلاورج کے کلرنتاتی ہیں وہ ددی ہیں می نالاج ہوان شے (بابا چاچی اچھی نہیں ہیں وہ گندی ہیں وہ باہر نہیں آتیں نہ میرے ساتھ کھیلتی ہیں ۔نا مجھے فلاورز کے کلرز بتاتی ہیں وہ گندی ہیں میں ناراض ہوں ان سے وہ منہ پھلائے ہوئے بولی تھی ۔

جی سر میم کمرے سے نہیں نکل رہی میں نے بہت کوشش کی لیکن وہ میری بات مانتی ہی نہیں

تانیہ بھی اس کے پیچھے کھڑی اسے بتانے لگی تھی اس نے صرف ہاں میں سرہلایا اور اندر کی طرف

قدم بڑھا دیئے

oooooo

آپ نے کیا تماشا بنایا ہوا ہے اس کمرے سے باہر کیوں نہیں نکل رہی ہیں آپ یہ چار دیواریاں کیا

آپ کی حفاظت کریں گیں۔۔۔۔۔۔؟وہ اچانک کمرے میں داخل ہوا تھا

مجھے کہیں نہیں جانا میں یہی ٹھیک ہوں وہ نظریں جھکائے ہوئے بولی تھی۔

اور آپ یہاں۔۔سے کیوں نہیں نکلنا چاہتیں کیا آپ مجھے بتانا پسند کریں گی وہ سینے پہ ہاتھ باندھے

اسے دیکھتے ہوئے بولا۔

مجھے لگتا ہے کہ ہر وقت کوئی مجھ پر نظر رکھے ہوئے ہے یہ جو کچھ بھی ہوا ہے وہ اتفاقاً نہیں ہوا

کوئی سچ میں مجھے لینے آیا تھا۔ان لوگوں کا مقصد مجھے ہی اغوا کرنا تھا۔

میں اس کمرے سے باہر نہیں نکلوں گی مجھے میرے حال پر چھوڑ دیں جب سعد واپس آئیں گے تو

میں یہاں سے چلی جاؤں گی۔اس کے اچانک کمرے میں اندر آنے پر اس نے کوئی رد عمل نہیں

دکھایا تھا اور نہ ہی پر کوئی برا اثر ہوا تھا۔

یہ آپ کی صرف سراسر بیوقوفی ہے کہ یہ کمرہ آپ کی حفاظت کرے گا آپ کمرے سے باہر نکلیں

گی۔ابھی اور اسی وقت اس حویلی کے اندر کوئی نہیں آسکتا اور کوئی آپ کو کسی طرح کا نقصان

نہیں پہنچا سکتا آپ مجھ پر اعتبار کرکے یہاں سے باہر نکل سکتی ہیں میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ آپ کو کچھ نہیں ہوگا۔

آپ کی وجہ سے میری بیٹی بہت زیادہ ڈسٹرب ہے ۔میں نے روحی کو اداس بیٹھے دیکھ کر اس سے پوچھا تو اس نے کہہ دیا کہ اس کی دوست باہر نہیں آرہی اور اس وجہ سے وہ بہت زیادہ اداس ہے اس کی اداسی کو دیکھتے میں یہاں آیا ہوں۔

میں اپنی بیٹی کی آنکھوں میں کبھی دکھ نہیں دیکھ سکتا میں اپنی بیٹی سے بہت پیار کرتا ہوں میں نے اپنی بیٹی کو کبھی بھی اداس نہیں ہونے دیا میں اسے ہنستے کھیلتے دیکھنا چاہتا ہوں اسی لئے اس کا یوں پریشان ہونا مجھے بھی پریشان کر گیا ہے۔

میں آپ کو مکمل طور پر آپ کی مرضی پر چھوڑے ہوئے تھا میں نے یہی سوچا تھا کہ جب آپ خود بہتر محسوس کرے گی تو خود ہی کمرے سے باہر آجائے گی۔

لیکن اتنا وقت گزرنے کے بعد بھی آپ باہر نہ آئی اور اب سب کو ڈسٹرب کرنے لگی ہیں۔ جو مجھے ہرگز منظور نہیں ۔

میری بیٹی بہت تھوڑے وقت میں ہی آپ کے بے حد قریب آچکی ہے۔اور میں اپنی بیٹی کو اداس نہیں دیکھ سکتا ۔وہ بولے جا رہا تھا جب کہ اس کی بات مکمل سننے کے بعد اس نے کچھ کہنا چاہا

آپ سمجھنے کی کوشش نہیں کر رہے تھے وہ لوگ بہت خطرناک تھے وہ لوگ مجھے کیوں اغوا کر کے لے گئے تھے میں نہیں جانتی لیکن اگر آپ نہ آتے تو نہ جانے کیا ہو جاتا میں آپ کی شکر گزار ہوں کہ

آپ نے میری خاطر اپنی جان کو خطرے میں ڈالا لیکن میں اپنے آپ کو مزید کسی مصیبت میں

"نہیں ڈالنا چاہتی اور نہ روحی کو۔۔۔۔۔

آپ نے میری جان بچائی ہے اس کے لئے آپ کا شکریہ ۔ لیکن آپ ہر بار تو مجھے بچانے کے لئے نہیں آئیں گے یہاں آپ میرے ساتھ تھے لیکن ممکن تو نہیں کہ ہر بار آپ میرے ساتھ ہوں گے

میں ہمیشہ آپ کے ساتھ رہوں گا ہر قدم پر آپ کی حفاظت کروں گا میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ میرے ہوتے ہوئے آپ کو کچھ بھی نہیں ہوگا مجھ پر اعتبار کر سکتی ہیں آپ اس کی بات کاٹتے ہوئے وہ اس کی جانب آتا اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولا ۔

ہیر تو چاہ کر بھی اس کے حق جتاتے انداز کو جھٹلا نہ سکی اور وہ اس کا ہاتھ تھامے اسے باہر لے گیا تھا

oooooo

اس کے باہر آنے پر سب بہت خوش ہوئے تھے روحی تو ناچ ناچ کر سب کو بتا رہی تھی کہ اس کی دوست واپس آچکی ہے۔

امی جان نے بھی شکر منایا تھا کہ کسی کی بات کو سمجھ کر تو وہ اس کمرے سے باہر نکلی تھی ورنہ تو وہ کتنے ہی دنوں سے کمرے کی ہی ہو کر رہ گئی تھی ۔

تانیہ نے الگ سے آکر اسے گلے لگایا تھا اس کے باہر آنے پر اس نے خوشی سے اسے ویلکم کیا تھا۔بہت کم وقت میں وہ اس کی بہت اچھی دوست بن گئی تھی ۔اور ہیر خود بھی اسے بہت زیادہ چاہنے لگی تھی ۔

وہ آکر امی جان کے پاس بیٹھ گئی تھی اب وہ حویلی سے باہر نکلنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی تھی امی کا تو کہنا تھا کہ وہ دونوں باغ میں چلی جائیں لیکن اب اس کا ڈر اسے کہیں بھی جانے کی اجازت نہیں دے رہا تھا

ooooooo

روحی کب سے آپ کو باہر چلنے کے لئے کہہ رہی ہے اب یہ مت کہیے گا کہ باہر جانے سے بھی آپ کو خوف محسوس ہو رہا ہے اگر آپ مجھ پر یقین کر کے یہاں تک آ سکتی ہیں تو تھوڑا سا اور یقین کر کے گھر کے باہر تک بھی جا سکتی ہیں حویلی کے اندر کوئی بھی نہیں آ سکتا۔

حویلی کی چاروں طرف گارڈ ہے کوئی بھی بنا اجازت اندر نہیں آ سکتا یہاں تک کہ آس پاس بھی کوئی انجان انسان نہیں آئے گا آپ اس حویلی میں آزاد ہو کر رہ سکتی ہیں اور بہت جلد ان لوگوں کے بارے میں سب کچھ جان کر آپ کو حویلی سے باہر نکلنے کا بھی موقع ملے گا۔

آپ یہاں گھومنے پھرنے آئی ہیں قید ہو کر رہنے کے لئے نہیں وہ لوگ جو بھی تھے۔ جلد ہی ان کے بارے میں سب کچھ پتہ لگا لیا جائے گا آپ اپنے دل سے یہ ڈر نکال دیں کہ کوئی آپ کو یہاں حویلی کے اندر کچھ کر سکتا ہے۔

اپنی بیٹی کے بار بار کہنے پر وہ باہر آکر اسے سمجھا رہا تھا۔ شاید اس کا ڈر کم کرنے کی کوشش کر رہا تھا

"وہ اس سے زیادہ بات نہیں کرتا تھا۔۔۔۔۔

لیکن جب سے یہ حملہ ہوا تھا وہ اسے اکثر کچھ نہ کچھ سمجھاتا رہتا تھا اس کے کمرے میں بنا اجازت کبھی نہیں آیا تھا بلکہ آیا ہی نہیں تھا لیکن آج وہ بنا اجازت نہ صرف اس کے کمرے میں آیا تھا بلکہ اس کا ہاتھ تھام کر اسے باہر بھی لے آیا تھا

اور وہ کسی بھی طرح کی مزاحمت نہیں کر سکی تھی ۔

نہ جانے کیوں اس کی بات ماننے پر مجبور ہوگئی تھی اور اب اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ اس شخص پر یقین کرے اور اپنی زندگی کو آزادی سے جیے کم ازکم اس حویلی کے اندر تو اپنی مرضی سے رہ ہی سکتی تھی ۔

اسے اس ڈر سے تو نکلنا تھا پچھلے کچھ دنوں سے وہ بہت بری طرح ذہنی دباؤ کی حالت میں تھی اسے ان سب چیزوں سے باہر نکلنا تھا وہ مزید خود کو اس اذیت میں نہیں ڈالنا چاہتی تھی۔

یہ حقیقت تھی کہ وہ اس شخص پر یقین کرنے لگی تھی ۔وہ اس کے بھروسے اس حویلی میں آزادی سے رہ سکتی تھی اور وہ ایسا ہی کرنے والی تھی ۔

وہ اپنی بات مکمل کر کے خاموشی سے جا چکا تھا جبکہ اس کی بات کو سمجھ کر اس نے روحی کی تلاش میں نگاہیں اٹھائیں ۔

روحی جو کب سے منہ بنائے بیٹھی ہوئی تھی وہ صوفے سے اٹھ کر اس کے پاس آتے ہوئے اس کا ننھا سا ہاتھ تھام چکی تھی۔

چلو روحی باہر چل کر دیکھتے ہیں کہ کون کون سے نئے فلاورز آئے اس نے مسکراتے ہوئے اس کا ہاتھ تھاما تو روحی کی آنکھوں میں چمک سی آگئی۔اور اگلے ہی لمحے وہ اسے ساتھ لیے باہر کی طرف جانے لگی تھی اس نے تانیہ کو پیچھے جانے کا اشارہ کیا تو وہ مسکراتے ہوئے باہر نکل گئی

ooooooo

سر ہم نے انہیں مار مار کر انہیں آدھ مرا کر دیا ہے لیکن یہ اپنی زبان کھولنے کو تیار ہی نہیں ہیں۔ نہ جانے انہیں کس طرح سے ٹرینڈ کیا گیا ہے سر مجھے ایسا لگتا ہے جیسے ان کا تعلق کسی مافیا گینگ سے ہے۔

میرا مطلب ہے سر کافی پاورفل لوگ ہیں ان کو رہا کرنے کے لئے ہمیں بہت فون کر چکے ہیں بہر حال ہم نے یہ بات چھپا رکھی ہے کہ ہم نے اس طرح کے کسی کیس میں ہاتھ ڈالا ہوا ہے لیکن پھر بھی وہ لوگ پر یقین ہیں

کہ اس طرح کا کوئی کیس ہمارے تھانے میں چل رہا ہے اس دن کے بعد ڈپٹی کمشنر کا فون تو نہیں آیا لیکن پھر سیاست سے جڑے کچھ لوگ ہمیں بار بار فون کر رہے ہیں۔

سیاست سے لوگوں کا فون آیا تو ہم نے یہی سوچا کہ کہیں نہ کہیں اس سے آپ کا بھی تعلق ہے لیکن پھر یہ لوگ آپ کی وائف کو کس علاقے سے باہر لے جانے کی کوشش کر رہے تھے جس کا مطلب ہے کہ ان کا تعلق باہر سے ہے اس علاقے سے نہیں

Urdu Novels Ghar

اور سریہ لوگ ڈر نہیں رہے ان کے اندر موت کا ڈر بھی موجود نہیں ہے وہ ہر طرح کے سچوئیشن کو ہینڈل کرنا جانتے ہیں یہ اس کام میں نئے نہیں ہیں بلکہ بہت عرصے سے ان سب چیزوں میں لگے ہوئے ہیں

یہ ساری باتیں مجھے بتانے کی بجائے تمہیں اس کو حل کرنا چاہیے مجھے بس جاننا ہے کہ یہ لوگ میرے گھر کے فرد پر حملہ کیسے کر سکتے ہیں۔

ان لوگوں کا تعلق کس چیز سے ہے اور یہ کیا چاہتے ہیں یہ سب کچھ جاننا تمہارا فرض ہے اور اگلی دفعہ جب تم مجھے فون کرو تو تمہارے پاس ساری انفارمیشن ہونی چاہیے

میں مزید یہ سب کچھ ہینڈل نہیں کر سکتا مجھے اب اس مسئلے کا کوئی حل چاہیے آگے تمہارا کام ہے۔اس نے غصے سے کہتے ہوئے فون بند کر دیا تھا۔

ایک طرف ہیر کا ڈر اسے بری طرح سے ڈسٹرب کر رہا تھا اور دوسری طرف یہ لوگ اپنی زبان کھولنے کو تیار ہی نہیں ہو رہے تھے اور پولیس والے اب تک کچھ بھی پتہ لگانے میں کامیاب نہیں ہو رہے تھے

اور ایام سکندر کبھی ناکامیاب نہیں ہوا تھا وہ یہ سب کچھ ہلکے میں نہیں لے سکتا تھا اسے ان سب کے بارے میں سب کچھ پتہ کرنا تھا ooo

ooooo

وہ اب کافی بہتر ہو چکی تھی۔انہیں یہاں رہتے دو ہفتے ہو چکے تھے۔دوبارہ اس پر کسی قسم کا حملہ نہیں ہوا۔وہ اس ڈر سے باہر نکل آئی تھی۔اور روحی اور تانیہ کے ساتھ کافی خوش تھی۔

ایام نے پھر سے اسے مخاطب نا کیا تھا وہ صبح کا گیا رات کو گھر واپس آتا تھا اس سے اس کی ملاقات دو یا تین دفعہ ہی ہوئی تھی وہ بھی صرف سلام دعا کی حد تک

لیکن روحی اور تانیہ کے ساتھ اس کی دوستی بہت گہری ہو چکی تھی۔اس نے تانیہ سے وہ روحی کی پسندیدہ عجیب مگر ٹیسی ڈش بھی بنانا سیکھ لی تھی۔ اور روحی نے اس کے ہاتھ سے وہ کھانے کے بعد فصیلہ کیا تھا کہ ہیر ہی اس کے لیے وہ ڈش بنایا کرئے گی۔

امی جان نے اسے کسی چیز سے ٹوکا نا تھی وہ اپنی مرضی سے جو چاہے کر سکتی تھی۔بلکہ روحی کے ساتھ وہ خود اسے وقت گزانے کا کہتی تھیں۔

ooooooo

نہیں یہ نہیں ہو سکتا ہے ایسا کیسے ممکن ہے اس طرح سے وہ لوگ بھاگ گئے کیا تم لوگ سو رہے تھے ۔۔۔۔۔۔؟ تم لوگوں نے ایسا ہونے کیسے دیا۔۔۔؟

کیا تم لوگوں کی سکیورٹی اس حد تک کمزور ہے کہ اتنے خطرناک مجرم تم لوگوں کی کسٹڈی سے بھاگ گئے اور تم لوگ ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھے رہے ۔۔۔۔؟

مجھے کسی طرح کا کوئی ایکسکیوز نہیں سننا کیسے بھی ان لوگوں کو پکڑو وہ پہلے بھی میرے گھر کے انسان پر حملہ کر چکے ہیں وہ دوبارہ ایسا نہیں کریں گے اس بات کی کیا گارنٹی ہے۔۔۔۔؟

سر آپ فکر نہ کرے ہم کیسے بھی ان لوگوں کو گرفتار کر لیں گے ہم پوری کوشش کر رہے ہیں آفیسر نے یقین دلاتے ہوئے کہا۔

تمہاری کوشش کی ایسی کی تیسی تم تو مجھے یہ بھی کہہ رہے تھے کہ وہ لوگ پولیس کی کسٹڈی سے نکل ہی نہیں سکتے کتنی ہوشیاری سے وہ لوگ رات کے اندھیرے میں وہاں سے نکل گئے اور تم کچھ بھی نہیں کر سکے مجھے بس اس بات کا جواب دو کہ تم کچھ کر سکتے ہو یا نہیں۔وہ غصے سے دھاڑتے ہوئے بولا

جی سر ہم آپ کی بات کو مکمل طور پر سمجھ رہے ہیں آپ کا غصہ بالکل جائز ہے لیکن ایسا کچھ ہو جائے گا یہ ہم نے کبھی نہیں سوچا تھا پلیز سر ہماری اس غلطی کو معاف کر دیں ہم ان مجرموں کو جلد ہی دوبارہ پکڑ لیں گے۔

تم لوگ کچھ نہیں کر سکتے کچھ بھی نہیں اب اس کیس کو مجھے میرے طریقے سے ہینڈل کرنا پڑے گا وہ غصے سے کہتا اپنا فون بند کر چکا تھا جب کہ اپنے سکیورٹی گارڈ سے کہہ کر اس نے اپنی سکیورٹی مزید ٹائٹ کروانے کا حکم جاری کر دیا تھا کہ ہیر کو وہ اب کسی بھی طرح کے خطرے میں نہیں ڈال سکتا۔

پہلے تو اسے لگا تھا کہ وہ لوگ معمولی ہیں جو اغواء کے کیس میں شامل ہیں۔اسے یہی لگا تھا کہ یہ چھوٹے موٹے مجرم ہیں وہ اغوا کے کیس کے سلسلے میں اسے لے کر جا رہے تھے لیکن پھر بعد میں ان کے لیے بڑے بڑے لوگوں کا فون آنا اور اس کیس میں سیاست کے بڑے بڑے لوگوں کی دلچسپی دکھانے کا مطلب یہ تھا کہ یہ کوئی عام لوگ نہیں ہیں بلکہ ان کا تعلق کسی مضبوط گینگ سے ہے۔

وہ کسی گینگ سے نہیں ڈرتا تھا لیکن اب بات معافیہ کی طرف جا رہی تھی ان لوگوں کا اتنی مضبوط سکیورٹی سے غائب ہو جانے کا مطلب یہی تھا کہ اس کے پیچھے کوئی بہت مضبوط ہاتھ ہے

۔

اور وہ ہیر کو کسی بڑے خطرے میں نہیں ڈالنا چاہتا تھا ۔اس کیس سے کہیں نہ کہیں ہیر کی زندگی جڑی ہوئی تھی وہ ہیر کو کسی طرح کی مصیبت میں نہیں ڈال سکتا تھا ۔

ابھی اسے اس ڈر سے نکلنے میں وقت لگ رہا تھا اور اگر اسے یہ پتہ چل جاتا کہ اس کے اغواء کار جیل سے باہر آزاد گھوم رہے ہیں تو وہ ایک بار پھر سے خوف کی زد میں آجائے گی ۔

اس لیے اس نے یہ بات سب سے چھپانے کا ارادہ کیا تھا ۔

ooooooo

ایام ہیر کی طرف سے ریلکس ہو گیا تھا وہ نوٹ کر رہا تھا کہ کچھ دنوں میں اس کی حالت سنبھل چکی تھی ۔

وہ اب روحی کے ساتھ باہر گھومتی تھی اور زیادہ تر وہ لوگ باغ میں ہی رہتی تھیں اسے باغ والی جگہ پسند تھی اور وہ اس چیز کو لے کر پر سکون تھا۔

لیکن اب اس کا سکون غرق ہو چکا تھا اگر یہ بات ہیر کو پتہ چلتی ہے تو وہ کبھی اتنی خوشی سے یہاں وہاں نہ گھوم پاتی ۔وہ ایک بار پھر سے اس ڈر کی ذد میں آجاتی اور وہ ایسا نہیں چاہتا تھا۔

حویلی سے باہر جانے کی غلطی اس نے اب تک نہیں کی تھی اور نہ ہی وہ ایسا کوئی ارادہ رکھتی تھی ۔تانیہ نے اسے بہت بار باہر چلنے کے لیے کہا بھی تھا لیکن وہ نہیں مانی۔

اور خود اس نے بھی اسے باہر جانے کے لیے نہیں کہا تھا کیونکہ باہر خطرہ تھا اور اب اس کا خطرہ مزید بڑھ چکا تھا وہ لوگ پولیس کی گرفت سے نکل چکے تھے وہ لوگ آزاد تھے اور اسی علاقے میں ہی تھے۔

اور کبھی بھی کسی بھی وقت ہیر پر حملہ کر سکتے تھے حویلی کے اندر کسی چیز کا ڈر نہیں تھا یہاں پر کوئی پرندہ بھی اس کی اجازت کے بنا پر نہیں مار سکتا تھا لیکن باہر کچھ بھی ہو سکتا تھا اسی لئے وہ خود بھی اب اس کو باہر بھیجنے کے حق میں نہیں تھا

oooooooo

بابا دانی آئے ام کھیتے ہیں۔دوشت نے آنکوں پل پتی بندی ہوی اے اول مدھے دھودلی ہے اول میں اپ تے پاش ہو۔۔۔۔۔۔۔۔

بابا آئیں نا ہم کھیلتے ہیں دوست نے آنکھوں پرپٹی باندھی ہوئی ہے اور وہ مجھے ڈھونڈ رہی ہے میں آپ کے پاس ہوں۔)

وہ مزے سے دیکھتے ہوئے بول رہی تھی جبکہ اس کے انداز پر وہ مسکرا دیا تھا وہ اسے اپنے ساتھ وہاں لے کر جانا چاہتی تھی لیکن اسے وہاں جانا عجیب لگ رہا تھا۔

اسے اپنی بیٹی کی یہ عادت بہت پسند تھی کہ وہ اس کی بات کو ایک ہی بار کہنے پر مان جاتی تھی۔اس نے ہیر کو چاچی کہنے سے منا کیا تو وہ اس کی یہ بات مان گئی تھی۔اس نے پوچھا تھا کہ وہ اسے چاچی کیوں نا کہے۔جس پر اس نے کہا تھا کیونکہ روحی کے بابا نہیں چاہتے۔بس اس کے بعد اس نے ہیر کو دوست کہنا شروع کر دیا تھا۔

وہ اس کے معصوم چہرے کو دیکھ رہا تھا جو اسے وہاں لے جانے کی ضد پر قائم تھی آخر مجبور ہو کر اس نے اپنے قدم اس طرف بڑھا دیے تھے جہاں وہ آنکھوں پر پٹی باندھے کبھی ادھر کبھی ادھر روحی کو آوازیں دے رہی تھی۔

ooooooo

کدھر ہو روحی جانو میں آپ کو نہیں ڈھونڈ پا رہی پلیز آپ مجھے آواز دو آئی پرومس یہ چیٹنگ بالکل بھی نہیں ہوگی بس میں آپ کی طرف آنے میں کامیاب ہو جاؤں گی وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی بولی تھی۔

اس کے کہنے پر روحی اس کا ہاتھ چھوڑ کر دوسری طرف بھاگ گئی تھی اس کے قدموں کی آواز پر وہ مسکرائی تھی کیونکہ وہ جان چکی تھی کہ روحی اسی طرف بھاگی ہے۔اپنی بیٹی کی چالاکی پر وہ بھی مسکرا دیا تھا۔

روحی کم از کم چھوٹی سی قہقہی ہی لگا دو تاکہ میں آسانی سے آپ تک پہنچ سکوں میری باری کب آئے گی۔وہ اداسی سے اسے بلیک میل کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔

اوتے می یاں ہوں۔(اوکے میں یہاں ہوں) اسے اپنے پیچھے سے آواز سنائی دی جب کہ وہ اپنے باپ کے ساتھ کھڑی اسے آواز دیتی پھر سے دوسری جانب بھاگ گئی تھی۔

اسے ان کا کھیل بہت دلچسپ لگ رہا تھا اس کی بیٹی ضرورت سے زیادہ ہوشیار تھی یا پھر یہ کھیل کھیلا ہی اسی طریقے سے جاتا تھا اس نے یہ گیم کبھی بھی نہیں کھیلی تھی۔

وہ مکمل طور پر انجان تھا ان سب چیزوں سے شاید یہی وجہ تھی کہ اسے کافی دلچسپی محسوس ہو رہی تھی۔اس کی بیٹی کی بھی یہ فیورٹ گیم تھی ورنہ باقی کھیل تو وہ کھیل کھیل میں ہی بھول جایا کرتی تھی۔

وہ بہت دلچسپی سے انہیں دیکھ رہا تھا وہ آنکھوں پر پٹی باندھے اس کی طرف آرہی تھی۔اس نے پیچھے ہٹنے کی یا بھاگنے کی کوشش نہ کی تھی وہ تو بس اپنے سینے پر اس کے نازک سے ہاتھ کا لمس محسوس کر رہا تھا۔

پکڑ لیا پکڑ لیا میں نے روحی کو پکڑ لیا دیکھا اتنا بھی مشکل نہیں تھا آپ کو پکڑنا آپ چاہے کتنا ہی دور کیوں نہ بھاگ جائیں لیکن آپ اتنی لمبی کیسے ہو گئی اچھا تو میرے سامنے تانیہ کھڑی ہے لیکن یہ تم بھی اتنی لمبی نہیں تھی اور اتنے سخت بازو

وہ اپنی ہی روانی میں بولے جا رہی تھی جب کہ وہ اپنے بے حد قریب اس کے ہونٹوں کی حرکت کو دیکھ رہا تھا۔

جب پیچھے سے اسے اپنی بیٹی کی کھلکھلاہٹ کی آواز سنائی دی وہ ناچتے ہوئے تالیاں بجاتے اس کا مذاق اڑا رہی تھی۔

ہاہاہا بابا دانی پھڑے دے اب بابادانی انکوں پل پٹی باندھے دے(ہاہاہا بابا پکڑے گئے اب بابا جانی آنکھوں پر پٹی باندھے گے) وہ جانتا بھی نہیں تھا کہ روحی اسے بھی اپنے اس کھیل میں شامل کر چکی تھی جب کہ اس کی آواز سن کر ہیر نے فٹافٹ اپنی آنکھوں سے پٹی ہٹائی تھی۔

میں صرف کھڑا تھا مجھے روحی یہاں زبردستی کھینچ لائی نہ جانے کیوں اس نے وضاحت دی تھی جب کہ وہ اس سے دور ہٹ کر کھڑی ہو گئی تھی۔

مجھے یہ کھیل نہیں آتا اور نہ میں یوں آنکھوں پر پٹی باندھ کر اپنی چیٹر بیٹی کو ڈھونڈ سکتا ہوں۔اس کی بات پر ہیر کے لبوں پر مسکراہٹ آگئی تھی۔

تلو تلو دوشت اب بابادانی تی انکوں پل پتی باندھ دو (چلو چلو دوست اب بابا جانی کی آنکھوں پر پٹی باندھ دو) وہ اتنی آسانی سے اسے بخشنے کا ارادہ نہیں رکھتی تھی جبکہ وہ نہیں نہیں کرتا رہ گیا۔

نی دوشت نے اپ توپڑاا اے اب رول کے حشاب شے اپ تی بالی اے تلو تلو آپ تو ہمیں پتلنا پلے دا تلو تلو (نہیں دوست نے آپ کو پکڑا ہے اب روز کے حساب سے آپ کی باری ہے آپ کو ہمیں پکڑنا پڑے گا چلو چلو) وہ اسے یہاں سے جانے کی اجازت نہیں دینے والی تھی جبکہ اس کی ضد پر مجبور ہو کر نیچے زمین پر بیٹھ گیا تھا۔

ہیر تو پیچھے ہٹ کر کھڑی ہو گئی تھی وہ ٹیری میڑی جیسے باندھ سکتی تھی اس کی آنکھوں میں باندھی تھی۔ ایام کو اپنی بیٹی کے پٹی باندھنے کا اسٹائل پسند آیا تھا وہ آسانی سے سب کچھ دیکھ پا رہا تھا۔ہیر کو بھی اس کی پٹی دیکھ کر ہنسی آئی تھی۔

دوشت بابا تو دیکتا ہے شب کتھ اپ پتی باندو (دوست بابا کو دیکھتا ہے سب کچھ آپ باندھو) اسے جلدی احساس ہو گیا تھا کہ وہ اس کام کو نہیں کر پا رہی اسی لیے اس نے اسے پکارا تھا۔۔

ارے روحی مجھے صرف تھوڑا تھوڑا دکھتا ہے اتنا الاوڈ ہوتا ہے۔اس نے اسے نیا رول سمجھنا چاہا تھا جس پر اس نے ہیر کو دیکھا۔

ہیر نے فورا نفی میں سر ہلایا۔وہ اپنی بیٹی کو چیٹر کہہ رہا تھا اور خود نئے رولز بنا رہا تھا۔

نی اشا نہ ہوتا (نہیں ایسا نہیں ہوتا) وہ منہ کے ڈائزین بناتی اسے گھورتے ہوئے بولی۔ہیر کو تو بے ساختہ اس پر پیار آیا تھا۔

جی آئیں دوست صاجبہ باندھیے ورنہ نہ تو یہ آپ کو یہاں سے جانے دے گی اور نہ ہی مجھے اسے اتنی دیر خاموشی سے روحی کے ساتھ اشاروں میں باتیں کرتے تو وہ کب سے نوٹ کر رہا تھا ۔ وہ خود ہی آگے آتے ہوئے بولا۔

ہیر نے ہاں میں سر ہلا کر فورا ہی اس کے پیچھے جاتے ہوئے اس کی آنکھوں پر پٹی باندھی تھی لیکن اس کی ہائٹ کافی زیادہ تھی ۔ہیر اسے کہہ نہیں پا رہی تھی کہ وہ تھوڑا سا جھک جائے لیکن شاید وہ خود ہی سمجھ گیا۔

اسے جھکنا پڑا تھا لیکن شاید یہ جھکاؤ اس کے لئے برا نہیں تھا وہ اس کے سامنے جھکا مسکرا رہا تھا جب کہ وہ مضبوطی سے اس کی آنکھوں پر پٹی باندھ چکی تھی چیٹنگ کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔اس کی اتنی مضبوطی سے پٹی باندھنے پر وہ مسکرا دیا تھا۔اس کی بیٹی اور اس کی دوست کے کھیل کے اصول کافی سخت تھے

اور اب پھر روحی بھاگ رہی تھی جب کہ وہ کچھ فاصلے پر جا کر وہی رکھے بینچ پر بیٹھ گئی تھی ۔اسے ایام کے ساتھ کھیلنے مین دلچسپی نا تھا وہ تو صرف روحی کو خوش کرنا چاہتی تھی۔

دوشت آو نا مجا آلا اے(دوست او نہ مزا آرہا ہے)وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی ۔

نہیں دوست آپ کھیلو میں تھک گئی ہوں اب میں تھوڑی دیر یہاں بیٹھوں گی تب تک آپ اپنے بابا جانی کے ساتھ کھیلو وہ پیار سے اسے سمجھاتے ہوئے بولی تو وہ بھاگ کر اپنے بابا جانی کے ساتھ کھیلنے میں مصروف ہو گئی۔

وہ دور بیٹھی انہیں دیکھ رہی تھی۔وہ اس کے بے حد قریب کھڑا تھا وہ اس کی پرفیوم سے بھی اندازہ نہ لگا سکی کہ وہ تانیہ نہیں بلکہ ایام ہے۔وہ کوئی بچی یا لڑکی نہیں بلکہ کوئی مرد ہے وہ کتنی پاگل تھی پتا نہیں اب یہ آدمی اس کے بارے میں کیا سوچ رہا ہوگا۔

وہ نہ چاہتے ہوئے بھی اس کے بارے میں سوچنے لگی تھی۔

روحی نے اچانک اسے چاچی کہنا چھوڑ دیا تھا اسے عجیب تو لگا لیکن تانیہ نے کہا کہ اس نے روحی کو بولا تھا کہ ہیر اس کی اور روحی کی دوست ہے جس پر روحی نے اسے دوست کہنا شروع کر دیا ہے۔اس کے پیچھے کی وجہ یہ ہے کہ روحی چاہتی ہے کہ وہ صرف روحی کی دوست بنے تانیہ کی نہیں۔

وہ اپنی ہی سوچوں میں انہیں دیکھ رہی تھی۔

ایام جی سمجھ گئے ہوں گے کہ میں غلط فہمی کے تحت ان کے پاس آ گئی ہوں میرا نہیں خیال کہ وہ میرے بارے میں کچھ غلط سوچ رہے ہوں گے وہ اپنی ہی سوچ میں مصروف تھی جب تانیہ بھی اس کے پاس ہی آ کر بیٹھ گئی۔

وہ تانیہ سے باتوں میں مصروف ہو گئی تھی جو روحی کی حرکتوں کو دیکھ کر ہنس رہی تھیں وہ کسی طرح سے ایام کے ہاتھ نہیں آ رہی تھی اور ایام اس گیم میں بری طرح سے پھنس چکا تھا۔

اور پھر آخر کار اس کا موبائل فون بجنے لگا تبھی جا کر اس نے تھوڑا سکون کا سانس لیا ۔

اور اپنا موبائل لے کر ایک طرف آگیا کیونکہ اس کے فون پر سعد کی کال آرہی تھی وہ اس کے سامنے بھی سعد سے بات کر سکتا تھا لیکن یقینا وہ دونوں آپس میں باتیں کرتے ہیں رہے ہوں گے یہ سوچ کر وہ تھوڑا سائیڈ پر آگیا ۔

جبکہ روحی ان دونوں کے بیچ آکر بیٹھ گئی تھی۔وہ تانیہ سے بات کرتی روحی اپنے ننھے ننھے ہاتھوں سے اس کا چہرا اتھام کر اپنی طرف کر لیتی تھی۔تانیہ تو اس کی حرکتوں پر ہنستی جا رہی تھی۔جبکہ ہیر اب پریشان ہونے لگی تھی۔

روحی کو اس کی عادت ہوتی جا رہی تھی۔وہ ڈیڑھ سال کی معصوم بچی اسے بہت زیادہ چاہنے لگی تھی اور جب وہ یہاں سے چلی جائے گی تو کیا روحی کے لیے کوئی مشکل پیش نہیں آئے گی۔اس کے دماغ میں پتا نہیں کیوں روحی کو لے کر یہ سوچ آئی تھی۔

oooooo

اسلام علیکم لالہ کیسے ہیں آپ خیریت تو ہے نا ۔سعد نے اس کے فون اٹھاتے ہی کہا

وعلیکم السلام الحمداللہ میں بالکل ٹھیک ہوں تم سناؤ کب تک آرہے ہو واپس ہیر سے بات ہوتی رہتی ہے تمہاری ۔۔۔۔۔؟ وہ صوفے پر بیٹھ کر اس سے سوال کرنے لگا ۔

نہیں ہیر سے میری بات نہیں ہو سکی کچھ دنوں سے آج فون کروں گا وقت ہی نہیں مل رہا تھا اسے فون کرنے کا اس نے بات گول مول کی تھی کیونکہ ہیر کا سوال یہ تھا کہ وہ کب تک واپس

آئے گا اور اس کی پرابلم کیا ہے ہیر جاننا چاہتی تھی کہ آخر اس کے ساتھ کیا مسئلہ ہے اور وہ اپنا مسئلہ اس کے کے ساتھ شئیر نہیں کر سکتا تھا اسی لیے اس نے اسے کال کرنا ہی چھوڑ دیا تھا ۔

میں آپ سے پوچھنا چاہتا تھا کہ ہیر پر دوبارہ تو کسی نے حملہ نہیں کیا نا میرا مطلب ہے کہ دوبارہ کسی نے اس طرح کی کوئی حرکت تو نہیں کی ۔

میں جانتا ہوں میری وجہ سے آپ بھی بہت بڑی پرابلم میں پھنس گئے ہیں لیکن میں بہت مجبور ہوں میں بہت جلد واپس آنے کی کوشش کروں گا ۔وہ یقین دلا رہا تھا ۔لیکن اس کا انداز کافی ڈرا ہوا تھا وہ کسی چیز سے خوف زدا تھا۔

نہیں نہیں سعد ایسا کچھ بھی نہیں ہے ہیر پر دوبارہ کسی نے حملہ نہیں کیا وہ گھر کے اندر ہے اور بالکل محفوظ ہے میں نے سیکیورٹی بھی ٹائٹ کر دی ہے وہ بلکل ٹھیک ہے تم آرام سکون سے اپنا کام ختم کر کے واپس آجاؤ ۔اس کا ہیر کی فکر کرنا اسے نجانے کیوں برا لگا تھا لیکن خود کو کنٹرول کرتے اس نے تفصیل سے جواب دیا

مجھے آپ پر پورا یقین ہے لیکن اب ڈر بھی لگتا ہے پتا نہیں ان لوگوں کا کیا مقصد تھا میری عزت آپ کے پاس ہے لالا ۔وہ بہت عاجزی سے بولا

جب تک ہیر یہاں پر ہے وہ بالکل ٹھیک رہے گی اس کی طرف سے تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں اس نے اسے پورا یقین دلایا تھا ۔

تھینک یو سو مچ لالا ہیر کو گھر سے باہر مت نکلنے دیجئے گا نہ جانے وہ لوگ کون ہیں ہو سکتا ہے وہ دوبارہ یہ حرکت کرنے کی کوشش کریں اس نے اپنا ڈر چھپاتے ہوئے کہا تھا جب کہ ایام اس کے

ڈر کو اس کی محبت سمجھ کر اسے دلاسہ دینے لگا تھا کہ دوبارہ اگر ایسا ہوا بھی تو ایام ہیر کو کچھ نہیں ہونے دے گا۔

oooooooo

سر ہمیں کسی بھی طرح اس لڑکی کو اس حویلی سے باہر نکالنا ہوگا اس حویلی کی سکیورٹی کافی زیادہ ٹائٹ ہے جب تک وہ لڑکی خود باہر نہیں نکلتی تب تک ہم لوگ حملہ نہیں کر سکتے۔

یہ ہمارے لئے بہت مشکل ہو گیا ہے وہ آدمی کافی زیادہ پاور میں ہے۔اس کا تعلق بہت پاور فل سیاسی پارٹی سے ہے۔ وہ اتنی آسانی سے اپنے گھر آئے مہمان کو خطرے میں نہیں آنے دے گا

۔

مجھے سمجھ میں نہیں آرہا ایام سکندر کے ساتھ اس لڑکی کی رشتہ داری کیا ہے وہ کیوں اسے بچا رہا ہے۔۔۔۔؟

وہ ہمارے راستے میں آگیا اور پاگلوں کی طرح مجھے مارنے لگا سر اس نے تو میری حالت خراب کر دی تھی اتنے زور کے مکے تو مجھے پولیس والوں نے نہیں مارے جتنی زور سے اس نے مجھے مارا ہے۔ اگر وہ پولیس والے اسے نہ پکڑتے تو وہ مجھے جان سے مار ڈالتا

ہمیں اس لڑکی کو آپ تک پہنچانے کے لیے سب سے پہلے اس گھر سے نکالنا ہوگا جب تک وہ ایام سکندر کے گھر سے نہیں نکلتی ہم کچھ بھی نہیں کر پائیں گے۔

تو وہ اس گھر سے کیسے نکلے گی اس لڑکی کے ساتھ اس کا کوئی رشتہ نہیں ہے یہ لڑکی کسی سعد نامی آدمی کے نکاح میں ہے۔وہ سعد کی بیوی ہے

ایام سکندر کے ساتھ اس کا کوئی بھی تعلق ہونا ممکن ہی نہیں ہے اس لڑکی کا تعلق سیدھے سیدھے سعد نامی بندے سے ہے اور یہی لڑکی اس آدمی کی کمزوری ہے۔

اس آدمی کی کمزوری کو استعمال کرنے کے لئے ہمیں وہ لڑکی چاہیے ہر قیمت پر تم لوگ کس طرح سے اسے یہاں لے کر آتے ہو یہ تم لوگوں کی ذمہ داری ہے لیکن وہ لڑکی مجھے کسی بھی قیمت پر چاہیے۔اس کا باس غصے سے بولا

سر وہ لڑکی تب ہمارے ہاتھ آئے گی جب اس گھر سے نکلے گی وہ حویلی سے نکل ہی نہیں رہی ہم چوبیس گھنٹے اس پر نظر رکھے ہوئے ہیں لیکن کسی بھی طریقے سے ہم اس گھر کے اندر نہیں گھس پا رہے۔

کیوں کہ سیکورٹی بہت زیادہ ٹائٹ ہے کوئی راستہ نہیں ہے ایام سکندر کے گھر کے اندر جانے کا حویلی پوری طرح سے محفوظ ہے چاروں طرف گارڈز کھڑے ہیں۔وہ بھی 24 گھنٹے کی سروس پر ہمیں کوئی راستہ نہیں مل رہا جس سے ہم اندر جا سکیں سر بس ایک بار وہ لڑکی نظر آ گئی تو ہم کسی بھی طریقے سے اسے آپ تک لے آنے میں کامیاب ہو جائیں گے بس وہ ایک بار اس گھر سے باہر نکل آئے۔

کوئی تو طریقہ ہو گا ہی نا اسے اس گھر سے نکالنے کا کچھ بھی کرو لیکن اسے یہاں لے کر آؤ وہ لڑکی ہمارے دشمن کی کمزوری ہے اور دشمن کی کمزوری کو استعمال کر کے ہی ہم اپنے مقصد میں کامیاب ہو پائیں گے اس کا انداز انہیں بہت کچھ جتلا گیا تھا

oooooo

ہائے اللہ مرگئی امی فون کان سے لگائے اپنی بھابھی کے کال آنے پر خوش ہو رہی تھیں۔جب ان کے بیٹے نے بتایا کہ کل رات سے ان کا بھائی ہارٹ اٹیک کی وجہ سے ہسپتال میں داخل ہے حالت بہت نازک ہے۔

ڈاکٹر نے امید چھوڑ دی ہے۔ آخری بار آکر اپنے بھائی کی طرف سے ملنے والی خبر سے ان کی حالت ہی خراب ہونے لگی تھی اتنی بری خبر سن کر وہ دل تھام چکی تھیں۔ ان کا ایک ہی بھائی تھا جس کے بارے میں یہ خبر سن کر بہت تکلیف میں تھیں

اللہ پاک میرے بھائی کو زندگی دے اسے کچھ بھی نہ ہو وہ بہت زیادہ روتے ہوئے بول رہی تھیں۔جب ہیر آکر ان کے پاس آکر بیٹھی اور انہیں سہارا دینے لگی

ہاں ہاں بھابھی میں آجاؤں گی آپ فکر نہ کریں میں وقت پر پہنچنے کی کوشش کروں گی میں ایسا کروں گی کہ آج رات ہی یہاں سے نکل جاؤں گی اللہ پاک میرے بھائی کو لمبی زندگی دے

اس پر آئی ہر مصیبت کو ٹال دے وہ اپنے بھائی کے لیے ڈھیروں دعائیں مانگتے ہوئے فون پر کہہ رہی تھیں جبکہ ہیر ان کے پاس ہی بیٹھی ان کے کچھ کہنے کی منتظر تھی فون بند کرتے ہوئے وہ اس کی طرف متوجہ ہو گئی تھی۔

ہیر رات کو سعد کے ماموں کو ہارٹ اٹیک ہوا ہے وہ ہسپتال میں داخل ہیں ڈاکٹر نے کوئی اچھی امید نہیں دی اللہ پاک میرے بھائی کو زندگی دے اسے کچھ بھی نہ ہو مجھے اس سے ملنے جانا ہو گا۔

جی جی امی آپ ضرور جائیں ہم چلیں گے میں ابھی اپنا سامان تیار کرتی ہوں آپ پلیز گھبرائیے نہیں انہیں کچھ نہیں ہو گا اللہ پاک ان کی زندگی میں برکت ڈالے ان کے لئے آسانیاں پیدا کرے

وہ اپنی طرف سے انہیں دلاسہ دیتے ہوئے کہہ رہی تھی لیکن وہ اس کے ساتھ جانے کا سن کر اور بھی زیادہ پریشان ہو گئی تھیں۔

نہیں نہیں تو نہیں جائے گی میں اکیلے جاؤں گی ہیر تیرا یہاں سے نکلنا ٹھیک نہیں ہے تو اس چار دیواری کے اندر محفوظ ہے تو یہیں پر رہے گی جب تک سعد واپس پاکستان نہیں آجاتا تو یہاں سے کہیں نہیں جائے گی اور میں بھی زیادہ دن نہیں رہوں گی اللہ پاک خیریت کرے میرے بھائی کے ٹھیک ہوتے ہی میں واپس آجاؤں گی میری جان تو یہیں پر رک

وہ اسے بے حد پیار سے سمجھا رہی تھیں

لیکن اپنی کی زندگی کی خاطر وہ اتنے مشکل وقت میں اپنی ساس کا ساتھ چھوڑ نہیں سکتی تھی

نہیں امی وہاں آپ کو میری ضرورت ہوگی میں ہرگز آپ کو تنہا نہیں چھوڑ سکتی مجھے آپ کے ساتھ آنا ہوگا وہ انہیں سمجھاتے ہوئے بول رہی تھی۔

نہیں نہیں میں اپنا خیال رکھ لوں گی تو یہاں اپنا خیال رکھ تو یہاں پر محفوظ ہے میں تجھے کسی خطرے میں نہیں ڈال سکتی میری جان سمجھنے کی کوشش کر اس چار دیواری کے اندر تو محفوظ ہے یہاں ہزار طرح کے گارڈ تھے تیری رکھوالی کے لیے وہاں میں بوڑھی جان تجھے کیا سنبھالوں گی اگر پھر سے کسی نے تجھ پر حملہ کر دیا تو۔۔۔۔۔؟

ماشاءاللہ سے تو بہت خوبصورت ہے اور ہو سکتا ہے کہ یہ جو تجھے اغوا کرنے کی کوشش کی گئی ہے دوبارہ کی جائے۔

کیا تو نے خبروں میں کبھی نہیں سنا کہ کس طرح خوبصورت لڑکیوں کو اغوا کر کے دوسرے ملک جا کر بیچا جاتا ہے اور ان کی زندگی برباد کر دی جاتی ہے میں تجھے اپنے ساتھ لے کر ہرگز نہیں جاؤں گی۔

جب تک تیرا مضبوط صائیبان تیرے پاس واپس آنہیں آجاتا تب تک تو میرے ساتھ کہیں نہیں جائے گی تو یہی اسی گھر میں رہے گی۔

اور میں بھی جلدی واپس آجاؤں گی تو گھبرا مت یہاں تو اکیلی تھوڑی ہے روحی ہے تانیہ ہے ایام ہے تیرا خیال رکھنے کے لیے وہ اسے اپنے ساتھ لگائے پیار سے سمجھا رہی تھیں جب کہ وہ کچھ بھی بول نہیں پائی وہ یہ بھی نہیں کہہ پائی کہ اسے کسی انجان مرد کے ساتھ اس کے گھر میں رہنا عجیب لگ رہا تھا۔

لیکن اس نے ایام میں کوئی بری عادت نہیں دیکھی تھی بہت اچھا انسان تھا تعریف کے قابل تھا وہ اس کے بارے میں کچھ غلط سوچ کر خود کو شرمندگی میں نہیں رہ سکتی تھی

آخر کار وہ انہیں اکیلے بھیجنے کے لیے راضی ہو گئی تھی

ooooooo

جی میں نے بھی سنا کہ آپ کے بھائی کو رات کو ہارٹ اٹیک ہوا ہے مجھے بہت افسوس ہوا یہ جان کر اب میں نے آپ کی تیاری کروا دی ہے میرا ڈرائیور آپ کو گھر تک چھوڑ کر آئے گا

ٹرین کی ٹکٹ بک نہیں کروائی میں نے میں آپ پر بھی کسی طرح کا کوئی خطرہ نہیں آنے دے سکتا اسی لئے واجد آپ کو گھر تک چھوڑ کر واپس آئے گا اگر آپ واپس آنا چاہیں تو اس کے ساتھ ہی آجائیے گا اور ہیر کی فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے وہ یہاں بالکل محفوظ ہے۔

جب تک وہ یہاں رہے گی کوئی بھی اسے کچھ بھی نہیں کر پائے گا۔یہ میری ذمہ داری ہے اور سچ کہوں تو سعد نے بھی مجھے فون کر کے یہی کہا ہے کہ ہیر کو گھر سے باہر نہ نکالا جائے تب تک تو ہرگز نہیں جب تک ان لوگوں کے بارے میں سب کچھ پتہ نہیں چل جاتا۔

اور ہیر آپ کو بھی پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے آپ جب تک چاہے اس گھر میں آرام سکون سے رہ سکتی ہیں اگر آپ کو کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو مس تانیہ ہر وقت آپ کے ساتھ ہوتی ہیں اور پھر یہاں آپ کو خوش رکھنے کے لئے روحی ہے نہ

آپ کی دوست آپ کو بور تو ہرگز نہیں ہونے دیتی ہوگی۔اس نے روحی کی طرف اشارہ کیا تو وہ مسکرا دی تھی وہ سمجھ چکا تھا کہ اسے اکیلے یہاں رہنے میں اچھا محسوس نہیں ہو رہا۔

اسی لیے اس نے مس تانیہ کو چند دن کے لئے یہی اسی گھر میں رہنے کے لیے کہہ دیا تھا تانیہ کو کوئی مسئلہ نہیں تھا وہ ویسے بھی ساڑھے دس بجے کے بعد ہی گھر جاتی تھی۔

وہ اس کے ساتھ گھر میں رہنے کے لیے بھی تیار ہو گئی تھی اسے اس پر کسی طرح کا کوئی ڈاوٹ نہیں تھا لیکن پھر بھی وہ اپنی طرف سے حفاظتی اقدامات کر رہا تھا تو اس نے بھی کچھ نہیں کہا تھا بلکہ اسے یہ جان کر خوشی ہو رہی تھی کہ وہ اس کی پرابلم کو سمجھ رہا ہے۔

Urdu Novels Ghar

امی کل صبح یہاں سے نکلنے والی تھیں۔ ڈرائیور خود ہی انہیں گھر تک چھوڑ کر آنے والا تھا وہ ان کا سارا سامان تیار کر چکی تھی ۔

اور دعا مانگ رہی تھ کہ ماموں جلد سے جلد ٹھیک ہوجائیں اور وہ واپس یہاں آجائیں کیونکہ سعد کی اجازت کے بنا وہ کہیں بھی نہیں جا سکتی تھی اور سعد کا یہی کہنا تھا کہ وہ اسی گھر میں رہے گی ۔ امی کا اگر جانا ضروری نہ ہوتا تو یقینا وہ بھی اسے چھوڑ کر کہیں نہیں جاتیں لیکن ان کا جانا بہت ضروری ہو گیا تھا اس لیے اس نے اس معاملے میں کچھ بھی نہیں کہا تھا

ooooooo

صبح ہوتے ہی امی اپنی جانے کی تیاری مکمل کر چکی تھیں اسے ہزاروں ہدایت دینے کے بعد آخر وہ ڈرائیور کے ساتھ جانے لگیں

وہ بھی انہیں اپنا خیال رکھنے کا کہتی انہیں الوداع کہہ چکی تھی ان کے جاتے ہی روحی اس کے ساتھ کھیلنے میں مصروف ہو گئی

اس نے ایک ایک کرکے آج اسے پورا گھر دکھایا تھا ایک ایک کمرا اندر سے سارے کمرے ایک جیسے دیکھتے تھے اور کچھ کمروں کی بناوٹ تو بالکل ایک جیسی تھی ۔

لیکن یہ الگ بات ہے کہ اس رات کے بعد وہ کوئی بھی غلطی نہیں کرتی تھی وہ اپنے روم میں جانے سے پہلے بھی ایک دفعہ تانیہ سے احتیاطی پوچھ لیتی تھی کہ اس کا کمرا کون سا والا ہے ۔

اس نے امی سے کہا تھا کہ وہاں پہنچتے ہی اسے فون کرے اس نے اپنا موبائل چارج پر لگایا اور پھر سارا دن روحی کے ساتھ اس محل نما گھر میں ادھر سے ادھر گھومتی رہی

جب تک تانیہ اپنا کام ختم کرتی تب تک وہ پورا گھر دیکھ چکی تھی اور اب وہ تینوں بیٹھ کر روحی کی فیورٹ پرنسز مووی دیکھ رہیں تھیں ۔

کیوں کہ وہ اسے بھی کافی زیادہ پسند آرہی تھی لیکن تانیہ کو شاید اس میں کچھ زیادہ انٹرسٹ نہیں تھا لیکن روحی کی خاطر بیٹھے وہ دیکھتے ہوئے تبصرہ کر رہی تھی کیونکہ اس کی میڈم روحی چاہتی تھی کہ ایسا کیا جائے ۔

کبھی کبھی اسے تانیہ پر ترس آتا تھا اکثر وہ روحی کی الٹی سیدھی حرکتوں سے تنگ بھی آجاتی تھی لیکن مجبوری تھی کہ وہ اسے غصہ نہیں کر سکتی تھی اسے ڈانٹ نہیں سکتی تھی ۔

کیونکہ اس معاملے میں ایام بہت زیادہ سٹریکٹ تھا وہ کسی کو بھی روحی پر چلانے کی اجازت نہیں دیتا تھا ہے یہ نوکر تھے اپنی تنخواہ لیتے تھے ۔اور روحی کی ہر چیز برداشت کرنا ان کا کام تھا ۔

لیکن بے شک اسے کتنی ہی تنخواہ کیوں نہ ملتی ہو لیکن کچھ چیزیں بچوں کی مائیں ہی برداشت کرتی ہیں ۔

مگر روحی کی ماں نہیں تھی اس کی ساری ذمہ داری ان ملازموں پر تھی ہاں لیکن یہ الگ بات تھی کہ اگر وہ تھوڑا بہت تنگ کرتی تھی تو وہ ہر کسی سے بہت پیار بھی کرتی تھی وہ بہت اچھی بچی تھی ساری ضدیں شراتیں صرف اپنے بابا سے ہی کرتی تھی جو اس کی ہر ضد پوری کرتے تھے ۔

روحی سب کے ساتھ بہت پیار سے رہتی تھی وہ ان سب کو اپنی فیملی سمجھتی تھی ۔اس معصوم سی بچی کو پتہ ہی نہیں تھا کہ نوکر یا ملازم کسے کہتے ہیں شاید یہی وجہ تھی کہ سب اسے بھی بہت پیار سے محبت سے رکھتے تھے ۔

تانیہ کبھی کبھی اس کے ساتھ کھیلتے ہوئے تھک جاتی تھی اور اسے انکار کر دیتی تھی مزید نہ کھیلنے کا جس پر وہ ضد کرتی تھی اور وہ اس کی ضد پر اسے ڈانٹ نہیں سکتی تھی کیونکہ وہ اس کی ماں نہیں تھی۔

اگر اس کی ماں ہوتی تو یقینا وہ ضدی ہرگز نہیں ہوتی۔آج اس کی ساری سوچیں روحی کی طرف آ گئی تھی اس کی زندگی میں کسی چیز کی کمی تو نہیں تھی سوائے اس کی ماں کے اور اس کمی کے ساتھ اس میں بہت ساری ایسی عادات تھیں جو اتنی چھوٹی بچی میں نہیں ہونی چاہیے۔

اسے پتہ نہ تھا شاید اس کی ماں اسے پیدا کر کے چھوڑ گئی تھی یقینا ایام کی طلاق ہو چکی تھی۔تبھی اپنی بیٹی کو اکیلے پال رہا تھا لیکن وہ اپنی بیٹی کو جائز ناجائز کی تمیز نہیں سکھا رہا تھا۔

صرف اس کی ہر ضد کو پوری کر رہا تھا اس کی ہر خواہش اس کے کہنے سے پہلے اس کے سامنے حاضر کر رہا تھا شاید وہ اپنی طرف سے بیسٹ فادر بن رہا تھا لیکن شاید ان سب چیزوں کی وجہ سے اس کی معصوم سی بیٹی بگڑ رہی تھی

۔

ہاں شاید وہ اسے بگاڑ رہا تھا وہ اس طرح بیسٹ فادر تو رہا تھا لیکن اس کی بیٹی شاید بیسٹ ڈوٹر نہ بن پاتی

کیا ہوا کن سوچوں میں لگ گئی ہو مووی دیکھو نا اسے کافی دیر خاموش پا کر تانیہ نے کہا تھا ان دونوں میں آپ جناب کا تکلف اب ختم ہو چکا تھا وہ دونوں اچھی نہیں بلکہ بہت اچھی دوست بن چکی تھی۔

ہاں دیکھ رہی ہوں اچھی مووی ہے مجھے اس طرح کی فلمیں کافی زیادہ پسند ہیں اس نے مسکراتے ہوئے بتایا تھا۔

کیا سچ میں مجھے ایسی فلمیں بالکل پسند نہیں ہیں بچوں والی فلمیں جس میں لوجک کچھ بھی نہیں سب جھوٹ مجھے رییلٹی والی فلمیں پسند ہیں ۔اس طرح کی فلمیں مجھے بور کر دیتی ہیں

تانیہ نے پوری ایمانداری سے بتایا تھا جب کہ اس کی حالت سے وہ یہ ساری بات پہلے ہی سمجھ گئی تھی۔

تمہاری شکل دیکھ کر ویسے بھی میں اندازہ لگا چکی ہوں تم ایسا کرو اپنے موبائل پر انجوائے کرو تب تک میں اور روحی مووی دیکھتے ہیں۔

ارے نہیں سر نے روحی کو اکیلے چھوڑنے کے لئے منع کیا ہے اس کے پاس رہنا ہے ہمیشہ ہر وقت وہ منہ بناتے ہوئے بولی۔

ارے یار تم بھی نہ میں ہوں نہ اس کے پاس تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں جب اسے کسی چیز کی ضرورت ہوگی میں تمہیں بتا دوں گی ویسے بھی روحی کے لیے ایک ہی بیسٹ فرینڈ کافی ہے۔

تم جاؤ جاکر اپنے طریقے سے انجوائے کرو میں اور روحی یہاں انجوائے کرلیں گے ایک دوسرے کے ساتھ اس نے مسکراتے ہوئے اسے کہا تھا جبکہ روحی اپنی فلم میں اتنی زیادہ بزی تھی کہ اسے کوئی انٹرسٹ ہی نہیں تھا ان دونوں کی باتوں میں۔

اور تانیہ بھی روحی کو اس کے پاس چھوڑتی خود کچن میں آکر اپنے موبائل فون پر مصروف ہو گئی تھی

oooooo

اس نے اندر قدم رکھا تو اسے روحی اور ہیر کے قہقوں کی آواز سنائی دی ۔

وہ دونوں شاید مووی کا کوئی سین دیکھ کر ہنس رہی تھیں۔اس کی بیٹی اس وقت اس کی گود میں بیٹھی مسلسل ہنس رہی تھی شاید کوئی فنی سین چل رہا تھا پھر بھی اس سین کو کافی زیادہ مزے سے دیکھ رہی تھی ۔

بہت مکمل سا منظر تھا جیسے دو ماں بیٹیاں ایک دوسرے کے پاس بیٹھی لمحات کو انجوائے کر رہی ہوں وہ کتنی ہی دیر ان دونوں کو یوں ہی کھڑے دیکھتا رہا تھا

۔

پھر اچانک اس کے دماغ میں ایک عجیب سا خیال آیا

تانیہ کہاں تھی ۔۔۔۔؟اس نے تو تانیہ کو ہر وقت اپنی بیٹی کے آس پاس رہنے کے لئے کہا تھا وہ تانیہ سے کہتا تھا کہ وہ روحی کو اس بات کا احساس دلایا کرے کہ وہ صرف ایک ملازمہ ہے اور اپنا کام کر رہی ہے ۔

لیکن وہ ہیر کو نہیں کہہ سکتا تھا کہ وہ اسے یہ احساس دلائے کہ وہ یہاں صرف ایک مہمان ہے اور واپس چلی جائے گی وہ نوٹ کر رہا تھا کہ روحی اس کے بہت قریب آتی جا رہی ہے۔

اس کا سارا وقت روحی کے ساتھ گزرتا تھا وہ 24 گھنٹے اس کے آس پاس رہتی تھی اور اب تو روحی کی ساری باتوں میں بھی ہیر ہوتی تھی

وہ اسے بتاتا رہتا تھا کہ ہیر چلی جائے گی وہ مہمان ہے کچھ دن میں اس نے واپس اپنے گھر چلے جانا ہے اس کے ساتھ زیادہ وقت نہ گزارا کرے۔ لیکن نہیں وہ اپنی بیٹی کو مجبور بھی نہیں کر سکتا تھا اس کی بیٹی کو ہیر کا ساتھ پسند تھا۔

وہ ہر وقت اس کے ساتھ رہنا چاہتی تھی یہاں تک کہ دو تین دفعہ تو وہ یہ بھی کہہ چکی تھی کہ ہم ہیر کو واپس اس کے گھر نہیں بھیجیں گے ہمیشہ کے لئے اپنے گھر میں رکھ لیں گے

کچھ دن پہلے تانیہ نے اس سے کہا تھا کہ آپ کو ماما مل سکتی ہے جب آپ کے بابا شادی کریں گے اس نے اپنے باپ کو یہ تک کہہ دیا تھا کہ وہ ہیر سے شادی کر کے اسے اس کی ممی بنا ڈالے۔

اور اس بات پر اس نے تانیہ کو کافی زیادہ ڈانٹا بھی تھا کہ اس نے اس کی بچی کے دماغ میں اس طرح کی کوئی بات کیوں ڈالی جس پر تانیہ شرمندہ ہوگئی تھی اس نے تانیہ سے کہا تھا کہ وہ اس کے سامنے ایسی کوئی بات نہ کرے لیکن اسے احساس نہ تھا کہ روحی اس بات کو لے کر اتنا سیریس ہو جائے گی۔

وہ اب تک اس بات پر اسے منا رہی تھی کہ اسے ہیر کو اپنی ممی بنانا ہے

ooooooo

امی جان خیر خیریت سے وہاں پہنچ چکی تھیں۔ ان کے پہنچتے ہی انہوں نے اسے فون کر کے بتا دیا تھا ہیر ریلیکس ہو کر روحی کے ساتھ مگن ہو گئی تھی۔

ان کے فون کرنے کا ہی اثر تھا کہ وہ بالکل بے فکر ہو کر یہاں بیٹھی ٹی وی دیکھ رہی تھی ورنہ اتنی ریلیکس ہرگز نہیں ہوتی۔اس نے اپنے ڈرائیور کو بھی خاص تاکید کی تھی کہ وہاں پہنچتے ہی اسے فون کر کے بتایا جائے کہ وہ بالکل ٹھیک ٹھاک ہیں اور وہاں پہنچ چکے ہیں۔

وہ کب سے یوں ہی دروازے پر کھڑے انہیں دیکھ رہا تھا۔اسے اچھا لگ رہا تھا اس کا ہر وقت روحی کے ساتھ رہنا اس کی فکر کرنا۔روحی ایک ایسی بچی تھی جس کا ساتھ کسی کو بھی اچھا لگتا تھا۔

اپنی میٹھی میٹھی باتوں سے وہ کسی کو بھی اپنا اسیر کر لیتی تھی۔اتنی معصوم سی بچی کا ساتھ کسی کو اچھا نہ لگے ایسا تو ممکن ہی نہیں تھا لیکن یہ روحی کے لئے مشکل پیدا کر سکتا تھا۔

جب ہیر یہاں سے چلی جائے گی تب یقیناً یہ سب کچھ روحی کے لئے بہت مشکل ہو جائے گا۔اور بے شک وہ اپنی بیٹی کو کسی طرح بھی مشکل میں نہیں ڈالنا چاہتا تھا۔

السلام علیکم وہ اندر قدم رکھتے ہوئے گھمبیر آواز میں بولا تو وہ دونوں ہی چونک کر اس کی جانب دیکھنے لگیں

اور اگلے ہی لمحے روحی اس کی گود سے نکل کر اپنے باپ کی جانب بھاگ گئی تھی۔

ہیر اٹھ کر کھڑی ہوتے اس کے سلام کا جواب دے کر اپنا پہلے سے صحیح دوپٹہ درست کرنے لگی۔

چاچی جان بالکل خیر و خیریت سے پہنچ چکی ہیں آپ کو پریشان ہونے کی ضرورت نہیں مجھے ان کا فون آیا تھا یقیناً انہوں نے آپ کو بھی فون کر کے بتا دیا ہوگا۔وہ روحی کو اپنی گود میں اٹھائے پیار کرتا اس سے مخاطب ہوا تھا۔

جی انہوں نے مجھے فون کر کے بتا دیا تھا وہ وہاں پہنچ چکی ہیں اور کہہ رہی تھیں کہ ماموں کی طبیعت ٹھیک ہوتے ہیں وہ ان شاء اللہ واپس آجائے گی ۔اس کی بات کا تفصیل سے جواب دیتے ہوئے اس نے روحی کی جانب دیکھا تھا

جو اس کی داڑھی کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرتی کبھی اسکے گال پہ اپنے لب رکھ رہی تھی تو کبھی اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے اس کے چہرے کو اپنی طرف کرتے ہوئے اسے خود کی جانب متوجہ کر رہی تھی

اب اسے تانیہ کی بات ٹھیک لگ رہی تھی وہ سچ میں اپنے باپ کی توجہ صرف اپنی جانب ہی چاہتی تھی ۔

مس تانیہ کہاں ہیں نظر نہیں آرہی اس نے ایک دفعہ پھر سے آگے پیچھے دیکھتے ہوئے اس سے سوال کیا تھا ۔

وہ کیچن میں ہیں شاید انہیں کوئی کال آئی ہوئی ہے

مش تیہ تو پرنشش بالی مووی نی پشند (مس تانیہ کو پرنسز والی مووی نہیں پسند)اس کی بیٹی نے منہ کا زاویہ بگاڑ کر اسے بتایا تھا وہ تو اس کی چالاکی پر حیران رہ گئی تھی اس وقت وہ کچھ بھی نہیں بول رہی تھی جب تانیہ اٹھ کر اندر کی جانب گئی تھی اور اب کتنے مزے سے اسے بتا رہی تھی کہ اسے پرنسز والی مووی نہیں پسند

لتن دوشت تو پشند اے (لیکن دوست کو پسند ہے) اس نے ہیر کی جانب اشارہ کرتے ہوئے خوش ہو کر بتایا تھا ۔

اسے جو لگا تھا کہ وہ اس پر غصہ کرے گا یا اسے کچھ کہے گا ایسا کچھ بھی نہیں ھوا تھا بلکہ اپنی بیٹی کے انداز پر مسکراتے ہوئے اس کے گال چوم گیا تھا ۔

کوئی بات نہیں اگر آپ کی دوست کو بھی نہیں پسند تو بھی آپ کے بابا کو پرنسز والی مووی بہت پسند ہے اور اب ہم دونوں مل کر دیکھیں گے

وہ مسکرا کر کہتا اب آگے کی طرف بڑھ گیا تھا جب کہ وہ وہیں کھڑی رہی

ایم سوری یقیناروحی نے آپ کو بہت تنگ کیا ہوگا ۔آج کل میری بیٹی کا سارا وقت ہی آپ کے ساتھ گزرتا ہے یقینا یہ آپ کو بہت پریشان کرتی ہوگی وہ وہیں باہر صوفے پر بیٹھتے ہوئے اس سے کہنے لگا تھا جب کہ وہ جو اندر جانے کا ارادہ رکھتی تھی اس کے سامنے والے سنگل صوفے پر بیٹھ گئی ۔

نہیں روحی تو مجھے بالکل تنگ نہیں کرتی یہ تو بہت پیاری بچی ہے اور اس کی اتنی میٹھی میٹھی باتوں سے بھی بھلا کوئی تنگ ہوتا ہے اور مجھے پرنسس والی موویز بہت پسند ہیں میں بہت شوق سے دیکھتی ہوں بلکہ اب تو میں بہت خوش ہوں کہ مجھے دیکھنے کے لیے ایک پارٹنر مل گیا ہے ۔

ہے نا پارٹنر اب ہم روز پرنسیز والے موویز دیکھیں گے اس نے روحی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو اس کی بات پر خوش ہوئی تھی ۔

میرا نہیں خیال کہ آپ روحی کی لسٹ کی ساری موویز دیکھ پائیں گی کیونکہ روحی کی لسٹ بہت لمبی ہے اس نے آج تک جتنی بھی پرنسیز مووی بنی ہیں نہ سب کو دیکھنے کا ارادہ کر رکھا ہے ۔

اور اس کی لسٹ مکمل کرتے ہوئے تو میرے خیال میں مجھے دس بارہ سال لگ جائیں گے اتنا لمبا عرصہ آپ یہاں رک نہیں پائیں گیں

سعد کا فون آیا تھا مجھے وہ جلد ہی واپس آنے کا ارادہ رکھتا ہے ۔اس نے اینڈ پر سیریس انداز میں کہتے ہوئے اس کے چہرے کے تاثرات جاننے کی کوشش کی تھی ۔

ام دوشت تو شعد تاتو تے شات نی دانے دے دے ۔شعد تاتو دب آئے دے ام دوشت تو بید تے نیتے تھو پا لیں دے(ہم دوست کو سعد چاچو کے ساتھ نہیں جانے دیں گے سعد چاچو جب آئیں گے ہم انہیں بیڈ کے نیچے چھپا لیں گے)

روحی نے اپنے دماغ کا استعمال کرتے ہوئے انہیں ایک مفید مشورہ دیا تھا ۔ہیر کو ہمیشہ کے لئے اپنے گھر میں رکھنے کا جب کہ اس کی بات پر وہ دونوں مسکرا دیئے تھے ۔

ہیر کو تو اس پر بہت پیار آیا تھا جو اسے روکنے کے لیے اپنے ننھے سے دماغ کا استعمال کر رہی تھی ۔جب کے ایام کے چہرے پر مسکراہٹ آکر غائب ہو گئی تھی شاید وہ اپنی بیٹی کے دلی جذبات کو بہت اچھے طریقے سے سمجھنے لگا تھا اور یقینا یہ جذبات اس کے لیے بہت مشکل پیدا کر سکتے تھے

مس تانیہ سے کہہ کر کھانا لگا دیجئے بہت وقت ہو گیا ہے ۔اس نے مس میری کو کچن سے نکلتے دیکھ کر کہا تھا وہ ہاں میں سرہلاتی واپس اندر چلی گئیں۔

جب کہ وہ روحی کو لے کر فریش ہونے چلا گیا

ooooo

سونے سے پہلے اس نے امی جان کو فون کرکے ان سے ان کی صحت کے بارے میں پوچھا تھا اور انہیں اپنا خیال رکھنے کے لیے بھی کہا تھا انہوں نے بھی اسے بہت ساری ہدایات دی تھیں وہ اس سے دور تھیں لیکن تب بھی وہ اسکی فکر کر رہی تھیں وہ سچ مچ میں اس کی ماں جیسی ہی تھیں

نماز کے بعد وہ ماموں کے لئے اسپیشل دعائیں کرتی رہی تھی کہ اللہ پاک انہیں کچھ بھی نہ ہونے دے

بھائی کا سہارا ہی بہت ہوتا ہے بہنوں کے لیے اور یہ اس کی بد نصیبی ہی تھی کہ جو اس کا بھائی اسے یوں بے آسرا بے سہارا چھوڑ کر چلا گیا تھا بہن اپنے بھائی سے کچھ نہیں مانگتی سوائے سہارے کے لیکن اس کا بھائی تو اسے سہارا دینے کو بھی تیار نہ تھا ۔

وہ جب بھی اپنے بھائی کے بارے میں سوچتی تھی ایک دکھ سا اسے چاروں طرف سے گھیر لیتا تھا کاش اس کا بھائی بھی ایسا ہوتا جس پر فخر کر پاتی ۔

جائے نماز تہہ کرتے ہوئے وہ بستر پر لیٹی تھی تانیہ اس کے ساتھ تھی امی جان کے گھر واپس آنے تک وہ یہیں پر رہنے والی تھی اسی کے بیڈروم میں وہ اس کی شکر گزار تھی کہ امی جان کی غیر موجودگی میں وہ اس کے پاس آگئی تھی۔

ورنہ ایک مرد کے ساتھ اکیلے اس گھر میں رہتے ہوئے اسے بہت عجیب لگ رہا تھا وہ ایسا ہرگز نہیں چاہتی تھی بے شک ایام میں کسی طرح کی کوئی بری عادت نہیں تھی لیکن پھر بھی اسے اپنی عزت بے حد عزیز تھی وہ اس پر کسی طرح کا داغ نہیں لگنے دے سکتی تھی ۔

ویسے تو ایام اس کا محافظ تھا وہ اس کا مسیحا ثابت ہوا تھا اس نے اسے ان لوگوں سے بچایا تھا لیکن پھر بھی وہ کسی کی زبان پر اپنے لئے غلط لفظ نہیں آنے دینا چاہتی تھی اپنی عزت کی محافظ اپنے شوہر کے علاوہ اور کسی کو نہیں سمجھتی تھی ۔اور اس کی غیر موجودگی میں وہ خود اپنے آپ کو بہت سنبھالے ہوئے تھی

ooooooo

میرا بچہ کیا سوچ رہا ہے وہ ٹوٹی کو اپنے ساتھ لگائے بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی جب وہ فریش ہو کر نکلا تو اسے کسی گہری سوچ میں دیکھ کر اس کے پاس ہی آ گیا ۔

بابا دانی تیا ایشا نہ ہو ستکا تہ دب شعد تاتو دھر آئے تو ام درواجا پکا بند تر دیں اول نہ تھولیں (بابا جانی کیا ایسا نہیں ہوسکتا کہ جب سعد چاچو گھر آئیں تو ہم دروازہ پکا بند کر دیں اور نہ کھولیں) وہ سوالیہ انداز میں بولی۔

وہ کیوں میری جان کیا آپ نہیں چاہتی کے سعد چاچو ہمارے گھر آئیں وہ اسے اپنی گود میں رکھتے ہوئے اپنے ساتھ لگا کر پوچھنے لگا ۔

نی وہ دب آئیں گے تو دوشت تو ہمسہ تے لیے لے دائیں گے اول می نہی تاتی تی دوشت تو لے کل دائیں ۔میلی دوشت ہمسہ میلے پاش رہے (نہیں وہ جب آئیں گے تو دوست کو ہمیشہ کے لئے لے جائیں گے اور میں نہیں چاہتی کہ وہ دوست کو لے کر جائیں میری دوست ہمیشہ میرے پاس رہے)

اس نے اسے سمجھانے والے انداز میں کہا تھا جبکہ اب ایام سچ میں پریشان ہو گیا تھا وہ ابھی تک اس بات کو سوچ رہی تھی ۔

بیٹا ہیر تمہارے چاچو کی بیوی ہے اور وہ اسے لے کر جائے گا اپنے ساتھ وہ یہاں ہمارے گھر میں صرف مہمان ہے صرف چند دن کے لیے آئی ہے اسے اپنے گھر جانا ہے ۔ اس نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا تھا وہ اسے اس بات کے لیے تیار کر رہا تھا کہ اسے واپس جانا ہے ۔

نی نہ ام اشے ہمسہ تے لیے یاں روت لے دیں (نہیں نہ ہم سے ہمیشہ کے لئے یہاں روک لیں گے)

اشے واپش نہ جانے دیں دے اشے چاتو شے چھوپا لیں دے (اسے واپس نہیں جانے دیں گے اسے چاچو سے چھپا لیں گے ۔

یہ بھی نہیں ہو سکتا وہ تمہارے سعد چاچو کی بیوی ہے اور سعد چاچو اسے اپنے ساتھ لے کر جائیں گے اس نے بات کو ختم کرنا چاہا تھا جب روحی نے کچھ سوچتے ہوئے پھر سے کہا

(تو اپ ہیل تو میلی بیوی بنا دے (آپ ہیر کو میری بیوی بنا دے

) وہ ہمسہ میلے پاش رے دی (وہ ہمیشہ میرے پاس رہے گی

۔ اس نے اپنے دماغ کا استعمال کرتے ہوئے کہا تھا تو ایام کے لبوں پر ایک لمحے کے لیے مسکراہٹ آرکی تھی کل وہ اس سے کہہ رہی تھی کہ وہ ہیر کو اپنی بیوی بنا لے اور جب اس بات پر اس نے اسے ہلکا سا گھور کر دیکھا تھا تو اس نے اپنی بات ہی بدل لی تھی آج اس کا کہنا تھا کہ ہیر کو اس کی بیوی بنا دیا جائے ۔

اسے سمجھ نہیں آتا تھا کہ اس کی بیٹی کے دماغ میں یہ ساری چیزیں آتی کہاں سے تھیں

بہت ہو گئی باتیں میرے خیال میں اب ہمیں سو جانا چاہیئے وہ اس کی آنکھوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے

اسے زبردستی سلانے کی کوشش کرنے لگا وہ ابھی بہت ساری باتیں کرنا چاہتی تھی اسے اپنی اور

ہیر کی شادی کے لیے منانا چاہتی تھی ۔ لیکن وہ اسے سلانے پر باضد تھا

اب شاید وہ صبح تک یہ ساری باتیں بھول جائے

oooooo

اس کی اچانک آنکھ کھل گئی تھی ایک بہت برے خواب سے وہ باہر نکل آئی تھی اپنے آپ کو

کمرے میں محسوس کرتے ہوئے اسے سانس میں سانس آئی تھی

خود کو جنگل میں بھاگتے پا کر نہ جانے کب اس کی آنکھ کھل گئی وہ گہری سانس لیتی اٹھ کر بیٹھ گئی

تھی ۔ نجانے یہ برا خواب کس چیز کی نشاندہی کر رہا تھا لیکن وہ ایسے خوابوں سے بہت ڈرتی تھی ۔

یہ عجیب و غریب خواب اسے پہلی دفعہ آیا تھا اپنے گلے کو سکھا محسوس کرتے ہوئے اس نے

لائٹ آن کی تھی اس کا ارادہ پانی پینے کا تھا لیکن ٹیبل پر خالی جگہ دیکھ کر وہ وہ پریشان ہوئی ۔

اس نے سوچا کہ وہ تانیہ کو جگا دے لیکن نہیں وہ سارا دن روحی کے آگے پیچھے گھومتی رہتی تھی

یقیناً تھک چکی ہو گی اس سوچ کے ساتھ اس نے اٹھ کر جگ اٹھایا اور باہر نکلنے لگی ۔

اس کا ارادہ خود ہی کچن میں جا کر پانی پینے کا تھا ۔

پہلے تو اس نے سوچا تھا کہ وہ دوبارہ سے سونے کی کوشش کرے لیکن وہ جانتی تھی کہ جب بھی

اس کی آنکھ اس طرح سے رات میں کھلتی ہے تو وہ بنا پانی بھی نہیں سو سکتی تھی ۔

اور اس وقت اس کے گلے کی حالت ایسی تھی کہ اب پانی پیے بنا گزارا بھی نہیں تھا۔ وہ جگ اٹھا کر باہر نکل آئی تھی اس نے ایک نظر دروازے کو دیکھا اور پھر سارے دروازے گن بھی لئے تاکہ وہ واپس اسی کمرے میں آئے اس دن کے بعد وہ دوبارہ ایسی غلطی نہیں کر سکتی تھی۔ وہ تیزی سے سیڑھیاں تہہ کرتی نیچے کچن کی جانب آرہی تھی جب اندھیرے میں کوئی اسے اوپر کی طرف آتا نظر آیا۔ اس کا دل بے ترتیبی سے دھڑکنے لگا اس وقت یہاں بھلا کون ہو سکتا تھا۔ خوف سے اس کا دل کانپنے لگا تھا اس سے پہلے کہ وہ اوپر کی طرف بھاگنے کی کوشش کرتی اس کا پیر پھسلا اور وہ اگلے ہی لمحے اس آدمی کے اوپر جا گری تھی۔

شاید دوسری طرف سے بھی اس طرح کی امید کیسی نے بھی نہیں کی تھی وہ جو بالکل ریلیکس ہو کر اوپر کی طرف آرہا تھا اچانک ہونے والے اس افتاد پر خود کو نہ سنبھال سکا اس کا پیر بھی ہیر کے وجود کے ساتھ ہی پھسلا وہ زمین پر جا گرا۔ اور اس کے اوپر ہیر گری تھی۔

ان کا ایک ساتھ گرنا بے شک ایک اتفاق تھا لیکن اپنے لبوں پر اس کے لبوں کا لمس محسوس کرتے ایام سکت رہ گیا تھا۔

جبکہ ہیر کے پورے جسم میں جیسے ایک سنسناہٹ سی ہو گئی تھی اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ اس طرح کا کچھ ہو جائے گا اس کا دل اس کے قابو سے باہر ہو چلا تھا۔ ہیر کی حالت خراب ہو گئی تھی۔ جب کہ وہ زمین پر پڑا خود بھی عجیب طرح کی کشمکش میں تھا۔

ہیر پلیز میرے اوپر سے اٹھو۔۔۔۔وہ جو پورا وجود اس پر ڈالے کانپنے میں مصروف تھی اس کی آواز پر اگلے ہی لمحے اس سے دور ہوتے ہوئے پیچھے ہٹی جب کہ وہ بھی زمین سے اٹھتا جلدی سے سویچ بورڈ کی طرف آیا تھا

سارا ہال لمحے میں روشنی سے نہا گیا تھا۔

آپ اتنی رات کو یہاں نیچے کیا کر رہی ہیں۔۔۔۔؟ وہ تھوڑی دیر پہلے والی سچویشن کو نظر انداز کرتے ہوئے اس سے سوال جواب کرنے لگا تھا شاید وہ اسے ریلیکس کرنے کی کوشش کر رہا تھا یا پھر اسے ایک اتفاق نام دے کر خود بھی بھلانا چاہتا تھا۔یا شاید وہ اس پر یہ ظاہر کرنے کی کوشش کر رہا تھا کہ اس کا گرنا محض ایک اتفاق ہے اس کی نظر میں کوئی اہمیت نہیں۔

وہ۔۔۔پ۔۔۔پانی۔۔۔۔۔۔

مس تانیہ نے آپ کے کمرے میں پانی نہیں رکھا بہت ہی غیر ذمہ دار ہوتی جا رہی ہیں یہ ان کی تو میں صبح کلاس لوں گا آپ جائے پانی لے لیجیئے وہ زمین پر آگے پیچھے نظر دوڑاتے ہوئے اس سے کہہ رہا تھا جب ہیر نے صوفے کی طرف پڑی فیڈر کی طرف اشارہ کیا۔جو شاید اس کے گرنے کی وجہ سے کافی آگے چلی گئی تھی۔

یقینا وہ آدھی رات کو یہ اپنی بیٹی کا فیڈر بنانے ہی آیا تھا۔

شکریہ وہ اس سے کہتے ہوئے اس کی طرف دیکھے بنا جلدی سے فیڈر اٹھا کر سیڑھیاں چڑھ کر اوپر چلا گیا تھا جب کہ ہیر کو تو پانی پینے کا بھی ہوش نہیں رہا تھا۔

وہ جگ وہیں پر رکھتی خاموشی سے اپنے کمرے کی طرف آگئی تھی اس کی پیاس مٹ چکی تھی۔

ooooooo

وہ بیڈ پر آکر لیٹی تب بھی اس کی ساری سوچیں ایام کی طرف ہی تھی وہ مسلسل اس کی سوچ پر سوار تھا اس کے ذہن میں اس وقت سوائے ایام کے اور کوئی نہیں تھا وہ بار بار اپنے لبوں پر اس کا لمس محسوس کرتی کانپ کر رہ جاتی ۔

اس کا دل اب تک نارمل سپیڈ پر نہیں آیا تھا ۔وہ اب اس شخص سے نظریں کیسے ملائے گی۔

یہ کیا ہو گیا تھا۔وہ آدمی اس کے بارے میں کیا سوچ رہا ہوگا ۔ ۔اگر کسی کو اس چیز کی بھنک بھی پڑ گئی تو ۔۔۔۔۔۔۔۔؟

نہیں یہ صرف ایک اتفاق تھا وہ اس پر گری تھی اس نے جان بوجھ کر یہ حرکت نہیں کی تھی یہ صرف ایک اتفاق تھا اور کچھ بھی نہیں ہیر خود کو سنبھالتی اٹھ کر بیٹھ گئی تھی نیند اس سے کوسوں دور تھی۔

ہیر چاہ کر بھی اس چیز سے باہر نہیں نکل پا رہی تھی ۔آج تک تو سعد بھی اس کے اتنے پاس کبھی نہیں آیا تھا۔جو اس پر حق رکھتا تھا جو اس کا محرم تھا اور یہ شخص آگیا تھا ۔

مجھے نیچے جانے کی ضرورت ہی کیا تھی اگر پانی نہیں ملتا تو کیا مر جاتی وہ خود کو کوسنے لگی ۔

وہ اس چیز سے باہر ہی نہیں نکل پا رہی تھی یہ سوچ ہی اس کے لیے جان لیوا تھی کہ اگر اس بات کے بارے میں کسی کو پتہ چل گیا تو کیا ہوگا ۔

oooooo

ہیر اب تک بس اسی کو سوچتی رہی تھی اسے ساری رات نیند نہ آئی تھی ایک لمحے کے لیے بھی وہ اپنی آنکھیں بند نہ کر سکی۔ اسے عجیب سی بے چینی ساری رات رہی تھی۔

وہ سوچ سوچ کر پاگل ہو رہی تھی کہ وہ اس آدمی کا سامنا کس طرح سے کرے گی پتا نہیں وہ کیا سوچ رہا ہوگا اس کے بارے میں تانیہ اپنے کام کو نمٹانے چلی گئی تھی۔

اس نے کہا تھا ناشتہ لگتے ہی وہ اسے آکر بلائے گی اور وہ بلا کر بھی گئی تھی لیکن اس نے کہہ دیا کہ وہ بعد میں ناشتہ کرلے گی۔ اسے ابھی نیند آرہی ہے حالانکہ اس کی نیند تو جیسے اس سے روٹھ گئی تھی۔

تانیہ دوسری دفعہ جب بلانے کے لیے آئی تو اس کا بہت دل چاہا کہ وہ اس سے پوچھ لے کہ آیام چلا گیا ہے یا ابھی یہی گھر پر موجود ہے۔ لیکن وہ اس سے بھی کچھ نہیں پوچھ پائی۔

وہ اس کے گھر سے جانے کے بعد باہر نکلنا چاہتی تھی۔اس میں اتنی ہمت نہ تھی کہ وہ اس کا سامنا کر پاتی اسی لئے وہ اس کے جانے کے بعد ہی سامنے سے نکلنے والی تھی۔

رات کو جو شرمندگی اس نے اٹھائی تھی وہ دوبارہ نہیں اٹھانا چاہتی تھی اب اس کا ایام کے سامنے جانے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔

یہ ایک ہی گھر میں رہتے ہوئے ہی تقریباً ناممکن تھا لیکن اپنی طرف سے احتیاط کرنے کی مکمل کوشش کر رہی تھی۔جو رات کو ہوا ایسا دوبارہ ہرگز نہیں ہونا چاہیے۔

اب ہیر سے کوئی غلطی نہیں ہونے دے سکتی تھی۔

ooooooo

ثانیہ کے باربار مجبور کرنے پر آخر وہ باہر آگئی تھی نہ چاہتے ہوئے بھی اس نے ناشتہ کیا ۔اس کی نظریں مسلسل ایام کی تلاش میں تھیں لیکن وہ کہیں پر بھی موجود نہیں تھا شاید وہ چلاگیا تھا اور اس کے لیے یہ بات بہت اچھی تھی

اس کا ارادہ واپس کمرے میں جانے کا تھا ۔کہ اچانک ہی روحی اپنی ننھی آنکھیں ملتی اس کے پاس آگئی اور اس کے گال کو چومتے ہوئے اسے گڈ مارننگ وش کیا ۔

اس نے اب تک اس کے ساتھ ناشتہ نہیں کیا تھا۔کیونکہ وہ دیر سے جاگا کرتی ۔ایام نے انہیں پہلے دنوں میں ہی بتا دیا تھا کہ وہ بہت لیٹ تک رات کو سوتی ہے اس لیے اس کی صبح بھی بہت لیٹ ہوتی ہے ۔

چلیں آئیں روحی میڈم آپ کا منہ دھلوا کر برش کرواوں۔ثانیہ نے اسے اٹھانا چاہا ۔

نی دوشت کرالے دی برشی (نہیں دوست کروائے گی برشی) وہ اپنا آپ چھڑواتی سیدھی ہیر کی طرف آگئی تھی۔

اوکے میں خود اپنے پیارے سے بےبی کو فریش کروا کرلاتی ہوں تب تک تم اس کا ناشتہ تیار کرو اس کے انداز پہ وہ مسکرا کر اسے اٹھاتی اسے اس کے روم میں لے جانے لگی ۔

نہیں روم۔۔۔۔۔۔"ثانیہ نے کچھ کہنا چاہا۔لیکن روحی اسے اپنی باتوں میں لگا چکی تھی۔

ooooooo

وہ روم میں آئی۔تو اسے محسوس ہوا کہ بالکنی میں کوئی ہے لیکن روحی نے اس کا چہرہ واش روم کی طرف کرتے ہوئے اسے بتایا کہ ہم وہاں فریش ہوتے ہیں ۔

وہ اس طرف دیکھے بنا ہی واش روم کے اندر داخل ہوئی ۔جہاں جدید طرز کی ہر چیز موجود تھی وہ شیشے کے سامنے رکتے ہوئے اسے اسی جگہ پر بٹھا چکی تھی جہاں روحی کا کہنا تھا کہ وہ بیٹھ کر برش کرتی ہے ۔

وہ ساتھ ساتھ اس سے باتیں کرتے نہ جانے کون سی کہانی سنا رہی تھی ۔جب اسے کمرے میں کوئی محسوس ہوا۔

روم میں کون ہے۔۔۔۔؟ وہ روحی کو دیکھتے ہوئے بولی۔

میلے پالے بابا دانی۔(میرے پیارے باباجانی)وہ دونوں ہاتھ اپنے گالوں پر رکھتے ہوئے معصومیت سے بولی۔

جبکہ ہیر کی تو آنکھیں پھیل گئی ۔وہ اس سے چھپتے ہوئے صبح سے کمرے سے ہی نہیں نکل رہی تھی اور وہ یہاں کمرے میں ہی موجود تھا اس سوچ نے ہی اسے پریشان کر دیا تھا ۔

وہ ابھی تک اپنے کام پر نہیں گئے اس نے حیرانگی سے اس سے پوچھا تھا جس پر وہ زور زور سے نفی میں سر ہلا گئی۔

(بابا دانی تو آد تھوتی اے(باباجانی کو آج چھٹی ہے

آد وہ لوحی تو بال لے تر دائے دے(آج وہ روحی کو باہر لے کر جائیں گے)وہ خوشی سے بولی۔

جبکہ ہیر اب جلد سے جلد اس کمرے سے نکلنا چاہتی تھی ۔وہ صبح سے اس شخص سے چھپ رہی تھی تاکہ اس کی نظر نہ پڑے اور نہ ہی وہ اس سے نگاہیں ملا پائے لیکن اب وہ یہیں آ گئی تھی اس کے کمرے میں۔

اس کا یہاں رہنا بالکل بھی ٹھیک نہیں تھا ۔پتہ نہیں اس بات کا وہ کیا مطلب نکالے گا ۔

روحی اب ہمیں چلنا چاہیے آپ کا برش ہو گیا اب ہم چلتے ہیں باہر آپ کو ابھی ناشتہ بھی کرنا ہے ۔وہ اسے اپنے ساتھ لگائے اٹھا کر باہر لے جانا چاہتی تھی ۔

ابی تو تیندنی تیا لوحی تو فراک پہنا ہے پینت والا (ابھی تو چینج ہی نہیں کیا روحی کو فراک پہننا ہے پنک والا) روحی نے فورا اپنا فرمائشی پروگرام نوٹ کروایا ۔

لیکن روحی وہ تو ناشتے کے بعد کریں گے نہ ابھی ہم انہی کپڑوں میں ناشتہ کر لیں گے ۔ورنہ کپڑے خراب ہو جائیں گے وہ سمجھاتے ہوئے بولی اسے کسی بھی طرح اس کمرے سے باہر نکلنا تھا ۔

نی لوحی اتھی بتی ہے وہ تپڑے خاب نی ترتی ٹیوتی ترتا ہے (نہیں روحی اچھی بچی ہے وہ کپڑے خراب نہیں کرتی ٹوئیٹی کرتا ہے ۔وہ اپنی صفائی پیش کرتے ہوئے اسے یقین دلاتے ہوئی بولی ۔

اسے روحی کی معصومیت پر بہت پیار آ رہا تھا وہ جانتی نہیں تھی کہ وہ یہاں سے کیوں جانا چاہتی تھی ۔وہ تو بس اسے یہ بتانے کی کوشش کر رہی تھی کہ وہ اچھی بچی ہے ۔

میری جان میں جانتی ہوں آپ ۔بہت اچھی بچی ہیں ۔بس میں چاہتی ہوں کہ آپ پہلے ناشتہ کر لو ۔اس کا مطلب سمجھتے ہوئے وہ اسے اٹھا کر باہر لے جانے لگی وہ ایک بار اسے اس کمرے سے باہر لے کر جانا چاہتی تھی باہر جا کر وہ اسے سمجھا سکتی تھی ۔

ناشتے کے بعد وہ تانیہ کے ساتھ واپس کمرے میں بھیج کر اس کی پسند کے کپڑے بھی پہنوا سکتی تھی ۔بس ایک دفع یہاں سے نکل جائے

oooooo

وہ واش روم سے باہر نکلیں تو اسے الماری میں کچھ ڈھونڈتے ہوئے پایا اسے مخاطب کیے بنا ہی وہ روحی کو اٹھا کر تیزی سے کمرے سے نکل گئی تھی۔

اس نے اپنی سانس روک کر رکھی تھی یہ نہ ہو کہ وہ اسے پکار بیٹھے۔ لیکن اس نے نہیں پکارا تھا وہ آسانی سے کمرے سے باہر نکل گئی تھی اور باہر نکلتے ہی اس نے گہرا سانس لیا جیسے وہ ایام کے کمرے سے نہیں بلکہ کسی بہت خون خوار جگہ سے باہر نکلی ہو

ایام نے کمرے میں کسی کی موجودگی کو محسوس کرتے دروازہ کی طرف دیکھا اور پھر اس کے عنابی لبوں پر تبسم بکھر گیا تھا۔

ooooooo

السلام علیکم ایام لالا کیسے ہیں آپ سب ٹھیک تو ہے نا آپ نے اتنی صبح صبح مجھے فون کیا سعد نے فون اٹھاتے ہی اس سے کہا تھا۔

وعلیکم اسلام سب کچھ ٹھیک ہے الحمدللہ مجھے تم سے کچھ بات کرنی تھی۔ اور تم میرے ہر سوال کا سہی سہی جواب دو گے دیکھو سعد میں تمہارے بارے میں سب کچھ جانتا ہوں تم کہاں ہو کیا کر رہے ہو اور تمہیں کیا پریشانی ہے ایک ایک بات اب تم مجھے خود سب کچھ بتاؤ گے یا پھر میں خود تمہارے سامنے تمہارے راز کھولوں۔

ایام دھمکی نہیں دیتا تھا وہ سامنے والے کی ذات ہلا کر دیتا تھا اسے ہوا میں تیر چھوڑنے کی عادت نہ تھی وہ ہر چیز کی پوری تفتیش کر کے ہی کوئی فیصلہ کرتا تھا

جو کام تم نے کیا ہے نہ مجھے اس کا بہت افسوس ہے تم میرے بھائی ہو تم مجھ سے مدد مانگ سکتے تھے مجھ سے کہہ سکتے تھے لیکن تم نے غلط راستہ اختیار کیا اور یقینا اسی وجہ سے تم اتنے مسائل کا شکار ہو۔

میں چاہتا ہوں کہ تم مجھے سب کچھ بتا دو اب بھی تمہارے پاس وقت ہے ہو سکتا ہے میں تمہاری کچھ مدد کر سکوں۔

کچھ معاملوں کو میں تم سے بہتر طریقے سے حل کر سکتا ہوں۔ان لوگوں کے بارے میں سب کچھ نا سہی لیکن کچھ نہ کچھ جان چکا ہوں۔

وہ کون تھے کہاں سے آئے تھے کافی انفاریشن ملی ہے اور باقی کی انفاریشن تم دؤ گے اور اگر نہیں دو گے تو تم جانتے ہو میں کیا کر سکتا ہوں وہ اپنی بات مکمل کرتے ہوئے اس کے جواب کا انتظار کرنے لگا۔

اپنی بات مکمل کرنے کے بعد دوسری طرف سے جواب کا منتظر تھا اس نے مزید کچھ نہیں کہا تھا اب بولنے کے باری سعد کی تھی

ooooooo

تلوتلودلدی تول ام نے ائش کریم تھانے دانا اے(چلو چلو جلدی چلو ہم آئس کریم کھانے جانا ہے)روحی اس کا ہاتھ تھامے اسے اٹھا رہی تھی۔

نہیں روحی میری جان آپ کو پتہ ہے نہ میں باہر نہیں جاتی وہ اس کے ننھے ننھے سے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں تھام کے لیے سمجھانے والے انداز میں بولی۔

اپ تو ڈر لگ را اے نا اپ مت ڈرلو میلے بابا دانی ہلو ہیں وہ دندے انتل تو ڈیشوڈیشو ترتے ماریں گے(آپ کو ڈر لگ رہا ہے نا آپ مت نہیں ڈرو میرے بابا جانی ہیرو ہے وہ گندے انکل کو ڈیشوڈیشو کر کے ماریں گے۔

وہ اسے اپنے باپ کی پاؤر دکھاتی اس کا ہاتھ تھامے اسے اٹھنے کے لئے کہہ رہی تھی۔

اور کتنا ٹائم۔لگے گا روحی آپ کی دوست کو آنے میں۔اگر اب اپ نے وقت لگایا تو میں اکیلے ہی چلا جاؤں گا باہر سے آواز آئی تھی۔

ارلے تلونا۔۔۔۔۔(ارے چلو نا)روحی بے چینی سے کہنے لگی تھی

میں۔۔۔۔۔روحی۔۔۔بیٹا۔۔۔۔۔

روحی میڈم گاڑی سٹارٹ ہو گئی ہے جلدی کریں۔تانیہ اندر داخل ہوتے ہوئے بولی۔

تانیہ یہ ضد کر رہی ہے کہ میں بھی اس کے ساتھ چلوں وہ تانیہ کو دیکھتے ہوئے بولی۔

ہاں سر تمہارا ہی تو ویٹ کر رہے ہیں جلدی چلو یار سر کو اتنا ویٹ کرنے کی عادت نہیں ہے وہ بھی روحی کے انداز میں اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے بولی تو اسے نہ چاہتے ہوئے بھی اٹھنا پڑا۔

ooooooo

گاڑی وہ خودڈرائیو کر رہا تھا جب کہ تانیہ نے فرنٹ ڈور کھول کر اسے بیٹھنے کا اشارہ کیا وہ اس کے ساتھ کیسے بیٹھتی ۔لیکن سب کے سامنے اسے انکار کرنے میں بھی عجیب لگ رہا تھا۔

جلدی کریں روحی کی دوست صاحبہ ہم پہلے ہی بہت لیٹ ہو چکے ہیں ۔مجھے گھر واپس آکر ایک آن لائن میٹنگ اٹینڈ کرنی ہے ۔وہ اسے یوں ہی باہر کھڑے دیکھ کر کہنے لگا تو وہ بھی گاڑی کے اندر بیٹھ گئی ۔

جبکہ اس کے بیٹھتے ہی گاڑی سٹارٹ ہو چکی تھی روحی پیچھے بیٹھی ہوئی تھی جب کہ تانیہ وہی سے واپس گھر کے اندر چلی گئی مطلب وہ ان کے ساتھ نہیں آنے والی تھی ۔

اس سوچ نے ہی اسے پسینے میں شرابور کر دیا تھا کہ وہ اس کے ساتھ اکیلی ہے جب روحی نے پیچھے سے اسے ہگ کرتے ہوئے اپنے ہونے کا احساس دلایا ۔وہ بے ساختہ مسکرا دی تھی

ooooooo

وہ ایک ریسٹورنٹ میں لے کر آیا اور اسے باہر آنے کے لئے کہتا ہوا خود روحی کے سائیڈ کا دروازہ کھولتا اسے اٹھائے باہر آیا تھا ۔

لُوحی لنت نی ترےگی لوحی آئش کریم تھائے دی(روحی لنچ نہیں کرے گی وہ آئسکریم کھائے گی)

وہ اسے رسٹورنٹ کے اندر لے جاتے ہوئے بولی تھی۔

پہلے روحی لنچ کرے گی اور اس کے بعد کھائے گی وہ اس کے گال چومتے ہوئے ایک نظر پیچھے دیکھنا نہیں بھولا تھا وہ اس کے ساتھ ساتھ ہی قدم اٹھاتی اندر آرہی تھی ۔

ارے ایام صاحب آپ نے شادی کرلی ۔یہ معجزہ کب ہوا ہمیں تو آپ ۔نے کانوں کان خبر بھی نہیں ہونے دی ۔

ہم تو اتنے سالوں سے آپ کے شادی کے کارڈ کا انتظار کر رہے تھے پہلے آپ نے اچانک کسی سے شادی کرلی اور آپ کی بیٹی بھی ہے ماشاءاللہ سے اور اس کے بعد آپ نے دوسری دفعہ پھر سے بھی شادی کرلی اور ہمیں نہیں پتا چلنے دیا ۔

اچانک ایک آدمی اس کے پاس آکر رکتے ہوئے اس سے کہنے لگا اس کا انداز کافی خوشگوار تھا لیکن انداز میں کچھ حد تک جلن بھی محسوس کی تھی ہیر نے ۔

ایام سکندر ہر کام سکون و اطمینان سے کرتا ہے آپ کو میری شادی کا کھانا کھانے کا مجھ سے زیادہ شوق ہے فکر مت کیجئے ریسپشن کا کارڈ بھیج دوں گا آپ کو وہ بھی خوشگوار انداز میں بولا تھا ۔

ہیر کو نہ جانے کیوں اس کے انداز پر غصہ آیا تھا وہ اس آدمی کی غلط فہمی دور کرنے کے بجائے اسے اپنی ریسپشن کی دعوت دے رہا تھا ۔

اور اس کے بعد تو اس نے حد ہی کردی وہ اس آدمی کو خدا حافظ کہتے روحی کو یوں ہی اٹھائے اس کا ہاتھ تھام کر اندر کی جانب لے گیا ۔

ہیر اس سب کو ہینڈل نہیں کر پا رہی تھی وہ اس آدمی سے بات کرنا چاہتی تھی وہ کسی کو اس طرح کی غلط فہمی میں کیسے رہنے دے سکتا تھا ۔ اس نے سوچ لیا تھا یہاں نہیں لیکن گھر جاتے ہی وہ اس بارے میں اس سے بات ضرور کرے گی ۔

اس کے بعد ان دونوں کے درمیان کوئی بات نہیں ہوئی تھی روحی کبھی اس کے ساتھ تو کبھی اپنے باپ کے ساتھ باتوں میں مگن رہی جب کہ وہ تو بس گھر واپس آنے کا انتظار کر رہی تھی

تھوڑی دیر کے بعد وہ واپس آکر گاڑی میں بیٹھے ان دونوں ہی نے ایک دوسرے کو مخاطب نہ کیا تھا۔اور واپسی کا سفر شروع ہو گیا

ooooooo

گھر آنے کے بعد وہ اپنے کمرے میں آگئی اس کا اب اس کمرے سے نکلنے کا کوئی ارادہ نہ تھا تانیہ تھوڑی دیر اس کے پاس بیٹھ کر واپس چلی گئی تھی۔

اس نے دو تین دفعہ سعد کو فون کرنے کی کوشش کی لیکن اس نے اس کا فون نہیں اٹھایا۔

اس نے یہی سوچا تھا کہ وہ جلد سے جلدیہاں سے واپس جانے کی بات کرے گی۔لیکن سعد تو اس کا فون ہی نہیں اٹھا رہا تھا۔پھر اس نے امی جان کو فون کرنے کی کوشش کی لیکن انہوں نے بھی فون نہیں اٹھایا۔

بہت سوچنے کے بعد آخر اس نے یہی فیصلہ کیا تھا کہ وہ ایام سے بات کرے گی اور اسے کہے گی وہ اسے امی کے پاس چھوڑ آئے۔

اپنی ساس اور شوہر کے بغیر اس کا یہاں رہنے کا کوئی مطلب نہیں تھا۔اور کل رات کے بعد تو ویسے بھی اس کا سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی بس ایک آخری بار وہ سعد سے بات کر لے اس کے بعد وہ یہاں سے چلے جانا چاہتی تھی

اور اسے یقین تھا کل رات کے بعد اب ایام بھی اس کی بات کو مان جائے گا

oooooooo

ایام جی ۔۔۔۔" وہ۔۔۔۔"مجھے آپ سے بہت ضروری بات کرنی ہے وہ اسے نیچے اکیلے ٹہلتے دیکھ کر اس کے پاس آگئی تھی ۔

ہاں ہیر مجھے بھی تم سے بات کرنی ہے بلکہ مجھے تم سے محبت ہو گئی ہے ۔۔۔۔۔"آئی لو یو ہیر ۔۔۔۔وہ جذبات سے بوجھل لہجے میں بول رہا تھا ۔

جبکہ سامنے کھڑی لڑکی پر تو جیسے آسمان آگرا تھا اتنی گھٹیا بات وہ سوچ بھی کیسے سکتا تھا ایک بچی کا باپ ہونے کے باوجود وہ اپنے ہی کزن کی بیوی سے اتنی گھٹیا گفتگو کر رہا تھا ۔

کیا بکواس کر رہے ہیں آپ آپ کا دماغ تو خراب نہیں ہوگیا آپ کی ہمت کیسے ہوئی میرے سامنے ایسی گھٹیا بات کرنے کی

شرم سے ڈوب مرنا چاہئے آپ کو ایک بچی کے باپ ہیں آپ ۔۔۔۔۔۔۔

ایک بچی کا باپ کیا اپنے دل میں کوئی جذبات نہیں لا سکتا ۔ اور اپنی محبت کا اظہار کرنے میں شرمندگی کیسی میں تمہیں چاہتا ہوں تم سے محبت کرتا ہوں ۔

فی الحال تو میں نے بدلے میں تم سے محبت کی ڈیماڈ بھی نہیں کی ۔یہ تو میرے جذبات ہیں جو میرے دل کے اندر ہیں ۔

اور جہاں تک تمہارے میرے کزن کی بیوی ہونے کا سوال ہے تو اس سے طلاق لے کر میری "زندگی میں آنے میں تمہیں کتنا وقت لگ۔۔۔۔۔۔۔

چٹاخ۔۔۔۔۔اس کے الفاظ اس کے منہ میں ہی رہ گئے تھے ۔ہیر کا ہاتھ اٹھا تو ایام سرخ نگاہیں اس کے وجود پر گاڑے غصے سے اس کی طرف بڑھا۔

تم اس قابل ہی نہیں ہو ایام سکندر کہ تمہیں عزت دی جا سکے۔مجھے لگ رہا تھا کہ میری سوچ غلط ہے تم اچھے انسان ہو لیکن میں غلط تھی کل سے تمہاری غلیظ نگاہیں میں خود پر اس لئے برداشت کر کے خاموش تھی کیونکہ کہیں نہ کہیں مجھے اس رشتے کا احساس تھا جو تمہارا میرے شوہر کے ساتھ ہے لیکن اب مزید نہیں۔

میں آج ہی تمہارا اصل چہرہ انہیں دکھاؤں گی۔اور انہیں بتاؤں گی کہ جس شخص پر یقین کر کے وہ مجھے یہاں چھوڑ کر گئے ہیں اس کی سوچ کتنی گھٹیا ہے۔

تم اسے بتاؤ یا نہ بتاؤ لیکن میں ضرور بتاؤں گا آخر تمہیں طلاق تو اسی نے دینی ہے نہ وہ مجھ سے "بہت محبت کرتا ہے یقین کرو میری خاطر وہ کچھ بھی کرنے۔۔۔۔

شٹ اپ۔۔۔تمہاری ان گھٹیا باتوں کا جواب وہ خود ہی آکر تمہیں دیں گے۔وہ بے حد غصہ سے بولی تھی۔جب اس کی ناک میں موجود موتی چمکا۔تو ایام کے لبوں پر گہری مسکراہٹ آگئی تھی۔یہ خوبصورت نتھ اس نے اپنی محبت کے لیے بنوائی تھی۔اور اس خوبصورت نازک نتھ کو اپنی ناک کی زینت بنا کر اس نے خود ایام سکندر کو ان راہوں پر چلنے پر مجبور کردیا تھا اب وہ پیچھے نہیں ہٹ سکتی تھی

اور اگر وہ واپس ہی نہ آئے تو۔۔۔۔؟وہ اس کی طرف جھک کر بولا تو اس کے خطرناک ارادوں سے گھبرا کر وہ پیچھے ہٹی۔

جب اسے پیچھے سے معصومانہ سی آواز سنائی دی

بابا دانی۔۔۔اپ نے تو تہاتا آپ اب ایل شے نی ملے دے (بابا جانی آپ نے تو کہا تھا کہ اب آپ ہیر سے نہیں ملیں گے)وہ ایسے تھوڑی دیر پہلے والی باتیں یاد کرا رہی تھی جب اس نے کہا تھا کہ ہیر کو بولو کہ ہمارے ساتھ کھانا کھائے جس پر ایام نے جان چھڑانے کے لیے کہہ دیا تھا ہیر صرف روحی کی دوست ہے ایام کی نہیں اور وہ اس سے نہیں ملے گا۔

وہ ننھے ننھے قدم اٹھاتے اس کے پیچھے آرکی تھی۔ جبکہ اس نے مسکراتے ہوئے اسے اپنی باہوں میں اٹھا لیا تھا۔

اب تو ملنا پڑے گا کیوں کہ آپ کے باباجانی نے آپ کی بات مان کر ہیر کو آپ کی مماجانی بنانے کا فیصلہ کر لیا ہے۔اس کے دونوں پھولے پھولے گالوں کو چومتا وہ دلکشی سے مسکرایا تھا جبکہ اس کی فضول بکواس نہ سننے کی خاطر ہیر فوراً ہی وہاں سے نکل گئی تھی۔

جتنا بھاگ سکتی ہو بھاگ لو ہیر میڈم لیکن آنا تو تمہیں میری پناہوں میں ہی پڑے گا اب تمہارا ہر راستہ ایام سکندر کی باہوں تک ہی آتا ہے

ooooooo

ہیر وہاں سے سیدھا اپنے کمرے میں آئی تھی اور آتے ہی اس نے سعد کو کال ملانا شروع کر دی مسلسل رنگ جارہی تھی لیکن سعد نے دوسری طرف سے فون نہیں اٹھایا

لیکن آج ہمت اس نے بھی نہیں ہاری تھی وہ مسلسل بنا رکے اسے فون کرتی رہی بار بار کال جانے کے بعد اس دفعہ فون ہی بند ہوگیا تھا اسے سعد کی لاپرواہی پر بہت غصہ آیا تھا۔

سعد ایسا کیسے کر سکتا تھا وہ اس کی ذمہ داری تھی وہ اس طرح سے اس سے جان نہیں چھڑا سکتا تھا یہاں وہ اس کا بھائی جسے نہ جانے وہ کیا کیا سمجھتا تھا وہ اس کی بیوی پر اتنی گندی نظر رکھے ہوئے تھا۔اور وہ۔وہاں بے فکر ہو کر اپنا کام کر رہا تھا۔

ایام اس کے ساتھ اتنی فضول اور گھٹیا باتیں کر رہا تھا اور وہاں سعد بالکل بے فکر ہو گیا تھا۔اس کا اپنے بھائی پر یہ اندھا اعتماد کتنا غلط تھا یہ وہ اسے بتانا چاہتی تھی

کہ جس انسان کو سعد فرشتہ بنائے بیٹھا ہے وہ اصل میں کوئی فرشتہ نہیں بلکہ ایک انتہائی گھٹیا انسان ہے جس کی گندی نظر اسی کے بھائی کی بیوی پر ہے۔

مانا کے اس کا سگا بھائی نہیں تھا لیکن سعد کے مطابق تو ایام اس کے سگے بھائیوں سے بھی بڑھ کر تھا۔ایام کو شرم آنی چاہیے تھی ایسی گھٹیا اور گری ہوئی بات کرتے ہوئے لیکن شرم تو کیا اس کے چہرے پر یہ بات کرتے ہوئے اتنا اطمینان تھا جیسے وہ کوئی بہت نیک کام کرنے جا رہا ہو۔

سعد فون اٹھائے یا نہ اٹھائے لیکن اس شخص کی گھٹیا باتیں سننے کے بعد اور اس کی نیت کے بارے میں جاننے کے بعد ہیر اس کے گھر میں تو ہرگز نہیں رہ سکتی تھی۔۔

سعد کی طرف سے ناامید ہونے کے بعد اس نے اپنی ساس کو فون کرنا شروع کر دیا تھا۔دو تین دفعہ فون کرنے کے بعد جب انہوں نے فون نہیں اٹھایا تو ہیر نے بیٹھ کر رونا شروع کر دیا۔اس وقت اسے اور کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا

وہ کہاں پھنس چکی تھی کہاں جاتی وہ اس وقت ایک اس کا محرم اس سے اتنا دور تھا اور جس کے بھروسے وہ یہاں پر آئی وہ ساس بھی اس کے پاس نہیں تھیں۔

یہ انجان شخص نہ جانے اس کے ساتھ کیا کرنے والا تھا ۔اس کی نیت کب سے اس پر خراب تھی یہ تو وہ نہیں جانتی تھی لیکن سب جاننے کے بعد اس کا یہاں رہنا بالکل ناممکن سا ہو گیا تھا نہ جانے کب تک وہیں بیٹھے روتی رہتی جب اس کا فون بجا ۔

اس نے فون اٹھا کر دیکھا تو امی جان کا فون آرہا تھا اس نے فورا ہی کال اٹینڈ کر لی تھی اس کا ارادہ انہیں سب کچھ بتانے کا تھا کہ جس شخص کا بھروسہ کر کے وہ اسے یہاں چھوڑ کر گئیں ہیں وہ انسان کتنا گھٹیا ہے وہ اس کے بارے میں کیسی گندی سوچ رکھتا ہے ۔

اور وہ اسے یہ تک کہہ گیا تھا کہ اگر سعد کو واپس نہ آنے دے تو وہ کیا کر لے گی ۔۔۔؟

مطلب وہ پتا نہیں اس کے بارے میں کیا کیا سوچے ہوئے تھا ۔اس لیے کال اٹینڈ کرتے ہوئے ہی اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ انہیں اپنے پاس بلانے کے لئے کہے گی

ooooooo

السلام علیکم امی جان شکر ہے آپ نے مجھے فون کر دیا میں آپ سے بہت ضروری بات کرنا چاہتی تھی ۔۔۔میں آپ کو ایام کے بارے میں بتانا چاہتی ہوں ۔۔۔۔۔۔"

اس نے فون کان سے لگاتے ہوئے کہا تھا جب اسے دوسری طرف سے سسکیوں کی آواز سنائی دی تو وہ پریشان ہو گئی تھی ۔

وعلیکم السلام بیٹا سعد کے ماموں نہیں رہے تھوڑی دیر پہلے ان کی وفات ہو گئی ہے ڈاکٹر نے بہت کوشش کی لیکن وہ بچ نہیں سکے ۔ امی جان نے روتے ہوئے اسے بتایا تھا جبکہ وہ کچھ بولنے کے قابل ہی نہ رہی ۔

امی جان آپ ٹھیک تو ہیں نا دیکھیں پلیز مت روئیں میں آپ کا دکھ سمجھ سکتی ہوں یہ وقت آپ کے لیے بہت مشکل ہے لیکن آپ کو صبر سے کام لینا ہوگا ۔آپ کے لئے ہی نہیں بلکہ ماموں کے گھر والوں کے لیے بہت مشکل وقت ہے اگر آپ صبر سے کام نہیں لیں گے تو ان سب کا کیا ہوگا

پلیز آپ حوصلہ رکھیں امی کی روتی ہوئی آواز اس کی آنکھوں میں بھی آنسو لے آئی تھی وہ تو انہیں اپنے مسئلے بتانے جا رہی تھی لیکن دوسری طرف وہ تو اپنا بھائی ہی کھو بیٹھی تھیں

وہ انہیں کچھ بھی بتا ہی نہیں سکتی تھی اس حال میں اگر وہ ان سے کچھ کہتی تو نہ جانے وہ کیا سوچتیں ۔

یہ وقت انہیں دلاسہ دینے کا تھا انہیں سہارا دینے کا تھا انہیں یہ بتانے کا تھا۔ کہ کوئی تو ہے ان کے پاس ان کے دکھ میں برابر کا شریک اور اس بات میں کوئی جھوٹ نہیں تھا ۔

اسے یہ جان کر سچ میں بہت افسوس ہو رہا تھا کہ امی جان کا بھائی ان کے پاس نہیں رہا اس کا بھائی دنیا میں ہوتے ہوئے بھی اس کے پاس نہیں تھا لیکن وہ تو اپنے حلقے خدا سے جا ملے تھے ۔

یہ وقت بالکل بھی صحیح نہیں تھا انہیں ایام کے بارے میں بتانے کے لیے ۔اس وقت وہ اپنے بھائی کے غم میں چور تھیں ۔ ان کے لئے یہی پریشانی کافی تھی اگر وہ انہیں ایام کے بارے میں کچھ بھی بتاتی تو نہ جانے ان کا کیا حال ہوتا وہ انہیں بنا کسی بھی پریشانی میں ڈالے انہیں حوصلہ دیتی رہی ۔

اسے یقین تھا کہ امی جان جلد ہی واپس آجائیں گیں۔اور ان کے آتے ہی وہ انہیں سب کچھ بتا دے گی یہاں رہنے کا تو اب سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا اور ہو سکتا تھا کہ سعد اپنے ماموں کی آخری رسومات کے لئے واپس آئے اگر وہ واپس آگیا
تو وہ اسے سب کچھ بتا دے گی اب مزید ان سب چیزوں کو برداشت نہیں کر سکتی تھی۔تانیہ کو کمرے میں داخل ہوتے دیکھ اس نے امی جان کو دلاسہ دیتے ہوئے فون بند کیا تھا۔

oooooooo

میں جانتی ہوں تم بہت دکھ میں ہو تمہارے شوہر کے ماموں تھے ظاہری سے بات ہے وہ تمہارے لیے بھی بہت خاص مقام رکھتے تھے ہیر مجھے ان کا بہت افسوس ہے سر ایام کو تو جیسے ہی خبر ملی وہ فورا وہاں کے لیے نکل گئے۔
تھوڑی دیر پہلے میرے خیال میں تمہارے شوہر نے ہی فون کرکے انہیں بتایا تھا وہ اس کے پاس بیٹھی اسے بتا رہی تھی جبکہ اسے افسوس ہو رہا تھا وہ نہ جانے کب سے سعد کو فون کرکے ہلکان ہو رہی تھی اور وہ اسے جواب دینے کے بجائے ایام کو فون کرکے بتا رہا تھا کہ اس کے ماموں کی وفات ہوچکی ہے۔
کتنا غیر ذمہ دار شخص تھا یہ کہ وہ اس کی ذمہ داری تھی وہ جو اس کے نام پر بیٹھی تھی اسے اپنی بیوی۔کی فکر نہیں تھی اور وہ انجان شخص جو اس کی بیوی پر نظر رکھے ہوئے تھا اسے سب کچھ بتا رہا تھا لیکن وہ انجان تو اس کے لیے تھا اس کے شوہر کی خاطر تو وہ اس کا سب سے بڑا ہمدرد تھا۔

وہ گئے تو مجھے اپنے ساتھ لے کر کیوں نہیں گئے یا مجھے بتایا کیوں نہیں کہ وہاں جانے والے ہیں مجھے بھی تو جانا تھا وہ میرے سسرال کے اہم فرد تھے اس وقت میری ساس کو میری ضرورت ہے اور وہ مجھے یہاں چھوڑ کر چلے گئے کیا ان کا فرض نہیں بنتا تھا کہ وہ مجھے یہ سب کچھ بتائیں ۔

انہیں سب کچھ پتہ چل ہی گیا تھا تو مجھے بھی بتانا چاہیے تھا اگر اتفاق سے مجھے امی کا فون نہیں آتا تو شاید مجھے تو یہ بات کل صبح پتا چلتی ۔اسے بہت غصہ آرہا تھا ایام پر ۔خالانکہ وہ اس پر غصہ کرنے کا کسی طرح کا کوئی حق نہیں رکھتی تھی ۔

شاید وہ تمہیں پریشان نہیں کرنا چاہتے ہوں گے مجھے تو یہی لگتا تھا کہ تم سوچکی ہوگی ابھی میں کمرے میں آئی تو تمہیں جاگتے ہوئے پا کر یہاں آگئی تمہیں بتانے کے لئے ۔

یہ تو زندگی کا حصہ ہے یہ سب کچھ تو لگا ہی رہتا ہے میں جانتی ہوں اس وقت تم بہت پریشان ہو سر کہہ رہے تھے کہ جنازہ ہوتے ہی وہ واپس آجائیں گے میرے خیال میں کل صبح ہی جنازہ کر دیا جائے گا اور سر کی واپسی ہوگی ان کی غیر موجودگی میں ہمیں روحی کا خیال رکھنا ہوگا میں اس کو لے کر آتی ہوں وہ کمرے میں اکیلی سو رہی ہے ۔

سر نے مجھے منع کر رکھا ہے روحی کو بلکل بھی اکیلے نہیں چھوڑنا ہے

تو تم جانتی ہو وہ سر اس کے معاملے میں کتنے زیادہ پرزیسوز ہیں۔میں اسے لے کر آتی ہوں تم بھی سونے کی تیاری کرو ۔ابھی تو نہیں لیکن شاید صبح اسے سنبھالنا مشکل ہو جائے گا ۔

کیونکہ وہ صبح اپنے باپ کا چہرہ دیکھے بنا آنکھیں نہیں کھولتی ۔وہ اسے مسکرا کر بتاتے باہر چلی گئی تھی جبکہ ہیر بیڈ پر لیٹی تانیہ کے واپس آنے کا انتظار کرنے لگی

ooooooooo

لوحی تے بابا دانی تدھر ہے(روحی کے باباجانی کدھر ہیں) وہ فریش ہو کر باہر نکلی تو اسے آواز سنائی دی شاید وہ خود کو ابھی تک اپنے کمرے میں ہی تصور کر رہی تھی اس کے انداز پر مسکرا کر اس کے پاس آگئی تھی۔

آپ کے بابا جانی تو نہیں ہیں لیکن یہاں آپ کی دوست ہے جسے آپ آنکھیں کھول کر دیکھ سکتی ہو اسے آنکھوں پہ ہاتھ رکھے دیکھ کر وہ اس کے پاس ہی بیٹھی اس کے ہاتھوں پر اپنے ہاتھوں رکھ چکی تھی۔

نی لوحی اپنے بابا دانی تو دیکھ کل انکیں کھولی ہے ماما دانی تو نی(نہیں روحی اپنے بابا جانی کو دیکھ کر آنکھیں کھولتی ہے ماما جانی کو نہیں۔

وہ معصومیت سے بولی تھی لیکن اس کا اپنے آپ کو ماما جانی کہہ کر بلانا اسے بہت عجیب لگا تھا شاید یہ کل رات کی باتوں کا ہی اثر تھا۔

روحی آپ ایسے نہیں بول سکتی میں آپ کی چاچی ہوں اور آپ مجھے چاچی ہی کہ کر بلایا کرو آپ کے بابا نے ------

میلے بابادانی نے بولا اے وہ اپ تو میلی ماما دانی بنا دے دے(میرے بابا جانی نے بولا ہے کہ وہ آپ کو میری ماما جانی بنا دیں گے

تو اش حشاب سے آپ میلی ماما دانی ہوئی نہ (تو اس حساب سے آپ میری ماما جانی ہوئی نہ) وہ آنکھوں سے ہاتھ ہٹاتے اسے دیکھتے ہوئے بولی وہ اپنی بات سے پلٹنے کو تیار نہیں تھی جبکہ ہیر کو ایام پر۔غصہ آرہا تھا۔ اس معصوم سی بچی کے ذہن میں اس کے باپ نے کیا ڈال دیا تھا۔

نہیں میں آپ کی ماما جانی نہیں ہوں اور میں نہیں جانتی کہ آپ کی ماما جانی کہاں ہے میں آپ کی چاچی ہوں اور آپ مجھے چاچی ہی کہہ کر بلایا کرو آپ کے بابا جان نے آپ سے جھوٹ بولا ہے ۔اس نے اپنا غصہ دبانے کی کوشش کی تھی۔

نی جوت تو دندے لودبولتے ہیں اور میلے بابا دانی بت اتھے ہیں

وہ تبھی جوت نی بولتے (نہیں جھوٹ تو صرف گندے لوگ بولتے ہیں اور میرے بابا جان بہت اچھے ہیں وہ کبھی بھی جھوٹ نہیں بولتے)

روحی کو اس کی بات بالکل اچھی نہ لگی تھی تب بھی وہ روٹھے انداز میں بولی کوئی اس کے باپ کو کچھ کہہ دے اور خاموشی سے سنتی رہے۔ ایسا تو ممکن ہی نہیں تھا اس کے انداز پر ایک لمحے کے لیے تو ہیر بھی پریشان ہوگئی۔

ارے بابا میں یہ تھوڑی نہ کہہ رہی ہوں کے آپ کے بابا جانی نے جھوٹ بولا ہے میں تو کہہ رہی ہوں۔کہ آپ کے بابا جانی کو غلط فہمی ہوئی ہے اور کچھ بھی نہیں اور آپ مجھے چاچی ہی کہہ کر بلایا کرو وہ اسے اٹھا کر روم میں لے جانے لگی تھی۔ لیکن روحی کا موڈ آف ہوگیا تھا وہ خاموش ہو گئی تھی۔

آج شاید وہ اپنے اور ہیر کے رشتے کو لے کر کنفیوز ہو گئی تھی اسے ہیر چاہیے تھی اپنی ماما جانی کے روپ میں یہ بات اس نے اس کی شدت سے بھرپور انداز سے سمجھی تھی لیکن وہ اسے کسی خوش فہمی میں نہیں رہنے دے سکتی تھی۔

جو رشتہ کبھی بن ہی نہیں سکتا تھا اس رشتے کے لئے غلط بیانی کرنا ایک انتہائی بری بات تھی اور ایام کو ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا اپنی گھٹیا اور غلیظ سوچ کو اس نے اپنی بیٹی کے اندر انڈیل دیا تھا جو اس کے لیے نقصان دہ ثابت ہو سکتی تھی

000،000

روحی بیٹا پلیز رونا بند کر دو آپ کے بابا تھوڑی دیر میں آجائیں گے۔روحی نے تھوڑی دیر کے بعد ہی رونا شروع کر دیا تھا وہ اپنے باپ کے بنا اپنی کوئی صبح نہیں کرتی تھی۔

ویسے تو تھوڑی دیر پہلے اس کی ایام سے بات ہو گئی تھی ویڈیو کال پر اس نے اس سے بات کی تھی اور روحی نے اسے کچھ بتایا تھا۔فون بند ہونے کے تھوڑی دیر بعد ہی اس نے رونا شروع کر دیا وہ آج ہیر کے پاس بھی نہیں جا رہی تھی

تانیہ اور ہیر کے ساتھ ساتھ سارے ملازم الرٹ ہوئے اسے سنبھالنے کی کوشش کر رہے تھے لیکن وہ ایام کے علاوہ اور کسی سے سنبھلتی ہی کہاں تھی۔

جنازہ 11 بجے کے قریب تھا تو یقین ہو چکا تھا اب تک ایام نکل چکا ہوگا لیکن تب تک روحی کو کون سنبھالتا وہ بہت زیادہ رو رہی تھی۔

ملازموں کے مطابق ایام اپنی بیٹی کو اکیلا چھوڑ کر کہیں نہیں جاتا تھا صبح وہ اس سے مل کر جاتا تھا اور دن میں دو یا تین مرتبہ فون پر اس سے بات کر کے اس کی خیریت جانتا تھا۔

اور خود اس سے بات بھی کرتا تھا لیکن آج ایسا نہ ہو سکا تھا تانیہ نے کہا تھا کہ راستے میں سروس کا کوئی مسئلہ ہے شاید اسی لیے سر نے ابھی تک فون نہیں کیا۔ لیکن پھر بھی صبح بات ہوئی تھی ایام۔کی روحی سے

روحی جو ہر وقت کھیلتی کودتی رہتی تھی آج اسے اپنے باپ کے لیے اس طرح سے روتے دیکھ کر اسے بہت برا لگ رہا تھا وہ اس معصوم بچی کو کیسے سنبھالے اسے سمجھ ہی نہیں آ رہا تھا۔

وہ اسے اپنے ساتھ لگائے دائیں بائیں گھوم رہی تھی روحی نے کچھ بھی کھانے سے انکار کر دیا تھا اس نے دودھ تک ناپیا۔ آج تک اس نے کسی کا اتنی شدت سے آنے کا انتظار نہ کیا تھا جتنا وہ آج ایام کے آنے کا انتظار کر رہی تھی۔

بس وہ شخص ایک بار گھر واپس آ جائے اسے اور کچھ نہیں چاہیئے تھا روحی کے آنسو اسے برداشت نہیں ہو رہے تھے۔

oooooo

اس نے روحی کو چپ کروانے کی بہت کوشش کی تھی لیکن وہ اس کی بات ماننے کو تیار نہ تھی وہ اسے سلانے کی ناکام کوشش کر رہی تھی لیکن وہ اس کی کسی بات کو نہیں سننا چاہتی تھی۔ اس کے رونے کی وجہ اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی جب اچانک گاڑی آ کر رکی۔

یقیناً وہ واپس آچکا تھا ہیر روحی کو اٹھائے تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ رہی تھی جب کہ وہ بھی جلدی جلدی اندر داخل ہو رہا تھا۔

اسے دیکھتے ہی روحی اس کے پاس جانے کو مچل اٹھی۔جب کہ وہ بھی تیزی سے اس کی طرف آتا اسے اپنی باہوں میں اٹھائے اپنے ساتھ لگا چکا تھا۔

میرا بچہ میری جان اتنا رو رہا تھا۔کیا ہوگیا اتنے موٹے موٹے آنسو میری پرنسز کی آنکھوں میں وہ اس کی دونوں آنکھوں کو چوم کر اپنے ساتھ لگائے ہوئے تھا جبکہ روحی کو چپ دیکھ کر وہ پر سکون ہو گئی تھی۔

لیکن شاید دوسرا انسان پر سکون نہیں تھا وہ اسے گھورتے ہوئے اس کی طرف بڑھ رہا تھا سب نوکر جو اپنی شامت کا انتظار کر رہے تھے خود کی بجائے اسے ہیر کی جانب غصے سے دیکھتے پریشان ہوئے۔

"تم سے ایک چھوٹی سی بچی نہیں سنبھلتی ۔۔۔۔۔۔

کتنی بے وقوف ہو تم چھوٹی بچی ہو کیا جو تمہیں سمجھ میں نہیں آرہا کہ جب بچہ روتا ہے تو کیا کرنا چاہیے۔۔۔۔۔۔"

مسلسل کال کر رہا ہوں تمہیں فون کہاں ہے تمہارا کچھ ہوش ہے تمہیں اس طرح سے تم بنوگی اس کی ماں اس طرح سے اس کا خیال رکھوگی۔۔۔۔۔۔؟

دیکھو ہیر پیار محبت سب اپنی جگہ لیکن اپنی بیٹی کے معاملے میں کسی طرح کا کوئی کمپرومائز نہیں کروں گا۔۔۔۔"

میں اپنی بیٹی سے بہت پیار کرتا ہوں اس کے آنسو میں برداشت نہیں کر سکتا اور خبردار جو آج کے بعد تم نے میری بیٹی کے سامنے کوئی بھی الٹی سیدھی بات کی میری بیٹی کی آنکھوں میں آنسو تمہاری وجہ سے ہیں

کیا کہا تھا تم نے اسے صبح بیڈ پر۔۔۔۔؟کہ تم اس کی ماں نہیں ہو۔؟وہ غصے سے گھورتے ہوئے بولا جبکہ اس کے سوال پر وہ بوکھلا کر اسے دیکھنے لگی

تم اس کی ماں ہو اور یہ بات میں نے اسے بتائی ہے اس کا باپ کبھی جھوٹ نہیں بولتا۔

میری بیٹی کے دماغ میں کچھ بھی الٹا سیدھا ڈالنے کی ضرورت نہیں ہے

۔تم اپنے آپ کو تیار کر لو تمہارے لیے بہتر ہو گا اس دماغ میں یہ بات بہت اچھے طریقے سے ڈالو "کہ تم اس کی ماں ہو اور تمہیں اس کی ماں بن کر ہی اس کا خیال رکھنا پڑے گا۔۔۔۔۔۔

آج کے بعد اگر تم نے میری بیٹی کے سامنے کوئی بھی بکواس کی نا تو اس کی آنکھوں میں آنسو آنے سے پہلے تمہارے جسم سے روح نکلے گی۔

یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔۔۔۔۔؟وہ بڑی مشکل سے کچھ بولنے کے قابل ہوئی

سب کچھ پتہ ہے تمہیں بار بار دہراؤں گا نہیں محبت ہو گئی ہے تم سے۔بہت جلد سعد کا قصہ ختم کر کے تمہیں اپنی دلہن بناؤں گا اپنے دماغ سے الٹے سیدھے خرافات نکال دو میری ہونے والی بیوی ہو تم۔

اسے سنبھالو اس کا خیال رکھو۔کیوں کے میں اپنی زندگی کا فیصلہ کر چکا ہوں اور تمہاری زندگی کا بھی۔

اپنے آپ کو میرے لیے تیار کرلو تم پر تمہاری روح پر صرف میرا حق ہے۔

مامادانی دندی۔۔۔۔۔(ماما جانی گندی)روحی سوں سوں کرتے اس کے ساتھ لگی بولی تھی

نہیں میری جان وہ گندی نہیں ہے بس ابھی اس کو پتہ نہیں ہے۔ہم بتا دیں گے نہ اسے سب کچھ

وہ اسے اپنے ساتھ لگائے اندر لے گیا۔جبکہ ہیر کو اب سمجھ میں آیا تھا کہ روحی کیوں رو رہی تھی۔

ooooooo

وہ کمرے میں آئی 'اس کا غصے سے برا حال تھا۔اس نے ایک لمحہ بھی یہاں نہ رکنے کا فیصلہ کرلیا تھا۔اپنا بیگ نکالتے ہوئے اس نے اپنا سامان الماری سے نکالنا شروع کر دیا تھا۔

یہ شخص اس حد تک جا سکتا ہے یہ تو اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا۔وہ سمجھتا کیا ہے اسے کہ وہ جو کہے گا ہیر وہی کرے گی۔۔۔۔۔۔"وہ کیا اس کے حکم کے غلام تھی۔۔۔۔۔۔؟

کوئی کٹھ پتلی تھی جو اس کے ہاتھوں کے اشارے پر ناچتی۔۔۔۔۔۔؟

وہ کسی کی بیوی تھی۔کسی کی عزت تھی۔اور وہ شخص اس پر اس طرح سے حق جتا رہا تھا۔

اب تو اس گھر میں وہ ایک سیکنڈ مزید نہیں رکنا چاہتی تھی۔اپنا سارا ضروری سامان پیک کرتے ہوئے اس نے اپنے بیگ کی زپ لگائی تھی۔جب کمرے میں تانیہ داخل ہوئی۔

یہ تم کیا کر رہی ہو ہیر یہ سب پیک کیوں کر رہی ہو۔۔۔۔۔؟

وہ پریشانی سے اس کے بیگ کو دیکھتے ہوئے اس سے پوچھنے لگی۔

یہ تم مجھ سے پوچھ رہی ہو تانیہ۔۔۔۔۔؟کیا یہ سب کچھ دیکھنے کے بعد بھی کچھ پوچھنا باقی ہے وہ "انسان پاگل ہو چکا ہے دماغ خراب ہو چکا ہے اس کا۔۔۔۔

میری بھول تھی جو میں اسے ایک شریف انسان سمجھ رہی تھی ۔وہ اتنا گھٹیا اور غلیظ انسان ہے کہ حد نہیں ۔میں ایک سیکنڈ مزید اس گھر میں نہیں رہ سکتی سمجھ کیا رکھا ہے اس نے مجھے۔وہ جو چاہے کرتا پھرے گا اور میں خاموشی سے سب برداشت کرتی رہوں گی ۔

وہ جو کہے گا جیسا کہے گا خاموشی سے میں سنتی رہوں گی ۔وہ اور لوگ ہونگے جو اس کے اشاروں پر چلتے ہوں گے ۔

میں مزید اس کے اس گھر میں نہیں رہوں گی مجھے نہیں چاہیے کسی قسم کی کوئی بھی پروٹیکشن میں یہ گھر چھوڑ کر جا رہی ہوں اور اسے بتا دینا تم ۔

وہ ہوتا کون ہے مجھ پر حق جتانے والا اگر میرے شوہر نے اسے چند دن کے لئے میری ذمہ داری دے دی ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ مجھے اپنی بیوی ہی سمجھ لے ۔

ہیر پیلز ریلیکس ہو جاؤ آرام سے بیٹھ کر میری بات سنو تم کیا بولے جا رہی ہو

وہ اسے تھام کر بیڈ پر بٹھاتے ہوئے کہنے لگی تھی اس کے غصے کو وہ بہت اچھے طریقے سے سمجھ رہی تھی ۔

ہیر کی جگہ کوئی بھی لڑکی ہوتی تو شاید اسی طرح سے ری ایکٹ کرتی۔

لیکن دوسری طرف ایام سکندر تھا وہ خود یہ امید نہیں رکھتی تھی اس سے کہ وہ اس طرح کا کچھ کرے گا ۔

لیکن روحی اسے ماما کہہ کر بلا رہی تھی تو مطلب صاف تھا کہ وہ اس کے بارے میں بہت کچھ سوچے ہوئے ہے۔ شاید وہ اس کے ساتھ اپنا فیوچر پلان کر رہا ہے ۔

لیکن وہ ایک شادی شدہ لڑکی ہے اور وہ کسی غیر کی نہیں بلکہ اس کے اپنے کزن کی بیوی ہے وہ "اس کے بارے میں ایسا کیسے سوچ سکتا تھا۔۔۔۔۔

ہیر کا غصہ اسے جائز لگ رہا تھا لیکن وہ ایام کے لیے غلط لفظ استعمال کر رہی تھی۔

ایام ایسا انسان ہر گز نہیں تھا جیسا ہیر اسے سمجھ رہی تھی نہ جانے اس کے لئے وہ اس طرح سے کیوں سوچنے لگا تھا حالانکہ اس نے ہمیشہ ایام کو سب لوگوں کے حق میں بہتر ہی پایا تھا۔

میں نہیں بیٹھ سکتی ریلیکس ہو۔کر نہ ہی میں یہاں رہوں گی مجھے یہاں سے جانا ہے اور تم میرے راستے میں ہر گز مت آنا۔

وہ اسے باہر نکال کر اپنا سامان لیے باہر نکلنے لگی تھی۔جب کہ تانیہ اس کے پیچھے پیچھے ہیں قدم اٹھاتی باہر نکلی

ooooooo

وہ اپنا سامان نیچے لے آئی تھی اور بنا کسی کو بھی مخاطب کیے وہ دروازے کی طرف بڑھنے لگی۔سب ملازمین اسے حیرانگی سے دیکھ رہے تھے۔تھوڑی دیر پہلے یہاں جو تماشہ ہوا وہ سبھی نے دیکھا تھا۔

اسی لیے وہ مزید کوئی تماشہ نہیں لگانا چاہتی تھی وہ تیزی سے دروازے کی طرف بڑھی جب اچانک دروازے پر کھڑے دونوں گارڈز اس کے سامنے آ گئے۔

راستہ چھوڑو میرا۔۔۔۔۔"مجھے جانا ہے یہاں سے وہ بے حد غصے سے ان سے مخاطب ہوئی تھی۔

نہیں میڈم آپ کی جان کو باہر خطرہ ہے ہم آپ کو کہیں بھی نہیں جانے دے سکتے سر نے ہمیں سختی سے منع کر رکھا ہے۔

آپ اس گھر سے باہر نہیں نکل سکتی ہٹے کٹے گارڈز نے نرمی سے سر جھکا کر اسے سمجھاتے ہوئے کہا تھا۔

تمہارا سر ہوتا کون ہے مجھے روکنے والا میں کہتی ہوں میرا راستہ چھوڑو میں جیوں یا مروں یہاں موجود کسی انسان سے میرا کوئی تعلق نہیں ہے۔اور نہ ہی کوئی مجھے یہاں روک سکتا ہے ہٹو سامنے سے وہ اپنا غصہ کنٹرول کیے بنا بولی تھی۔

میم پلیز سمجھنے کی کوشش کریں ہم آپ کو اس طرح سے باہر نہیں جانے دے سکتے۔آپ پر پہلے بھی حملہ ہو چکا ہے وہ لوگ آزاد ہو چکے ہیں جیل سے بھاگ گئے ہیں وہ دوبارہ آپ پر حملہ کر سکتے ہیں سر ہم پر غصہ ہوں گے ہمیں نوکری سے نکال دیں گے۔گارڈ اسے سمجھاتے ہوئے بولا

میری طرف سے بھاڑ میں جاؤ تم سب بس میرا رستہ چھوڑو یا میں اب پولیس کو کال کروں وہ دھمکی دیتے ہوئے بولی تھی جبکہ گارڈ ایک طرف ہو کر کھڑے ہو گئے کیونکہ پیچھے سے کسی کے قدموں کی چاپ سنائی دی تھی۔وہ سمجھ چکی تھی کہ اس کے پیچھے کون ہے لیکن اس نے پلٹ کر نہیں دیکھا

ooooooo

کیوں فضول میں ہلکان ہو رہی ہو لڑکی شاید میری بات سمجھ میں نہیں آئی

اس گھر سے تم کہیں بھی نہیں جا سکتی واپس اپنے کمرے میں جاؤ۔ اور اپنے آپ کو پرسکون کرو ۔بہت جلد میں تمہارے حق میں ایک بہترین فیصلہ کر لوں گا ۔

وہ سنجیدگی سے لفظ ادا کرتے ہوئے اس کی طرف آ رہا تھا جب کہ وہ غصے سے پیچھے مڑ کر اسے دیکھنے لگی ۔

دیکھیے ایام سکندر صاحب میرا آپ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اگر تعلق ہے بھی تو صرف اتنا کہ میں آپ کے کزن کی بیوی ہوں ۔ آپ فضول میں ان سب چیزوں میں مجھے گھسیٹ رہے ہیں۔ میں نہیں جانتی کہ آپ کے دماغ میں کیا چل رہا ہے لیکن مجھے یہاں نہیں رہنا میں اپنے شوہر کے پاس جانا چاہتی ہوں ۔یقیناً یہ سب آپ اپنی انا کی تسکین کے لئے کر رہے ہیں شاید آپ مجھ سے کل رات کے تھپڑ کا انتقام لینا چاہتے ہیں وہ خود ہی اندازہ لگاتے ہوئے بولی ۔

لیکن آپ مجھے زبردستی یہاں قید کر کے نہیں رکھ سکتے ۔وہ اسے دیکھتے ہوئے سمجھانے والے انداز میں بولی کیونکہ جس طرح کا سلوک وہ اس کے ساتھ کر رہا تھا۔ وہ اس سے کسی طرح کا پنگا نہیں لے سکتی تھی ۔

اس وقت وہ اس کے رحم و کرم پر تھی یہاں اس کی حکومت تھی ۔وہ اس کے ساتھ کچھ بھی کر سکتا تھا ۔شاید یہ بات کل رات ہی ختم ہو جاتی اگر وہ اسے تھپڑ نا مارتی تو یہ سب کچھ یقیناً اس تھپڑ کا بدلہ لینے کے لیے ہی کر رہا تھا

اسے اپنی بات اسے سمجھانے کے لیے اسے آرام سکون سے بیٹھ کر ہی اس سے بات کرنی تھی۔ اسی لیے وہ اپنا غصہ ایک طرف رکھتے ہوئے سکون سے بات کرنے لگی

میں تمہیں یہاں زبردستی ہرگز قید نہیں کر رہا ہیر میں تو تمہیں اپنے دل میں قید کرنا چاہتا ہوں۔۔۔۔"وہ۔بھی ہمیشہ کے لئے اور بہت جلد میں تمہیں قید کر کے اپنے دل کے دروازے پر تالا لگا دوں گا۔کہ تم کبھی اس قید سے رہائی نہ حاصل کر سکو۔وہ دلکش انداز میں کہتے ہوئے اس کے مزید قریب آیا

لیکن فی الحال اس طرح کا کوئی حق میں اپنے پاس محفوظ نہیں رکھتا اور دوسری بات میں تمہیں یہاں سے جانے اس لیے نہیں دے رہا۔

کیونکہ باہر تمہاری جان کو خطرہ ہے اور میں نہیں چاہتا کہ تم پر کسی طرح کی کوئی آنچ بھی آئے۔

بہت خاص ہو تم میرے لیے میں تمہیں کسی خطرے میں نہیں ڈالنا چاہتا۔

جاؤیہ سامان اوپر لے جاؤ اس نے ملازم کو دیکھتے ہوئے کہا تھا جو فوراً ہی اس کی بات ماننے کو تیار کھڑا اس کا سامان گھسیٹ کر اوپر لے جانے لگا۔

ہیر نے اسے روکنا چاہا تھا لیکن ایام نے اس کا ہاتھ تھام کر اسے اپنی طرف کھینچ لیا۔

توازن برقرار نہ رہ جانے کی وجہ سے وہ اس کے چوڑے سینے کا حصہ بنی تھی لیکن خود کو ایک غیر محرم کے اتنے نزدیک محسوس کرتے وہ اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر خود کو اس سے دور کرنے کی کوشش کرنے لگی۔

یہاں بیٹھ کر آرام سے میری بات سنو جو میں کہہ رہا ہوں اسے سمجھنے کی کوشش کرو۔وہ اسے صوفے پر بٹھاتے ہوئے خود اس کے بالکل ساتھ بیٹھ کر اس کا ہاتھ تھام چکا تھا۔اس کی بات سننے کے علاوہ اس کے پاس کوئی چارا نہ تھا وہ خاموشی سے اس کی بات سننے لگی تھی

oooooo

تمہارے ساتھ گیم کھیلا گیا ہے بہت غلط ہوا ہے تمہارے ساتھ میں تمہیں سب کچھ بتاؤں گا لیکن صحیح وقت آنے پر فی الحال تم اس بات کو قبول کرو کہ سعد تمہارے قابل نہیں ہے۔

سعد جیسا انسان تمہارے لائق نہیں ہے اس نے تمہارے ساتھ بہت بڑا گیم کھیلا ہے جس کے بارے میں جان کر تمہیں بعد میں افسوس ہوگا۔

وہ شاید ان سب چیزوں کو بہت آسان سمجھ رہا تھا لیکن تم سے شادی کے بعد اسے احساس ہوا ہے کہ یہ سب چیزیں اتنی آسان نہیں ہیں جتنی اس نے سوچی تھی۔

اس نے اپنے مطلب کی خاطر تمہیں استعمال کیا ہے تم سے شادی کے پیچھے ایک بہت بڑی وجہ تھی ورنہ تم سوچو کہ تم جیسی لڑکی جو اسے کچھ دے ہی نہیں سکتی یہاں تک کہ تمھارے بھائی نے دیہج کے نام پر اسے پھوٹی کوڑی نہیں دی وہ تمہیں۔۔۔۔۔

بس خدا کے لئے بند کریں اپنی بکواس جب آپ سیدھے طریقے سے مجھے یہاں نہیں روک پا رہے تو آپ میرے شوہر پر الزام تراشی کرنا شروع کر چکے ہیں۔

خدا کے لئے اپنی گندی نیت کو کسی اور پر نا ڈالیں۔ سعد کیسا انسان ہے میں بہت اچھے طریقے سے جانتی ہوں صرف نکاح نہیں کیا میں نے اس سے شادی سے پہلے سات ماہ تک ہمارا رابطہ رہا ہے ہم ایک دوسرے کو جانتے ہیں۔

ایک دوسرے سے بات ہوتی رہی ہے ہماری۔ہم ایک دوسرے کو بہت اچھے طریقے سے سمجھتے ہیں۔ تو خدا کے لئے میرے شوہر پر آپ کسی طرح کا کوئی سوال اٹھانے کے بارے میں سوچئے گا بھی نہیں۔

ورنہ مجھے آپ کی ان حرکتوں کے بارے میں انہیں سب کچھ بتانا پڑے گا اب بھی وقت ہے اگر اپنی عزت رکھنا چاہتے ہیں تو مجھے یہاں سے جانے دیں۔

وہ بوڑھی عورت آپ کو بیٹا بیٹا کرتے نہیں تھکتی اور میرا شوہر آپ کو اپنے بھائی سے بڑھ کر سمجھتا ہے۔لیکن آپ اپنی عیاش فطرت کی وجہ سے اپنے ہی خاندان کی عورتوں پر ایسی نگاہ رکھتے ہیں ۔آپ کو تو جیل میں بند کردینا چاہیے آپ جیسے مردوں کو کوئی حق نہیں ہے اس طرح باہر آزادانہ گھومنے کا۔اور اب اگر آپ نے کوئی بھی بکواس کی تو میں آپ پر کیس کروانے میں ایک سیکنڈ نہیں لگاؤں گی

اس کا دھمکی دیتا انداز ایام کے لبوں پر مسکراہٹ بکھیر گیا تھا۔

ایک تو ہماری مشرقی لڑکیاں۔۔۔۔۔شوہر کو پتا نہیں کیا سمجھ لیتی ہیں۔ان کے خلاف کچھ سننے کو تیار ہی نہیں ہوتی لیکن میڈم آج کے دور میں کوئی بھی فرشتہ نہیں ہے اور آپ جو سعد کو فرشتہ بنائے ہوئے ہیں اس کی حقیقت میں بہت جلد آپ کے سامنے لاؤں گا لیکن فی الحال آپ کے لئے اتنا جاننا کافی ہے کہ بہت جلد سعد آپ کو خود سے الگ کر رہا ہے۔

اور خدا کا شکر ادا کرو کہ اس نے میری بات مان لی۔ ورنہ جو تمہارے ساتھ ہونے والا تھا نا اس کے بعد شاید تم اس پوری دنیا میں کسی پر یقین نہیں کر پاتی۔

لیکن یہ سچ بھی بہت جلد تمہارے سامنے کھل کر آجائے گا ۔میں سعد کے بارے میں بات کر کے اپنے لفظ ہرگز ضائع نہیں کروں گا

تانیہ اسے کمرے میں لے کر جاؤ ۔اور جتنا جلدی ہو سکے اسے یہ بات سمجھاؤ کہ یہ میری ہونے والی بیوی ہے جس پر میں اب کسی غیر مرد کی نظر نہیں پڑھنے دوں گا سعد کی بھی نہیں ۔

سعد کوئی غیر نہیں شوہر ہے میرا ۔۔۔۔وہ بپھری ہوئے شیرنی کی طرح دھاڑی تھی ۔

آج سے نہیں ہے وہ تمہارا شوہر تمہارے ساتھ محرم کا رشتہ صرف ایام سکندر بنائے گا ۔تم ایام سکندر کی بیوی کہلاؤ گی ۔ اپنے دل و دماغ سے اس شخص کا نقش مٹا دو ورنہ میں اسے اس دنیا سے مٹا دوں گا ۔وہ آنکھوں میں چنگاریاں لئے دھاڑا تھا

میرے جیتے جی ایسا ممکن نہیں ہے ۔اور نہ ہی میرا شوہر آپ کے کہنے پر مجھے چھوڑے گا بہتر ہو گا کہ آپ مجھے اس گھر سے جانے دیں۔

یہ تو بعد کی باتیں ہیں فی الحال اپنے کمرے میں جاؤ اور مجھے سوچو ۔سعد کی سوچ بھی تمہارے سوچوں میں نہیں آنی چاہیے ورنہ تمہارے حق میں بہتر نہیں ہوگا ۔

وہ کہہ کر لمبے لمبے ڈگ بھرتا اپنے کمرے کی طرف چلا گیا تھا جبکہ اس نے ایک نظر دروازے پر کھڑے گارڈز کو دیکھا اور پھر تانیہ کی طرف جو اسے کب سے واپس کمرے میں چلنے کے لئے کہہ رہی تھی

oooooo

یار تم ایک بار آرام سکون سے بیٹھ کر سوچو تو سہی سر نے یوں ہی تو نہیں کہا ہوگا تمہارے شوہر کے بارے میں کچھ بھی ۔سر بہت وقت سے ان سب چیزوں کو دیکھ اور سمجھ رہے تھے ۔ تمہارے شوہر کے بارے میں بھی انہیں سب کچھ پتہ تھا ۔

ضرور وہ کچھ تو جانتے ہیں ورنہ اپنے ہی بھائی کے بارے میں بلا وہ ایسا کیوں کہتے ۔ضرور انہیں اس کے بارے میں کچھ پتہ چلا ہوگا ۔تبھی تو وہ اتنے یقین سے کہہ رہے ہیں تانیہ اس کے پاس بیٹھی اسے سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی ۔

تانیہ پلیز خدا کے لئے مجھے اس وقت اکیلا چھوڑ دو ۔میں اس کے بارے میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتی وہ مسلسل سعد کو فون کرتے ہوئے اس سے کہہ رہی تھی لیکن اس کا فون آف تھا ۔

یار تم کیوں اس شخص کے لئے اپنا آپ برباد کر رہی ہو جو تمہیں اتنی اہمیت نہیں دیتا کہ تمہارا فون ہی اٹھا لے اب تانیہ کو بھی غصہ آگیا تھا ۔

مجھے پتا نہیں کیوں لگ رہا ہے کہ اس آدمی نے سعد کے ساتھ کچھ غلط کر دیا ہے ورنہ اب تک ان کا فون آف نہ ہوتا ۔اسے اب ایک اور پریشانی کھائے جا رہی تھی تانیہ تو بس اسے دیکھ کر رہ گئی ۔

حد ہے وہ شخص تمہارا فون نہیں اٹھا رہا تو تمہیں لگ رہا ہے کہ اس کے پیچھے بھی ایام سر نے ہی کچھ کیا ہے ۔

مجھے تو یہ تمہارا شوہر کچھ گڑبڑ لگ رہا ہے سر بھی تو یہی کہہ رہے تھے نا ۔وہ تمہیں نقصان پہنچانے والا تھا سر بتا تو رہے تھے کہ ۔۔۔۔۔

جسٹ شٹ اپ تانیہ میرے سامنے بار بار اس آدمی کا نام لینا بند کرو ۔اور پلیز مجھے اس وقت اکیلا چھوڑ دو مجھے کسی سے کوئی بات نہیں کرنی ۔وہ غصے سے اس کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے بولی تو تانیہ اس کے قریب سے اٹھ کر باہر نکل گئی

ooooooo

اس کی آنکھ اس کے ننھے ننھے ہاتھوں کا لمس اپنے چہرے پر محسوس کرتے ہوئے کھلی تھی ۔

کیا ہوا روحی میری جان بھوک لگ رہی ہے میرے بچے کو ۔۔۔وہ اس کے دودھ کی فیڈر اٹھا کر پاس کرتے ہوئے بولا وہ ابھی ہی اس کے ساتھ آکر لیٹا تھا ۔

ماما دانی تدھر ہے(ماما جانے کدھر ہیں)وہ حیرانگی سے اسے دیکھتے ہوئے بولی تھی ۔

وہ اپنے کمرے میں ہے میری جان ۔۔۔وہ اسے اپنے قریب کرتے ہوئے اس کے چہرے سے بال پیچھے کرتا اسے فیڈر پکڑانے لگا ۔

وہ امارے روم می کب آتر شوئیں دی (وہ ہمارے روم میں کب آکر سوئیں گی) وہ اس کی مونچھوں کے ساتھ چھیڑ کھانی کرتے ہوئے پوچھنے لگی ۔

وہ ہمارے پاس کیوں سوئیں گی بھلا اس کا اپنا کمرہ ہے ۔اس نے مسکراتے ہوئے الٹا اس سے سوال کیا تھا ۔

کند اور کئن ات روم میں شوتے ہیں اور ان تے بت میں پرشنز شوتی ہے (کنگ اور کوئن ایک روم میں سوتے ہیں اور ان کے بیچ میں پرنسز سوتی ہے ۔)اس نے اس کے سر پہ ہاتھ مارتے ہوئے اس کی معلومات میں اضافہ کیا تھا ۔

جب کہ اس کی بات پر ایام کا دلکش قہقہ کمرے میں بلند ہوا

ارے واہ میری بیٹی کو تو سب کچھ پتہ ہے ۔لیکن اسے یہ نہیں پتا کہ جب تک شادی نہ ہو جائے تب تک کوئن اور کنگ ایک ساتھ نہیں سو سکتے ۔تب تک انہیں الگ الگ روم میں سونا ہوتا ہے ۔

اس کا ماتھا چومتے ہوئے اس نے اب کی بار فیڈر زبردستی اس کے منہ میں ڈال دیا تھا ۔کیونکہ اسے پتا تھا کہ اگر وہ مزید اس سے باتیں کرتے ہوئے جاگتی رہی تو اسے جلدی نیند نہیں آئے گی ۔

اور پھر کل صبح وہ۔ ایکٹیو نہیں ہوگی اور وہ اپنی بیٹی کو سست ہرگز نہیں دیکھنا چاہتا تھا۔

اخلی شوال ۔شادی کب ہو دی (آخری سوال شادی کب ہوگی) وہ اپنے ننھے سے ہاتھ کی ایک انگلی دکھاتے ہوئے بولی ۔

بہت جلد ان شاء اللہ بہت جلد ہی وہ آپ کی ماما جانی کے رتبے پر فائز ہو جائے گی بہت جلد ہم اسے اس کمرے میں لے آئیں گے ۔

مزید کوئی سوال نہیں جلدی سے یہ دودھ فینش کرو اور سو جاؤ وہ اسے زبردستی دودھ پلاتے ہوئے سلانے کی کوشش کرنے لگا تھا ۔جب کہ اپنی بیٹی کے چہرے پر سکون دیکھ کر وہ خود بھی پر سکون ہو گیا تھا ۔

لیکن اصل سکون تو اسے تب ملنا تھا جب سعد اس کی بات مان کر اس کا کام کرتا ۔اور اب وہ اپنے کام میں مزید تاخیر نہیں کرنا چاہتا تھا

oooooo

میں آپ کو کل سے فون کرنے کی کوشش کر رہی ہوں امی جان آپ فون کیوں نہیں اٹھا رہی تھیں آپ جانتی ہیں میں کتنی زیادہ پریشان ہوں ۔یہاں میری حالت خراب ہو رہی تھی۔اگر آپ اب بھی فون نا کرتی تو نجانے کیا ہوتا۔۔۔۔۔۔"

"آپ کو پتہ ہے یہاں کیا ہوا ہے وہ ایام ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

پلیز بیٹا میری بات سنو اس وقت ہم بہت بڑے مسئلے کا شکار ہو چکے ہیں ۔سعد نے ان سب لوگوں کو عام سے غنڈے سمجھ رکھا تھا لیکن ان کا تعلق انڈرورلڈ سے ہے ۔ہمیں اندازہ بھی نہیں تھا کہ یہ لوگ اتنے خطرناک ہوں گے۔

ایام نے تمہیں سب کچھ بتا دیا ہو گا ۔اب ہم جس مصیبت میں پھنس چکے ہیں اس میں سے ہمیں کوئی نہیں نکال سکتا ۔میرے بیٹے سے غلطی ہوگئی ہے اس نے سوچا تھا ۔

کہ ہم پیسے لے کر بھاگ جائیں گے ۔اور یہاں سے دور جا کر اپنی خوشحال زندگی کی شروعات کریں گے ۔لیکن اس کا انجام ایسا ہو گا ۔ہم نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا۔یہ اتنی بڑی مصیبت بن جائے گی۔

ہمیں لگتا تھا کہ وہ کبھی بھی ہم تک نہیں پہنچ پائیں گے لیکن یہ ہو جائے گا یہ تو ہم نے سوچا بھی نہیں تھا ۔

یہ الگ الگ گروہ ہیں ان کی آپس میں دشمنیاں ہیں جس میں سعد پھنس چکا ہے۔یہ دونوں گروہ سعد کو دھمکیاں دے رہے ہیں ۔اب اس کا کوئی حل نہیں ہے میں خود سوچ سوچ کر پریشان ہو چکی ہو رو رو کر ہلکان ہو رہی ہوں۔

Urdu Novels Ghar

ایک طرف میں اپنا بھائی کھو چکی ہوں تو دوسری طرف بیٹے کی جان کو ہر وقت خطرہ ہے۔وہ لوگ کبھی بھی کچھ بھی کر سکتے ہیں۔وہ کسی کی جان لینے میں ایک لمحہ بھی نہیں لگاتے

وہ ایک ہی سانس میں بولے جا رہی تھی جب کہ ہیر کو ان کی کوئی بھی بات سمجھ نہیں آرہی تھی ۔اور اب تو انہوں نے باقائدہ رونا شروع کر دیا تھا

امی جان آپ کیا کہہ رہی ہیں مجھے آپ کی کوئی بات سمجھ میں نہیں آرہی کونسی مصیبت یہ کون سے گروہ کی بات ہو رہی ہے کس سے خطرہ ہے سعد کو۔مجھے سمجھ میں نہیں آرہا آپ کہنا کیا چاہتی ہیں

وہ ان کی بات کاٹتے ہوئے کہنے لگی جبکہ دوسری طرف اسے انجان سوچ کر امی بھی پریشان ہوگئی تھیں۔

ابھی تک وہ کچھ بھی نہیں جانتی تھی۔ایام نے اسے کچھ بھی نہیں بتایا تھا بلکہ اس نے ان کی کوئی بات سنی ہی نہیں تھی۔

شاید ایام اسے کچھ نہیں بتانا چاہتا تھا

بیٹا یہاں کچھ لوگ آگئے ہیں میں تم سے بعد میں بات کرتی ہوں امی نے بس اتنا کہہ کر فون بند کر دیا۔

جب کہ وہ پریشانی سے اپنے فون کو گھورنے لگی اب تو اس کا تجسس بڑھ گیا تھا کس چیز کے بارے میں بات ہو رہی تھی امی نے اپنی بات ادھوری کیوں چھوڑ دی سعد کو کس سے خطرہ تھا ۔کون تھے جو سعد کو مارنا چاہتے تھے۔اور کیوں۔۔۔۔۔؟

بہت سارے سوال اس کے دماغ میں گردش کرنے لگے اور اس کا جواب صرف ایام کے پاس تھا۔وہ جلدی سے اپنا دوپٹہ سر پر لیتے کمرے سے باہر نکلی تھی وہ سب کچھ جاننا چاہتی تھی اس آدھے ادھورے قصے نے اس کے دماغ پر بہت برا اثر چھوڑا تھا

وہ تیزی سے کمرے سے باہر نکلی۔اس کے سوالوں کا جواب صرف ایام کے پاس تھا۔

لیکن ہر طرف اندھیرا دیکھ کر اس نے اپنے قدم روک دیے تھے اس وقت اس کا ایام کے کمرے کی جانب نکل مناسب نہیں تھا اسے صبح ہونے کا انتظار کرنا چاہیے۔

اسی سوچ کے ساتھ وہ اپنے کمرے میں لوٹ آئی تھی لیکن اسے ساری رات نیند نہ آئی۔یہ سارے سوال اور امی کی باتیں اس کے دماغ میں گھومتے رہے تھے ٹینشن سے اس کا برا حال تھا۔

اور اس ٹیشن سے اسے صرف اللہ پاک ہی بچا سکتے تھے۔اس نے جائے نماز بچھا کر اپنے خدا کے حضور جھک کر دعا مانگی تھی۔کہ اس کے شوہر کے سر سے ہر میصبت ٹل جائے۔اور وہ صیح سلامت واپس آجائے۔

oooooo

صبح ہوتے ہی وہ کمرے سے نکل آئی تھی نہ جانے ایام نے کب تک آنا تھا لیکن وہ اس کے جاگنے کا انتظار کرنے کے علاوہ اور کچھ نہیں کر سکتی۔ تھی۔ ویسے بھی تو اس نے ساری رات یہی کیا تھا کچھ دیر اور سہی۔

اسے ایک لمحے کے لیے بھی نیند نہ آئی تھی۔سعد کی جان کو خطرہ ہے اس سوچ نے ہی اسے سکون نہ لینے دیا تھا۔

تانیہ نے اسے آکر ناشتے کے لئے پوچھا تھا۔جس پر اس نے انکار کر دیا تھا اس کے علاوہ اس نے اور کوئی فالتو بات نہیں کی تھی اور نہ ہی اس کے پاس آکر بیٹھی تھی۔یہاں تک کہ وہ رات کو اس کے کمرے میں بھی نہ رکی تھی۔

اس وقت وہ خود بھی تانیہ کے منہ سے ایام کی تعریف سننے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی تھی۔

وہ شخص کیسا تھا آہستہ آہستہ اس پر کھل رہا تھا اچھے انسان کا مکھوٹا پہنے وہ اندر سے ایک الگ ہی انسان تھا اگر اسے بہروپیہ کہا جائے تو غلط نہیں تھا۔نجانے اس کے کتنے روپ تھے۔

دنیا کے سامنے وہ بہت اچھا بن کر گھوم رہا تھا لیکن اس کے اندر کوئی اور ہی شخص تھا ہیر اس کی آنکھوں سے اس کے اندر موجود انسان کو پہچاننے کی کوشش کر رہی تھی۔لیکن شاید یہ ناممکن تھا۔

تانیہ کے لئے وہ ایک فرشتہ صفت انسان تھا لیکن ہیر کے لیے وہ ایک شیطان تھا۔اور ابھی تک اس نے اس شیطان کی صرف ایک ہی جھلک دیکھی تھی جس میں وہ سعد کو کچھ بھی کرنے کی دھمکی دے رہا تھا۔

اسے تو لگ رہا تھا اگر سعد کے ساتھ اگر کچھ برا ہو رہا ہے تو اس میں بھی اسی کا ہاتھ ہے۔اسے لگ رہا تھا کہ اس کی زندگی میں جو بھی کچھ غلط ہو رہا ہے اس میں اس شخص کا ہاتھ ہے۔

ہیر کا خوبصورت چہرہ یقیناً اس شخص کی نظر میں آچکا تھا اور وہ اسے اپنی انٹرٹینمنٹ کا سامان بنانا چاہتا تھا لیکن ہیر کے انکار نے اس کی مردانہ انا کو جگا دیا تھا۔

جتنا مغرور اور امیر وہ شخص تھا یقیناً یہ بات وہ برداشت نہیں کر سکتا تھا کہ کسی لڑکی نے اسے ریجیکٹ کر دیا ہے۔

اور یہی ریجیکشن اس سے برداشت نہیں ہو رہی تھی۔جس کا وہ بدلا لینا چاہتا تھا۔اس کے انکار کو وہ اپنے لیے چیلنج سمجھ بیٹھا تھا۔اور اب اپنی ذات کی تسکین کے لیے وہ کچھ بھی کر سکتا تھا شاید اس سے شادی بھی۔

اسی کی وجہ سے وہ سعد کو نقصان پہنچا رہا تھا سعد کے بارے میں جو بھی باتیں سے سننے کو مل رہی تھی سب کچھ اس کی چال تھی یا پھر شاید وہ سعد کو پھنسا کر اپنا مقصد پورا کرنا چاہتا تھا۔

وہ اسے شادی کی آفر کر رہا تھا جس کے پیچھے کی وجہ یقینا وہ اپنی بیٹی کے لئے ایک ماں اور اپنے لئے انٹرٹینمنٹ کا سامان چاہتا تھا اس کی خوبصورتی پر اس کا دل آگیا تھا اور جس دن اس کا دل بھر جاتا

یقیناً وہ روحی کی ماں کی طرح اسے بھی چھوڑ دیتا۔اسے یقین ہو چکا تھا روحی کی ماں کے ساتھ بھی اس نے کچھ نہ کچھ غلط ہی کیا تھا

ورنہ ایک ماں کتنی ہی مجبور کیوں نہ ہو اپنی اولاد کو چھوڑ کر کبھی نہیں جا سکتی اور روحی سی معصوم سی بچی کو چھوڑنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا بلا ماں کا دل کر سکتا تھا اپنی بیٹی کو چھوڑنے کا۔وہ ایک غیر ہو کر اس کے لیے اتنے خوبصورت احساس رکھتی تھی تو وہ تو اس کی ماں تھی۔

اسے ایام کی ساری چال سمجھ آچکی تھی وہ صرف اس کے ساتھ وقت گزارنے کا خواہش مند تھا

۔وہ اپنی سوچوں میں گم تھی جب اسے روحی کی میٹھی سی آواز سنائی دی وہ اس سے باتیں کرتے

ہوئے باہر آرہی تھی۔

ریڈ کلر کے فراک میں بالکل چوٹی سی گڑیا لگ رہی تھی۔جب کہ ایام کے کسرتی بازو میں وہ اپنی

عمر سے بھی کم لگتی تھی۔

اسے دیکھتے ہی وہ اٹھ کر کھڑی ہو گئی اسے صرف اپنے سوالوں کے جواب چاہیے تھے اسے اپنے

انتظار میں دیکھ نجانے کیوں اسے خوشی ہوئی تھی تو مسکرا کر آگے بڑھا۔

روحی ماما جانی کو گڈمارننگ وش کرو جیسے باباجانی کو کرتی ہو۔وہ روحی کو اس کے حوالے کرتے

ہوئے بولا۔

گدمنگ ماماداني (گڈمارننگ ماما جانی) وہ خوشی سے بولی۔جبکہ وہ کچھ نہیں بول پائی۔لیکن وہ اس

معصوم کا دل بھی خراب نہیں کر سکی تھی۔اس لیے اس کے وش کرنے پر نرمی مسکرا

دی۔جب کہ وہ انہیں آپس میں لگے دیکھ آگے قدم بڑھا چکا تھا

مجھے آپ سے کچھ بات کرنی ہے۔وہ۔اچانک سے بولی تھی۔وہ۔پلٹ آیا

جی فرمائیں۔وہ۔مسکرا کر اسے ناشتے کی میز کی طرف چلنے کا اشارہ کرنے لگا۔

آپ کل سعد کے بارے میں مجھے کیا بتانا چاہتے تھے۔وہ یونہی کھڑی بولی۔جب ایک ملازم

تیزی۔سے اندر آیا۔

سریہ پارسل میم کے لیے آیا ہے۔سعد سر کی طرف سے وہ پارسل ہیر کو دیتے ہوئے بولا۔

کیا ہے اس میں وہ پارسل کھولتے ہوئے بولی۔

میرے خیال میں پہلے تمہیں ناشتہ کرنا چاہے۔ایام نے اسے دیکھ کر کہا۔

لیکن وہ اگنور کرتی پارسل کھول چکی تھی جس میں کچھ پیپرز تھے۔

سعد نے مجھے پیپرز کیوں بھیجیں ہیں۔وہ پریشان سی پیپرز کھولنے لگی۔جبکہ ایام۔خاموشی سے روحی کو اس کی گود سے لے کر آگے بڑھ چکا تھا۔جب اسے پیچھے سے کسی کے گرنے کی آواز سنائی دی تھی۔اس نے گہرا سانس لیا۔اور پیچھے مڑ کر اسے دیکھا۔

جہاں وہ بے حواس پڑی تھی۔تانیہ بھاگ کر اس کے پاس آئی۔جبکہ ملازم نے ڈاکٹر کو فون کیا۔

روحی بھی اس کی گود سے نکل کر بھاگی تھی۔

مامادانی۔توتیا ہوا (ماما جانی کو کیا ہوا) وہ آنکھوں میں حیرانگی لیے کبھی ہیر کو تو کبھی اپنے باپ کو دیکھ رہی تھی۔

اس نے آگے بڑھتے ہوئے اس کا نازک سا وجود اپنی باہوں میں بھرا اور یونہی اٹھا کر اسے اپنے کمرے میں لے آیا۔

ooooooo

انہیں جھٹکا لگا ہے۔کسی بات کی بہت ٹینشن لی ہے انہوں نے اس لیے ان کی حالت اتنی خراب ہوئی ہے۔یہ شدید قسم کے ذہنی دباو کا شکار ہیں۔آپ ان کا خاص خیال رکھیں۔اور ٹینشن سے دور رکھیں۔ڈاکٹر اسے چیک کرنے کے بعد تفصیل سے بتا رہی تھی۔

شکریہ ڈاکٹر ہو سکتا ہے آپ کو دوبارہ زحمت دینی پڑے۔

کوئی بات نہیں یہ میرا فرض ہے ۔وہ الوداعی کلمات ادا کرتی باہر نکل گئی۔

تانیہ اور روحی اس کے پاس ہی بیٹھی تھیں جبکہ وہ ہاتھ میں سعد کے بھیجے ہوئے پیپرز پکڑے ہوئے پڑھ رہا تھا۔

سعد کا یہ قدم ہیر کے لیے اچھا ثابت ہو سکتا تھا۔لیکن یہ ہیر کے لیے جھٹکا بہت بڑا تھا۔

سعد اسے اپنی زندگی سے نکال چکا تھا۔بلکہ خود کو ہر مصیبت سے نکال چکا تھا کہنا زیادہ بہتر تھا۔

ہیر اس وقت بہت بڑی مصیبت میں پھنسے ہوئے تھی سعد کو اندازہ بھی نہ تھا کہ وہ ہیر کو اپنی زندگی سے نکال کر اسے کتنی بڑی مصیبت کے حوالے کر رہا تھا۔

سعد کو یہ لگ رہا تھا کہ اگر ہیر اس کی زندگی سے نکل جائے گی تو اس کی زندگی یہ مسئلہ حل ہوجائے لیکن اب یہ مسئلہ حل ہوتا ہے یا مزید بڑھتا ہے یہ تو ایام نے ہی دیکھنا تھا

اس وقت تو اسے ہیر کی فکر ہو رہی تھی جو اپنے ہوش و حواس میں ہی نہیں تھی جب سے اس نے سعد کی طرف سے طلاق نامہ پڑھا تھا وہ بے ہوش تھی

اسے سمجھ نہیں آرہی کہ ۔ سعد کو اتنی جلد بازی کرنے کی ضرورت کیا تھی اسے یہاں آکر ہیر کو اپنا مسئلہ سمجھآنا چاہیے تھا اس کے بعد اسے اتنا بڑا فیصلہ کرنا چاہیے تھا ۔

اس نے بہت بزدلی کا ثبوت دیا تھا اپنا مسئلہ بتائے بنا اسے کچھ بھی سمجھائے بنا یوں اچانک اسے اپنی زندگی سے الگ کر دیا تھا

ہاں یہ سچ ہے اس نے سعد کو کہا تھا کہ تم ہیر کو چھوڑ دو لیکن اس کا یہ مطلب نہیں تھا کہ وہ ہیر کو اس طرح بے اسرا و بے سہارا چھوڑ دیتا ۔

سعد اسے اتنا بزدل کبھی بھی نہیں لگا تھا وہ ہیر کا سامنا نہیں کرنا چاہتا تھا وہ کتنے دنوں سے اس سے بات نہیں کر رہا تھا ان دونوں کا رابطہ ختم ہو چکا تھا یہ ساری بات ایام جانتا تھا۔

لیکن یہ جو حرکت اس نے کی تھی وہ سچ میں ناقابل قبول تھی نہ جانے ہیر کے دماغ پر ان سب چیزوں کا کیا اثر پڑتا ہے

ooooooo

ہیر اب کیسا محسوس کر رہی ہو تم تانیہ اس کے پاس بیٹھی ہوئی تھی جب اسے ہوش آیا جب کہ روحی تو اس کی آنکھیں کھولنے پر شور مچاتے کمرے سے باہر نکل گئی تھی۔

شاید نہیں یقیناوہ اپنے باپ کو بتانے گئی تھی کہ وہ جاگ گئی ہے جبکہ ہیر ہر طرف دیکھتی کنفیوز سی اٹھ کر بیٹھ گئی تھی۔

اس وقت وہ عجیب طرح کے کشمکش کا شکار تھی اسے سمجھ ہی نہیں آرہا تھا کہ اس کے ساتھ ہوا کیا ہے۔

میں تمہارے لئے کچھ بنا کر لاتی ہوں مجھے تمہاری حالت ٹھیک نہیں لگ رہی ہیر۔تم نے میڈیسن بھی لینی ہے ایسا کرتی ہوں تمہارے لیے دلیا بنا دیتی ہوں یا پھر یخنی بہتر رہے گی اس سے بہتر تم ہو جاوگی۔

تم جلدی سے فریش ہو جاؤ۔فلحال کسی بات کو سوچنے کی ضرورت نہیں ہے ڈاکٹر نے تمہیں ٹینشن لینے سے منع کیا ہوا ہے تو ذہنی دباؤ کا شکار ہو۔اور یہ ذہنی دباؤ تمہارے لئے بہت برا ثابت ہو سکتا ہے۔

سر نے کہا تھا تمہارے ہوش میں آتے ہی ایک بار پھر سے ڈاکٹر کو بلائیں گے ۔ ابھی روحی گئی ہے انہیں بتانے کے لئے تم اٹھ کر فریش ہو جاؤ ڈاکٹر دوبارہ آئے گی تمہیں چیک کرنے کے لئے

"میں تو پریشان ہو گئی تھی کہ اللہ جانے تمہیں کیا ہو گیا ہے -----

ہیر میں جانتی ہوں ان سب چیزوں کو قبول کرنے میں تمہیں وقت لگے گا لیکن ایک بات میں یاد رکھنا۔

اس دنیا میں جو بھی ہوتا ہے وہ اللہ پاک کی رضا سے ہوتا ہے لیکن جو شخص تمہارے قابل ہی نہیں تھا۔

جو خود بہت تمہارے راستے سے ہٹ گیا اس میں اتنی ہمت بھی نہ تھی کہ تمہارے سامنے آکر روبرو ہو کر تمہیں یہ فیصلہ سناتا ۔ وہ تمہارے قابل کبھی نہیں ہو سکتا

لیکن یقیناً یہ سب کچھ میری زندگی میں نہیں ہوا تبھی میں اتنی بے فکر ہو کر اس پہ کمنٹ کر رہی ہوں جو سہتا ہے وہی جانتا ہے کہ یہ کیسا ہے میں تمہارا درد نہیں سمجھ سکتی ہیر لیکن تمہارے لیے دعا کر سکتی ہوں ۔

اللہ پاک تمہیں جلد سے جلد اس چیز سے باہر نکالے تم فریش ہو جاؤ میں تمہارے لئے کچھ لاتی ہوں کھانے کے لئے ۔

اللہ پاک تمہیں صبر دے ۔ وہ پیار سے اس کے گال چھوتی اٹھ کر باہر نکل گئی تھی جبکہ اس کی باتیں سننے کے بعد بھی وہ خالی نظروں سے دروازے کی جانب دیکھتی رہی ۔

oooooo

کیسی ہو تم اب کیسا محسوس کر رہی ہو وہ کمرے میں داخل ہوتے ہوئے اس سے پوچھنے لگا جب کہ وہ بنا جواب دیے نظریں پھر گئی تھی۔

میں جانتا ہوں یہ وقت تمہارے لئے مشکل ہے...-------

پلیز خدا کے لیے مجھ سے یہ ساری ہمدردیوں والی باتیں مت کرے میری سعد سے بات کروائیں وہ اپنے فون پر لگی ہوئی تھی اس کی بات کاٹتے ہوئے بولی۔

اب اس سے بات کر کے کیا کرو گی تم وہ تمہیں طلاق دے چکا ہے اب وہ تمہارے لیے نا محرم ہے اور میں تمہیں کسی نامحرم سے بات کرنے کی اجازت نہیں دوں گا۔

وہ کافی سرد اور ٹھہرے ہوئے انداز میں بولا تھا۔

آپ نے کہہ دیا اور میں نے مان لیا کیا لگتا ہے آپ کو کہ آپ کی یہ چال میں کامیاب ہونے دوں گی۔

نہیں میں آپ کی اس چال کو کامیاب نہیں ہونے دوں گی سعد میرے شوہر ہیں۔ تب تک جب تک وہ خود میرے سامنے آکر مجھے طلاق نہیں دیتے۔ اس طرح کے کسی کاغذ کو میں نہیں مانتی سعد میرا فون نہیں اٹھا رہے ہیں کیونکہ آپ نے انہیں پتہ نہیں کہاں پہنچایا ہے اور پھر آپ اپنے کسی ملازم سے کہہ کر طلاق کے جھوٹے کاغذ تیار کرواتے ہیں اور مجھ پر یہ ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ مجھے طلاق ہو گئی ہے۔

میں نہیں مانتی ان جھوٹے کاغذوں کو اگر سعد نے ایسا کچھ بھی کیا ہوتا تو کم از کم وہ مجھے وجہ بتاتے

۔

اس طرح سے مجھے اپنی زندگی سے بے دخل نہیں کرتے اور نہ ہی کاغذات بھیجتے وہ میرے روبرو آکر خود مجھے اپنا فیصلہ سناتے اور اس فیصلے کی وجہ بھی بتاتے ۔

مرد میں کم از کم کتنی دیر میں ہمت ہوتی ہے کہ وہ اپنی مرضی سے کسی عورت کو اپنی زندگی میں شامل کرے اور اسے اپنی زندگی سے نکال دے ۔

وہ اسے دیکھتے ہوئے بے حد سے بولی تھی ۔ جبکہ اس کے ہاتھ مسلسل سعد کا فون نمبر ملا رہے تھے ۔

مطلب تم چاہتی ہو کہ سعد تمہارے روبرو آکر تمہیں طلاق دے ۔فاین یہ بھی کرکے دیکھ لو وہ اپنے موبائل فون نکالتا سعد کو ویڈیو کال ملا چکا تھا ۔

السلام علیکم لالہ میرے بھیجے ہوئے کاغذات ہیر کو مل گئے ہیں اس نے فون اٹھاتے ہی پہلا سوال یہی کیا تھا ہیر کے دل میں درد سا جاگا تھا ۔

ہاں اسے کاغذات مل گئے ہیں باقی وہ تم سے مزید بات کرنا چاہتی ہے

لالہ میں اس سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتا بس اسے بتا دیجئے کہ میری طرف سے فارغ ہے وہ اپنی زندگی میں آگے بڑھ جائے اللہ پاک اسے میرے گناہوں کی سزا نہ دے ۔اس کے علاوہ میں اسے اور کچھ نہیں کہہ سکتا اسے کہیے گا کہ ہو سکے تو مجھے معاف کر دے ۔

میں جانتا ہوں ہیر وہی آپ کے سامنے بیٹھی ہوگی میں اپنے پورے ہوش و حواس میں اسے طلاق دیتا ہوں طلاق دیتا ہوں طلاق دیتا ہوں ۔اس نے بس اتنا کہا تھا اور ہیر کی دنیا لٹ گئی

وہ اس کے موبائل پر سعد کو بہت آسانی سے دیکھ پا رہی تھی جبکہ وہ سعد کے سامنے نہیں تھی اس نے فون بند کر کے اسے دیکھا۔

میرا نہیں خیال کہ تمہیں مزید کوئی ثبوت چاہیے۔اب تو اسے بھی میری چال سمجھو یا اپنی قسمت کا فیصلہ۔لیکن جتنا جلدی ہو سکے ان سب چیزوں سے باہر نکل آؤ۔میں اب مزید انتظار نہیں کروں گا۔

بس اتنا کہہ کر وہ کمرے سے نکل گیا تھا جبکہ کمرے سے نکلتے ہی اسے اونچی آواز میں ہیر کے رونے کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

اس کا دل چاہا کے وہاں سے اپنے سینے سے لگا کر اس کا ہر درد خود میں جذب کر لے لیکن فی الحال وہ ایسا کوئی حق نہیں رکھتا تھا اس نے بہت مشکل سے اس نے اپنے قدموں کو آگے کی طرف بھرنے کی کوشش کی تھی

ooooooo

میڈم نے کھانا کھایا۔وہ آفس سے واپس آیا تو تانیہ اور روحی کو باہر گارڈن میں بیٹھے دیکھا۔

نہیں سر ہیر کا کمرہ صبح سے بند ہے وہ کسی سے بات نہیں کر رہی اور نا۔ہی۔کھانا کھا رہی ہے میں کافی دفعہ گئی ہوں۔حالانکہ روحی میڈم بھی گئی تھی کافی دیر دروازہ کھٹکھٹاتی رہی لیکن ہیر نے دروازہ نہیں کھولا۔

تانیہ نے اسے دیکھتے ہوئے بتایا تھا جب کہ وہ صرف ہاں میں سر ہلاتا روحی کو اٹھا کر اندر چلا گیا۔جو کافی پریشان تھی۔

یہ وقت ہیر کے لیے بہت مشکل تھا۔اس سے اس کا واحد سہارا دور ہوا تھا۔ وہ اسے تنگ نہیں کرنا چاہتا تھا۔

نہ تو وہ صبح سے کمرے سے نکلی تھی اور نہ ہی کچھ کھایا تھا یہ جان کر اسے برا تو لگا۔

شاید وہ اپنی جگہ ٹھیک تھی۔وہ اسے بالکل بھی پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا اور نہ ہی اس کے سامنے جانے کا ارادہ رکھتا تھا۔

۔لیکن وہ اسے یوں بھوکا بھی تو نہیں چھوڑ سکتا تھا کافی دیر سوچ و بچار کے بعد اس نے اس کے کمرے میں جانے کا فیصلہ کیا تھا۔

جس کے پیچھے کچھ حد تک روحی کا بھی ہاتھ تھا جو اسے کب سے کہہ رہی تھی کہ اس نے تانیہ کے ساتھ مل کر اپنی فیوریٹ ڈش بنوائی ہے ہیر کے لئے تاکہ وہ اسے کھا کر خوش ہو جائے۔

وہ معصوم تو جانتی تک نہیں تھی کہ ہیر پر کیا بیت رہی ہے۔اس وقت اسے خوش کرنا ایک بہت مشکل کام تھا لیکن روحی کو وہ کیا سمجھاتا۔

اب وہ ناچاہتے ہوئے بھی ہیر کے پاس جانے کا ارادہ رکھتا تھا جو بھی تھا وہ اسے بھوکا مرنے تو نہیں دے سکتا تھا۔

سعد نے جو حرکت کی تھی وہ تیش تو اسے بھی دلا گئی تھی لیکن شاید یہ فیصلہ ہیر کی زندگی کے لئے صحیح تھا۔

ایک ایسے شخص کے ساتھ زندگی گزارنا جو صرف اسے اپنے مفاد کے لیے استعمال کر رہا ہے اس سے تو بہتر تھا اس کے ساتھ زندگی نا گزارنا۔

وہ اسے وقت دینا چاہتا تھا وہ چاہتا تھا کہ وہ جتنا جلدی ہو سکے اسے ان سب چیزوں سے نکال کر اپنی زندگی میں شامل کر لے لیکن شاید ہیر کو اس کے حال پر چھوڑ دینا ہر گز ٹھیک نہیں تھا۔

یہ سب کچھ سوچ سوچ کر وہ صرف مزید ذہنی دباؤ کا شکار ہو رہی تھی اور وہ ایسا ہر گز نہیں چاہتا تھا بہت سوچ سمجھ کر اس نے آج ایک فیصلہ کیا تھا اور اب وہ ہیر کو اپنا فیصلہ سنانے جا رہا تھا

۔

وہ جانتا تھا ان سب کے بعد ہیر مزید اس سے بدگمان ہو جائے گی لیکن وہ اس کی بدگمانی کا سوچ کر اسے ان سب سوچوں کی نظر نہیں کر سکتا تھا۔

ایک طلاق یافتہ لڑکی کی زندگی صرف معاشرے کی نظر میں ہی نہیں بلکہ خود اس کی اپنی نظر میں ہی برباد ہو جاتی ہے اور وہ اسے ایسی سوچ سے بہت دور لے جانا چاہتا تھا۔

روحی بچے آپ جا کر باہر مس تانیہ کے ساتھ کھیلو اور اسے کہو کہ کھانا لگائیں ہم تھوڑی دیر میں آتے ہیں آپ کی ماما جانی کو لے کر۔

وہ روحی کو دیکھ کر بولا جو اس کی بات پر خوش ہوتے فوراً باہر بھاگ گئی تھی یقیناً وہ اپنی فیوریٹ ڈش اپنی ماما جانی کو کھلانے والی تھی

oooooo

ہیر دروازہ کھولو۔ اس نے دروازہ کھٹکھٹاتے ہوئے اسے آواز دی تھی۔ جبکہ اسے اندر سے کوئی جواب نہیں ملا تھا۔ وہ دوسری بار تیسری بار دروازہ کھٹکھٹاتا رہا لیکن اندر سے جواب ندارد۔

لیکن شاید وہ ہمت ہارنے کا بلکل کوئی ارادہ نہیں رکھتا تھا تھوڑی دیر کے بعد اسے لاک کھلنے کی آواز سنائی دی ۔وہ حیرت سے دروازے کو دیکھ رہی تھی۔

میں ایسا ہرگز نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن اگر یہ کہوں کہ تم نے مجھے ایسی بداخلاقی کرنے پر مجبور کیا ہے تو غلط ہرگز نہیں ہوگا۔

آئی ایم سوری مجھے دروازہ تمہاری اجازت کے بنا کھولنا پڑا ۔اسے بیڈ پر گھٹنوں میں سر دیئے دیکھ کر وہ سمجھ چکا تھا کہ وہ رونے کا شغل فرما رہی تھی۔

وہ اپنی سرخ آنکھیں لیے اسے گھور رہی تھی یقیناً اسے اس کی غلطی کا احساس دلا رہی تھی ۔ایام اپنی بات مکمل کرتا اس کے بالکل پاس آرکا تھا ۔

"خیر کتنے دن تک تم یہ سوگ منانے کا ارادہ رکھتی ہو۔۔۔۔

میں جانتا ہوں تم اس وقت دکھی ہو کسی بھی لڑکی کے لئے طلاق کوئی چھوٹی بات نہیں ہوتی لیکن جس طرح کے سعد کے ساتھ تمہارے تعلقات تھے اتنا رونا دھونا ویسے بنتا نہیں ہے تمہارا ۔

اور ویسے بھی مجھے تمہارے سعد کے لیے بہائے گے آنسو دیکھ کر اچھا بالکل نہیں لگ رہا ۔

وہ شخص تمہاری زندگی سے جا چکا ہے تمہیں چھوڑ چکا ہے لیکن پھر بھی تم اس کے لیے ان انمول موتیوں کو بہا رہی ہو۔۔۔۔۔"

اس سے زیادہ تو مجھے تم پر غصہ آرہا ہے میرا نہیں خیال کہ وہ شخص تمہارے آنسوں پر کوئی حق رکھتا ہے میں تمہیں رونے سے منع نہیں کروں گا یقینا اس شادی کے حوالے سے تم نے بہت سارے خواب سجائے ہوں گے۔

لیکن اس شخص کے لئے تمہارے آنسو بہانہ بنتا نہیں ہے میں جانتا ہوں سعد کے ساتھ تمہارے کس طرح کے تعلقات تھے

ابھی تک تم دونوں میں ایسا کوئی رشتہ تھا ہی نہیں جس پر تم یوں بیٹھ کر آنسو بہاتی ۔ میرے خیال میں اب یہ بہت ہو چکا ہے تمہیں ان سب چیزوں سے باہر نکل آنا چاہیے وہ بہت نارمل انداز میں کہہ رہا تھا ۔

میں ان کے نکاح میں تھی ۔ وہ میرے شوہر تھے شاید آپ کے نزدیک ب میاں بیوی کے بیچ نکاح کا تعلق محبت کی وجہ نہیں ہوتا ہوگا لیکن میرے لئے ایسا نہیں ہے وہ شخص جو بھی تھا جیسا بھی تھا میں اس کے نکاح میں تھی ۔

اور مجھے یقین ہے کہ اس نے مجھے طلاق آپ کے کہنے پر دی ہوگی آپ نے کہا تھا نہ کہ وہ آپ سے بہت محبت کرتا ہے آپ کے لئے کچھ بھی کر سکتا ہے تو یقیناً یہ قدم بھی اس نے آپ کے لئے ہی اٹھایا ہوگا ۔

وہ شاید بدگمانی کی آخری انتہا پر تھی شاید وہ اس گمان میں تھی کہ اب اگر اس کی زندگی میں کچھ بھی غلط ہوگا تو اس میں ایام کا ہاتھ ہوگا ۔

ہاں ایسا ہی ہے میں نے ہی کہا تھا اسے ایسا کرنے کے لئے اور وہ تو چھوٹا دودھ پیتا بچہ تھا نہ میں نے کہہ دیا ہیر کو طلاق دو اور سعد نے بس میرے کہنے پر تمہیں چھوڑ دیا ۔

بے وقوف لڑکی وہ آدمی اپنی سمجھ بوجھ رکھتا ہے یہ بات تمہیں سمجھ میں نہیں آرہی اس نے اپنی مرضی سے تمہیں چھوڑا ہے ہاں یہ سچ ہے کہ میں چاہتا تھا کہ وہ تمہیں چھوڑ دے لیکن اس کے پیچھے ایک بہت بڑی وجہ تھی ۔

اور یقین جانو جب تمہیں وہ وجہ پتا چلی نہ اپنی ہی نظروں میں گر جاؤگی تم اور جس انسان کی وکالت کر رہی ہو نا اس کے منہ پر تھوکنا بھی اپنی توہین سمجھوگی ۔

خیر میرے پاس فضول وقت نہیں ہے سعد کے حوالے سے بات کر کے برباد کرنے کے لیے نیچے چل کر کھانا کھاؤ میری بیٹی صبح سے تمہاری وجہ سے پریشان ہے ۔

اور میں اسے پریشان نہیں دیکھ سکتا اب انکار مت کرنا کیونکہ جو شخص تمہارے کمرے میں بنا اجازت آسکتا ہے وہ تمہیں اپنے ساتھ باہر لے جا کر تمہیں زبردستی کھانا بھی کھلا سکتا ہے میں زبردستی کا قائل ہرگز نہیں ہوں مجھے ایسا کرنے پر بھی مجبور مت کرنا اور دوسری بات اب سعد کی وجہ سے تمہاری آنکھوں میں کوئی آنسو نہیں آنا چاہیے ۔

میں ۔ابھی تمہیں آنسو بہانے کی ایک اور وجہ دیتا ہوں اسی ہفتے ہماری شادی ہے ۔اب اس بات پر بیٹھ کر جتنے آنسو بہانے ہیں بہا لو ۔وہ اپنی بات ختم کرتا کمرے سے نکلنے لگا تھا ۔

آپ کا دماغ تو خراب نہیں ہوگیا مجھے طلاق ہوئی ہے اور آپ مجھ سے شادی کا مطالبہ کر رہے ہیں کیا آپ نہیں جانتے کہ ایک لڑکی تب تک کسی دوسرے شخص کے نکاح میں نہیں آسکتی جب تک اس کے پہلے شوہر سے عدت ۔۔۔۔۔

عدت کی بھی کچھ کنڈیشنز ہوتی ہے۔کیا تم اس شخص کے ساتھ رہی تھی کیا اس کے ساتھ کوئی حسین لمحات گزارے تھے کیا تم نے اپنے آپ کو اس کے حوالے کیا تھا نہیں نہ تو تم پر کوئی عدت فرض نہیں ہوتی۔

تم دونوں نے ایک رات بھی ایک دوسرے کے ساتھ نہیں گزاری۔شادی کی پہلی رات ہی وہ تمہیں چھوڑ کر چلا گیا تھا کیونکہ تمہاری خوبصورتی اور تم پر پہلے حق کی قیمت وہ وصول کر چکا تھا۔

تم یہ مت سوچنا کے سعد نے اپنی ٹینشن کی وجہ سے تمہاری طرف قدم نہیں بڑھائے۔

نہیں اس نے یہ سب کچھ اس لئے کیا ہے کیونکہ وہ اپنی بیوی کو بنا ہاتھ لگائے کسی اور کو حوالے کرنے والا تھا۔ان چھ لڑکی کی ڈیمانڈ تھی۔جس کی قیمت سعد نے وصول۔کی تھی۔وہ اس کے سامنے سعد کی حقیقت کھولتا اسے حیران کر گیا تھا۔

وہ بے یقینی سے اسے دیکھ رہی تھی۔

تمہیں میری بات پر یقین نہیں آنے والا ہوگا کیونکہ تمہارے لیے سعد تو فرشتہ صفت انسان تھا ایک معصوم چھوٹا بچہ تھا بقول تمہارے یہ سب کچھ اس نے میرے کہنے پر کیا ہے۔

تو تم بے شک یہ سوچ لینا لیکن اس انسان کی وجہ سے اب تمہاری آنکھوں میں آنسو نہیں آنا چاہیے یہ بات یاد رکھنا اور عدت کے حوالے سے اگر تم کچھ بھی جاننا چاہو تو میں تمہاری معلومات کے لیے مولوی صاحب کو یہاں بلاوا دوں گا۔

لیکن اب سعد کی وجہ سے میں تمہاری زندگی کا ایک لمحہ بھی برباد نہیں ہونے دوں گا یہ بات یاد رکھنا تیاری کرو۔بہت جلد ایام سکندر کی دلہن بننے والی ہو۔

میں آپ کے ساتھ ایک لمحہ نہیں گزار سکتی ہوں اور آپ ۔۔،۔۔۔۔وہ غصے کی شدت سے اپنی بات مکمل ہی نہیں کر پا رہی تھی۔

شاید اس کنڈیشن کو ہینڈل کرنے کے بارے میں اسنے سوچا بھی نہیں تھا۔اس کے پاس اس شخص کو دینے کے لیے کوئی جواب ہی نہیں تھا۔

آج یہ کہتی ہو کل اپنے بیان بدل لو گی۔ڈارلنگ میری دسترس میں تو آؤ تمہاری سوچوں میں بھی ایام سکندر کے علاوہ کوئی نہیں آئے گا۔

جلدی سے باہر آؤ میں جانتا ہوں میری اتنی خاص پرواہ نہیں ہے تمہیں اور نہ ہی تمہیں اپنی پرواہ کرنی ہے لیکن میری بیٹی تمہاری وجہ سے اداس ہے۔

آج تک اس نے میری اتنی فکر نہیں کی جتنی تمہاری کرتی ہے تمہیں لے کر بہت خوبصورت جذبات رکھتی ہے۔اور میں جانتا ہوں کہ تم میری بیٹی کے جذبات کو نظر انداز نہیں کرو گی۔

وہ کہہ کر کمرے سے نکل گیا تھا جبکہ ہیر وہیں بیٹھ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی تھی۔

ooooooo

اسے اس شخص کی کسی بات پر یقین نہیں تھا اس وقت اس کی حالت غیر ہو رہی تھی اس کا شوہر اس کا ساتھ چھوڑ چکا تھا وہ بھی بنا کسی وجہ کے۔

جب کہ اس شخص کی تو بات ہی عجیب تھی وہ پتا نہیں اس کے ساتھ کیا۔کر رہا تھا۔

کتنے سکون سے کہہ دیا تھا کہ سعد اس کی خوبصورتی کی قیمت لگا چکا تھا۔یہ شخص سعد اور اس کے بیچ کے تعلقات کے بارے میں بھی بہت گہرائی سے جانتا تھا۔

وہ جانتا تھا کہ سعد کے ساتھ اس کا تعلق صرف نکاح کے تین بولوں تک محدود ہے جو کہ اب وہ بھی ختم ہو چکا تھا ۔

یقیناً اسے یہ ساری باتیں سعد نے ہی بتائی تھیں اگر سعد خود اسے اپنے اور ہیر کی پرائیویسی کے بارے میں بتا چکا تھا تو پھر کیوں اس کے لیے آنسو بہا رہی تھی۔

کیوں اس خودغرض کے لئے رو رہی تھی جس نے اس کی عزت کی پرواہ نہ کی تھی اور وہ کیوں اُس کے بھائی کے گھر پر بیٹھی ہوئی تھی ۔

اب یہ شخص اسے روکنے کا کوئی حق بھی نہیں رکھتا تھا اب اگر سعد کے ساتھ اس کا کوئی تعلق نہیں تھا تو وہ سعد کے بھائی کے گھر پر بھی کیوں رہتی اس نے یہاں سے جانے کا فیصلہ کر لیا تھا ۔

لیکن وہ جانتی تھی کہ یہ شخص آسانی سے جانے نہیں دے گا ۔

وہ اس کے ساتھ شادی کے لئے زبردستی نہیں کر سکتا تھا ۔اور نہ ہی وہ اس سے شادی کرنا چاہتی تھی ۔

بلکہ وہ اس شخص کے بارے میں ایسا کچھ سوچ بھی نہیں سکتی تھی یہ سچ تھا کہ روحی کے ساتھ اس کی دلی وابستگی تھی لیکن اس نے اتنا آگے تک کا نہیں سوچا تھا وہ روحی کے ذریعے اسے اپنی زندگی میں شامل کرنے کی پلاننگ کر رہا تھا ۔جو کہ وہ نہیں ہونے دے سکتی تھی ۔

اس کا سامان تو ویسے ہی پیکڈ تھا ۔بس اب اسے یہاں سے جانا تھا ۔وہ اپنی سوچوں میں گم تھی جب روحی بھاگتے ہوئے اس کے پاس آئی

ماما دانی تھانا لدیا ہے تلوتلو دلدی تلو ام تھاتے ہیں لوحی۔کو بوک لدی ہے (ماما جانی کھانا لگ گیا ہے چلو چلو جلدی چلو ہم کھاتے ہیں) روحی کو بہت بھوک لگی ہوئی ہے۔روحی اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے معصومیت سے بولی تھی۔

بیٹا مجھے بھوک نہیں ہے آپ جا کر کھانا کھا لو وہ پیار سے سمجھاتے ہوئے بولی جس پر روحی کا منہ بن گیا تھا یقیناً وہ اسے لینے کے لیے آئی تھی اور وہ اس کے ساتھ نہیں جا رہی تھی جس پر وہ اور بھی اداس ہو گئی۔

اور ماما دانی تھانا نہ تھائیں دی تو لوحی بی نی تھائے دی لوحی بی بوکی رے دی (اگر ماما جانی کھانا نہیں کھائیں گی تو روحی بھی نہیں کھائے گی اور وہ بھی بھوکی رہے گی) ۔وہ اپنے ہونٹ باہر نکالے ناراضگی سے بھرپور انداز میں بولی۔

روحی بیٹا ایسا نہیں کرتے میری جان وہ پیار سے سمجھانے لگی لیکن وہ منہ پھیر کر رونے کی مکمل تیاری کرنے لگی تھی۔

اچھا بابا آئی ایم سوری چلو آؤ ہم کھانا کھاتے ہیں۔اس کی معصومیت پر اس کا دل پگھل گیا تھا ۔جب کہ اس کے ہاں کرنے کی دیر تھی وہ خوش ہو گئی۔

آپ چلو میں منہ۔ہاتھ دھو کر آتی ہوں۔اس نے پیار سے اسے سمجھاتے ہوئے کہا جس پر روحی نے نفی میں سر ہلایا۔

لوحی نی دائے دی ورنہ اپ درواجا پیتھے شے بند ترد و دی اول پر لوحی تے تینے پل بی نی تھولو دی (روحی نہیں جائے گی ورنہ آپ دروازہ پیچھے سے بند کر دو گی اور پھر روحی کے کہنے پر بھی نہیں کھولو گی)۔اس نے اپنا ڈریان کیا۔

اچھا بابا ہم ساتھ چلیں گے وہ پیار سے اس کے دونوں گال چومتے ہوئے بولی۔جبکہ روحی اس کے ساتھ ہی واشروم میں بھی آئی تھی شاید وہ اب کوئی رسک نہیں لے سکتی تھی

oooooo

ہیر منہ ہاتھ دھو کر اس کے ساتھ ہی باہر آئی تھی وہ ٹیبل پر بیٹھا شاید ان کا منتظر تھا۔ابھی تک اس نے بھی کھانا شروع نہیں کیا تھا۔

کیا بات ہے روحی تم تو سچ میں اپنی ماما جانی کو لے آئی گڈ۔میری تو کوئی بات نہیں سنی آپ کی مما جانی نے اس کے آنے پر اسے سچ میں خوشی ہوئی تھی اسے لگ رہا تھا کہ اس کی بیٹی بھی اداس لوٹ آئے گی۔

میلی ماما دانی میلی شاری باتیں مانتی ہیں (میری ماما جانی میری ساری باتیں مانتی ہیں)۔وہ اترا کر کہتی کرسی پر بیٹھی تھی۔

جبکہ وہ کرسی گھسیٹ کر بیٹھتے ہوئے روحی کی ڈش میں کھانا ڈالنے لگی۔

میں اب اس گھر سے جانا چاہتی ہوں میرا شوہر مجھے طلاق دے چکا ہے تو میرا نہیں خیال کہ اور میرا یہاں اس گھر میں رہنا بنتا ہے اور نہ ہی کوئی مجھے اب زبردستی یہاں روک سکتا ہے اس کے لہجے میں ضد میں تھی۔

بے شک تم یہاں سعد کی بیوی بن کر آئی تھی لیکن ضروری نہیں کہ اس سے تمہارا تعلق ختم ہو گیا تو تم اس گھر سے کہیں بھی چلی جاؤ گی۔

پہلے بھی بتا چکا ہوں اب بھی بتا رہا ہوں خود کو مصیبت سے نکال کر وہ تمہیں پھنسا کر گیا ہے باہر جو لوگ تمہاری تلاش کر رہے ہیں وہ معمولی ہرگز نہیں ہیں۔

ان لوگوں کا تعلق انڈرورلڈ سے ہے مطلب کہ وہ پوری دنیا میں غیر قانونی کام کرتے ہیں ان کا سب سے بڑا کام عورتوں کی سمگلنگ کرنا ہے۔

میں تمہیں یہ ساری باتیں نہیں بتانا چاہتا تھا لیکن شاید تمہیں میری بات سمجھ نہیں آرہی اسی لیے تمہیں بتا رہا ہوں کہ تمہارے شوہر نے تمہیں انڈرورلڈ کے ہاتھوں بیچ دیا ہے۔

اگر تم محفوظ رہنا چاہتی ہو تو بہتر ہے کہ اس گھر کی چار دیواری کے اندر رہو اگر تم باہر نکلی تو وہ لوگ تمہیں کہاں لے کر جائیں گے تمہارے ساتھ کیا کریں گے یہ تمہاری آنے والی سات نسلوں کو بھی خبر نہیں ہوگی۔

اور ویسے بھی اگر میں تمہیں یہاں سے جانے بھی دوں تو کہاں جاؤ گی تم اپنے اس بھائی کے پاس جو تمہیں سعد جیسے گھٹیا شخص کے حوالے کر کے ہمیشہ کے لیے چلا گیا تھا کہ شادی کے بعد کہیں تمہاری ذمہ داری اس کے کندھے پر نہ پڑ جائے۔

یا پھر اپنے سابقہ شوہر کے گھر میں جو تمہیں پہلے ہی گھٹیا لوگوں کو بیچ چکا ہے یہ مت سوچنا کہ وہ تمہارا محافظ ہے یا وہ تمہاری عزت کو بچائے گا جو تمہیں بیچ سکتا ہے وہ تمہیں خود ان لوگوں کے حوالے بھی کر سکتا ہے۔

Urdu Novels Ghar

ہاں میں تمہارے حق میں اچھا ثابت نہیں ہوا اور میں اچھا انسان ہوں بھی نہیں تم جو سوچتی ہو بالکل ٹھیک سوچتی ہو۔لیکن یقین مانو سعد اور تمہارے بھائی جتنا گھٹیا میں پھر بھی نہیں ہوں اگر مجھے اپنی جان دے کر بھی تمہاری حفاظت کرنی پڑی تو میں ایک لمحے کے لیے بھی نہیں سوچوں گا ۔

تم سے محبت کی ہے اور اس محبت کو مرتے دم تک نبھاؤں گا تم سے نکاح کر رہا ہوں تمہیں تحفظ دینے کے لیے تمہیں ان لوگوں سے بچانے کے لیے ۔

اور اس گھر سے باہر قدم نکالنے کے بارے میں سوچنا بھی مت ۔یہی تمہارے حق میں بہتر ہوگا آج سے تم میری ذمہ داری ہو میری عزت ہو اور یقین جانو ایام سکندر کو اپنی عزت بچانے کے لیے تمہاری ٹانگیں کاٹ کر تمہیں گھر پر رکھنا پڑا تو اس کے لئے بھی پیچھے نہیں ہٹے گا ۔مجھے چیلنج مت کرو آئی ہیٹ چیلنجز۔وہ اپنی بات مکمل کرتا لمبے لمبے ڈگ بھرتا گھر سے نکل گیا تھا جب کہ جو نقشہ اس نے انڈر ورلڈ کا اس کے سامنے کھینچا تھا وہ اس کی ذات کو ہلانے کے لیے کافی تھا

oooooo

ایام کی عجیب و غریب باتوں نے اس کے اندر ڈر بٹھا دیا تھا انڈرورلڈ کیا تھا یہ کس طرح سے کام کرتا تھا اس چیز کے بارے میں اسے کچھ بھی علم نہیں تھا ۔

اب تک اسے بس اتنا ہی پتہ چلا تھا کہ یہ لوگ بہت خطرناک ہیں اور یہ پوری دنیا میں غیر قانونی کام کرتے تھے سعد نے اسے ان لوگوں کے آگے بیچ دیا تھا شاید اس کی خوبصورتی کا سودا کیا تھا ۔

سعد شادی کی پہلی رات بھی اس کے قریب نہیں آیا تھا بلکہ ایک ڈر اسے ہر طرف سے گھیرے ہوئے تھا وہ اتنا پریشان تھا کہ ہیر کو بھی پریشانی لاحق ہوگئی اس کا کھچا کھچا سارویہ اسے ہاتھ تک نا لگانا اسے عجیب تو بہت لگا تھا۔

کیونکہ ٹیلیفونک گفتگو پر وہ اس سے کافی بے باک ہونے کی کوشش کرتا رہا تھا۔فون پر اکثر اس سے بہت عجیب طرح کی بات کر جاتا تھا جس پر وہ فوراً یا تو فون ہی بند کر دیتی یا کسی کے آنے کا بہانہ کر دیتی تھی۔

اماں جان کی موجودگی میں اسے سکون تھا کیونکہ وہ کسی بھی غیر مرد کے ساتھ اس طرح کا رابطہ نہیں رکھ سکتی تھی اور نکاح سے پہلے سعد اس کے لیے غیر مرد ہی تو تھا۔

امی کی وفات کے بعد بھی اس کی سعد سے بات ہوتی رہی تھی اور وہ بھی یہی کہتا تھا کہ اس کے گریجویشن مکمل ہوتے ہی شادی ہو جائے گی پھر اچانک ایک دن سعد نے جلدی شادی کا شوشا چھوڑ دیا اور شادی کے دنوں کے درمیان سعد کی کوئی کال نہیں آئی تھی اور نہ ہی سعد نے اس سے رابطہ کرنے کی کوشش کی تھی۔

کیا جو ساری باتیں ایام نے اسے بتائی تھی وہ سچ تھیں یا وہ صرف سعد کو اس کی نظروں سے گرانے کے لیے یہ سب کچھ بول رہا تھا حقیقت جو بھی تھی لیکن یہ سچ تھا کہ اب سعد کے لیے اس کے دل میں کوئی فیلنگز نہیں رہی تھی۔

نا محبت کی اور نہ ہی نفرت وہ اس شخص کو یاد تک نہیں کرنا چاہتی تھی ۔اور اسے ان سب چیزوں سے نکلنے کے لئے اپنے آپ کو مضبوط کرنا تھا وہ یوں بند کمرے میں بیٹھ کر سعد کے نام پہ آنسو نہیں بہا سکتی تھی۔

یہاں پر اس سے پیار کرنے والی وہ معصوم پیاری سی بچی تھی اور پھر اس کی بہت پیاری سہیلی تانیہ وہ ان کی محبت کی ناقدری نہیں کر سکتی تھی وہ اٹھ کر فریش ہوتے ہوئے کمرے سے نکل گئی تھی

ooooooo

تم دونوں کچن میں ہو اور میں تم لوگوں کو ڈھونڈ رہی ہوں یہاں تک کہ باغ میں دیکھ کر آئی ہیر ہشاش بشاش لہجے میں ان سے کہتی سلاد کی پلیٹ سے سلاد کھانے لگی تھی جب کہ روحی اسے خوش دیکھتے ہی مچل اٹھی تھی اس کے پاس جانے کے لئے۔

شکر ہے تم کمرے سے تو باہر نکلی ۔بتاؤ کیا کھاؤ گی تم میں ابھی تمہارے لئے بناتی ہوں مجھے لگ رہا ہے کہ تمہیں بھوک لگی ہے سلاد کھاتے دیکھ اس نے اندازہ لگایا تھا جس پر اس نے ہاں میں سر ہلایا کل شام کے بعد وہ کمرے سے باہر نہیں نکلی تھی ۔اور نہ ہی کچھ کھایا تھا۔

مجھے سچ میں بہت زیادہ بھوک لگتی ہے بس کچھ بھی کھانے کو دے دو ابھی کے لئے باقی شام میں تو ویسے بھی روحی سپیشل ڈش کھائیں گے۔وہ روحی کے چھوٹے سے ہاتھ کے آگے مکا بناتے ہوئے بولی تو اس نے بھی اس کا بھرپور ساتھ دیا۔

Urdu Novels Ghar

جب کہ تانیہ اسے اس طرح خوش دیکھ کر اس کو ہمیشہ خوش رہنے کی دعائیں دیتی جلدی سے کھانا لیے باہر سے ٹیبل پر آگئی تھی ۔

ooooooo

ان کا ایک دوسرے کی سنگت میں بہت اچھا وقت گزرا تھا ساری سوچوں کو پیچھے دھکیل کر اس نے خود کو پر سکون کیا تھا۔

اور اپنے آپ کو اس ماحول میں ایڈجسٹ کرنے کی کوشش کر رہی تھی یہ حقیقت تھی کہ باہر اس کی عزت اور جان کو خطرہ تھا اگر خطرہ صرف جان تک محدود ہوتا تو شاید وہ کسی غیر کے گھر میں پناہ لینے کے بارے میں کبھی بھی نہیں سوچتی

لیکن وہ لوگ شاید اس کی عزت کا بھی سودا کر چکے تھے کیونکہ جس انداز میں ایام نے اسے بتایا تھا وہ شاید نہیں یقینا ان لوگوں کے بارے میں بہت بہتر طریقے سے جانتا تھا اور وہ اپنی عزت پر کوئی رسک نہیں لے سکتی تھی ۔

ہیر تانیہ سے ہر بات کھل کر لیتی تھی اور ایام چاہتا ہے کہ جب تک ہیر اس ٹینشن سے باہر نہ نکل آئے تب تک وہ اسی کے گھر میں رہے اور اس کے لیے وہ اس کی تنخواہ بھی ڈبل کر چکا تھا ۔

وہ شخص شاید اس بات سے باخبر تھا کہ اس کے لیے کسی انسان کے ساتھ ایک گھر میں رہنا آسان نہیں تبھی اس نے اس کے لیے ایسا کیا تھا شاید نہیں یقینا اس کی نظروں میں بہت مہان بننا چاہتا تھا لیکن ان سب چیزوں سے اسے کوئی سروکار نہیں تھا ۔

اس نے فیصلہ کیا تھا کہ جب تک اسے کوئی مضبوط پناہ گاہ نہیں مل جاتی وہ اس گھر سے نہیں نکلے گی ۔اور یقینا اس کے لئے یہ فیصلہ بہتر نہیں بہترین تھا

ooooooo

وہ شام کو گھر واپس آیا تو اسے اپنے گارڈن کی طرف سے چھکتی آوازیں سنائی دیں ان میں سے ایک آواز ہیر کی بھی تھی یہ وہ لاکھوں میں پہچان سکتا تھا اس کے چہرے پر اپنے آپ مسکراہٹ آ گئی تھی وہ اپنے خول سے باہر نکل رہی تھی

اور وہ بھی ایسا ہی چاہتا تھا اسے اس طرح سے خوش اور مطمئن دیکھ کر وہ آگے بڑھ گیا تھا بنا انہیں مخاطب کیے ہوئے اس وقت روحی آنکھوں پر پٹی باندھے ہوئے تھی جبکہ تانیہ اور ہیر اس سے دور بھاگتے ہوئے اس کی پہنچ سے دور جا رہی تھیں۔

اسے یقین تھا کہ آہستہ آہستہ وہ ہر چیز کو قبول کر لے گی ۔

اور کسی بھی نئی جگہ پر ایڈجسٹ ہونے میں ٹائم تو لگ جاتا ہے وہ اسے اس کے حال پر چھوڑ چکا تھا

ooooooo

تو شاپنگ کب سے شروع کرنی ہے تم نے وہ اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولا تھا جو باہر آکر ان کے ساتھ میز پر کھانا کھانے لگی تھی اس کی بات سن کر وہ اسے دیکھنے لگ گئی تھی شاید نہیں یقینا اسے اس کی بات سمجھ نہیں آئی تھی ۔

کیا آپ مجھ سے کچھ کہہ رہے ہیں۔۔۔۔" اس نے اپنی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا تھا جس پر اس نے نرمی سے ہاں میں سر ہلا دیا۔

ہاں میں تم سے ہی پوچھ رہا ہوں شاپنگ کب سے شروع کرنے کا ارادہ رکھتی ہو تم میں اسی مہینے کے اینڈ پر شادی کرنا چاہتا ہوں میرے خیال میں اب تم کافی بہتر ہو۔

وہ پچھلے چار دن سے اس کی روٹین دیکھ رہا تھا وہ نارمل ہو چکی تھی اب وہ اکیلے نہیں رہتی تھی سارا وقت اسکا تانیہ اور روحی کے ساتھ گزرتا تھا وہ اس کے سامنے زیادہ نہیں آتی تھی لیکن رات کا کھانا وہ باہر ٹیبل پر ہی کھاتی تھی۔

پچھلے کچھ دنوں سے اس نے بھی اسے مخاطب نہ کیا تھا لیکن آج اچانک اس کے سوال پر وہ حیران ہوئی تھی۔

میں شادی نہیں کرنا چاہتی۔اور آپ سے تو ہرگز نہیں پلیز اب آپ مجھ سے وجہ مت پوچھئے گا میں جانتی ہوں اس وقت میں آپ کے رحم وکرم پر ہوں لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ میں آپ سے شادی کر لوں گی میں بہت جلد اپنا بندوبست کر لوں گی۔آپ کو میری وجہ سے کسی طرح کا کوئی مسئلہ نہیں ہوگا۔

روحی کو اس نے بہت مشکل سے خود کو دوست کہنے پر منایا تھا ورنہ وہ تو ماما جانی کی رٹ لگائے ہوئے تھی۔

تم مجھ پر بوجھ نہیں ہو یہ بات سمجھ لو تو تمہارے لیے بہتر ہوگا اور شادی تو میں تم سے ضرور کروں گا شادی کے لیے اسی مہینے کے اینڈ تک تاریخ نکلوائیں ہیں نکاح کیلئے 28 تاریخ مناسب ہے۔

دیکھیں میں بنا عدت کے کسی دوسرے کے نکاح میں نہیں آسکتی میں نہیں جانتی کہ عدت کے لیے کون سی شرائط ہونا ضروری ہے لیکن میرے اطمینان کے لیے یہ ٹھیک نہیں ہے۔

مطلب کے تم اس سعد کے نام پر اپنی زندگی کے دنوں کو برباد کرنا چاہتی ہو اور تمہیں لگتا ہے کہ میں ایسا کرنے دوں گا وہ بھڑک اٹھا تھا۔

میں کسی کے نام پر اپنی زندگی کے دن برباد نہیں کر رہی بس میرا ذہن اس چیز کو قبول نہیں کرے گا۔

میں نہیں جانتا کہ تم عدت پوری کرنا چاہتی ہو یا اپنا ذہنی سکون چاہتی ہو لیکن چار مہینے کے بعد روحی کی دوسری سالگرہ ہے اور میں تب تک تمہیں وقت دے رہا ہوں ان سب چیزوں کو قبول کرنے کے لئے اور باقی اس گھر سے تم کہیں نہیں جا سکتی اور نہ ہی فضول کی سوچیں پالنے کی ضرورت ہے۔

میری نظر میں یہ چار مہینے کوئی عدت نہیں ہے بلکہ تمہیں دیا وقت ہے۔میں تمہیں کسی طرح کی ٹینشن میں نہ دیکھوں۔یہ گھر تمہارا ہے تم اس گھر کی مالکن ہو تم یہاں جس طرح سے رہنا چاہتی ہو آرام سے رہو۔

باقی میری طرف سے تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔وہ اپنی بات ختم کرتا ہوا اٹھ کر اپنے کمرے کی طرف چلا گیا تھا جبکہ ہیر نے ایک گہری سانس لی۔

یہ شخص اتنی آسانی سے مان گیا تھا یہ سوچ کر عجیب تو اسے بھی لگ رہا تھا لیکن چار مہینوں میں وہ اپنے لیے بہترین انتظام کر سکتی تھی یہ وقت اس کے لیے بہت خاص تھا وہ جتنا جلدی ہو سکے اپنے بھائی سے رابطہ کرنے کی کوشش کرنے والی تھی ۔

وہ اس سے کچھ مانگ تو نہیں سکتی تھی لیکن وہ اس کی ذات پر احسان تو کر سکتا تھا ۔ بہن نا ایک ضرورت مند سمجھ کر ہی وہ اسے اس مصیبت سے نکال سکتا تھا وہ کم از کم اس سے اتنی امید تو کر ہی سکتی تھی آخر ان دونوں کا خون کا رشتہ تھا

ooooooo

شاید وہ سچ میں سعد کے نام پر اپنے دن برباد کرنے کا ارادہ رکھتی تھی اس نے بالکل ہی اس کے سامنے آنا جانا چھوڑ دیا تھا ۔

عجیب سے دن گزر رہے تھے ۔ وہ اس سے مکمل پردہ کر رہی تھی اس کے آنے سے پہلے ہی وہ کھانا کھا لیتی تھی اور صبح اس کے جانے کے بعد وہ کمرے سے نکلتی تھی ۔ ایام اسے سمجھا چکا تھا اس پر عدت فرض نہیں ہے لیکن پھر بھی کوئی بات سمجھنے کو تیار نہیں تھی ۔

اس وقت اسے کچھ بھی کہنا اسے مزید خود سے بدگمان کرنے کے مترادف تھا ۔ وہ اسے اس کے حال پر چھوڑ کر اپنے کام میں مگن ہو گیا تھا ۔ ایک ماہ ہونے کو آیا تھا وہ اس کے سامنے نہیں آرہی تھی ۔

وہ اپنا فیصلہ سنا چکا تھا کہ روحی کی سالگرہ کے دن ہی وہ اس سے نکاح کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اور اس کے حساب سے چار مہینے بہت تھے اسے اس رشتے سے نکلنے کے لیے ۔

ooooooo

وہ مسلسل اپنے بھائی کو فون کرنے کی کوشش کر رہی تھی لیکن شاید وہ نمبر ہی بدل چکا تھا اس کا نمبر نہ لگا۔

اسے یاد تھا کہ جب اس کا بھائی سعودیہ میں تھا تو وہ یہی نمبر استعمال کرتا تھا اس کے پاس اس کا پرانا نمبر محفوظ تھا لیکن یہ نمبر بند ہو چکا تھا اس کے باوجود بھی وہ کوشش چھوڑ نہیں رہی تھی۔ اور اس کی اس کوشش کو دیکھتے ہوئے شاید اللہ پاک نے بھی اس کی منزل آسان کردی تھی۔آج رات جب اس نے فون کرنے کی کوشش کی تو دوسری طرف سے فون اٹھا لیا گیا تھا پہلے تو خود وہ بے یقینی کی کیفیت میں تھی۔

اپنے بھائی کی آواز سننے کے بعد بھی اسے یقین نہ آیا کہ وہ اپنی ماں جائے سے بات کر رہی ہے۔

اس نے بڑی مشکل سے اپنے آنسو پرے دھکیلتے ہوئے اسے سلام دیا تھا۔

وعلیکم سلام چھوٹی یہ تو ہے کیسی ہے تو سعد کیسا ہے تیرا خیال تو رکھتا ہے نا میری تو شادی کے بعد تم لوگوں سے بات ہی نہیں ہو سکی یہاں آتے ہی نمبر بدلنا پڑا تھا مجھے آج کچھ پرانے نمبر نکالانے کے لیے یہ نمبر استعمال کیا۔تو سنا۔

وہ اس کی اداسی نوٹ کیے بنا بولنا شروع ہو چکا تھا جبکہ وہ جو یہ سوچ رہی تھی کہ اپنے بھائی کو اپنے دل کا حال سنائے گی ایک لمحے کے لیے خاموشی ہو گئی اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اسے اپنے بھائی کو کچھ بتانا بھی چاہیے یا نہیں لیکن یہ بات چھپانے والی تو نہ تھی

Urdu Novels Ghar

اس کا بھائی حق رکھتا تھا یہ جاننے کا کہ جس شخص کے ساتھ وہ اسے چھوڑ کر گیا ہے وہ اس کے قابل ہے بھی یا نہیں۔

سعد نے مجھے طلاق دے دی بھائی اس نے مجھے چھوڑ دیا میں نہیں جانتی میرا قصور کیا تھا لیکن اس نے مجھے طلاق دے دی بنا کوئی وجہ بتائے وہ ایک ہی سانس میں بول گئی۔

کیا یہ تم کیا کہہ رہی ہو ہیر ایسا کیسے ہو سکتا ہے سعد وہ تم سے محبت کرتا ہے وہ تمہیں چھوڑ نہیں سکتا کیا بات ہوئی تھی تم دونوں میں حالات اتنے برے ہوئے کیسے ہوئے کہ بات طلاق تک جا پہنچی۔

کب ہوا یہ سب کچھ مجھے سب کچھ بتاؤ مجھ سے کچھ بھی چھپانا مت۔ وہ پریشانی سے اس سے پوچھنے لگا۔

نہ تو کچھ بتانے لائق ہے اور نہ ہی کچھ چھپانے لائق ہم دونوں میں شادی کے شروع میں ہی کچھ ٹھیک نہیں تھا شادی کی رات وہ کسی بات کو لے کر بہت زیادہ پریشان تھا اس نے شادی کے اگلے دن ہی مجھے اور اپنی ماں کو اپنے کزن کے گھر پہ بھیج دیا یہ کہہ کر کہ اسے کوئی مسئلہ ہے۔

اور پھر یہاں آئے اٹھارہویں دن اس نے مجھے طلاق دے بھیجی۔ ہم دونوں میں کوئی رابطہ نہیں ہوا کوئی بات نہیں ہوئی۔ اس چیز کی جتنی وجہ مجھے سمجھ میں آئی ہے وہ یہ ہے کہ اس نے مجھے کسی انڈرورلڈ کے آدمی کے ہاتھوں بیچ دیا تھا۔

لیکن وہ جانتا نہیں تھا کہ ان کا تعلق اتنے خطرناک لوگوں سے ہے اس نے کافی بڑی رقم لے رکھی تھی ان سے اور جب اسے پتہ چلا کہ وہ لوگ اتنے خطرناک ہیں تو اپنی جان چھڑانے کے لئے

اس نے مجھے طلاق دے دی اب وہ لوگ میری تلاش میں ہیں اور پتا نہیں میرے ساتھ کیا کرنا چاہتے ہیں بھائی پلیز مجھے اپنے پاس بلا لے۔

میں اس وقت سعد کے کزن کے گھر پر ہی ہوں میرا کوئی ٹھکانہ نہیں ہے اس وقت اگر آپ میرا ساتھ نہیں دیں گے تو شاید بھائی ہونے کا حق بھی ادا نہیں کر پائیں گے

میں آپ سے وعدہ کرتی ہوں میں آپ پر بوجھ نہیں بنوں گی اور نہ ہی آپ کو کسی مسئلے کا شکار ہونے دوں گی آپ پلیز مجھے وہاں بلا لے میں اپنا گزارا خود کر لوں گی۔

پلیز بابا کی طرح آپ مجھے نہیں چھوڑیے گا وہ بھی یوں اچانک ہمیں چھوڑ کر بھاگ گئے تھے اور آپ بھی میری شادی کے اگلے دن ہی بھاگ گئے یہ بات ہم نے کبھی کسی کو نہیں بتائی کہ ہمارے بابا کا انتقال نہیں ہوا بلکہ وہ حالات سے تنگ آکر ہمیں چھوڑ گئے تھے۔

اور اب آپ بھی ایسا ہی کر رہے ہیں میں آپ سے کبھی کچھ نہیں مانگوں گی مجھ پر یہ آخری احسان کر دیجئے وہ ابھی بول ہی رہی تھی کہ دوسری طرف سے فون بند ہو گیا اس کے لبوں پر ایک تلخ سی مسکراہٹ آگئی اس کے بھائی نے اس کی بات کا جواب دینے کے بجائے اس کی بات مکمل بھی نہیں ہونے دی تھی۔

اس نے خاموشی سے فون بند کر دیا۔پتا نہیں اس کی زندگی میں آگے کیا ہونے والا تھا۔

oooooo

ارے اچھا ہوا ہیر تم آگئی سر کچھ دیر پہلے ہی نکلے ہیں وہ دراصل کل رات تمہارے کمرے سے باتوں کی آواز آرہی تھی سر شاید وہی سے گزر رہے تھے انہوں نے مجھ سے پوچھا ہے کہ تم کس

سے بات کر رہی تھی ۔ تمہارا تو کسی کے ساتھ کوئی رابطہ نہیں ہے اور سر کے سامنے تم شاید اپنی عدت پوری کرنے کی وجہ سے نہیں آنا چاہتی اسی لیے وہ تمہیں ڈسٹرب نہیں کرنا چاہتے تھے ۔

میں اپنے بھائی سے بات کر رہی تھی کل انہیں اچانک میری یاد آگئی تو انہوں نے رابطہ کر لیا اس نے تفصیل نہ بتائی ۔

کیا بات ہے تمہارے بھائی کو تمہاری یاد کیسے آگئی ۔۔۔۔"تم نے بتایا انہیں کہ سعد نے تمہارے ساتھ کیا کیا ۔

میرا مطلب ہے انہیں یہ جاننے کا حق ہے کہ جس شخص کو انہوں نے تمہارے لئے چنا تھا وہ کیسا ہے ۔

ہاں میں نے انہیں سب کچھ بتا دیا ہے اس نے سرسری سے انداز میں کہا ۔

تو انہوں نے آگے سے کیا کہا میرا مطلب ہے تم نے انہیں ایام سر کے بارے میں بتایا نہ کہ وہ تم سے شادی کرنا چاہتے ہیں ۔تانیہ اس کے دونوں ہاتھ تھامے ایکسائیٹڈ ہو کر بولی تھی ۔

ان کے بارے میں بھی بتا دیا تھا اس نے جھوٹ بولتے ہوئے شاید اسے خوش کرنا چاہا تھا ۔

بہت اچھا کیا تم نے جو انہیں سب کچھ بتا دیا انہیں تمہارے اور ایام سر کی شادی پر کوئی اعتراض تو نہیں میرا مطلب ہے اب تو ایک مہینے سے اوپر ہونے والا ہے نا تمہاری عدت کو تو اس حساب سے شادی کے دن اور بھی قریب آرہے ہیں ۔

بہت جلد تم لوگوں کی شادی ہو جائے گی اف اللہ میں کتنی ایکسائیٹڈ ہوں تمہیں بتا نہیں سکتی ۔

وہ اسے کیچن سے باہر لاتے ہوئے کہنے لگی جہاں اسے روحی وہیں صوفے پر بیٹھی کارٹون نیٹ ورک دیکھتے ملی تھی۔

وہ مسکرا کر اسے اپنی گود میں لیتے ہوئے تانیہ کی باتوں کے سرسری سے انداز میں جواب دینے لگی

oooooooo

وہ شام کو گھر واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں بہت سارے شاپنگ بیگ تھے تانیہ کو یہی لگا کہ وہ اپنی شاپنگ کرکے آیا ہے تھوڑی دیر پہلے وہ گھر آیا تو باہر سے ہی روحی کو بلا لیا اور روحی اس کے ساتھ کہیں چلی گئی تھی

اب ان کی واپسی تقریبا ایک ڈیڑھ گھنٹے کے بعد ہوئی تھی اس نے آج تک کبھی بھی ایام کو اپنے لئے شاپنگ کرتے ہوئے نہیں دیکھا تھا لیکن آج تو وہ بہت سارا سامان لے آیا تھا وہ اپنی شاپنگ ہمیشہ سے آن لائن ہی کرتا تھا۔

سر یہ آپ نے اپنے لئے شاپنگ کی ہے یا روحی میڈم کے لئے کیونکہ آپ تو اپنے لئے صرف آن لائن شاپنگ کرتے ہیں۔اور روحی میڈم کو فی الحال شاپنگ کی ضرورت نہیں ہے وہ بڑی ہو رہی ہیں اور ان کی ساری نیو ڈریس چھوٹی ہو رہی ہیں۔بلکہ ساری ویسٹ ہو رہی ہے کہنا زیادہ بہتر رہے گا۔اس نے پیچھے ملازم کو بیگز تھامیں آتے دیکھ کر پوچھا تھا۔

ام نے یہ شاری شوپگ ہونے والی ماما دانی تے لیے تی اے(ہم نے یہ سارے شاپنگ ہونے والی ماما جانی کے لئے کی ہے

انوں نے اتے ٹائم شے شوپگ نی تی اش لیے ان تے لیے یہ شب کتھ لے تر ائے ہیں (انھوں

(نے اتنے ٹائم سے شاپنگ نہیں کی نا اسی لئے ان کے لئے یہ سب کچھ لے کر آئے ہیں۔

روحی نے بڑی معصومیت سے اسے بتایا تھا جب کہ وہ بیگز تانیہ کے حوالے کرنے لگا۔

تانیہ یہ سب ہیر کے حوالے کر دو۔یہ ساری شاپنگ ہم نے اسی کے لئے کی ہے دیکھ لو اسے اگر کچھ پسند نہیں ہے تو ہم چینج کروا لیں گے۔باقی یہ تمہارے لیے ہیں اس نے تین بیگ اس کی طرف بڑھا دیے۔

تھینک یو سوچ سر مگر اس کی ضرورت نہیں تھی وہ شرمندہ سی ہو گئی

ضرورت کیوں نہیں تھی تم نے میرے ایک بار کہنے پر اپنا گھر چھوڑ کر یہاں رہنا بہتر سمجھا میرے لئے بہت بڑی بات ہے اور یہ تم اپنے باس کی عنایت نہیں اپنے بھائی کا تحفہ سمجھ کر رکھو اس نے نرمی سے اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔تو وہ بھی مسکرا دی

چیک کروا لو اسے پتہ نہیں اسے میری پسند کی گئی چیزیں پسند آئیں گی بھی یا نہیں کچھ ڈریس اس میں روحی نے پسند کیے ہیں باقی الموسٹ سب کچھ میں اپنی مرضی سے لے کر آیا ہوں۔

اس کو دے دو یہ سب کچھ وہ بیگز اس کے حوالے کرتا اپنے کمرے کی طرف بڑھ گیا تھا جبکہ روحی کا ارادہ اپنی ہونے والی ماما جانی کو سب کچھ دکھانے کے لئے جانے کا تھا۔

اسی لیے وہ تانیہ کے ساتھ ہی ہیر کے کمرے کی طرف چلی گئی تھی۔کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اب ایام کے جانے تک باہر نہیں نکلے گی۔پتا نہیں وہ اس کے بابا کے سامنے کیوں نہیں آتی تھی

••••••

ارے اتنے سارے بیگز اتنی ساری شاپنگ کون کر کے آیا ہے یہ سب کہیں روحی تو نہیں لائیں اس نے کمرے کے اندر داخل ہوتی روحی کو دیکھا جو اپنا بیگ لیے اندر آرہی تھی جب کہ تانیہ ساری چیزیں بیڈ پر رکھ رہی تھی ۔

یس میڈم روحی شاپنگ پر گئی ہوئی تھی بس ابھی اپنے بابا جانی کے ساتھ واپس آئی ہے اور یہ ساری چیزیں وہ تمہارے لئے لے کر آئی ہے چیک کرو اپنی شاپنگ وہ سارے بیگس اس کے سامنے رکھتے ہوئے کہہ رہی تھی ۔

میرے لئے۔۔۔۔۔۔؟ میرے لئے کیوں ۔۔۔۔۔۔؟ مجھے تو کسی چیز کی ضرورت نہیں تھی میرے لئے اتنا کچھ لانے کی کیا ضرورت ہے بھلا وہ اچھی خاصی نروس ہو گئی تھی

وہ تو سر اور ان کی بیٹی ہی جانتی ہے کہ تمہارے لیے یہ سب کچھ لانے کی کیا ضرورت ہے ویسے مجھے بھی فائدہ ہو گیا ہے مجھے بھی اتنے پیارے پیارے ڈریسز ملے ہیں اپنے بھائی کی طرف سے ۔ پلیز اب مجھ سے یہ مت پوچھنا کہ تمہارا کون سا بھائی میرا کوئی بھائی نہیں ہے ایام سر ہی میرے بھائی ہیں وہ بڑے فخریہ انداز میں بولیں تو وہ مسکرا دی تھی ۔

ارے دیکھو نا اپنی شاپنگ پھر روحی بھی اپنی شاپنگ تمہیں دکھائے گی وہ روحی کے ہاتھ میں بیگز کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی ۔

نہیں مجھے کسی چیز کی ضرورت نہیں تھی تمہیں کیا ضرورت تھی لے کر آنے کی تم یہ ساری چیزیں انہیں واپس کر دو مجھے بالکل اچھا نہیں لگ رہا اس طرح سے کسی سے کوئی چیز لیتے ہوئے اس نے انکار کرتے ہوئے کہا تھا جب روحی نے منہ بنا لیا ۔

می اسے پیال شے آپ تے لیے یہ شب کتھ لائی ہو اور آپ انتار تر رہی ہیں بیٹ ینز ز۔

میں اتنے پیار سے آپ کے لیے یہ سب کچھ لے کر آئی ہوں اور آپ انکار کر رہی ہیں بیٹ ینز ز)

۔)

ایشے نہ ترتے دب توئی پیال شے کتھ دیتا ہے تو لکھ لیتے ہیں

ایسے نہیں کرتے جب پیار سے کوئی کچھ دیتا ہے تو رکھ لیتے ہیں) اس نے کسی بڑی بوڑھی کے)

انداز میں کہا۔

دیکھو یہ بچی کتنی سیانی ہے اور تم اتنی بڑی گوری جتنی ہو کر سمجھنے کی کوشش نہیں کر رہی ہو وہ کتنے پیار سے تمہارے لئے چیزیں لے کر آئے ہیں اور ویسے بھی یہ مرد حضرات صرف شادی کے پہلے ہی شاپنگ کرواتے ہیں۔

اسی لیے فائدہ اٹھا لینا چاہیے اور اب فضول کی کوئی بات نہیں جلدی سے یہ سب کچھ اوپن کرو اس میں کچھ ڈریس روحی کی پسند کے ہیں اور باقی سارے سر کی پسند کے ذرا دکھاؤ مجھے سر نے تمہارے لئے کیا پسند کیا ہے۔

میں نے آج تک کسی مرد کو کسی عورت کے لئے شاپنگ کرتے نہیں دیکھا اسی لیے نہ مجھے کافی زیادہ ایکسائٹمنٹ ہو رہی ہے تانیہ نے اسے کھل کر اپنی فیلنگز بتائی تھیں جب کہ وہ خاموشی سے بنا کچھ کہے سارے بیگ کھولنے لگی تھی۔

ooooooo

ساری شاپنگ بے حد خوبصورت تھی وہ تو ایام کی پسند کو دیکھ کر حیران ہو گئی تھی جو شخص اپنے لئے شاپنگ نہیں کرتا اس کے لیے اتنی بہترین شاپنگ کر کے آئے گا یہ تو اس کو اندازہ بھی نہیں تھا۔

روحی والی بھی سبی اچھی تھی لیکن شاید اس نے اس کے پردے کا خیال نہیں رکھا تھا کسی کی آستین نہیں تھی تو کوئی اتنی زیادہ سٹائلش تھی کہ وہ پہن نہیں سکتی تھی جب کہ ایام کی ساری ڈریس قابل تعریف تھی۔

وہ سمجھ سکتی تھی اور روحی کو ان سب چیزوں کی سمجھ نہیں جو کلر اسے پسند آیا وہی اس نے اس کے لیے اٹھا لیا تھا اور ایام نے بھی اسے خوش کرنے کے لئےپیک کروا لی تھی

اور اب اس کی مجبوری یہ تھی کہ اسے ان سب ڈریس کی تعریف بھی کرنی پڑ رہی تھی جو اسے ہرگز پسند نہیں آئی تھی جبکہ روحی یہ سوچ کر خوش ہو رہی تھی کہ اس نے بہت ہی خوبصورت شاپنگ کی ہےیہاں تک کہ ایک ڈریس تو اپنا اور اس کا بلکل سیم لے کر آئی تھی۔

لیکن مسئلہ یہ تھا کہ وہ ضرورت سے زیادہ شارٹ تھی یقینا وہ روحی پر بہت ہی خوبصورت لگتی ۔لیکن خود کو ایسی ڈریس پہنے ہوئے سوچ کر ہی اس کی کانوں کی لوح سرخ ہونے لگی تھی۔

روحی آپ کے بابا جانی نے آپ کو یہ لینے سے منع نہیں کیا تھا تانیہ اس کی حالت دیکھتے ہوئے مزے سے روحی کو پاس بٹھا کر پوچھنے لگی جس پر روحی نے بھی بڑے مزے سے نفی میں سرہلایا تھا

بابادانی نے بولاتایہ والی ڈریش ماما دانی شرف بابادانی کے شامنے پہنے دی(بابا نے بولا تھا کہ یہ والی ڈریس ماما دانی صرف باباجانی کے سامنے پہنے گی)روحی نے بات مکمل کی ہی تھی کہ تانیہ کا بے اختیار قہقہہ بلند ہوا۔

مجھے پہلے ہی اندازہ تھا مبارک ہو تمہارے ہونے والے شوہر کافی رومینٹک ثابت ہونے والے ہیں ۔وہ اس کے ہاتھ پرہاتھ مارتے ہوئے بولی تھی جبکہ ہیر کا تو وہاں ان کے سامنے روکنا ہی محال ہو گیا تھا۔

بس بہت ہوگئ فضول باتیں ہٹو مجھے نماز ادا کرنی ہے جب دیکھو اس کے شیطانی دماغ میں کچھ نہ کچھ الٹا ہی چلتا رہتا ہے وہ تانیہ کو گھورتے ہوئے اٹھ کر وضو کی نیت سے واش روم میں چلی گئ تھی جبکہ وہ پیچھے اس کی ساری چیزیں سمیٹنے لگی۔

جب کہ روحی بھی اپنا سامان لیے خوشی خوشی اپنے کمرے میں جانے کا ارادہ رکھتی تھی۔ویسے تو اس گھر میں اس کا ایک شاندار کمرا موجود تھا۔

لیکن ابھی وہ پرنسز اپنے بابا جانی کا کمرہ ان کے ساتھ شیئر کر رہی تھی اور کمرے کے ساتھ ساتھ الماری اورباقی ساری چیزیں بھی اسی لیے یہ سب کچھ ایام کے کمرے میں ہی جانے والا تھا۔

ایام نے اسے جلدی واپس آنے کے لیے کہا تھا کہ وہ اس کی ساری چیزوں کو سنبھال کر رکھ سکے ۔لیکن پھر بھی اپنی ماما جانی کو سب کچھ دکھاتے ہوئے اسے کافی وقت لگ گیا تھا

oooooo

وہ ساری چیزیں آئے ہوئے کافی دن ہو چکے تھے لیکن ابھی تک اس نے کچھ بھی استعمال نہیں کیا تھا۔

ویسے تو وہ اس کے سامنے نہیں جاتی تھی لیکن پھر بھی اس کے پیسوں سے ایسی چیزوں کو استعمال کرتے ہوئے اسے بہت عجیب لگ رہا تھا ایک تو پہلے ہی اس کے گھر پڑی تھی اس کا کھا رہی تھی اور اب وہ اس کے لئے شاپنگ بھی کر رہا تھا۔

اتنا خیال تو سعد نے اس کی ضرورتوں کا نہیں رکھا تھا جتنا وہ غیر شخص رکھ رہا تھا۔نا چاہتے ہوئے بھی اس کے دل میں عجیب طرح کے خیال آنے لگے تھے شاید وہ دل ہی دل میں اس کے اچھے انسان ہونے کا اعتراف کر رہی تھی۔

لیکن وہ اچھا انسان کیسے ہو سکتا ہے جو اپنی ہی بھابھی پر نظر رکھے ہو اس کا دل کچھ اور دماغ کچھ اور کہتا تھا۔اور ہر بار اس کا دماغ اس کے دل کی سوچ پر حاوی ہو جاتا تھا۔

اس وقت وہ عجیب طرح کی کشمکش کا شکار تھی کبھی وہ شخص اسے حد سے زیادہ اچھا لگتا تو کبھی حد سے زیادہ برا لگنے لگتا اس کی سوچ ایک لمحے کو کچھ اور دوسرے لمحے کو کچھ اور ہونے لگتی تھی وہ اپنی ہی فیلنگز کو سمجھ نہیں پا رہی تھی۔

وہ نماز پڑھ کے فارغ ہوتی بیڈ پر بیٹھی اسی کے متعلق سوچ رہی تھی جب اس کا فون بجنے لگا بلا اسے کس کا فون آسکتا تھا سوچ کر اس نے فون پر نظر دوڑآئی جہاں سعودی عرب کا نمبر جگمگا رہا تھا۔

یہ نمبر اس کے بھائی کا تھا اس نے اگلے ہی لمحے ایک گہرا سانس کھینچ کر فون اٹھا لیا تھا وہ جو ایک ہفتہ پہلے اس کا فون کاٹ کر اس سے رابطہ ختم کر چکا تھا آج اتنے دنوں کے بعد پھر سے اسے فون کر رہا تھا۔

لیکن آج اسے اس کی بہن کی یاد کیسے آگئی یہ جاننا تو ضروری تھا اب بلا اس کا بھائی اسے کیوں فون کر رہا تھا۔جبکہ اس دن کتنی امید سے اس نے اپنے بھائی سے کہا تھا کہ وہ اسے یہاں سے لے جائے

۔اس دن اسے یقین تھا اس کا بھائی اسے ان سب چیزوں میں نہیں رہنے دے گا وہ کیسے بھی اسے اپنے پاس بلا لے گا لیکن اس دن اس نے ہیر کا مان توڑ دیا تھا اور آج اسے اس سے کوئی امید نہ تھی اس نے فون اٹھاتے ہوئے اپنے کان سے لگایا لیکن بولی کچھ بھی نہیں۔

oooooo

السلام علیکم چھوٹی کیسی ہے تو طبیعت کیسی ہے تیری وہ کافی فکر مندی سے بول رہا تھا جبکہ اس کے انداز پر نہ جانے کیوں اس کے لبوں پر تلخ مسکراہٹ آگئی۔

الحمدللہ بالکل ٹھیک ہوں مجھے کیا ہوگا بھائی میں تو عیش میں ہوں یہاں کسی کے ٹکڑوں پر پڑی ہوں۔ شوہر تو چھوڑ چکا ہے بھائی چھوڑ کر دور سات سمندر پار بھاگ گیا میری ذمہ داری اٹھا نہیں سکتا یہاں تک کہ امید کے لیے اپنا کوئی سہارا تک چھوڑ کر نہیں گیا تو کیسی ہو سکتی ہے وہ بہن نجانے کیوں اس کے لبوں سے شکوہ پھسلا۔

تم ایسا نہیں کہہ سکتی ہیر میں تم سے دور ہوں لیکن اس کا یہ ہرگز مطلب نہیں ہے کہ مجھے تمہاری فکر نہیں ہے میں پچھلے ایک ہفتے سے تمہارے ہی لیے خوار ہو رہا ہوں تم جانتی تک نہیں ہو کہ میں یہاں تمہارے لئے کیا کیا سوچے ہوئے ہوں۔

تم نے مجھے کہا کہ بھائی مجھے وہاں بلا لیں۔ تو کیا میں اگلے ہی لمحے تمہیں بلا لوں گا مجھے یہاں کام کرنا پڑے گا ویزہ پاسپورٹ ہر چیز کی تیاری کرنی پڑے گی کسی غیر ملک میں جانے کے لیے پیپرز کی ضرورت ہوتی ہے اور تمہارے پاس ہے کیا ہر چیز مجھے دیکھنی پڑے گی نا۔

تمہیں کیا لگتا ہے میں تمہیں غیروں کے بیچ میں چھوڑ دوں گا میں تو یہ سوچ سوچ کر سو نہیں سکا کے تم ایک غیر مرد کے گھر پر ہو۔پتہ نہیں وہ آدمی تمہارے بارے میں کیا کیا سوچتا ہوگا کس نیت سے اس نے تمہیں رکھا ہوگا تم سے زیادہ میں پریشان ہوں۔

وہ بولا تو پھر بولتا ہی چلا گیا ہیر کو ایک لمحے کیلئے اپنے الفاظ پر پچھتاوا ہوا تھا۔

ایم ریلی سوری بھائی میں بہت فضول بول گئی میں بہت پریشان ہوں آپ جانتے ہیں میں یہاں کن حالات میں ہوں یہاں سے آپ ہی مجھے نکال سکتے ہیں پلیز مجھے جلدی سے جلدی وہاں بلا لیجیے وہ لمحے میں سب کچھ بھلا کر اپنے بھائی سے اپنا دکھ شیئر کرنے لگی۔

ہاں میری جان میں تمہیں جلدی سے جلدی یہاں بلا لوں گا تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے تم بس مجھے اپنے شناختی کارڈ کی تصویریں بھیج دو تاکہ میں تمہارے ویزا اور پاسپورٹ کا انتظام کر سکوں وہاں پاکستان میں بہت سارے لوگوں سے میرا رابطہ ہے۔

جو تمہارے سارے کاغذی کام کروا دیں گے اس کام کے لیے تقریبا ڈھائی سے تین مہینے لگ جائیں گے تب تک تمہیں وہیں پر رہنا ہوگا کیونکہ اس وقت وہیں پر محفوظ ہوں اور میں نہیں چاہتا کہ تم کسی بھی طرح کے مسئلہ کا شکار ہو میں جلد سے جلد تمہیں یہاں بلا لوں گا ۔

وہ اپنی بات ختم کرتے ہوئے بولا تھا جبکہ ہیر نے اس کی ایک ایک بات کو بہت غور سے سنا اسے اس کے شناختی کارڈ کی تصویریں وغیرہ چاہیئے تھی اور وہ فورا ہی کال ختم ہونے سے پہلے ہی ہر چیز نکال کر اپنے ہاتھ میں رکھ چکی تھی۔

اور پھر کال بند ہونے کے فورا بعد ہی اس نے ساری تصویریں بنا کر اسے سینڈ کر دی تھی اب یقینا وہ جلد سے جلد اسے یہاں سے نکال لے گا اسے کسی سے شادی نہیں کرنی پڑے گی وہ اپنے بھائی کے پاس رہے گی یہ احساس ہی اس کے لیے ایک نئی زندگی بخشنے والا تھا

ooooooo

دیکھو ایک بات میری کان کھول کر سن لو وہ آئے گی تو سارے کام وہی کرے گی میں کچھ نہیں کروں گی ویسے بھی یہاں کے ملازم کتنے پیسے لیتے ہیں اب تم جتنا خرچہ اس پر کرو گے نہ وہ تو تمہارے --------

خاموش ہو جاؤ کوئی بھی بکواس کرنے کی ضرورت نہیں ہے تمہیں کیا لگتا ہے یہ سارا خرچہ اس پر میں کر رہا ہوں میرا دماغ خراب نہیں ہے ۔ تمہیں پتا بھی ہے ایک انسان کو وہاں سے یہاں بلانے کے لیے کتنے پاپڑ بیلنے پڑتے ہیں ۔

وہ تو پرانی تصویروں میں میرے کفیل حمدان گیلانی نے اس کی تصویر دیکھ لی اور وہ اس سے شادی کرنا چاہتا ہے تمہیں اندازہ بھی ہے کہ مجھے کتنا فائدہ ہو سکتا ہے اس شادی سے یہ جس گھر میں ہم رہتے ہیں نا وہ گھر ہمارا ہو سکتا ہے ۔

لیکن تمہارا کفیل حمدان گیلانی تو پہلے سے ہی شادی شدہ ہے بلکہ ایک نہیں دو دو بیویاں رکھی ہوئی ہیں اس نے وہ کنفیوز ہو کر اس سے پوچھنے لگی ۔

پریہاں پر سب الاؤڈ ہے یہاں ایک آدمی چار بیویاں بھی رکھ سکتے ہیں تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں اور ویسے بھی جتنی خوبصورت میری بہن ہے حمدان گیلانی پوری طرح اسی کے قابو میں ہوگا خوبصورتی کمزوری ہے اس کی میں تو ویسے بھی سعد کے ساتھ اس کی شادی کر کے پچھتا رہا تھا ۔ تم یہاں دیکھنا میری بہن مہرانی بن کر رہے گی ۔ قسمت بدل جائے گی اس کی یہاں آکر ساری زندگی میرا شکر ادا کرے گی ۔ وہ خوش ہوتے ہوئے بولا تھا ۔

جبکہ بھابی کندھے اچکا کر رہ گئی کیونکہ ایک مرد یہ بات نہیں سمجھ سکتا تھا کہ ایک عورت کے لیے سوتن سے بڑا اور کوئی دکھ نہیں ۔ بے شک اس کا شوہر اس سے کتنی ہی محبت کیوں نہ کرتا ہوں لیکن وہ اپنے مقام پر کسی عورت کو برداشت نہیں کر سکتی یہ بات اس کے شوہر کو سمجھ نہیں آئی تھی وہ تو اپنی طرف سے اپنی بہن کے لئے بہترین فیصلہ کر رہا تھا ۔

وہ پہلے بھی کہہ چکا تھا کہ فضول میں سعد کے ساتھ ہیر شادی کر دیں اگر وہ پہلے ہمدان گیلانی کی آفر کے بارے میں سوچتا تو شاید اس کی بہن نہ صرف اس کی آنکھوں کے سامنے ہوتی بلکہ یہاں پر عیش کر رہی ہوتی اور جس گھر میں وہ رہتا ہے وہ گھر بھی اسی کے نام کروا چکی ہوتی ۔

اس نے پہلے یہ بات نہیں سوچی تھی لیکن اس کی بہن کی خوبصورتی کافی حد تک اس کے لئے فائدہ مند ثابت ہو سکتی تھی۔

کیونکہ اس کا کفیل حمدان گیلانی تو صرف اور صرف خوبصورتی کا شادائی تھا۔خوبصورتی اس کی کمزوری تھی اور اتفاق سے اس کی دونوں بیویاں ہی خوبصورت نہ تھی اور اس کی بہن خوبصورتی میں کسی سے کم نہیں تھی۔

اس بات کا احساس اسے ہمدان گیلانی نے ہی دلایا تھا جب وہ پہلی دفعہ سعودیہ آیا تھا تب سے اس کے پاس ایک تصویر تھی جس میں اس کی ماں اور بہن اس کے ساتھ تھی۔

جسے دیکھ کر حمدان گیلانی کی سوچ بدل گئی تھی اس نے جب بے تابی سے ہیر کے بارے میں پوچھا تو اس نے صاف کہہ دیا کہ اس کی بہن شادی شدہ ہو چکی ہے اور اس کے بعد جب حمدان گیلانی نے اسے آفر کی تب نہ چاہتے ہوئے بھی وہ اس چیز کے بارے میں سوچنے لگا اور سعد اور ہیر شادی کو لے کر ایک پچھتاوا بھی اس کو ہو رہا تھا

oooooooo

oooooo

دن تیزی سے گزر رہے تھے اس کا بھائی ہر روز اسے فون کرتا اور اسے بلانے کی معلومات فراہم کرتا۔

وہ ان دنوں بے حد پرسکون تھی اس کا بھائی اس کے بارے میں سوچ رہا تھا اس کا خیال کر رہا تھا اس کے لیے یہی بہت بڑی بات تھی ۔

اور اب وہ اسے ہمیشہ کے لیے وہاں بلا رہا تھا اپنے پاس ابھی تو وہ یہ بھی کہہ رہا تھا کہ وہ یہاں ایک اچھا لڑکا دیکھ کر اس کی شادی کر دے گا اور اس کا فیوچر محفوظ ہاتھوں میں سونپ دے گا ۔ لیکن وہ کبھی شادی نہیں کرنا چاہتی تھی لیکن فی الحال وہ یہ سب کچھ اسے بتا کر اسے پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی ۔

یہ ساری باتیں بعد کی تھیں ایک دفعہ وہ اپنے بھائی کے پاس پہنچ جائے تو سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا ۔بس وہ یہاں سے نکلنا چاہتی تھی جلد سے جلد اپنے بھائی کے پاس پہنچ جانا چاہتی تھی ۔ کل تو اتفاق سے اس کی بھابھی نے بھی فون پر اس سے بات کی تھیں اس کے لب و لہجے میں افسوس تھا۔کیونکہ جو کچھ اس کے ساتھ ہوا تھا اور بقول اس کی بھابی کے کوئی چھوٹی سی بات نہیں تھی ۔

اور یہ بات تو وہ خود بھی بہت اچھے طریقے سے جانتی تھی لیکن اس نے اپنی بھابھی کے انداز میں کسی طرح کا کوئی غصہ یا طنز محسوس نہیں کیا تھا شاید وہ بھی اس کی کنڈیشن کو سمجھ رہی تھی اور پھر بعد میں اس نے بہت پیار سے بات کی ۔

کافی دیر وہ دونوں ایک دوسرے سے باتیں کرتی رہیں۔اور پھر فون بند کرنے کے بعد بھی وہ اسی کے بارے میں سوچتی رہی تھی بہت جلد وہ اپنے بھائی اور بھابھی کے پاس ہوگی یہ احساس ہی اس کے لئے بہت خوبصورت تھا ۔

اب اسے ایام کا احسان اٹھانے کی ضرورت نہیں پڑے گی وہ خود ہی اپنے بھائی کے پاس جا رہی ہے۔

oooooo

ہیر کو کیا ہر روز اس کے بھائی کا فون آتا ہے اور ان دونوں کی آپس میں کیا بات ہوتی ہے کیا اس نے تم سے کبھی بھی شیئر کیا۔کیا اس نے تمہیں اس بارے میں کچھ بھی بتایا وہ آج صبح گھر سے نکلنے سے پہلے تانیہ سے پوچھنے لگا۔

نہیں سر اس نے مجھے بتایا تو کچھ نہیں بس یہی بتایا کہ اس کے بھائی کا فون آتا ہے اور جب فون آتا ہے تب تک میں سو چکی ہوتی ہوں مجھے اندازہ نہیں ہے کہ ان دونوں میں کیا بات ہوتی ہے۔

اور ویسے بھی بہن بھائی کی پرسنل باتیں سننا مجھے کچھ مناسب بھی نہیں لگتا لیکن اگر آپ کہیں گے تو میں آپ کو بتا دوں گی۔

تانیہ کو یہی لگا تھا کہ وہ جاننا چاہتا ہے کہ ہیر اپنے بھائی سے کیا باتیں کرتی ہے اور اتنے دنوں کے بعد اس کا بھائی اس سے رابطہ کیوں کر رہا ہے۔۔۔۔۔"یقیناً یہ سوال تو اس کے ذہن میں آنا ہی چاہیے تھا کیونکہ پچھلے کچھ دنوں سے تانیہ خود بھی یہی سوچ رہی تھی

نہیں اس کی ہرگز کوئی ضرورت نہیں میں تمہیں اس پر نظر رکھنے کے لیے نہیں کہہ رہا میں صرف پوچھ رہا ہوں کہ وہ تم سے سب کچھ شیئر کرتی ہے تو یقیناً تمہیں اس بارے میں بھی کچھ نہ کچھ بتاتی ہوگی۔

کیونکہ میرے خیال میں اس کا بھائی اسے چھوڑ کر چلا گیا تھا تو اب یوں رابطہ کرنا کچھ عجیب لگ رہا ہے مجھے ویسے اسے اپنی بہن کی کبھی یاد نہیں آئی اور اب ہر روز اسے فون کرتا ہے ۔

اسے ہیر کی طلاق کے بارے میں تو یقیناً پتہ چل ہی گیا ہوگا اور یہ بھی کہ وہ یہاں اس گھر میں رہتی ہے تو کیا اس نے اس کے گھر پر رہنے پر کوئی اعتراض نہیں کیا ۔بس میں یہ جاننا چاہتا ہوں اور کچھ بھی نہیں ۔اگر تم ہیر سے پوچھ کر بتا دو تو مناسب رہے گا ۔

وہ اپنی بات مکمل کرتا باہر نکل گیا تھا جب کہ تانیہ نے صرف ہاں میں سر ہلایا تھا وہ آج رات ہیر سے اس بارے میں بات کرنے والی تھی اور اگر ہیر نا بھی بتاتی تو بھی وہ اپنے سر کے لیے خود ہی کوشش کر سکتی تھی

....

گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے بھی وہ مسلسل ہیر کے بارے میں ہی سوچ رہا تھا ہیر کا بھائی اسے کبھی فون نہیں کرتا تھا وہ انسان جو ہیر کو اپنا بوجھ سمجھ کر سر سے اتار کر کسی کے ساتھ بھی باندھ کر چلا گیا تھا وہ اب اسے بار بار فون کر رہا تھا۔

کل رات وہ سٹڈی روم سے نکل کر اپنے کمرے کی طرف جانے لگا تو اس کے کمرے سے آواز سنائی دی تھی ۔

اس وقت شاید وہ اپنی بھابی سے بات کر رہی تھی ۔اور کہہ رہی تھی کہ بہت جلد میں آپ سے ملوں گی شاید وہ لوگ واپس آنے والے تھے ۔یا کوئی اور مسئلہ تھا فی الحال تو وہ کچھ بھی سمجھ نہیں پا رہا تھا۔

Urdu Novels Ghar

لیکن اگر اس کا بھائی اس کی طلاق کے بارے میں جان چکا ہے تو یقیناً اس کے کسی غیر مرد کے گھر پر رہنے پر اعتراض تو ہوگا ہی ۔

حقیقتا وہ انسان اسے بالکل بھی پسند نہیں تھا لیکن وہ ہیر کا بھائی تھا ۔اور یقینا ہیر اس سے بہت محبت کرتی تھی شاید اسے ہیر کا رشتہ بھی اس سے مانگنا پڑ سکتا تھا ۔

ہیر کے لیے تو وہ کچھ بھی کرنے کے لئے تیار تھا اگر اسے رشتہ مانگنا بھی پڑتا ہے تو اسے کوئی اعتراض نہیں تھا لیکن نہ جانے کیوں اسے لگ رہا تھا کہ اس کی سوچ سے دور کچھ ہو رہا ہے جو نہیں ہونا چاہیے پتا نہیں اسے کیوں لگ رہا تھا کہیں نہ کہیں ہیر اس کے لیے کوئی مصیبت تیار کر رہی ہے ۔

وہ اسے کسی بھی طرح کی مصیبت کا شکار نہیں ہونے دے سکتا تھا بہت جلد وہ اسے اپنی زندگی میں شامل کرنے والا تھا اس کے فیصلے کا احترام کرتے ہوئے وہ صرف اس کے سامنے نہیں جا رہا تھا اس کا یہ مطلب نہیں تھا کہ اپنی من مرضی کرے

ooooooo

یار مجھے تم سے ایک سوال پوچھنا ہے جیسا کہ تمہارا تمہارے بھائی کے ساتھ رابطہ ہو چکا ہے۔ تو انہیں سب کچھ پتہ چل چکا ہے تمہاری طلاق کے بارے میں تو کیا انہوں نے تمہارے یہاں رہنے پر اعتراض نہیں کیا میرا مطلب ہے کہ وہ تمہیں ایک غیر مرد کے گھر پر کیوں رہنے دیں گے

"-----

مطلب وہ بھائی ہیں تمہارے تو انہیں برا تو لگا ہی ہوگا نہ یہ جان کر کے تم کسی انجان مرد کے گھر پر ہو۔

ایام سر کو تو شادی سے پہلے تم جانتی بھی نہیں تھی اور پھر اس آدمی کا تعلق بھی تمہارے پہلے شوہر سے ہے میرا مطلب ہے کہ تمہارے شوہر کا بھائی ہے۔تو انہوں نے کوئی اعتراض تو اٹھایا ہی ہوگا نا ۔۔۔۔۔"

وہ دونوں کچن میں کھڑی پاپکون بنا رہی تھی جب اس نے ہیر سے سوال پوچھ لیا پہلے تو ہیر نے کچھ بھی جواب نہ دیا۔

کیوں کے فل حال وہ کسی کو بھی بتانا نہیں چاہتی تھی کہ وہ یہاں سے جانے کا ارادہ رکھتی ہے ابھی تک وہ یہ بات صرف اپنے تک محدود رکھے ہوئے تھی اور آگے بھی ایسا ہی سوچا تھا ۔ اعتزاض تو ہوگا ہی نا۔ظاہر سی بات ہے لیکن اتنے دور بیٹھ کر وہ بھلا کیا کر سکتے ہیں اس وقت وہ بہت مجبور ہیں اور میں نے بھی ان کے سامنے ایام کی بہت تعریفیں کی ہیں انہیں بتایا ہے کہ ایام کتنے اچھے ہیں اور بنا کسی غرض کے مجھے یہاں رکھ رہے ہیں ۔ میری مدد کر رہے ہیں۔اس لیے انھوں نے بھی کوئی اعتراض نہیں کیا

بلکہ وہ تو ایام کے شکرگزار ہیں اور بات بھی کرنا چاہتے ہیں ان سے۔اس نے مسکرا کر جواب دیا

ہاں تم نے انہیں یہ بھی تو بتایا ہوگا نہ کہ تم دونوں کی جلدی شادی ہونے والی ہے تو ان کا اعتراض کرنا بنتا بھی نہیں ہے

۔کتنا اچھا ہوتا نہ کہ اگر وہ یہاں پر آجاتے تمہاری اور ایام سر کی شادی میں ابھی تو کافی سارا وقت ہے ۔آنہیں سکتے کیا وہ تانیہ اس کی بات کاٹتے ہوئے بولی تو اس نے صرف ہاں میں سر ہلایا تھا ۔

ہاں ابھی بہت وقت ہے میری تقریباً روز ہی ان سے بات ہوتی ہے میں ان سے ضرور کہوں گی یہاں آنے کے لیے اگر وہ آجائیں گے تو اچھا ہو گا ۔

لیکن مجھے نہیں لگتا کہ یہ ممکن ہو سکے گا کیونکہ سعودی عرب سے یہاں آنے میں بہت خرچہ ہوتا ہے اور پھر میرے بھائی بہت زیادہ امیر نہیں ہیں ۔وہ پوپکون لے کر باہر نکل گئی تھی جہاں روحی باہر صوفے پر بیٹھی اس کی منتظر تھی کیونکہ آج وہ پھر سے اس کی پسند کی فلم دیکھنے والے تھے ۔

ooooooo

ایام شام کو گھر واپس آیا تو اسے ہیر اور روحی باہر باغ میں نظر آئی تھی ۔جسے دیکھتے ہی ہیر چہرہ پھیر گئی جبکہ روحی اس کی جانب بھاگتے ہوئے آئی اور اسے ہگ کر لیا

وہ اسے اپنی باہوں میں بھرتے ہوئے اس کے گال پر بوسہ دیتا خود فریش ہونے چلا گیا تھا جب کہ روحی واپس ہیر کے پاس چلی گئی تھی کیونکہ وہ اسے کلرز کی پہچان بتا رہی تھی ۔

وہ اندر داخل ہوا تو اسے سامنے سے ہی تانیہ آتی نظر آگئی ۔تانیہ بھی اسے دیکھتے ہی اس کی طرف قدم بڑھانے لگ گئی تھی وہ کمرے میں جانے کا ارادہ رکھتا تھا لیکن اس کے پاس ہی رک گیا ۔

ایام سر میں نے نہ آپ کا سوال اس سے پوچھ لیا تھا اور اس نے مجھے بتایا ہے کہ اس کے بھائی کو یہاں رہنے پر کوئی اعتراض نہیں ہے ۔

اور ویسے بھی ہیر اپنے بھائی کو آپ کے متعلق سب کچھ بتا چکی ہے اور اسے یہ بھی بتا دیا ہے کہ وہ آپ سے شادی کرنے والی ہے۔

اور ہیر کے بھائی نے اس بات پر بھی کوئی اعتراض نہیں کیا میں نے اس سے کہا تھا کہ اگر ممکن ہوسکے تو وہ اپنے بھائی کو یہاں پر بلا لے آپ کی اور اپنی شادی میں لیکن ہیر نے کہا کہ یہ اتنا آسان نہیں ہوگا۔

ہیر کا بھائی شاید یہ بات بہت اچھے طریقے سے سمجھ گیا ہے کہ آپ ایک اچھے انسان ہیں اور ہیر کو یہاں کوئی خطرہ نہیں ہے اس نے مسکراتے ہوئے اپنی بات مکمل کی تھی جس پر ایام صرف ہاں میں سرہلاتا اپنے روم کی طرف چلا گیا تھا وہ مطمئن تو اب بھی نہیں ہوا تھا۔

لیکن ہیر کا اپنے بھائی کو یہ بات بتا دینا کہ وہ ایام سے شادی کرنے والی ہے اسے کافی پرسکون کر گیا تھا اگر اس بات کی وجہ سے ہیر کا بھائی کوئی اعتراض نہیں اٹھا رہا تھا تو یہ بہت اچھی بات تھی۔

=oooooo

یہ لیجئے میڈم سر نے آپ کے لئے چائے بھجی ہے وہ گرما گرم چائے اس کی طرف بڑھاتے ہوئے بولی جبکہ روحی کے فیڈر میں اس کا دودھ وہ اسے پہلے ہی تھما چکی تھی۔

تانیہ تم تو جانتی ہو نا کہ میں دن میں چائے نہیں پیتی مجھے بالکل بھی پسند نہیں ہے وہ تو اماں نے عادت لگا دی تھی اسی لیے صبح پی لیتی ہوں ورنہ مجھے چائے کا ذائقہ اتنا پسند نہیں ہے تم نے بیکار میں زحمت کی۔

اس وقت میں ہرگز چائے نہیں پیتی وہ انکار کرنے لگی تھی یہ حقیقت تھی۔کہ وہ صبح ایک کپ چائے کا لیتی تھی اس کے علاوہ اس نے کبھی چائے کی فرمائش نہیں کی تھی۔

میڈم آپ نہ شادی سے پہلے چائے کی عادت ڈال لیں کیونکہ سر کو تو ہر گھنٹے کے بعد چائے پینے کی عادت ہے بلکہ بیماری ہے وہ چائے کے بنا رہ ہی نہیں سکتے۔

آفیس میں بھی یہاں گھر پر بھی اور وہ کہیں باہر جاتے ہیں تو بھی ہر گھنٹے کے بعد چائے کی طلب شدت سے جاگتی ہے اور وہ اس چیز پر کوئی کمپرومائز نہیں کرتے ویسے تو میں جانتی ہوں کہ تم دوپہر میں چائے نہیں پیتی لیکن سر نے کہا کہ ایک کپ میرے لئے اور ایک ہیر کے لیے بناؤ۔

تبھی تو میں تمہارے لیے بنا کر لائی ہوں وہ اسے تفصیل سے بتا رہی تھی جبکہ ہیر نے اب بھی چائے کا کپ نہیں تھاما کیونکہ وہ اسے پینے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی تھی اس کی نفی میں سر ہلانے پر تانیہ نے اسے گھور کر دیکھا جس پر وہ پیاری سی مسکان کے ساتھ ہنسی تھی۔

میری پیاری سی دوست جو چیز مجھے پسند ہی نہیں ہے وہ بلا زبردستی کیوں پیوں گی۔ میں اسے کچن میں رکھ کر آتی ہوں تم تب تک روحی کے ساتھ کھیلو اس کے ناراضگی سے منہ بنانے پر وہ فورا اس کی نگاہوں کے سامنے سے اٹھ گئی تھی جبکہ تانیہ دور تک اس کی پیٹھ کو گھورتی رہی۔

....

وہ چائے کا کپ اندر کچن میں رکھ کر باہر نکلنے لگی تھی جب وہ اسے کیچن میں داخل ہوتا نظر آیا اس نے اگلے ہی لمحے اپنا چہرہ پھیر لیا تھا۔جبکہ اس کی اس حرکت پر وہ بنا کچھ بولے آگے بڑھتا گیا اور تیزی سے قدم اٹھاتا اپنا خالی رکھنے ہی لگا تھا جب ایک چائے کا بھرا ہوا کپ اسے نظر آیا۔

یہ چائے کا کپ میں نے تمہارے لیے بنوایا تھا تم نے اس کو پیا کیوں نہیں۔۔۔۔۔۔؟

وہ یونہی چہرہ پھیرے اس سے پوچھ رہا تھا۔

میں دن میں چائے نہیں پیتی اور نہ ہی مجھے ایسی کوئی عادت ہے اور نہ ہی مجھے چائے ضرورت سے زیادہ پسند ہے میں صرف صبح کے وقت پیتی ہوں۔اسی لئے میں واپس رکھنے کے لئے آئی تھی۔

وہ جواب تو نہیں دینا چاہتی تھی لیکن پھر بھی جواب دے دیا۔

جانے کیوں ایام کا اس طرح سے چہرہ پھیر کر کھڑے رہنا اسے اچھا لگ رہا تھا وہ پہلے ہی کہہ چکا تھا کہ وہ سعد کے نام پر اسے اپنی زندگی کے دن برباد نہیں کرنے دے گا لیکن اس کے باوجود بھی وہ اس کے فیصلے کا اتنا احترام کر رہا تھا۔

نا چاہتے ہوئے بھی اس کے دل میں ایام کے لیے ایک نرم گوشہ پیدا ہونے لگا تھا۔

چائے تو آپ کو پینی پڑے گی محترمہ کیونکہ جو شخص چائے نہیں پیتا اس کے ساتھ میں یارانہ نہیں رکھتا۔اور یہ بات تو مجھے زندگی نے سکھائی ہے جو شخص چائے نہیں پیتا اس کے ساتھ دوستی نہیں کرنی چاہیے۔چائے پینے والے وفادار ہوتے ہیں۔اور آپ کے ساتھ تو بہت گہرا تعلق بنانا ہے۔

اس کا لوجک اسے بہت عجیب لگا تھا ہیر نے حیرانگی سے اس کی پیٹھ کو دیکھا تھا۔

اگر میں چائے نہیں پیوں گئی تو کیا میں وفادار نہیں ہوں گی اور آپ ۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ کہنا چاہتی تھی کہ اگر وہ چائے نہیں پئے گئی تو کیا وہ اس سے شادی نہیں کرے گا لیکن وہ پہلے ہی اس کی بات کاٹ گیا

چائےپینی پڑے گی تمہیں ہیر تم سے پہلی دفعہ کوئی فرمائش کی ہے۔اتنا تو حق رکھتا ہوں تم پر زندگی بھر کا ساتھ نبھانا ہے تمہارا۔ وہ اس کا کپ اٹھاتا وہیں کھڑے کھڑے اس کی طرف بڑھ چکا تھا

ہیر نے کوشش کی تھی انکار کرنے کی لیکن نہ جانے کیوں وہ کر نا پائی۔

اس نے کہا تھا چائے نہ پینے والے بے وفا ہوتے ہیں وہ شاید خود کو بے وفا نہیں کہلوانا چاہتی تھی۔ حالانکہ وہ کیا سوچتا ہے اس بات سے تو ہیر کو کوئی فرق ہی نہیں پڑتا تھا

۔عادت نہیں ہے مجھے۔ اس نے ایام کے ہاتھ سے کپ تھامتے ہوئے کہا تھا۔

ڈال لو۔۔۔"کتنا وقت لگتا ہے عادت ڈالنے میں وہ مسکرا کر کہتا کچن سے نکل گیا۔جب کہ وہ جو واپس کپ رکھنے کا ارادہ رکھتی تھی یوں ہی کپ اٹھائے باہر نکل آئی

ooooo

بابا دانی مامادانی تب شے امارے تمرے میں آتر رہےدی (بابا جانی ماما جانے کب سے ہمارے کمرے میں آکر رہیں گی)

آت تو بتایا تا نا کنگ اور کوئن ایک شات شوتے ہیں اول پرنشش بیت میں شوتی اے(آپ کو بتایا تو تھا کنگ اور کوئین ایک ساتھ سوتے ہیں اور پرنسیز بیچ میں سوتی ہے)

رات کو سونے کے لیے وہ اس کے کمرے میں آئی تو اس کا سوال سن کر مسکرا دیا۔

آپ کی برتھ ڈے کے بعد اس نے بس اتنا سا جواب دیا اور لیپ ٹاپ پہ اپنے کام میں مصروف رہا جبکہ وہ فیڈر ہاتھ میں پکڑے اسے گھور رہی تھی۔

اب کیا ہوگیا میرے بچے کو وہ اسے خود کو گھورتے پا کر اس کی طرف متوجہ ہو گیا تھا۔

یہ لیپی ٹوپی اپ تی گودی می تیا تر رہا اے یہ تو میلی داگہ ہے نا(یہ لیپی ٹوپی آپ کی گودی میں کیا کر رہا ہے یہ تو میری جگہ ہے نہ)۔۔۔۔۔۔۔وہ غصے سے لیپ ٹاپ کو دیکھتے ہوئے بولی تھی ۔

اس نے فورا اپنی ضروری فائل سیو کیے بنا ہی لیپ ٹاپ بند کر دیا تھا اپنی بیٹی کو غصے میں دیکھ کر وہ گھبرانے کی بھرپور اداکاری کر رہا تھا ۔

سو سوری جان کام کر رہا تھا لیکن اب صبح کرونگا وہ بھی اسے ٹیبل پر رکھ کر وہ اسے اپنی گود میں لیتے ہوئےپیار سے بولا تھا ۔

دندہ لیپی ٹوپی (گندا لیپی ٹاپی) ۔۔۔۔وہ اس کی گود میں لیٹی ہوئی اپنے منہ میں فیڈر ڈال چکی تھی جب کہ وہ مسکرا کر اس کا ماتھا چومتا اس پر کمبل سیٹ کرنے لگا ۔

شاید وہ اپنے باپ کو کسی کے ساتھ بانٹنے کے لیے تیار نہیں تھی یہاں تک کہ وہ اسے اپنے ٹویٹی کو بھی ہاتھ نہیں لگانے دیتی تھی کہ کہیں اس کےٹیڈی کو اس کے باپ کا پیار نہ مل جائے اور ہیر کو وہ خود اپنے باپ کی زندگی میں شامل کرنا چاہتی تھی ۔

وہ جانتا تھا تھوڑی مشکل تو ہونے والی ہے اس کی زندگی لیکن شاید تھوڑی مشکلات کے ساتھ بہت ساری خوشیاں بھی اس کی زندگی میں آنے والی ہیں

oooooooo==

تمھاری ساری تیاری ہم کر چکے ہیں ویزا بن چکا ہے اور پاسپورٹ بھی تیار ہے اب انشاءاللہ کوئی مسئلہ نہیں ہوگا بہت جلد تم یہاں ہمارے پاس ہوگی ۔وہ اسے تفصیل بتا رہا تھا جب کہ وہ پریشانی سے سن رہی تھی

کتنا وقت لگ جائے گا بھائی میرا مطلب ہے کہ میری عدت بھی دو تین دن میں پوری ہو جائے گی تو اس کے بعد وہ کہتے کہتے رک گئی تھی وہ اپنے بھائی کو نہیں بتا پائی تھی کہ اس کے عدت ختم ہونے کے فورا بعد روحی کی برتھ ڈے کی تیاریاں شروع ہوجائیں گی بلکہ ہو چکی تھی دس دن بعد روحی کی برتھڈے تھی۔

بچے ان کاموں میں وقت تو لگ جاتا ہے میرے خیال میں زیادہ نہ سہی تو بھی دو ڈھائی ہفتے تو آسانی سے لگ جائیں گے اور ویسے بھی میں تمہارا ایسا کام کر رہا ہوں کہ تمہیں آگے کوئی مسئلہ نہ ہو ایک ہی بار اگر سارا پیپر ورک ہو جائے نہ تو پھر آگے کے لئے آسانی ہو جاتی ہے وہ سمجھا رہا تھا۔

لیکن وہاں سے کیا سمجھ آتی کہ جتنا جلدی یہ سب کچھ ہو جائے اتنا ہی بہتر تھا گھر میں روحی کی سالگرہ کی تیاریاں دھوم دھام سے ہو رہی تھی جیسے کسی بچی کی سالگرہ نہیں بلکہ کوئی بہت بڑی محفل ہو اور آج کل تو تانیہ چلتے پھرتے اسے کہہ رہی تھی کہ تم بھی اپنی تیاری پکڑو نکاح تو ہی کی سالگرہ والے دن ہی ہوگا۔

اوریہی اس کی پریشانی کی وجہ تھی جو وہ اپنے بھائی سے بھی شیئر نہیں کر پا رہی بھی۔

ٹھیک ہے بھائی آپ کوشش کریں کہ اگلے دس دن تک کچھ نہ کچھ ہو جائے میں مزید لمبے چوڑے چکروں میں نہیں پڑنا چاہتی۔

ہاں بیٹا وہ سب کچھ تو ٹھیک ہے لیکن تم اپنا ویزا اور پاسپورٹ کہاں پر منگواؤ گی میرا مطلب ہے میں کہاں پر بھیجوں۔کیونکہ ہر چیز تیار ہوچکی ہے کچھ کاغذات پر تمہارے سائن کی بھی ضرورت ہوگی۔

تمہیں یہاں آنے کی جلدی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ سارا پیپر ورک ایک ہی بار ہو جائے تم مجھے اپنے اس گھر کا ایڈریس بھیج دو تاکہ سارا پیپرز وہاں پہنچ جائیں۔

یہاں نہیں بھائی یہاں پر کچھ بھی بھیجنے کی ضرورت نہیں ہے میں خود آجاؤں گی کسی طریقے سے آپ مجھے بتا دیں کہ پیپرز کہاں سے رسیو کرتے ہیں۔

یہ بالکل بہتر رہے گا میں تمہیں ایڈریس سینڈ کر دوں گا تم بس وہاں وقت پر پہنچ جانا اور وہاں سے اپنی ساری چیزیں لے لینا اس کے بعد کچھ کاغذات پر تمہیں سائن کرنا ہوگا اور اور پھر تو سارا ٹکٹس کا کام ہے جو میں کروں گا وہ بے فکر ہوتے ہوئے بول رہا تھا۔

ٹھیک ہے آپ مجھے وہ ایڈریس سینڈ کر دیں ان شاء اللہ میں خود ہی جاکر وہاں سے اپنے پیپرز لے لوں گی۔اس نے کہتے ہوئے فون بند کر دیا تھا نہ جانے کیوں اسے ایسا محسوس ہوا کہ تانیہ اس پر نظر رکھے ہوئے ہے۔

اس دن کے بعد وہ بہت محتاط ہو گئی تھی وہ اپنے بھائی سے بات کرتے ہوئے بھی خاص خیال رکھتی تھی۔کہ تانیہ کے کانوں میں اس کے یہاں سے جانے کی کوئی بات نہ پہنچ جائے جب تک تانیہ سونا جاتی تب تک وہ اسے فون نہیں کرتی تھی

اسے تانیہ پر کوئی شک نہیں تھا وہ اس کی مخلص دوست تھے لیکن اس سے کہیں زیادہ وہ ایام کے ساتھ مخلص تھی۔اور اس وقت وہ سوائے اپنے بھائی کے پاس جانے کے اور کچھ نہیں چاہتی تھی

ooooooo

کیا ہوا تم بہت زیادہ پریشان لگ رہی ہو خیریت تو ہے میں نوٹ کر رہی ہوں جب سے روح کی سالگرہ کا دن قریب آتا جا رہا ہے تمہاری پریشانی میں دن بدن اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔

کہیں اپنی آنے والی زندگی کو لے کر تو پریشان نہیں ہو۔ تو مجھ سے کچھ بھی شیئر کر سکتی ہو۔ میں کونسا تمہاری کوئی بات کسی کو بتانے والی ہوں۔ ہم دونوں بیسٹ فرینڈ ہیں نا وہ اس کے ہاتھ تھامتے ہوئے مسکراتے ہوئے بولی تھی جبکہ اس نے صرف نفی میں سر ہلا دیا۔

نہیں ایسی کوئی بات نہیں ہے بس ایہ سوچ رہی ہوں کہ عدت پوری ہونے والی ہے۔ تو اس علاقے کو دیکھنے ضرور جاؤں گی اس نے بات بنانے کی کوشش کی تھی۔

ہاں ضرور ہم ضرور جائیں گے یہ علاقہ دیکھنے کے لئے پہلی بار جو حادثہ ہوا وہ ان شاءاللہ دوبارہ کبھی نہیں ہو گا اس کے بعد ان لوگوں کی کوئی خبر بھی نہیں ملی نہ جانے وہ کون تھے کہاں سے آئے تھے۔

ابھی تک تو ہمیں ان کے بارے میں کچھ بھی پتا نہیں چلا لیکن ان کی طرف سے مزید کوئی ایکشن بھی نہیں ہوا مجھے یہی لگتا ہے کہ وہ صرف ایک غلط فہمی تھی

تانیہ کو اچانک وہ پرانا واقعہ یاد آگیا جس پر تبصرہ کرتے ہوئے تانیہ نے کہا تھا لیکن ہیر نے نفی میں گردن ہلائی

نہیں وہ لوگ مجھے اغوا کرنے آئے تھے تم نہیں جانتی شائد ایام نے مجھے بتایا تھا کہ ان لوگوں کا مقصد مجھے اغوا کرنا تھا شاید انہیں لوگوں کے ہاتھوں میرے شوہر نے مجھے بچا تھا۔

یہ سوچ ہی اسے پوری طرح سے اداس کر گئی تھی اس کی آنکھوں کی اداسی پر تانیہ نے اسے تھام کر اپنے ساتھ لگا لیا۔

مت سوچو ہیر کچھ بھی برا مت سوچو تمہارے آنے والی زندگی میں سب کچھ اچھا ہوگا تمہارا پہلا تجربہ بہت تلخ رہا ہے

لیکن مجھے یقین ہے کہ تمہاری آنے والی زندگی بہت حسین ہوگی اپنی سوچوں سے اس کو نکال باہر کرو وہ تمہارے لائق ہی نہیں تھا۔

اچھا ہے کہ وقت رہتے اس کی حقیقت تمہارے سامنے آگئی ورنہ اگر تم اس کے ساتھ اپنی شادی شدہ زندگی کی شروعات کر دیتی تو پچھتاوں کے اور کچھ بھی تمہارے ہاتھ نہ آتا۔

تمہارے نصیب میں اللہ تعالی نے ایک بہت حسین دل کے مالک کا ساتھ رکھا ہے۔وہ تمہاری زندگی کو خوشیوں سے بھر دے گا تمہیں اپنی چاہتوں کے رنگ میں رنگ دے گا تم اس کے ساتھ بے حد خوش رہوگی مجھے یقین ہے ایام سکندر جیسا شخص صدیوں میں پیدا ہوتا ہے اور یقین مانو وہ تمہارے لئے بہترین ساتھی ہوگا تم اسے پا کر خود پر فخر کروگی۔

وہ تمہارے ہر دکھ کا مداوا کر دے گا تمہیں ہر تکلیف سے دور لے جائے گا وہ تو میں اتنی خوشیاں دے گا لیکن تم ان دکھوں سے باہر نکل آؤگی

مجھے یقین ہے تمہاری آنے والی زندگی بہت حسین ہوگی اور اللہ پاک نے تمہیں روحی جیسی پیاری سی بیٹی بھی تو دی ہے مجھے یقین ہے اگر کوئی عورت ہوتی تو شاید روحی کو ماں کا پیار کبھی نہ دے پاتی۔لیکن تم دے سکتی ہو

کیونکہ تم بہت اچھی ہو تم روحی میڈم کو کبھی اس بات کا احساس نہیں ہونے دو گی کہ تم اس کی سوتیلی ماں ہو وہ بے حد محبت سے اس کا گال چوم کر اس کے قریب سے اٹھتی کچن میں چلی گئی تھی جب کہ وہ کتنی دیر اس کی باتوں کو سوچتی رہی

oooooooo

یہ تو بہت خوبصورت کپڑے ہیں لیکن یہ سارے کپڑے کس لیے میں تو اتنے ہیوی ڈریسس پہنتی تمہیں پتا ہے اور اب تک گرمی بھی آرہی ہے تو گرمی میں تو اس طرح کے کپڑے بالکل نہیں پہنے جا سکتے ہیں نہ وہ پریشانی سے تانیہ کو دیکھ کر کہنے لگی تھی

ارے بے وقوف لڑکی یہ سارے کپڑے شادی کے بعد کے لیے پہننے ہیں اگر تم کہیں پارٹی میں یا دعوت میں جاوگی تب پہنوگی۔ سر کا سوشل سرکل بہت بڑا ہے تمہیں بہت ساری چیزوں کو ہینڈل کرنا پڑے گا اور تمہیں بہت ساری جگہوں پر بھی جانا پڑے گا

باقی ساری ڈریس کو چھوڑو تم یہ والی دیکھو یہ نکاح کے لئے ایام سر خود پسند کر کے لائے ہیں بتاو کیسا لگا۔

وہ اس کے سامنے ایک بے تحاشا خوبصورت سفید رنگ کا ڈریس کھولتے ہوئے پوچھنے لگی وہ خود کو بے ساختہ اس کی تعریف کرنے سے روک نہیں پائی تھی وہ سچ میں بے انتہا خوبصورت تھا اور کسی مرد کی پسند تو ہرگز نہیں لگتا تھا

تانیہ یہ تو بہت زیادہ حسین ہے میرا مطلب ہے کہ میں الفاظ نہیں ادا کر پا رہی اس کی خوبصورتی کے لیے وہ دل سے بولی تھی۔

ڈارلنگ چار مہینے لگ گئے اس کو تیار کروانے میں اتنا خوبصورت تو ہو گا نہ پچھلے چار مہینوں سے اس کی ڈیزائننگ ہو رہی تھی سر نے بہت بڑے ڈیزائنر کو ہائیر کیا تھا اپنے نکاح کے لیے برائیڈل ڈریس تیار کروانے کے لیے۔

اس کا اتنا حسین ہونا تو بنتا ہے وہ خود بھی ستائشی نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے بولی تھی جب کہ ہیر کوئی بھی جواب نہیں دے پائی۔

وہ کسی طرح کی بدمزگی نہیں چاہتی تھی اسی لئے پوری طرح سے خاموش ان سب چیزوں کو اپنے سامنے ہوتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔

لیکن ایام اس پر اتنا زیادہ خرچہ کر رہا تھا وہ یہ سوچ کر وہ شرمندہ بھی ہو رہی تھی وہ اس سے نکاح نہیں کرنے والی تھی بلکہ اس سے پہلے ہی یہاں سے چلی جانے والی تھی۔لیکن ایام اس پر اپنی دولت اس طرح سے لٹا رہا تھا کہ وہ کچھ سمجھ ہی نہیں آرہی تھی اسے کیا کرنا چاہیے

تانیہ بھی یہ سوچ کر خوش ہے اس شادی کو لے وہ پرسکون ہے وہ تانیہ سے بھی کچھ بھی شئیر نہیں کر پا رہی تھی اسے کسی بھی طرح گھر سے باہر نکلنا تھا اس کے بھائی نے اسے ایڈریس بھیج دیا تھا تھا۔۔

لیکن اسے اندازہ نہیں تھا کہ وہ ایڈریس کون سی جگہ کا ہے اور اسے وہاں کس طرح سے پہنچنا ہے۔اسے یہ تو پتہ چل گیا تھا کہ اس کے بھائی نے جو ایڈریس بھیجا ہے وہ اسی شہر کا ہے لیکن اس کے علاوہ اور کچھ بھی نہیں جانتی تھی اور نہ ہی وہ کبھی اکیلے گھر سے باہر نکلی تھی اس لیے اس نے اس کام میں تانیہ کی مدد لینے کے بارے میں سوچا تھا۔

تانیہ مجھے کچھ ضروری چیزیں چاہیں مارکیٹ سے لینے جانا ہے شاپنگ کے لئے تو ۔۔۔۔۔۔

تم لسٹ بنا دو سر ہر چیز لگوا دیں گے تمہیں بالکل فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے بولی جس پر اس نے نفی میں سر ہلایا ۔

اسے یہ تو پتہ تھا کہ اسے سب سے پہلے تانیہ کو ہی اپنے اعتماد میں لینا ہوگا لیکن وہ تانیہ کو کیا سمجھاتی نہیں تانیہ سمجھنے کی کوشش کرو میں وہ ساری چیزیں کسی مرد سے نہیں منوا سکتی اور کسی عورت سے بھی نہیں مجھے شرم آتی ہے تمہیں سمجھنا چاہیے نا وہ آنکھوں ہی آنکھوں میں اشارہ کرتے ہوئے بولی تو تانیہ جیسے اس کی بات کی گہرائی تک چلی گئی ۔

میرے خیال میں ہمیں مس میری کو بھیجنا چاہیے وہ سب کچھ لے آئیں آتیں ہیں تانیہ نے اس کا مسئلہ حل کرنا چاہا تھا جس پر اس نے فوراً نفی میں سر ہلایا کل اس کی عدت پوری ہو چکی تھی ۔اور اب وہ کہیں بھی آ جا سکتی تھی

اسی لئے کہ اس نے خود جانے کے بارے میں سوچا تھا تانیہ کو بازار جانے کے لیے منانے کے فوراً بعد وہ اپنا کام کرنے کا ارادہ رکھتی تھی ۔اس کے بھائی نے کہا تھا کہ اب صرف اسے وہاں سے اپنے پیپرز لانے ہیں اور ضروری پیپر سکینچر کرنے ہیں اس کے بعد صرف ٹکٹ کا مسئلہ تھا جو اس کا بھائی حل کر سکتا تھا۔

نہیں نا تانیہ یار تم سمجھ نہیں رہی ہو تم میرے ساتھ چلو نا میں سب کچھ لے لوں گی خود ہی ۔مجھے اس طرح کی چیزیں کسی سے منگواتے ہوئے بہت شرم اتی ہے اور نہ ہی میں کسی اور کو کہہ کر

منگوانا چاہتی ہوں میں خود لینا چاہتی ہوں وہ اس کے دونوں ہاتھ تھامتے ہوئے بولی جب ایام اندر داخل ہوا۔

اسے آتے دیکھ کر ایک لمحے کیلئے وہ خاموش ہو کر چہرہ پھیر گئی۔وہ یقینا آگے بھر جائے گا سوچ کر وہ اس کی طرف دھیان دیے بنا تانیہ کی طرف متوجہ تھی جو نفی میں سر ہلا رہی تھی۔

مس تانیہ کیا مسئلہ ہے۔آپ میری ہونے والی مسز کی بات مان کیوں نہیں رہی۔۔۔۔؟ ایام اس کی طرف آتے ہوئے اسے گہری نگاہ سے اسے دیکھ کر بولا۔

جب کہ وہ جویہ سوچ رہی تھی کہ وہ آگے بڑھ جائے گا یا چہرہ پھیر لے گا اس کے اس طرف آ جانے پر حیران ضرور ہوئی تھی لیکن پھر دل چاہا کے اپنی ہی عقل پر ماتم کرے اسکی عدت پوری ہو چکی تھی۔

تو پھر وہ بلا اس طرح سے آگے کیوں بھر جاتا وہ تو صرف اسی کے فیصلے کا احترام کر رہا تھا ورنہ وہ ان سب چیزوں کو مانتا ہی کہاں تھا

یقینا اب وہ مزید یہ پردہ داری کا کوئی سسٹم رکھنا ہی نہیں چاہتا تھا اسی لئے اس کے سامنے والے سنگل صوفے پر شان بے نیازی سے براجمان ہوتے ہوئے وہ ہیر کے نکاح کا ڈریس دیکھنے لگا جس کا دوپٹہ سرخ رنگ کا تھا۔

سر وہ ہیر بازار جانا چاہتی ہے اسے کچھ ضروری چیزیں چاہیے۔میں نے کہا کہ سر اسے سب کچھ منگوا دیں گے یا مس میری سب کچھ لے آئیں گی لیکن یہ جانا چاہتی ہے میرے ساتھ اسے کسی کو بھیجتے ہوئے تھے شرم۔۔۔۔۔۔

ٹھیک ہے انہیں اپنی ضرورت کا سامان چاہیے ہوگا۔یا شاید یہ اپنی شادی کے ریلیٹڈ کوئی شاپنگ کرنا چاہتی ہوگی آپ لیں جائے اسے اپنے ساتھ بلکہ ڈرائیور کو کہہ دیتا ہوں آپ کو کل ہی لے جائے گا اور واپس لے آئے گا

یہ لوگ میرا کریڈٹ کارڈ رکھ لو تمہیں جو بھی چاہیے بے فکر ہو کر لے لینا۔وہ اپنا کارڈ سامنے ٹیبل پر رکھتے ہوئے بولا تھا۔

نہیں اس کی ضرورت نہیں ہے میرے پاس پیسے ہیں میرے اور ویسے بھی مجھے روحی کا گفٹ اپنے پیسوں سے لینا ہے اس نے ساتھ یہ بتانا ضروری سمجھا کہ وہ صرف روحی کا گفٹ لینے جا رہی ہے ورنہ جانے وہ کیا سے کیا مطلب نکال لے۔

اس کے انداز پر مسکرا دیا تھا

جیسی تمہاری مرضی ویسے کر لو مجھے کوئی اعتراض نہیں میں جانتا ہوں تم یہاں اندر رہ کر اکتا گئی ہو تمہیں بھی ان ہواؤں کو محسوس کرنے کا پورا حق ہے جہاں جانا چاہتی ہو جاؤ خیر تم بتاؤ تمیں نکاح کا ڈریس کیسا لگا خوبصورت ہے نا میری پسند کا ہے اس نے مجھے ایسے بتانا ضروری سمجھا تھا

۔

جی بے تحاشا خوبصورت ہے وہ اس خوبصورت جوڑے کی تعریف کرنے میں ہچکچائی نہیں تھی اور اس کے اس طرح سے کہنے پر ایام کے عنابی لبوں پر گہرا تبسم بکھرا تھا۔

میری ہر پسند لاجواب ہے۔وہ مسکرا کر کہتا اٹھ کر اندر چلا گیا۔جب کے تانیہ اسے مزید ڈریسس دکھانے لگی۔

وہ بے دلی سے ہر چیز کو دیکھ رہی تھی اب اسے کوئی ٹینشن نہیں رہی تھی کہ وہ کل ہی وہا ں سے جانے والی تھی اس سے اچھی اور کوئی بات نہیں تھی ۔اسکی سب سے بڑی ٹینشن دور ہو چکی تھی

oooooo

صبح ہوتے ہی وہ اپنی تیاری مکمل کر کے باہر نکلی تھی آج روحی گھر پر نہیں تھی کیونکہ وہ صبح صبح ہی اپنے بابا کے ساتھ چلی گئی تھی

اس کا کہنا تھا کہ اس نے اپنی ماما کے لیے شاپنگ کرنی ہے اور ایام صبح سویرے ہی اسے اپنے ساتھ لے گیا تھا۔

اگر وہ چاہتا تو اسے بھی لے جاتا لیکن وہ جانتا تھا کہ وہ اس کے سامنے کچھ بھی لیتے ہوئے شرمائے گی اور وہ اس کو بالکل بھی پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا

تم تیار ہو ابھی نکلیں وہ کچن میں تانیہ کو دیکھتے ہوئے بولی تھی جو تیار کھڑی تھی۔

پہلے ناشتہ تو کر لو وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی جس پر اس نے نفی میں سر ہلایا

نہیں نکلتے ہیں بہت ٹائم ہے واپس آکر لونگی

ارے بہت وقت ہے اس طرح سے خالی پیٹ گھر سے باہر نہیں نکلتے تم ٹھیک سے ناشتہ کر لو تب تک میں بھی کچھ کام لوں گی تانیہ نے اسے بیٹھنے کے لیے کہا تھا

لیکن وہ بیٹھنا نہیں چاہتی تھی وہ نفی میں سر ہلا گئی تو تانیہ نے مزید بحث نہ کرتے ہوئے سے باہر آنے کا اشارہ کیا تھا وہ دونوں ایک ساتھ گھر سے باہر نکلیں جہاں ڈرائیور اپنی گاڑی لیے کھڑا تھا ۔

اس نے گاڑی میں بیٹھتے ہی ڈرائیور کو ایک ایڈریس بتایا تھا جس پر وہ حیرت سے اسے دیکھنے لگا جبکہ تانیہ بھی۔

یہاں پر کون سی مارکیٹ ہے۔جہاں سے تم اپنا سامان لوگی وہ حیرانگی سے دیکھ کر کہنے لگی۔

بہت ساری ہیں شاید تم نے دیکھی نہیں ہوگی میری اماں ہمیشہ وہیں سے ساری چیزیں دیتی ہیں مجھے تو وہاں کی چیزیں پسند آتی ہیں اسی لیے تو میں کہہ رہی ہوں اس نے بات بنانے کی کوشش کی تھی جبکہ ڈرائیور گاڑی سٹارٹ کر چکا تھا اور اس کے ساتھ ہی پیچھے چار گاڑیاں اور اسٹارٹ ہوئی تھی۔

یہ گاڑیاں ہمارے پیچھے کیوں آرہی ہے وہ حیرانگی سے تانیہ کو دیکھتے ہوئے بولی۔

یہ گارڈز کی گاڑیاں ہیں یہ ایام کا آرڈر ہے کہ تم جہاں بھی جاؤ گی یہ گاڑیاں کچھ فاصلے پر تمہارے پیچھے پیچھے رہیں گیں۔

تاکہ مزید کسی بھی طرح کا کوئی حملہ نہ ہو سکے سر کسی طرح کا رسک نہیں لینا چاہتے اور ویسے بھی اب تو تم ہم سب کے لیے بہت خاص ہو اب تو ہم تمہیں بالکل بھی نقصان نہیں پہنچنے دیں گے تانیہ کے لہجے میں محبت تھی۔

جب کہ وہ یہ سوچ رہی تھی کہ تانیہ کو تو بے وقوف بنا سکتی تھی وہ تھوڑی دیر کے لیے آگے پیچھے ہو جاتی اسے اندازہ نہ ہوتا لیکن اتنے سارے لوگوں کی موجودگی میں وہ اپنا کام کس طرح کہیں وہ کسی بڑی مصیبت میں پھنس جائے۔

****

ooooooo

سفر شروع ہو چکا تھا۔ ڈرائیور آرام سکون سے گاڑی چلا رہا تھا۔ جبکہ تانیہ تو اس کے ساتھ اپنی ہی باتوں میں مصروف ہو چکی تھی۔

تانیہ نے اسے بتایا تھا کہ وہ آج تک اس مارکیٹ میں نہیں گئی جہاں کا ایڈریس ہیر نے اسے دیا ہے۔

ہیر نے اپنے بھائی کو اس جگہ کا نام بتایا تھا کہ وہ اس وقت کہاں پر موجود ہے اور اس کے بھائی نے وہاں موجود سب سے قریبی پاسپورٹ آفس میں رابطہ کیا تھا۔یہاں پر اب وہ جا رہی تھی۔ رات کو وہ کافی دیر تک اس سے بات کرتی رہی تھی۔ وہ آج ہی پاسپورٹ آفس جانے والی تھی یہ بات وہ رات کو ہی اپنے بھائی سے شیئر کر چکی تھی کہ وہ صبح کسی بھی قیمت پر اپنا پاسپورٹ وغیرہ لے آئے گی۔

کیونکہ اب وہ ان کاموں میں مزید بالکل بھی نہیں پڑنا چاہتی اس کے بھائی نے کہا تھا کہ وہ اسی ہفتے کے اندر اندر اسے بلا لے گا اور ٹکٹس وغیرہ کا انتظام بھی کرے گا اور باقی کی ساری معلومات اسے پاسورٹ آفیس سے مل جائیں گیں۔

وہ پہلے ہی پاسورٹ آفس رابطہ کر کے انہیں بتا چکا ہے کہ آج ہیر وہاں آنے والی ہے اسی لئے اس کا کام زیادہ لمبا نہیں تھا وہ صرف اپنے پیپر لے کر سائن کر کے واپس آجاتی۔

اور اسے یقین تھا کہ اگر وہ تھوڑی دیر کے لئے منظر سے ہٹ گئی تو تانیہ زیادہ محسوس نہیں کرے گی وہ یہ کہہ کر ٹال دے گی کہ وہ اپنی پسند سے شاپنگ کر رہی تھی یا روحی کا پریذنٹ لینے گئی تھی ۔

وہ جلد ہی اس جگہ پر پہنچ چلے تھے گاڑی رکی تو تانیہ نے اسے باہر نکلنے کا اشارہ کیا

oooooo

ارے واہ یہاں پر تو سچ میں بہت بڑی مارکیٹ ہے ۔چلو آؤ شاپنگ کرتے ہیں ۔

ویسے تم زیادہ تر کونسی دوکان پر جاتی تھی اپنی اماں کے ساتھ ۔۔۔۔؟

ہم سب سے پہلے وہاں پر چل کر جس کام کے لیے آئے ہیں وہ کر لیتے ہیں باقی سب سامان بعد میں آرام سکون سے لے لیں گے۔

ویسے مجھے اس مارکیٹ کا بالکل اندازہ نہیں ہے لیکن تمہارا فیورٹ ہے تو اچھا ہی ہوگا ۔ لیکن مجھے لگ رہا ہے کہ یہاں برینڈز نہیں ہیں ۔ وہ اپنے ہی دھن میں بولے جا رہی تھی جب کہ وہ آگے پیچھے پاسپورٹ آفس کو ڈھونڈ رہی تھی ۔

جو اسے لیفٹ سائیڈ پر مل گیا تھا وہ ایک گہرا سانس لیتی تانیہ کے ساتھ بلکل اسی پاسپورٹ آفس کے قریب والی مارکیٹ کی طرف گئی ۔

ہم لوگ یہی پر انتظار کریں یا آپ کے ساتھ آئیں ایک گارڈ نے اسے دیکھتے ہوئے کہا تھا جس پر تانیہ نے اسے وہیں رہنے کا کہتے ہوئے اس کا ہاتھ تھاما اور اسے اپنے ساتھ اندر کی طرف لے گی ۔

مارکیٹ اندر سے بہت وسیع تھی ہر طرف دکانیں ہی دکانیں تھی یہ دیکھنے میں بہت زیادہ ہائی کلاس لوگوں کا مارکیٹ محسوس نہیں ہوتا تھا لیکن پھر بھی یہاں رش کافی زیادہ تھا ۔

چلو پہلے وہ گفٹ والی شوپ پر چلتے ہیں مجھے تو باہر سے وہ ٹیڈیز کافی مزے کی لگ رہے ہیں۔تانیہ نے سامنے دوکان کی طرف اشارہ کیا تو اس نے نفی میں سر ہلایا

نہیں میرے خیال میں ہمیں پہلے اپنی ضروری چیزیں لینی چاہیے بعد میں اطمینان سے دیکھیں گے یہ سب کچھ پوری مارکیٹ میں نگاہ دوڑاتے ہوئے اسے کہنے لگی تو تانیہ نے اس کی بات پر ہاں میں سر ہلایا۔

ٹھیک ہے آجاؤ جیسی تمہاری مرضی ویسے ہی کر لیتے ہیں

ooooooo

تمہارا دھیان کہاں ہے یار میں کب سے تم سے باتیں کر رہی ہوں اور تم پتہ نہیں کن سوچوں میں ڈوبی ہوئی ہو بتاؤ تو سہی کہ ہم نے کونسی دوکان پر جانا ہے وہ اپنی ہی سوچوں میں پاسپورٹ آفس کی طرف جانے کے بارے میں سوچ رہی تھی جب تانیہ اس کا ہاتھ ہلا کر بولی۔

ہاں وہ میں دیکھ رہی تھی کہ کون سی دکان ہے وہ کیا ہے میں اتنے ٹائم سے آئی نہیں ہوں تو مجھے ٹھیک سے یاد نہیں ہے میرے خیال میں اس طرف ہوگی دکان اس نے پاسپورٹ آفس کی طرف جانے والے راستے کی طرف اشارہ کیا تھا۔

ہاں تو چلو نہ ہم اس طرف کیوں آئے ہیں اور وہ ہاتھ تھام کر اسے اس طرف لے جانے لگی لیکن اتفاق تھا کہ کچھ اور وہاں سامنے ہی اسے لیڈیز شاپ نظر آگئی۔

تانیہ تو دیکھ کر خود ہی وہاں چلنے کا اسے اشارہ کرنے لگی۔ جب کہ وہ بس یہی سوچ رہی تھی کہ وہ تانیہ کی نظر سے ہٹ کر وہاں آفس کیسے جائے۔تانیہ تو ہر طرف اس کا ہاتھ تھامے ہوئے جا رہی تھی نہ اس کا ہاتھ چھوڑ رہی تھی اور نہ ہی وہ اپنی نظروں سے دور کر رہی تھی

اب وہ بس کسی طریقے سے تانیہ سے جان چھڑا کر اس طرف جانا چاہتی تھی۔ بات تو پہلے ہی ساری ہوچکی تھی۔ اسے زیادہ دیر منظر سے ہٹانے کی ضرورت نہیں تھی۔

بس تھوڑی دیر میں اس کا کام ہوجاتا ۔لیکن تانیہ تو ہر طرف اس کے ساتھ ساتھ آرہی تھی اس وقت وہ اس کا ہاتھ تھام کر سامنے والی دکان میں لے کر جا رہی تھی ۔

جب کہ وہ خاموشی سے اس کے ساتھ قدم اٹھاتے ہوئے اندر کی طرف جا رہی تھی۔ جب کہ اس کی ساری سوچیں اپنے پاسپورٹ اور ویزے کی طرف تھی ۔

ooooooo

تانیہ اور وہ ایک دکان میں داخل ہوئے جہاں ایک لیڈی بیٹھی ہوئی تھی وہ دونوں اس کے سامنے بیٹھتے ہوئے اپنا ضروری سامان آرڈر کرنے لگی ۔

جبکہ وہ لیڈی بھی ان کا آرڈر لکھ کر اپنے کام میں مصروف ہو گئی تھی ۔

آؤ ہم باقی چیزیں چیک کرتے ہیں مجھے حجاب کے لیے کچھ سٹالرز کی ضرورت ہے اس نے تانیہ کے قریب سے اٹھتے ہوئے سائٹ پر رکھے سٹالرز کو چیک کرنا شروع کردیا تھا تو تانیہ بھی باقی سامان کو چیک کرنے لگی۔

تانیہ ایک طرف ہوگئی تھی ۔اس کا دھیان سامنے والی ڈریسس کی طرف تھا ۔

جبکہ وہ دو تین سٹالرز نکالے اور پیچھے دوسری طرف جا کر دیکھنے لگی تانیہ نے ایک نظر اسے دیکھا اور مسکرا کر واپس اپنی طرف متوجہ ہو گئی۔

اس طرف بھی کافی اچھی ڈریس ہیں تم سٹالرز لے لو میں یہ چیک کر کے آتی ہوں تانیہ مسکرا کر دوسری طرف جانے لگی۔

جب کہ اسے تو جیسے موقع مل گیا تھا بلکہ تانیہ نے خود ہی موقع دے دیا تھا وہ مسکرا کر اسے جانے کا اشارہ کرتی خود بظاہر سٹالرز کی طرف ہی متوجہ رہی۔

وہ ایک نظر سامنے کرسی پر بیٹھی لڑکی کو دیکھتی باہر کی طرف قدم بڑھانے لگی تانیہ پوری تو اسے نظر نہیں آ رہی تھی لیکن اس کا دوپٹہ اسے صاف نظر آ رہا تھا۔

اس کا دل عجیب انداز میں دھڑک رہا تھا اندر سے بہت زیادہ ڈری ہوئی تھی اسے گارڈز کی نظروں سے بھی بچنا تھا۔ وہ باہر نکلی تو سامنے سے کوئی بھی نظر نہیں آیا۔ گارڈز شاید نیچے ہی تھے۔ وہ مارکیٹ کے اندر نہیں آئے تھے۔ جو کہ بہت اچھی بات تھی وہ تیز تیز قدم اٹھاتی پاسورٹ آفس کی طرف جانے لگی۔

ooooooo

تانیہ کی نظروں سے بچتے ہوئے وہ جلدی سے پاسپورٹ آفیس میں داخل ہوئی تھی اس نے خدا کا شکر ادا کیا کہ اس مارکیٹ سے بہت سارے راستے نکلتے تھے وہ سامنے والے راستے سے نکلنے کے بجائے پچھلے راستے سے نکلی۔

جہاں پاسپورٹ آفس اور بھی زیادہ قریب تھا اس کے لیے یہ کام بہت آسانی سے ہو رہا تھا۔

وہ اندر داخل ہوئی تو اچھی خاصی نروس ہو گئی تھی ۔کیونکہ وہ پہلے اس طرح کی جگہ پر کبھی بھی نہیں آئی تھی ۔یہ اچھا خاصا بڑا آفس تھا اور بہت سارے کاؤنٹرز پر بہت سارے لوگ بیٹھے ہوئے تھے۔

السلام علیکم میرا نام ہیر ہے۔ اور میرا پاسپورٹ وغیرہ آپ لوگوں بنا رہے ہیں شاید آپ کو میرے بھائی نے سب کچھ بتا دیا ہوگا نہ وہ سامنے والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے اس آدمی کو کہنے لگی جو اس سے تفصیل مانگنے لگا تھا اس نے اپنے بھائی کے بارے میں سب کچھ بتا دیا ۔

اور وہ لوگ تفصیل جاننے کے بعد اپنے کام میں مصروف ہوگئے تھے یقیناً اس کا بھائی اسے سب کچھ بتا چکا تھا اور وہ لوگ اسے بہت اچھے طریقے سے جانتے بھی تھی۔ ان لوگوں نے اس کا پاسپورٹ اور ویزا نکال کر اس کے سامنے رکھا ۔

اور اس کے ساتھ ہی چند پیپر بھی نکال کر اس کے سامنے رکھیں جس کا ذکر اس کا بھائی پہلے ہی کر چکا تھا اسے جگہ بتائی گئی جہاں اس نے سائن کرنے تھے ۔

ٹکٹس وغیرہ کی تیاری آج سے ہی شروع ہونے والی تھی ان لوگوں کے مطابق ایک ہفتے کے اندر ہی اس کا کام بن جانا تھا ۔

اور اس کے ساتھ ہی وہ یہاں سے ایک ہفتے کے اندر ہی سعودیہ روانہ ہو جانے والی تھی۔ اس کے لیے یہ بہت اچھی بات تھی روحی کی برتھ ڈے میں ایک ہفتہ باقی تھا اور اس سے پہلے پہلے ہی اس کا کام ہو رہا تھا

ooooooo

وہ پیپر سائن کرتے ہوئے اپنے موبائل پر آنے والے کال کی طرف متوجہ ہوئی تھی بلا اسے کون فون کر رہا تھا۔

فون نکال کر دیکھا تو سعد کا نمبر جگمگاتا ہوا نظر آیا وہ اب اسے کیوں فون کر رہا تھا۔

اسے بھلا کیا بات کرنی تھی بلکہ اب بات کرنے کے لیے بچا کیا تھا شاید وہ اس سے معافی مانگنا چاہتا ہو

لیکن اب چار ماہ تو معافی کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اس شخص کے لئے اس کے دل میں کچھ بھی نہیں تھا۔اور نہ ہی وہ اسے معاف کرنے کی ہمت خود میں رکھتی تھی۔

ہیلو ہیلو ہیلو ہیر پلیز مجھے بچا لو ہیر صرف تم ہی مجھے بچا سکتی ہو ورنہ یہ لوگ مجھے ماردیں گے۔

میری جان بچا لو ہیر میں مر جاؤں گا ہیر یہ لوگ مجھے مار ڈالیں گے۔میں تمہیں لوکیشن بھیج رہا ہوں۔

پلیز یہاں آجاؤ اگر تم نہیں آئی تو یہ لوگ مجھے مار ڈالیں گے تو خدا کے لئے میں مرنا نہیں چاہتا ہوں پلیز مجھے بچا لو۔

ہیلو ہیلو سعد آپ کیا کہہ رہے ہیں آپ رو کیوں رہے ہیں کیا ہوا ہے آپ ٹھیک تو ہیں نہ بتائیں مجھے

وہ ایک طرف کھڑی ہوتی اس سے پوچھنے لگی تھی۔

جب کہ وہ بری طرح سے رو رہا تھا

پلیز ہیر یہاں آجاؤ اگر تم نہیں آئی تو مر جاؤں گا پلیز۔

سعد میں ابھی آیام کو فون کر کے بتاتی ہوں اسنے سمجھ داری کا مظاہرہ کیا تھا

نہیں لالہ کو کچھ مت بتانا اگر تم نے ان کو بتادیا تو یہ لوگ مجھے اگلے ہی لمحے مار ڈالیں گے خدا کے لئے صرف تمہی میری جان بچا سکتی ہو۔ وہ بری طرح سے رو رہا تھا۔

جب کہ وہ بہت زیادہ پریشان ہو چکی تھی۔کون لوگ ہیں جو اسے مارنا چاہتے تھے پتہ نہیں وہ کس حالت میں تھا اسے فون پر ایک زوردار چیخ کی آواز سنائی دی اور پھر فون بند ہو گیا

ooooooo

سعد کی آواز سن کر وہ اچھی خاصی پریشان ہو گئی تھی۔ وہ مصیبت میں تھا اس وقت کہاں تھا وہ پریشانی سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

جب اچانک اس کے فون پر لوکیشن سینڈ کر دیں گئی یہ جگہ زیادہ دور نہیں تھی ہیر وہاں جا سکتی تھی پہلے اس نے سوچا کہ وہ گارڈ سے مدد لے لیکن کیا وہ لوگ اسے سعد کی مدد کے لئے جانے دینگے۔

ہرگز نہیں اسے خود ہی سعد کی مدد کرنی تھی سعد کی جان خطرے میں تھی اور وہ کوئی رسک نہیں لے سکتی تھی۔

پتا نہیں کون لوگ تھے جو سعد کو جان سے مار ڈالنا چاہتے تھے ممکن تھا کہ یہ وہی لوگ ہوں جو اسے اغواء کرنا چاہتے تھے۔ سعد اپنی لالچی فطرت کی وجہ سے اس بڑی مصیبت میں پھنس گیا تھا لیکن وہ اپنے اندر کی انسانیت مار نہیں سکتی تھی وہ ایام کو کسی خطرے میں نہیں ڈالنا چاہتی تھی اس کی زندگی کی مصیبتوں سے ایام کا کوئی تعلق نہیں تھا وہ بنا سوچے سمجھے تیزی سے وہاں سے نکلتی گلی کی طرف بھاگ گئی تھی جہاں اسے ڈرائیور کھڑا نظر آیا وہ اپنا آپ بچاتے ہوئے تیزی

سے آگے بڑھ گئی تھی ڈرائیور نے پیچھے سے آوازیں بھی لگائیں لیکن وہ نظر انداز کرتے تیزی سے بھاگ نکلی

ooooooo

اپنا شک دور کرنے کے لئے امجد نے بھاگ کر اندر کا رخ کیا اور اندر آکر تانیہ کو ڈھونڈنے لگا تھا۔

تانیہ سامنے ہی سیڑھیوں سے نیچے پریشانی سے اتر کر اس کی طرف آرہی تھی۔

اس نے اسی کی طرف قدم بڑھائے تھے۔

امجد بھائی ہیر نہیں مل رہی وہ پتا نہیں کہاں چلی گئی ہے میں کب سے تلاش کر رہی ہوں۔

لیکن نہیں مل رہی وہ وہاں میرے سامنے شاپنگ کر رہی تھی کہ اچانک غائب ہوگئی تانیہ پریشانی سے اسے بتانے لگی۔

ڈرائیور بنا اس سے کچھ بھی کہے تیزی سے واپس سیڑھیوں سے اترتا اس گلی کی طرف گیا تھا جہاں تھوڑی دیر پہلے اس نے ہیر کو جاتے ہوئے دیکھا تھا اس وقت وہاں پر کوئی بھی نہیں تھا۔

ہمیں جلدی سے جلدی سر کو یہ سب کچھ بتانا چاہیے ہیر میڈ کہیں چلی گئی ہے تم لوگ ہیر میڈم کو ڈھونڈو اس سارے ایریا میں وہ ابھی زیادہ دور نہیں گئی ہوں گی۔وہ گارڈز کو کہتے ہوئے اپنا موبائل فون نکالنے لگا تھا۔

رکیں سر کو بتانے سے پہلے ایک دفعہ ہم اس جگہ کو اچھی طرح چیک کر لیتے ہیں ہو سکتا ہے وہ یہیں کہیں ہو تانیہ نے اسے دیکھتے ہوئے کہا تھا جو ایام کو فون کر کے سب کچھ بتانا چاہتا تھا۔

اسے تانیہ کی بات کچھ حد تک ٹھیک لگی تھی اس لئے ہاں میں سر ہلا کر سب گارڈز کے واپس آنے کا انتظار کرنے لگا لیکن وہ سب لوگ مایوسی سے واپس آئے تھے۔ان سب لوگوں کو ہیر کے بارے میں کچھ بھی پتہ نہ چلا تھا اب سوائے ایام کو بتانے کے وہ لوگ اور کچھ نہیں کر سکتے تھے

ooooooo

اسلام علیکم سر جی میڈم کہیں چلی گئی ہیں ہم پوری مارکیٹ چیک کر چکے ہیں لیکن ہیر میڈم کہیں نہیں مل رہی پتہ نہیں وہ کس طرف چلی گئی ہیں۔

ہم کب سے انہیں تلاش کر رہے ہیں لیکن کہیں پر نہیں مل رہی تھوڑی دیر پہلے میں نے ہیر میڈم جیسے کپڑے پہنے ایک لڑکی کو مارکیٹ سے دوسری طرف جاتے ہوئے دیکھا۔

مجھے ایسا محسوس ہوا جیسے وہ ہم سے چھپ کر کہیں بھاگ رہی ہیں میں نے ان کے پیچھے جانے کی کوشش کی لیکن پھر سوچا کہ پہلے میں اندر جا کر مارکیٹ میں چیک کر لیتا ہوں لیکن وہ ہیر میڈم ہی تھی۔

اگر تمہیں ایسا محسوس ہو رہا تھا تو تمہیں اس کے پیچھے جانا چاہیے تھا۔نا کہ تانیہ کے پاس وہ غصے سے اسے بول رہا تھا جب کہ ڈرائیور اپنے بوس کے غصے کو ٹھنڈا کرنے کے لئے کچھ کہنے ہی والا تھا ۔جب ایک آدمی سوٹ بوٹ میں اس کے پاس آکر رکا۔

سر یہ پاسپورٹ اور ویزا میڈم اندر ہی چھوڑ کر چلی گئی میں نے ان میڈم کو ہیر میڈم کے ساتھ دیکھا تھا آپ پلیز انہیں دے دیجئے گا۔وہ ایک پارسل اس کے حوالے کرتے ہوئے بولا۔اور ساتھ ہی تانیہ کی طرف اشارہ کیا۔

کون ہے وہاں اور کس چیز کے بارے میں بات کر رہا ہے وہ وہ شائد دوسری طرف سے اس آدمی کی بات سن چکا تھا۔

سر یہ آدمی پاسپورٹ آفس سے آیا ہے یہ ہیر میڈم کا پاسپورٹ اور ویزا دے رہا ہے۔وہ کنفیوز سا اسے بتانے لگا تھا جب کہ ایام کو ساری پہیلی سمجھنے میں زیادہ وقت بالکل بھی نہ لگا تھا وہ ایک ایک بات کو سمجھ چکا تھا

تم اس کی ساری تفصیل معلوم کرو میں وہاں پہنچتا ہوں بس اتنا کہہ کر اس نے فون بند کر دیا

oooooo

وہ آندھی طوفان کی طرح اس جگہ پر پہنچا تھا اور یہاں پہنچنے کے دس منٹ کے اندر ہی وہ ہیر کی لوکیشن معلوم کر چکا تھا اس وقت اس کا موبائل جہاں تھا وہ جگہ اس کی پہنچ سے زیادہ دور ہرگز نہیں تھی۔

لیکن ہیر وہاں کیوں گئی تھی اور وہاں جانے کا کیا مقصد تھا

سر یہ پاسپورٹ ہیر میڈم کا ہے جو ان کے بھائی نے بنوایا ہے اور یہاں ان کی ٹکٹ بھی بک کروائی جا رہی ہیں وہ بھی اسی ہفتے کی ۔ڈرائیور نے اس کے آتے ہی تفصیل سے بتایا

مطلب وہ ایک ہفتے کے اندر اندر اسے چھوڑ کر یہاں سے بھاگنے والی تھی جس میں اس کا بھائی بھی شامل تھا یہ پوری پلاننگ کے ساتھ کیا جا رہا تھا اس کا یہاں آنا بھی ایک پلیننگ تھا۔

یہ سب کچھ وہ اتنے اسمارٹ طریقے سے کر رہی تھی۔اور وہ یہ سوچ کر ان نے سب چیزوں سے کنارہ کشی اختیار کئے ہوئے تھا کہ وہ اپنے بھائی سے اپنے دل کی باتیں کہتی ہے۔

اس کے بھائی پر تو اسے پہلے بھی رتی برابر یقین نہیں تھا اور اوپر سے اب جو کام اس نے کیا تھا اس کے بعد وہ آسانی سے بخشنے والا نہیں تھا۔اس وقت وہ صرف اور صرف ہیر کی لوکیشن ٹریس کرنے کے بعد اس جگہ پر جارہا تھا جہاں ہیر اس وقت موجود تھی ۔

اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اگر ہیر کا سارا کام ہوچکا ہے ہر چیز اس کے پاس موجود ہے تو ہیر اس طرح یہ سب کچھ چھوڑ کر یہاں سے بھاگ کیوں گئی ۔کیا اسے اس کا ڈر تھا کہ سب کچھ جاننے کے بعد وہ کچھ کہے گا

ooooooo

ہیر عجیب سی جگہ پر پہنچی تھی اس کے لئے یہاں پہنچنا مشکل تو نہیں رہا تھا۔کیونکہ لوکیشن کی وجہ سے یہاں آسانی سے پہنچ گئی تھی ۔ لیکن جگہ کھنڈر نما تھی ۔

دیکھنے میں تو یہ بہت پرانی سی جگہ معلوم ہوتی تھی ۔اور یہ چھوٹی ہرگز نہیں تھی۔یہ کھنڈر دور دور تک پھیلا ہوا تھا اس علاقے میں ایسی بھی کوئی جگہ ہے اسے وہم و گمان میں بھی نہ تھا ۔

اس طرح کی جگہ اس نے پہلے کبھی دیکھی ہوئی نہیں تھی اس لیے کافی زیادہ پریشان تھی کہ وہ یہاں سے کس طرف جائے ۔

اس جگہ کی خاموشی اور ویرانی دیکھتے ہوئے اسے عجیب سے خوف نے آگھیرا تھا شاید وہ غلط جگہ پہنچ ائی تھی سوچ کر اس نے ایک بار پھر سے لوکیشن چیک کی تھی۔

وہ بالکل صحیح جگہ پر پہنچی تھی لیکن اب وہ کہاں جائے اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا یہاں تو کوئی انسان تھا ہی نہیں ۔

جس سے وہ کچھ نہ کچھ پوچھ یا کہہ پاتی یہ بہت عجیب طرح کی جگہ تھی ۔ نجانے سعد نے اسے کس طرف بلایا تھا اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا ۔

وہ آگے کی طرف قدم اٹھاتے ہوئے اس عجیب وغریب طرح کے کھنڈر میں داخل ہو گئی تھی ۔بڑا بڑا گھاس جو اس کے قد کے برابر آرہا تھا شاید نہیں یقیناً یہاں سالوں سے صفائی نہیں ہوئی تھی ۔اس کا آگے جانا ٹھیک بلکل نہیں تھا ۔

یہاں تو دور دور تک راستہ بھی نہیں تھا پتا نہیں وہ کس طرف آگئی تھی ۔

مجھے اس طرف آنا ہی نہیں چاہیے تھا مجھے واپس چلے جانا چاہیے ۔یہی بہتر ہے اس نے سوچتے ہوئے پیچھے مڑ کر دیکھنا چاہا جب اپنے سامنے ایک اونچے لمبے ہٹے کٹے آدمی کو دیکھ کر اس کی اوپر کی سانس اوپر اور نیچے کے نیچے رہ گئی ۔

اس آدمی نے اپنے ہاتھوں میں موجود ایک کپڑا اس کے منہ پر رکھ دیا تھا ۔جس کے بعد اسے کوئی ہوش و ہواس نہ رہا

ooooooo

سر میرا نہیں خیال کہ میڈم اس جگہ پر آئی ہوں گی ۔

یہ تو عجیب سی جگہ ہے اور سر میڈم اس طرف کیوں آئیں گیں ۔اگر انہوں نے جانا ہی ہوا تو وہ واپس اپنے شہر کی طرف جانے کی کوشش کریں گیں ۔کیونکہ وہ اس شہر میں کسی کو نہیں جانتیں ۔

مجھے تو لگتا ہے کہ ہمیں ایسی جگہ پر دیکھنے کے بجائے ریلوے اسٹیشن جانا چاہیے ۔کیونکہ انہیں اگر کہیں جانا ہوا تو وہ واپس اپنے شہر جانے کی کوشش کریں گی

امجد اس کے ساتھ چلتے ہوئے اس سے کہہ رہا تھا ایام نفی میں سر ہلاتا آگے پیچھے دیکھنے لگا تھا۔

نہیں ہیر یہیں پر ہے دیکھو اس کے موبائل کی لوکیشن ابھی تک یہیں پر ٹریس ہو رہی ہے۔

ہم بالکل صحیح جگہ آئے ہیں۔

سر لیکن یہ تو بہت عجیب ہے وہ یہاں کیوں آئے گی۔۔۔۔۔؟

وہ خود بھی کافی زیادہ الجھا ہوا تھا جبکہ امجد اس کی لوکیشن دیکھتے ہوئے گارڈز کو اس جگہ دیکھنے کے لئے کہہ چکا تھا۔

وہ ہر طرف اس جگہ کو چیک کر رہے تھے یہ دکھنے میں بہت پرانی جگہ لگتی تھی جیسے یہ کوئی قدیمی جگہ ہو اس طرف کوئی بھی نہیں آتا جاتا تھا

کیونکہ یہاں پر عجیب طرح کے قصے مشہور کردیے گئے تھے شاید لوگوں کو جن بھوت وغیرہ کا ڈر بتا کر اس جگہ کو بند کر دیا گیا تھا لیکن اس کے باوجود بھی کئی دفعہ نشے میں دھت لوگوں کو اس طرف دیکھا گیا تھا۔

لیکن لوگوں کا یہ بھی کہنا تھا کہ نشے میں لوگوں کو اپنی کوئی خبر نہیں ہوتی تو وہ جن بھوتوں جیسے چکروں میں کہاں پڑ سکتے ہیں۔

اسی لئے اس طرف سوائے نشئیوں یا پھر غنڈوں کے اور کوئی نہیں آتا جاتا تھا۔

سر مجھے تو لگتا ہے کہ میڈم کا فون وغیرہ چوری ہوگیا کسی نشئی نے شاید یہ حرکت کی ہوگی ریلوے اسٹیشن پر یہ بہت عام سی بات ہے مجھے یہی لگ رہا ہے کہ ہم صرف یہاں پر وقت برباد کر رہے ہیں اور کچھ بھی نہیں۔

ہمیں ریلوے اسٹیشن جانا چاہیے ابھی سب کچھ پتہ چل جائے گا ہمیں یہاں وقت نہیں برباد کرنا چاہیے امجد نے اسے سمجھانا چاہا تھا۔

جس پر وہ ہاں میں سرہلاتا باہر کی طرف جانے لگا کیونکہ وہ ٹھیک کہہ رہا تھا ممکن تھا کہ اس کا فون چوری ہو گیا ہو وہ کتنی سمجھدار تھی یہ تو وہ اس کی اس حرکت سے اندازہ لگا ہی چکا تھا۔

اسے مزید اس جگہ پر وقت برباد نہیں کرنا تھا۔

oooooooo

سر یہ رہی لڑکی اب بتائیں اس کا کیا کرنا ہے وہ زمین پر بے ہوش و حواس پڑی تھی جبکہ وہ لوگ سعد کے ماتھے پر بندوق رکھے ہوئے اسے ڈرانے کی کوشش کر رہے تھے۔

ہیر کو دیکھ کر اسے سکون ملا تھا اسے نہیں لگا تھا کہ وہ یہاں آجائے گی لیکن وہ نہ صرف یہاں آ گئی تھی بلکہ وہ تو ان لوگوں کو مل بھی چکی تھی۔

سر دیکھیں دیکھیں ہیر آ گئی ہے اب پلیز آپ مجھے چھوڑ دیں مجھے جانے دیں۔آپ کو یہ لڑکی چاہیے تھی نہ تو لڑکی آپ لوگوں کے سامنے ہیں آپ لوگوں کو اس کے ساتھ جو کرنا ہے کریں بس مجھے جانے دیں۔

بری طرح سے روتے ہوئے کہہ رہا تھا ڈر سے اس کی جان جا رہی تھی۔

او بے غیرت تو چپ کر کے بیٹھ۔

اور تم لوگوں نے ٹھیک سے پتا کروایا ہے نا یہی وہ لڑکی ہے نہ جو اس آدمی کو چاہیے اسی کی خاطر اس نے اسے پیسے دیے تھے نہ وہ ان لوگوں کو دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا۔

اب یہ تو یہ آدمی بتائیے گا نا اس نے سوچا تھا کہ ہم اسے اتنی آسانی سے چھوڑ دیں گے ۔ اور یہ اپنی ماں کو لے کر یہاں سے بھاگ نکلے گا

تجھے کیا لگا اگر تو لڑکی کو طلاق دے دے گا تو تو بچ جائے گا یا ہم تجھے ایسے ہی جانے دیں گے

۔بول یہی ہے نہ وہ لڑکی جس کے لیے کنگ نے تجھے پیسے دیے تھے

وہ سعد کے بال پیچھے کھینچتے ہوئے اس کے منہ پر بندوق رکھ کر پوچھنے لگے ۔

ہاں ہاں یہی ہے وہ لڑکی اسی کیلئے کنگ نے مجھے پیسے دیے تھے

اس کے آدمی میرے پاس آئے تھے اور مجھ سے پوچھنے لگے تھے کہ کیا یہ لڑکی میری منگیتر ہے ۔

میں نے ان کو بتا دیا کہ یہ لڑکی میری منگیتر ہے اور دو سالوں بعد میری اس سے شادی ہونے والی ہے ۔

لیکن اس آدمی نے کہا کہ ابھی شادی کروا لو ۔ اور ہم تمہیں اس شادی کی قیمت دیں گے میں لالچ میں آگیا کہ مجھے بہت سارے پیسے ملنے والے ہیں ۔

ہیر بہت خوبصورت تھی مجھے یہی لگا کہ وہ بڈھا اس پر مرمٹا ہے تو اچھا موقع ہے پیسے کمانے کا میں نے اس سے بہت بڑی رقم لے لی اور وعدہ کیا کہ میں اسے اس تک پہنچا دوں گا ۔

شادی کے بعد تو میں نے ہیر کو ہاتھ بھی نہیں لگایا کیونکہ اس آدمی نے کہا تھا کہ اس کی خوبصورتی پر صرف اس کا حق ہوگا ۔

لیکن شادی والے دن مجھے پتہ چلا کہ اس آدمی کے بہت سارے دشمن ہیں جو میرے پیچھے لگ گئے ہیں کیونکہ اس آدمی کی کمزوری میری بیوی ہے ۔

مجھے اس آدمی کا فون آیا اور اس نے مجھے کہا کہ ہیر کو کچھ بھی نہیں ہونا چاہیے ہیر دو مہینے تک اس کی امانت میرے پاس رہے گی۔

میں نے یہی سوچا کہ میں ہیر کو لے کر یہاں سے بھاگ جاتا ہوں کیونکہ اس کی خوبصورتی پر میرا اپنا ایمان خراب ہونے لگا تھا۔

لیکن میں نے ایسا نہیں کیا۔کیونکہ اس طرح میری جان کو بھی ہر وقت خطرہ لاحق تھا۔ہیر کو محفوظ جگہ پہنچانے کے لیے میں نے اسے اپنے کزن کے گھر بھیج دیا اور خود یہاں سے بھاگ کر لندن چلا گیا تھا تاکہ کنگ کے دشمنوں کی نظر مجھ پر نہ پڑے۔

باقی اسے اغواء کرنے کی کوشش تو آپ لوگوں نے بھی کی تھی لیکن ایام سکندر کے علاقے میں کوئی پرندہ ھی پر نہیں مار سکتا۔

پچھلے چار مہینوں سے ہیر عدت میں تھی اس کی عدت پوری ہوئی تو آج وہ گھر سے باہر نکلی اور اس وقت یہ آپ کے سامنے ہے اب مجھے یہاں سے جانا ہے۔

آپ لوگوں کا کام ہو گیا پلیز اب آپ لوگ مجھے چھوڑ دیں میں آپ کے سامنے ہاتھ جوڑتا ہوں میں یہاں سے بہت دور بھاگ جاؤں گا میں آئندہ ایسا کچھ بھی نہیں کروں گا مجھے جانے دیجئے۔

اپنا منہ بند کر ورنہ میری بندوق بولے گی وہ اسے دھمکی دیتا دھکا مار کر پیچھے کرتا خود اپنا موبائل فون نکال کر کان سے لگا چکا تھا۔

سر کنگ والی لڑکی مل چکی ہے۔واقعی اتنی خوبصورت تو ہے کہ کنگ جیسے آدمی کا ایمان اس پر خراب ہو جائے اسے کہاں لے کر آنا ہے۔

کہیں تو حیسنا بائی کے کوٹھے پر چھوڑ کر آوں۔ایک ہفتے کے اندر اندر حسینہ اسے کوٹھے کی سب سے بڑی اور مہنگی طوائف بنائے گئی پھر کنگ کو بھیجیں گے اس کے پاس۔۔۔۔۔۔۔وہ بے ڈھنگ سا قہقہ لگاتے ہوئے بولا تھا۔

لیکن دوسری طرف سے کچھ کہا گیا فون بند کرنے کے بعد وہ اپنے آدمیوں کو ہیر کو بوس کے گھر بھیجنے کا حکم جاری کرنے لگا۔

اسے باس کے گھر پہنچا دو سر نے کہا ہے کہ پہلے اس کا ایک ویڈیو بنا کر کنگ کو بھیجیں گے۔تاکہ کنگ کو اندازہ ہوجائے کہ وہ چاہے اپنی چیز ہزار پردوں میں چھپا کر رکھے تب بھی اسٹیفن کی نظر سے بچ نہیں سکتی۔

اسٹیفن سر نے کہا ہے کہ پہلے وہ خود اس کے ساتھ اپنا وقت رنگین کریں گے اور پھر اسے حسینہ کے کوٹھے کی سب سے بڑی طوائف بنائیں گے۔تاکہ ان کے دشمن کو پتہ چل جائے کہ وہ اس کے ساتھ کبھی بھی کچھ بھی کر سکتے ہیں۔

وہ اپنی بات مکمل کرتا ہیر کے چہرے کو دیکھنے لگا۔

واقعی اس لڑکی پر تو کسی کا بھی دل آسکتا ہے۔اس نے ہیر کے قریب جاتے ہوئے کہا تھا۔

اس کی نگاہیں اس کے چہرے پر الجھنے لگی تھیں وہ اس کے چہرے پر جھکنے ہی لگا۔

جب پیچھے سے اسے آدمی کی آواز سنائی دی۔

سر اس طرح مت کریں اگر بوس کو پتہ چل گیا تو وہ آپ پر خفا ہوں گے ۔اور ویسے بھی ان کے بعد سب کچھ آپ کے ہی تو حصے میں آتا ہے تھوڑا صبر کر لیں ۔شاید وہ اس کی نیت کو سمجھ گیا تھا ۔

ارے یار انہیں تھوڑی ناپتہ لگے گا ۔کچھ بھی اور میں کون سا اسے کوئی بڑا نقصان پہنچانے جا رہا ہوں وہ مکروہ ہنسی ہنستے ہوئے اس کے چہرے پر جھکنے ہی لگا تھا اچانک کسی نے زوردار لات اس کے منہ پر دے ماری ۔

وہ دور جا گرا تھا۔

جب کہ اپنے بوس کو گرتے دیکھ سب لوگ الرٹ ہو کر اس کی طرف بھاگنے لگے تھے ۔

ان سب کا مقصد ان پر حملہ کرنا تھا لیکن ایام سکندر کو وہ لوگ جانتے ہی کہاں تھے ۔

وہ تو بپھرا ہوا شیر تھا اپنے سامنے آنے والی ہر رکاوٹ کو چیر پھاڑ کر رکھ دینے کا حوصلہ رکھتا تھا ۔

اور وہ اس وقت اس آدمی کو چیر پھاڑ دینا ہی چاہتا تھا وہ بری طرح سے اسے مار رہا تھا بلکہ مار چکا تھا کہنا زیادہ بہتر رہے گا ۔عجیب پاگل پن سوار تھا اس پر ۔اس کے ساتھ آئے لوگ بھی اسے حیرانگی سے دیکھ رہے تھے ۔اس وقت ان میں بھی اتنا حوصلہ نہیں تھا کہ وہ آگے بڑھ کر اسے روک پاتے

ایام تو یہ سوچ کر پاگل ہو رہا تھا کہ اگر وہ تھوڑی دیر یہاں آنے میں مزید کر دیتا تو ہیر کے ساتھ کیا ہو سکتا تھا۔

اس وقت سب سے زیادہ اگر کسی پر غصہ آ رہا تھا تو وہ ہیر ہی تھی جس پر وہ اپنا غصہ نکال نہیں سکتا تھا اسی لیے تو ان سب کی درگت بنا رہا تھا۔

سر آپ انہیں ہمارے حوالے کر دیں ہم پولیس کو فون کرتے ہیں گارڈ اسے پیچھے کرنا چاہتا تھا کیونکہ وہ اسے مارتے مارتے پاگل ہو رہا تھا اس سے پہلے کہ وہ آدمی مر جاتا یا کیس بڑا بن جاتا وہ اسے روکتے ہوئے کہنے لگا۔

نہیں یہ پولیس کا نہیں ایام سکندر کا کیس ہے ان سب کو۔تم نے کہاں پہنچانا ہے یہ تم جانتے ہو وہ ایک زوردار لات اس کے منہ پر مارتا سعد کی طرف آیا تھا جو ایک سائیڈ کھڑا کانپتے ہوئے اسے دیکھ رہا تھا۔

لالہ شکر ہے آپ آ گئے۔ورنہ یہ لوگ ہمیں مار ڈالتے۔۔۔۔۔۔

وہ ابھی بول ہی رہا تھا کہ اچانک ایام نے اسے سر سے پکڑ کر اتنی شدت سے زمین پر مارا کے دوسری آواز اس کی نکلی ہی نہیں۔

oooooo

اس کی آنکھ کھلی تو ہر طرف شور مچا ہوا تھا یہ بہت عجیب سی جگہ تھی اندھیرا سا چھایا ہوا تھا لیکن وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ اندھیرا اس کی آنکھوں کے سامنے تھا یہ اس کے دماغ کے اندر۔ ہیر پوری آنکھیں کھولتے ہوئے زمین سے اٹھنے کی کوشش کرنے لگی اس کا سارا دیہان سامنے کھڑے اس آدمی پر تھا جو کسی کو بری طرح سے پیٹ رہا تھا۔اور کچھ لوگ اسے ایسا کرنے سے منع کر رہے تھے۔

اس کا دماغ آہستہ آہستہ بیدار ہو رہا تھا ۔ وہ سب کچھ سمجھ رہی تھی سعد ایک طرف کھڑا کانپ رہا تھا ۔ ان لوگوں نے بڑی مشکل سے اس آدمی کو اس کے ہاتھوں سے بچایا تھا

اسے سعد کی آواز سنائی دی تھی وہ تیزی سے چلتا اس آدمی کے پاس آگیا اور اسے کچھ کہنے لگا لیکن اس کا ہاتھ اٹھا اس کے سر کے پیچھے گیا اور اگلے ہی لمحے وہ زمین بوس ہوا تھا ایک زوردار آواز کے ساتھ سعد زمین پر پڑا تھا ۔ شاید وہ بے ہوش ہو چکا تھا ۔

اس کے جسم میں کسی طرح کی حرکت نہیں ہوئی تھی ۔ اور اس کی حالت دیکھ کر اس کے وجود میں کپکپاہٹ شروع ہو گئی ۔

وہ اس کی طرف پلٹ کر غصہ بھری سرخ نگاہوں سے اسے دیکھنے لگا ۔ اور تیز تیز قدم اٹھاتا اس کے پاس آیا اسے اپنی طرف آتے دیکھ کر اس نے پیچھے قدم اٹھائے تھے جس پر اس کا غصہ مزید بڑھ گیا ۔

وہ ایک جھٹکے سے اس کا بازو پکڑ کر اسے اپنی طرف کھینچ چکا تھا اور پھر وہ رکا نہیں بلکہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا اسے اپنے ساتھ گھسیٹتا ہوئے لے کر جا رہا تھا ۔

ہیر کو اپنے وجود میں جان محسوس نہیں ہو رہی تھی وہ بس اس کے ساتھ بھاگتے ہوئے آ رہی تھی ۔

یہاں کیا ہوا تھا اور کیا ہونے والا تھا اسے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا وہ اس جگہ پر کیسے آئی تھی اسے تو یہ بھی یاد نہیں تھا ۔

اگر کچھ یاد تھا تو صرف اتنا کے وہ ایک کھنڈر میں تھی جہاں کسی نے اس کے منہ پر کچھ رکھا تھا

oooooo

گاڑی فل سپیڈ میں چل رہی تھی اس کی غصے سے رگیں باہر کو ابھری ہوئی تھیں وہ چاہ کر بھی اس سے کوئی بات نہیں کر پا رہی تھی ۔

اس وقت اس کے چہرے پر اتنی وحشت تھی کہ وہ اسے مخاطب تک نہیں کر پا رہی تھی ۔

یہ ہم کہاں آئے ہیں ایام ۔۔۔۔۔۔وہ جو کب سے گاڑی چلا رہا تھا اچانک ایک جگہ میں بریک لگاتے ہوئے گاڑی کو روک گیا ۔

چپ ۔۔۔۔۔۔۔

ایک دم چپ ۔۔۔۔۔اب تمہارے منہ سے ایک لفظ نہ نکلے اب اگر تم کچھ بولو گی تو صرف تین دفعہ قبولیت کے الفاظ ۔

اس کے علاوہ اگر مجھے تمہاری آواز بھی سنائی دی تو وہ تمہاری زندگی کی آخری آواز ہوگی یاد رکھنا ۔

کیا سوچا تھا تم نے میری ناک کے نیچے سے تم اس طرح سے بھاگ جاؤ گی اور میں ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھا رہوں گا۔۔۔۔۔۔؟

نو ڈارلنگ نو کیا کرنے جا رہی تھی تم اپنے بھائی کے ساتھ مل کر یہاں سے بھاگنے کی تیاری ۔ اتنا شوق ہو رہا سعودیہ جانے کا

تو ڈارلنگ ہنی مون پر تمہیں لے جاؤں گا تمہارے بھائی کے پاس اور وہاں پر تمہیں یہ بھی اچھے سے پتہ چل جائے گا کہ وہ تمہیں وہاں کیوں بلا رہا ہے ۔

کوئی دودھ کا دھلا نہیں ہے تمہارا بھائی۔۔۔۔۔۔ جو اپنی بہن کو یہاں نہ حفاظت دے سکا وہ وہاں کیوں دے گا۔

حمدان گیلانی سے تمہاری منہ مانگی قیمت وصول کرچکا ہے۔بلکہ مکان بھی نام۔کروا چکا ہے۔ اور جاننا چاہتی ہو حمدان گیلانی کون ہے میرا بزنس پارٹنراور میرا بہت قریبی دوست۔

میری ہونے والی بیوی کو میرے دوست کے آگےبیچ رہا ہے تمہارا بے غیرت بھائی۔

وہ اس کے سامنے اس کے بھائی کا اصل چہرہ لاتے ہوئے اس کے کانوں میں سیسہ اُنڈیھل رہا تھا۔

جھوٹ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ جھوٹ بولتے ہیں آپ۔۔۔۔۔۔۔۔۔

بھائی کبھی ایسا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نکاح کے بعد ثبوت بھی دکھا دوں گا تمہیں باہر نکلو وہ اسے گاڑی سے باہر نکلنے کا اشارہ کرنے لگا سامنے مسجد تھی۔

پچھلی گاڑیوں سے آدمی نکل کر مسجد کے اندر داخل ہو چکے تھے جب کہ ہیر کی تو سانسیں تک خشک ہونے لگی تھیں یہ کیا ہونے جا رہا تھا اس کے ساتھ۔

وہ تو اس سے شادی نہیں کرنا چاہتی تھی اسی لئے تو اس سے دور بھاگ رہی تھی لیکن یہاں تو اس کا ہر راستہ بند ہو چکا تھا۔

ایام میری بات کو سمجھنے کی کوشش کریں میں نہیں کرنا چاہتی میں آپ سے شادی نہیں کر سکتی میں کسی سے شادی نہیں کرنا چاہتی پلیز۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ ابھی بول ہی رہی تھی جب اچانک اس نے اس کے ماتھے پر بندوق رکھی تھی ۔اس کی آواز اس کے حلق میں کہیں دب گئی تھی خوف سے آنکھیں پھیلائے وہ اس کا وحشت ناک چہرہ دیکھ رہی تھی ۔

دل کے ساتھ ساتھ اس کا جسم بھی ہولے ہولے لرزنے لگا تھا وہ اچانک اپنی سائیڈ کا دروازہ کھولتا اس کے پاس آیا اور ایک بار پھر سے اس کا نازک سا ہاتھ تھام کر اندر کی طرف گھسیٹتے ہوئے لے کر جا رہا تھا

****

وہ اتنی بے بس ہو جائے گی یہ تو اس نے سوچا بھی نہیں تھا ۔

ایام کی نگاہوں کی سرخی اس بات کی گواہ تھی کہ اگر اس نے اس کی مرضی کے خلاف کچھ بھی کیا تو اب وہ نرمی سے پیش نہیں آئے گا ۔

اب تو وہ اس کے بارے میں یہ تک جان چکا تھا کہ وہ اسے دھوکہ دے کر یہاں سے بھاگنے والی تھی ۔اب وہ اسے معاف نہیں کرنے والا تھا ۔یہ سوچ ہی اس کی جان لے رہی تھی ۔

اس نے یہاں آکر بہت بڑی بے وقوفی کی تھی۔

اسے یہاں آنا ہی نہیں چاہیے تھا ۔جب ساری چیزیں اس کے ہاتھ لگ چکی تھی تو اسے آج ہی ایام پر یہ بات ظاہر کر دینی چاہیے کہ وہ اپنے بھائی کے بلانے پر سعودیہ جانے والی ہے ۔

لیکن سعد نے اسے بلا کر اس کا سارا کام خراب کر دیا تھا ۔

اور جو اس کا بھائی اس کے ساتھ کرنے والا تھا ۔۔۔۔۔؟

وہ کہاں اس قابل تھا کہ وہ اس کے پاس جاتی۔۔۔۔؟

لیکن وہ ایام پر یقین کیوں کر رہی تھی ممکن تھا کہ وہ صرف اسے اس سے بدگمان کرنے کے لیے جھوٹ بول رہا ہو۔

لیکن اتنی بڑی بات وہ وہ اتنی دعوے سے کیسے کہہ سکتا تھا۔۔۔۔۔۔؟

وہ الجھ کر رہ گئی تھی اس وقت اس کے پاس یہ سب کچھ سوچنے کا وقت نہیں تھا اس وقت وہ صرف ایام کو روکنا چاہتی تھی اور ایام کے ارادے رکنے والے نہیں تھے۔

وہ اپنی بات پر قائم تھا اس وقت وہ مسجد میں پردے کے ایک طرف تھی جبکہ دوسری طرف بہت سارے مرد حضرات تھے۔

ایام اسے یہاں چھوڑ کر جانے سے پہلے کہہ کر گیا تھا کہ اگر اس نے مولوی صاحب کے سامنے انکار کیا تو اس کی اگلی منزل قبر ہی ہوگی۔

بے شک وہ خود کو اس کے سامنے کتنی ہی بہادر ظاہر کیوں نہ کرے لیکن وہ تھی ایک کمزور اور بے بس لڑکی۔

اور موت کا ڈر کسے نہیں ہوتا وہ بھی ڈرتی تھی مرنے سے اور ایسی موت مرنے سے کس کو ڈر نہیں لگتا۔۔۔۔۔؟

وہ دوسری طرف پتا نہیں کون سے انتظامات میں مصروف تھا جب اچانک اسے دوسری طرف سے روحی کی معصومانہ آواز سنائی دی تھی تانیہ اور مس میری اس کے ساتھ یہاں آ رہی تھیں۔

اسے زیادہ انتظار نہیں کرنا پڑا تھوڑی ہی دیر میں پردہ ہٹا کر وہ لوگ اس طرف داخل ہوئیں تو روحی بھاگتے ہوئے اس سے آکر لپٹ گئی تھی۔

بابادانی تہہ رے ہیں تہ آدہی اپ میلی ماماداني بننے والی ہیں(بابا جانی کہہ رہے تھے کہ آج ہی آپ میری ماما جانی بننے والی ہیں)

وہ بہت خوشی سے اس سے لپٹی ہوئی بول رہی تھی جبکہ تانیہ جو پریشان سی اسے دیکھ رہی تھی اس کے بکھرے بالوں کو دیکھ اور پریشان ہوئی تھی۔

ہیر تم نے ایسی حرکت کیوں کی یار تم نے ایام سر کو غصہ کیوں دلایا۔تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا کتنی محبت سے وہ تمہارے لئے تمہاری خوشی کیلئے یہ سب کچھ کر رہے تھے اور تم نے ۔۔۔۔۔وہ اس سے سخت خفا لگ رہی تھی

تانیہ میں یہ شادی نہیں کرنا چاہتی پلیز سمجھنے کی کوشش کرو میں ایام سے شادی نہیں کروں گی کچھ کرو تانیہ پلیز کچھ ایسا کرو کہ ایام انکار کر دیں۔

ان سے کہو کہ مجھے تھوڑا وقت چاہیے ان سب چیزوں کو قبول کرنے کے لئے میں وعدہ کرتی ہوں میں اب ایسی کوئی حرکت نہیں کروں گی جو انہیں غصہ دلائے لیکن فی الحال میں شادی کے لیے تیار نہیں ہوں۔

ہیر تانیہ کو اپنی آخری امید کی طرح دیکھ رہی تھی لیکن تانیہ اس معاملے میں اس کی کوئی مدد نہیں کر سکتی تھی جو غلطی ہیر نے کی تھی وہ سچ میں بہت بڑی تھی

وہ اس پر یقین کر رہا تھا اسے اس کے حال پر چھوڑ رہا تھا اسے وقت دے رہا تھا لیکن وہ اندر ہی اندر اسے دھوکا دے رہی تھی اس کے ساتھ گیم کھیلنے کی کوشش کر رہی تھی ۔

اب تو وہ اسے کسی قیمت پر معاف نہیں کرنے والا تھا ایسے میں تانیہ اپنے آپ کو کسی مصیبت میں نہیں ڈال سکتی تھی

اس نے آہستہ سے شاپر سے ایک بڑا سا خوبصورت ڈوپٹہ نکالتے ہوئے اس کے سر پر پھیلا دیا ۔

میں جانتی ہوں اس وقت میں تمہیں بہت بری لگ رہی ہوں گی شاید تم مجھے اپنا دشمن سمجھ رہی ہو گی لیکن آگے جا کر تمہیں یہ میرا قدم زندگی کا سب سے بہترین فیصلہ لگے گا ۔

ایک مخلص دوست ہونے کے ناطے میں تمہیں اتنا ہی کہوں گی کہ ایام سر تمہارے لیے ایک بہترین جیون ساتھی ہیں ۔

تم ان کے ساتھ بہت خوش رہو گی وہ کبھی تمہاری زندگی میں کوئی تکلیف نہیں آنے دیں گے وہ بہت اچھے انسان ہیں اور تمہیں بہت خوش رکھیں گئے۔

میری نیک تمنائیں تمہارے ساتھ ہیں اللہ پاک تمہاری نئی زندگی کو خوشیوں اور رنگوں سے بھر دے وہ اس پر دوپٹہ پھیلاتے ہوئے دعائیں دے رہی تھی۔

جب کہ وہ حیرت سے تانیہ کو دیکھ رہی تھی جو اس کی کسی بات کا جواب نہیں دے رہی تھی بلکہ اس کی ہر بات ہر آنسو کو مکمل نظر انداز کئے اپنی ہی باتیں کرنے میں مگن تھی ۔

تانیہ تم تو میری دوست ہو تم تو مجھے سمجھو پلیز خدا کے لئے مجھے اس مصیبت سے نکالو ۔

اس نے تانیہ کے دونوں ہاتھ تھام لیے تھے ۔

مس میری میری مدد کریں تھوڑی دیر میں مولوی صاحب اندر آنے والے ہوں گے دلہن کو اس حالت میں دیکھ کر کیا سوچیں گے وہ لوگ۔۔۔۔۔؟

وہ ایک بار پھر سے اسے نظر انداز کرتی مس میری کی طرف متوجہ ہوئی جو اس کے کہنے پر فورا آگے بڑھتے ہوئے اس کا دوپٹہ سیٹ کرنے لگی تھی۔

جبکہ روحی کبھی اس طرف تو کبھی اس طرف جا رہی تھی۔اسے تو بس اتنا پتا تھا کہ اس کی دوست آج اس کی ماما جانی بن جائے گی۔

بابا دانی اور بت شارے انتل آرے ہیں (باباجانی اور بہت سارے انکل آرہے ہیں)روحی نے اندر جھانک کر بتایا تو تانیہ اور مس میری ایک طرف ہو گئی۔جب کے ہیر کی دھڑکنیں تیز ہونے لگی تھی

oooooooo

ہیر راشد خان ولد راشد خان آپ کا نکاح ایام سکندر ولد سکندر شاہ سے کیا جا رہا ہے کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے۔۔۔۔۔؟

تیسری دفعہ مولوی صاحب کی آواز اس کے کانوں میں گونجی تھی۔

اور ہر بار کی طرح آواز کے ساتھ اس کی آنکھوں کے سامنے ایام کی کی ریولور لہرا گئی تھی اس کے انکار کرنے پر وہ جو دھمکی دے کر گیا تھا کار آمد ثابت ہوئی تھی۔

اس نے چپ چاپ اس کی بات مان کر اپنی آتی جاتی سانسوں کی ملکیت اس کے ہاتھ میں تھما دی تھی۔

قبول ہے کے ساتھ ہی مبارکباد کا شور بلند ہوا تو تھوڑی ہی دیر میں مولوی صاحب کے ساتھ آئے چند لوگ اٹھ کر باہر چلے گئے تھے تانیہ نے اسے اپنے ساتھ لگا لیا جب کہ وہ خاموشی سے یہ سب کچھ ہوتے ہوئے دیکھ رہی تھی

جب سعد کے ساتھ اس کا نکاح ہوا۔تب وہ بہت ساری ٹینشنوں کے زیر اثر تھی ایک طرف اس کی بھابھی تھی جو اس پر بہت خرچہ کر رہی تھی اس کا رونا رو رہی تھی اور دوسری اسے طرف اپنی ہونے والے ہم سفر اور سسرال کو سمجھنے کی ٹینشن تھی

لیکن اس وقت وہ ہر طرح کی ٹینشن سے آزاد بیٹھی تھی اس وقت میں اسے کسی چیز کی ٹینشن تھی تو ایام کے ری ایکشن کی

پتا نہیں اب اس کی زندگی میں کیا ہونے والا تھا وہ اس کے ساتھ نکاح کر چکی تھی اسے اپنا محافظ بنا چکی تھی نا چاہتے ہوئے بھی وہ اس نکاح کو دل سے قبول کر گئی تھی کیونکہ وہ سمجھ گئی تھی کہ اب ایام پیچھے نہیں ہٹے گا

وہ سمجھ گئی تھی کہ اب ایام اسے اپنی زندگی میں شامل کر کے ہی دم لے گا اور اس نکاح کو دل سے قبول نہ کر کے وہ خدا کی نظروں میں گناہگار نہیں ہو سکتی تھی ایک وہی تو تھا اس کا واحد سہارا۔

وہ اس کا سب سے پسندیدہ کام کرنے جا رہی تھی تو پھر اس میں وہ کسی طرح کی بے ایمانی نہیں کر سکتی تھی۔

اس نے اپنے دل کی تمام تر رضامندی سے ایام سکندر کو اپنا ہم سفر قبول کر لیا تھا۔اور ایام سے کہیں زیادہ اس نے روحی کو قبول کیا تھا۔

اس نے دل سے بس ایک دعا مانگی تھی کہ اللہ کبھی اسے روحی کی سوتیلی ماں نہ بنائے کبھی اس کے دل میں سوتیلا پن نا جگائے۔

وہ روحی کو اسکی سگی ماں بن کر پالنا چاہتی تھی اور جہاں تک ایام کا سوال تھا تو اب اگر زندگی اس کے ساتھ جڑ ہی گئی تھی تو اسی اس کو قبول تو کرنا ہی تھا۔

اس وقت وہ خاموشی سے سر جھکائے بیٹھی تھی جب روحی بھاگتی ہوئی اندر آئی

oooooo

یہ لے مامادانی مٹائی تھائیں)یہ لیں ماماجانی مٹھائی کھائیں(

یہ آدی بابادانی نے تھائی اے اول ادی اپ تے لیے(یہ آدھی بابا جانی نے کھائی ہے اور آدھی آپ کے لئے

وہ اس کے منہ میں مٹھائی کا ٹکڑا ڈالتے ہوئے بولی تھی۔

اس نے پوری بات اسے مٹھائی کھلانے کے بعد بتائی تھی جس پر وہ چاہ کر بھی اس مٹھائی کو منہ سے نکال نا سکی جو اس سے پہلے ایام کے پاس سے ہو کر آئی تھی۔

نکاح مبارک ہو میری جان تانیہ نے اس کو اپنے ساتھ لگا کر مبارکباد دی تو مس میری نے بھی اسے کانگریچولیشن کہہ کر مٹھائی کا ٹکرا اٹھا کر اس کے منہ میں ڈالا تھا بالکل تانیہ کی نقل کرتے ہوئے۔

جب تانیہ کے موبائل پر میسج آیا۔

ہیر میں اور مس میری جا رہے ہیں ہمیں گھر جا کر نئی دلہن کے ویلکم کی تھوڑی بہت تیاری کرنی ہوگی تم سر کے ساتھ آجانا۔

روحی بھی ہمارے ساتھ جا رہی ہے اس نے بھی اپنی ماما جانی اور بابا جان کے لیے کچھ کرنا ہے

وہ روحی کو اپنے ساتھ لگاتے ہوئے اٹھ گئی تھی جبکہ وہ حیرانگی سے انہیں دیکھ رہی تھی تو کیا وہ اسے ایام کے پاس اکیلا چھوڑ کر جا رہی تھی۔

تانیہ پلیز ہم ساتھ چلتے ہیں نہ وہ اس کا ہاتھ تھام چکی تھی۔

نو ڈارلنگ سر کا آرڈر ہے جسے ہمیں فالو کرنا پڑے گا سر نے کہا ہے کہ تم ان کے ساتھ آؤ گی اور ویسے بھی تو رخصتی دولہے کے ساتھ ہی ہوتی ہے۔

ہم جا کر تب تک تمہارے ویلکم کی تیاری کرتے ہیں وہ مسکرا کر اس کا گال چومتے ہوئے مس میری کے ساتھ روحی کو اٹھائے باہر نکل گئی تھی اور اب وہ بالکل اکیلی یہاں بیٹھی ہوئی تھی۔

اس نے اپنا موبائل تلاش کرنا چاہا تھا۔

لیکن اس کا موبائل اس کے پاس نہیں تھا شاید جہاں سے اس آدمی نے اسے بے ہوش کیا تھا وہیں کہیں گر گیا تھا۔۔۔

اب وہ اپنے بھائی سے کیسے رابطہ کرے گی۔وہ اسے کیسے بتائے گی کہ وہ یہاں کتنی بڑی مصیبت کا شکار ہوگئی ہے۔

وہ بہت پریشان تھی جبکہ اپنی آنے والے وقت کو سوچ کر اس کی پریشانی میں مزید اضافہ ہوتا جا رہا تھا اس کی زندگی کون سا موڑ اختیار کرنے والی تھی

یہ سوچ کر ہی اس کی جان ہوا ہو رہی تھی پتہ نہیں ایام اب اس کے ساتھ کیسا سلوک کرے گا کیا وہ اس بات پر اسے ذلیل کرے گا کہ وہ اسے دھوکہ دے کر یہاں سے بھاگ رہی تھی ۔

وہ سوچ سوچ کر پریشان ہو رہی تھی ۔ابھی تک باہر سے لوگوں کے باتیں کرنے کی آوازیں آرہی تھیں۔

جبکہ وہ مسجد سے باہر نکلنے کا راستہ تلاش کرنے لگی لیکن پھر سوچ کر وہیں ایک کونے میں بیٹھ گئی کہ اگر یہاں سے بھاگ بھی جائے تو کہاں تک جائے گی۔

اب ایام سکندر کا نام تو اس کے نام کے ساتھ جڑ چکا ہے جو شاید اب کبھی بھی اتر نہیں سکتا تھا ۔

اب جو بھی تھا جیسا بھی تھا ایام سکندر اس کا شوہر تھا اور اسے قبول کرنا تھا ۔

اسے اپنی بے بسی پر رونا آرہا تھا وہ گھٹنوں میں سر دیے بیٹھ کر رونے لگی ۔

اسے اپنی زندگی سے کچھ اچھا ہونے کی امید کبھی بھی نہیں تھی لیکن اس کے ساتھ اتنا برا ہوگا یہ تو اس نے سوچا بھی نہیں تھا سعد کے دھوکے پر بھی وہ سنبھل گئی تھی وہ آگے بڑھنے کی کوشش کرنا چاہتی تھی۔

لیکن اب جب سب کچھ ٹھیک ہونے والا تھا وہ اپنے بھائی کے پاس جانے والی تھی تب یہ ہوگیا تھا جو شاید وہ کبھی بھی نہیں چاہتی تھی

oooooo

وہ وہی گھٹنوں میں سر دیے مسلسل روئے جا رہی تھی جب اسے محسوس ہوا کہ کوئی اس کے بے حد قریب ہے۔

اس نے سر اٹھا کر دیکھنا چاہا تو اسے اس کے بوٹ نظر آئے تھے وہ جانتی تھی کہ اس کے پاس کون کھڑا ہے اور ویسے بھی اس کے اتنے پاس آنے کا حق تو اب صرف وہی محفوظ رکھتا تھا۔

فرما لیا تم نے رونے دھونے کا شغل تو اٹھو گھر چلیں۔اب میں سارا دن یہاں کھڑے ہو کر انتظار نہیں کر سکتا کہ کب تم اپنا یہ شوق پورا کرو گی اور اس کے بعد میں کوئی اور کام کروں گا اس کا لب و لہجہ طنز میں ڈوبا ہوا تھا۔

مجھے کہیں نہیں جانا اس کے انداز نے اس کے اندر دبی انا کو سر اٹھانے پر مجبور کر دیا تھا۔

تمہیں سچ میں لگتا ہے کہ میں تمہارا یہ جواب سننے کے لیے یہاں کھڑا ہوں اس کا انداز آہستہ آہستہ سختی پکڑ رہا تھا۔یقیناً وہ اپنے پہلے والے انداز میں واپس آنا چاہتا تھا۔

میری بات کان کھول کر سن لیجئے مسٹر ایام سکندر اب آپ میرے ساتھ کسی طرح کی زبردستی نہیں کر سکتے۔اگر آپ نے مجھے نکاح کرنے پر مجبور کر لیا ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ میں آپ کی پابند ہو گئی ہوں۔یا آپ مجھ پر اپنا حکم چلا سکتے ہیں۔اب آپ مجھ پر کسی طرح کی کوئی دھونس نہیں جما سکتے سمجھے آپ۔۔۔۔۔۔؟

وہ اچانک اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے اس کے روبرو آتی انگلی اٹھا کر اسی چیلنجنگ انداز میں وارن کر رہی تھی۔

ہوگئی بکواس یا ابھی کچھ باقی ہے وہ آنکھوں میں شرارے لیے اسے گھورتے ہوئے بولا تھا مطلب صاف تھا کہ وہ اب اس کی کوئی بدتمیزی برداشت نہیں کرنا چاہتا لیکن اس کے غصے سے ڈر کر یا اس کے سامنے خود کو کمزور ثابت کر کے وہ اسے خود پر شیر بھی نہیں ہونے دے سکتی تھی۔

مجھے کہیں نہیں جانا اس نے جیسے بات ہی ختم کرنی چاہی تھی جب اچانک اگلے ہی لمحے وہ اس کا ہاتھ تھام کر اسے اپنی طرف کھینچ چکا تھا وہ جو توازن برقرار نہ رکھ پائی اور اگلے ہی لمحے اس کی باہوں میں آچکی تھی۔

مجھے ہمیشہ ایسی بیوی چاہیے تھی جو میری آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرے۔مجھ سے اپنی بات منوانے کا ہنر رکھتی ہو۔مجھے خوشی ہے کہ تم کچھ حد تک میری پسند کے مطابق ہو لیکن ایک بات کان کھول کر سن لو مسز ایام سکندر اس طرح کے نخرے میں تب برداشت کروں گا جب تم خود کو میری پسند کے مطابق ڈھال لو گی۔

مجھے زبان چلانے والی ۔۔۔"بدتمیزی کرنے والی ۔۔۔۔۔"اور بد اخلاق بیوی نہیں چاہیئے لیکن اب مل گئی ہے تو سدھارنا بھی اچھے سے جانتا ہوں میں۔مجھے مجبور مت کرو خود پر سختی کرنے کے لئے۔

ورنہ پھر تمہیں آگے جا کر مجھ سے شکایت ہوگی کہ شادی کے اولین دن جب ہسبنڈ وائف رومینٹک پیریڈ کو جی رہے ہوتے ہیں میں نے تمہیں سدھارنے میں برباد کر دیے۔

میں آپ کی یہ ساری فضول ۔۔۔۔۔۔۔"وہ اس کے سینے پہ ہاتھ رکھتے ہوئے اسے خود سے دور کرنے کی کوشش کرتے ہوئے بولی۔

جب اچانک وہ اس کے لبوں پر جھکتے ہوئے اس کے اس کے لفظوں کو اپنے لبوں میں روکنے لگا۔

توبہ بیوی اپنی اداؤں پر کنٹرول کرو ہم مسجد میں کھڑے ہیں۔وہ اس کے لبوں کے بجائے اس کے ماتھے پر لب رکھتے ہوئے اس انداز میں بولا کہ وہ اندر تک کانپ اٹھی۔

میرے خیال میں ہمیں یہاں مزید نہیں رکنا چاہیے۔وہ اس سے کہہ رہا تھا یا خود ہی سے بول رہا تھا ہیر سمجھی نہیں لیکن اگلے ہی لمحے وہ اس کا ہاتھ تھام کر اسے باہر کی طرف لے گیا تھا

وہ مزاحمت کرنا چاہتی تھی اسے روکنا چاہتی تھی وہ خود کو اس کے حوالے نہیں کر سکتی تھی اسے یہاں نہیں رہنا تھا اسے اپنے بھائی کے پاس جانا تھا۔

وہ ایک ایسے انسان کے ساتھ زندگی نہیں گزارنا چاہتی تھی وہ اپنی مرضی سے جینا چاہتی تھی وہ ایام سکندر کی قید میں نہیں رہنا چاہتی تھی۔

لیکن وہ اب اس کی ساری راہیں بند کر چکا تھا۔اسے اپنے نکاح میں لے کر وہ اسے اپنا زندگی بھر کے لئے پابند کر چکا تھا۔

"لیکن وہ اپنی سانسوں کی ڈوری اس شخص کے نام کیوں کرتی۔۔۔۔

وہ اسے اپنے ساتھ گھسیٹتے ہوئے لارہا تھا گاڑی کا دروازہ کھول کر اس نے اس سے فرنٹ سیٹ پر بٹھایا تھا جب اچانک اس کا فون بجنے لگا۔

ہاں بولو امجد۔۔۔۔"وہ گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے بولا

کوئی بات نہیں ایک ہی مرا ہے نہ باقی سب تو زندہ ہیں ان سے پوچھو کہ کون ہے ان کا بوس اور کہاں سے ملے گا مجھے۔۔۔۔۔

وہ حیرت سے اسے دیکھنے لگی تھی جو کسی کے مرنے کی بات اتنے سکون سے کر رہا تھا۔

ٹھیک ہے میں خود ہی آ کر باقی کی انفاریشن ان سے لے لوں گا۔

وہ پرسکون سا کہتا فون بند کر چکا تھا۔

اتنے برے حلیے میں ہوں۔بیوی دیکھنے کے قابل تو ہرگز نہیں ہوں اسے خود پر نظریں جمائے دیکھ کر وہ دل فریب انداز میں مسکرایا تو وہ اگلے ہی لمحے نظر پھیر کر باہر دیکھنے لگی

oooooo

گاڑی گھر کی حدود میں داخل ہوئی تو وہ دور سے ہی اس عالی شان بنگلے کو دیکھنے لگی تھی جو اپنے آپ میں ہی ایک خوبصورتی کا شاہکار تھا۔

تانیہ اور مس میری روحی کے ساتھ پہلے ہی گھر جا چکی تھیں کیونکہ انہیں گھر میں اس کے ویلکم کی تیاری کرنی تھی۔

اسے اندر ہی اندر بہت ڈر لگ رہا تھا پتا نہیں آج اس کے ساتھ کیا ہونے والا تھا۔بظاہر تو وہ بہت بہادر بننے کی کوشش کر رہی تھی لیکن اندر سے اس کا دل کسی ننھے معصوم بچے کی طرح ڈرا ہوا تھا۔

گاڑی حویلی سے اندر داخل ہوئی تو ہر طرف گولے اور دھماکوں کی آواز شروع ہوگئی۔لائٹنگ وغیرہ بالکل ہلکی سی کی گئی تھی صرف سفید لائٹس ہی لگائی گئی تھی ۔بہت تھوڑی سی تیاری تھی بلکہ اگر یہ کہا جائے کہ وقت ہی اتنا تھا تو یہ غلط نہیں تھا ۔

داخلی دروازے کے سامنے پھولوں سے راستہ بنایا گیا تھا جو بے حد دلکش لگ رہا تھا وہ گاڑی روک کر اس کی طرف کا دروازہ کھولے کھڑا تھا جبکہ وہ خاموشی سے دروازے کے سامنے کھڑی تانیہ روحی اور مس میری کو دیکھ رہی تھی جن کے چہرے پر مسکراہٹ تھی۔

میرے خیال میں ہمیں مزید انتظار نہیں کروانا چاہیے ایام کب سے ہاتھ سامنے کیے کھڑا تھا جب کہ وہ خاموشی سے اپنے دونوں ہاتھ اپنی گود میں رکھے بیٹھی تھی جب اس نے اسے مخاطب کرتے ہوئے کہا ۔

ہیر جیسے ہوش کی دنیا میں واپس آئی تھی۔ اس کے ہاتھ کو اگنور کرتی ہوئی وہ زمین پر قدم رکھ کر دروازہ بھی بند کر چکی تھی۔ایام نے آہستہ سے اپنا ہاتھ بند کر لیا ۔

جب کہ وہ آگے کی طرف قدم بڑھا چکی تھی وہ بھی اس کے پیچھے ہی قدم اٹھاتا ان کے سامنے دروازے پر جا رکا۔

رکیں رکیں آپ اس طرح سے اندر نہیں جا سکتے پہلے ہمیں آپ دونوں کی نظر اتارنی ہے۔ اور رسم کے مطابق آپ کو ہمیں نیگ دینا پڑے گا ۔

تانیہ نے شرارتی انداز میں کہا تو ایام نے کندھے اچکا دیے ۔

مجھے ایسی کوئی رسم نہیں کرنی میں بہت تھک چکی ہوں تانیہ راستہ چھوڑوہ کافی اکتائے ہوئے لہجے میں بولی ۔

ہمہں پتا اے اپ تک گی ہیں لیتن رشم تو رشم ہتی اے نا(ہمیں پتا ہے آپ تھک گئی ہیں لیکن رسم تو رسم ہوتی ہے نہ)روحی نے معصومیت سے کہا ۔

اس کے معصومانہ انداز پر ایک لمحے کے لیے وہ شرمندہ سی ہو گئی تھی ۔اس کے اتنے سخت لہجے پر اسے کتنا برا محسوس ہوا ہوگا وہ جو پہلی دفعہ اس سے ماں کے روپ میں مل رہی تھی۔

اس نے مسکرا کر اسے تھام کر اپنے ساتھ لگا لیا تھا جبکہ اس کے پاس بیٹھتے ہوئے اُس کے دونوں گالوں کو چومتی اس کے ہاتھوں پر بھی اپنے لب رکھ چکی تھی۔

نہیں میری روحی جو رسم کہے گی وہ رسم ضرور ہوگی وہ زمین سے اسے اٹھا کر کھڑی ہوتی تانیہ سے بولی تھی ۔جس کے محبت سے بھرپور انداز پر مسکرا کر اس کی نظر اتارنے لگی ۔

سرہم کم میں نہیں ٹلنے والے پہلے بتا رہے ہیں اچھی خاصی موٹی رقم لیں گے ۔تانیہ نے ماحول کو خوشگوار کرنے کے لئے شرارتی انداز میں کہا تو اس نے اپنے پیچھے کھڑے ایک آدمی کو اشارہ کیا تھا جو لمحے میں اس کی چیک بک لے کر آگیا تھا ۔

اس نے اپنا سائن کر کے بنا رقم بھرے ایک چیک پھاڑ کر تانیہ کے حوالے کر دیا تھا ۔

یہ لو اس میں تم جتنی چاہے رقم بھر کر کیش کروا لینا ۔اب اگر اجازت ہو تو ہم اندر جا سکتے ہیں ۔تانیہ جو حیرت سے اس کی حرکت دیکھ رہی تھی اس کی اجازت مانگنے پر فورا راستے سے ہٹ گئی

۔

وہ بھی اس کے ساتھ ہی اندر داخل ہو گیا تھا جب کہ وہ روحی کو باہوں میں اٹھائے اندر کی جانب بڑھ رہی تھی ۔اس نے آہستہ آہستہ سیڑھیاں چڑھنا شروع کیا تو اسے محسوس ہوا کہ وہ اس کے پیچھے آرہا ہے اور وہ کون تھا یہ جان کر اس نے پلٹنا ضروری نہ سمجھا

مس میری کچن میں جا چکی تھی جب کہ تانیہ کا ارادہ اسے کمرے میں چھوڑ کر آنے کا تھا ۔

لیکن وہ خود ہی آگے آگے بڑھ رہی تھی ۔تو اس نے کچھ نا کہا

......

کس طرف جا رہی ہو تم اب سے تمہارا کمرا یہ والا ہے وہ اسے اپنے کمرے کی طرف جانے کے بجائے اپنے پرانے کمرے کی طرف جاتے دیکھ کر بولا تھا ۔

یش ماما دانی ادشے اپ ہمارے والے لوم می رہے دی (یس ماما جانی آج سے آپ ہمارے والے روم میں رہیں گی)روحی نے خوشی سے تالیاں بجاتے ہوئے اسے بتایا تھا ۔

اب شے می اپ دونوں تےیچ می شویا تروں دی (اب سے میں آپ دونوں کے بیچ میں سویا کروں گی)وہ کافی زیادہ خوش تھی ۔

روحی کے باتیں سن کر اس کے پیروں تلے سے زمین نکل گئی تھی وہ کیسے جائے گی اس کے کمرے میں سوچ سوچ کر وہ پریشان ہو رہی تھی جب اچانک تانیہ اس کے قریب آکر اسے تھامنے لگی ۔

ہاں ہیر آو میں اور مس میری تمہیں سر کے کمرے میں چھوڑ آتے ہیں ویسے یہ سب کچھ بہت دھوم دھام سے ہونے والا تھا یہ تو ہم نے بھی نہیں سوچا تھا کہ یہ سب یوں ہوگا خیر جو بھی ہوتا

ہے اچھا ہی ہوتا ہے بے کار میں پرانی چیزیں سوچنی نہیں چاہیے ہم تمہیں چھوڑ آتے ہیں ۔وہ مسکرا کر اس سے کہہ رہی تھی

جب کہ ایام اپنے کمرے میں جانے کے بجائے وہیں سے سیڑھیاں اترتا اپنا موبائل کان سے لگائے نیچے چلا گیا تھا ۔

ارے یہ سر اچانک کہاں چلے گئے خیر کوئی کام ہو گا انہیں چھوڑو ہم چلتے ہیں ۔اس کے اچانک جانے پر تانیہ نے کہا تھا لیکن پھر اسے تھام کر اندر لے جانے لگی ہیر نے بھی زیادہ اس چیز پر دھیان نہ دیا تھا ۔

(چلو ماما دانی بابا دانی اودہی اداۓ دے (چلو ماماجانی باباجانی خود ہی آجائیں گے

اپ او می اپ تو لوم دکاتی ہوں (آپ آؤ میں آپ کو روم دکھاتی ہوں) روحی اس کا ہاتھ تھامے ہوئے بول رہی تھی اس کی خوشی کی تو مانو آج کوئی انتہا ہی نہیں تھی اس کا بس نہیں چل رہا ہے آپ کے ساتھ چپک جائے۔

اس نے نوٹ کیا تھا وہ اسے تانیہ سے بھی بات نہیں کرنے دے رہی تھی ۔تانیہ کافی دیر اس کے پاس بیٹھی رہی لیکن پھر روحی کی ناراضگی دیکھ کر گڈنائٹ کہتی چلی گئی تھی ۔

اس نے اسے بہت سمجھانے کی کوشش کی تھی کہ اب وہ اپنی آنے والی زندگی کے بارے میں ہر الٹی سیدھی سوچ کو اپنے دماغ سے نکال کر اپنی نئی زندگی کی شروعات کرے لیکن وہ جانتی تھی کہ ہیر کو یہ سب کچھ قبول کرنے میں تھوڑا وقت لگے گا ۔

یہ سب کچھ جس طرح سے ہوا تھا اس کے بعد وہ اتنی آسانی سے ان چیزوں کے ساتھ آگے نہیں بڑھ سکتی تھی اسے تھوڑے سے وقت کی ضرورت تھی ۔

لیکن ایام جیسے اچھے انسان کے ساتھ اس کی زندگی خوبصورت ہو جانے والی تھی

oooooo

یہ بہت عجیب سی جگہ تھی ۔یہ کسی بہت بڑی بلڈنگ کا نچلا حصہ معلوم ہوتا تھا جہاں کسی کا آنا جانا نہیں تھا اس نے دروازے پر قدم رکھا تو اسے مردانہ چیخوں کی آواز سنائی دی ۔وہ لوگ بہت درد میں تھے

اس کے لب اپنے آپ مسکرا دیئے تھے ۔اس کے حکم کے مطابق ان لوگوں کی کھال تک ادڑی جا رہی تھی ۔

وہ گہرا سانس لیتا دروازہ کھول کر اندر داخل ہو گیا تھا ۔اس کی آنکھوں کے سامنے بہت سارے مرد الٹے لٹکے ہوئے تھے جن کی حالت بہت زیادہ خراب ہو چکی تھی۔

اس کو دیکھتے ہی سب لوگ اس کی طرف متوجہ ہوئے تھے ۔

سر ان میں سے ایک مر گیا باقی سارے زندہ ہیں حال دیکھ لیجئے آپ اب خود پوچھئے کہ ان لوگوں کا کیا مقصد تھا ۔

ان میں سے ایک آدمی اس کے پاس آتے ہوئے اسے تفصیل بتا رہا تھا وہ اسے پیچھے ہٹاتا اس آدمی کی طرف بڑھا تھا جو اس وقت ہیر کے چہرے پر جھک رہا تھا۔

پلیز ہمیں چھوڑ دو خدا کے لئے ہمیں یہاں سے جانے دو میرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں

۔۔۔وہ آدمی دہائی دیتے ہوئے بولا اس وقت اس کا وہی حال تھا جو اس کنڈیشن میں اس کا ہونا چاہیے تھا لیکن افسوس کی بات یہ تھی کہ ایسے لوگوں کو بچے اور بیوی تب ہی یاد آتی ہے جب وہ اس حالت میں ہوتے ہیں۔

عام حالات میں بیوی بچے مرتے رہتے ہیں ان لوگوں کو کوئی سروکار نہیں ہوتا۔ان لوگوں کو صرف اپنی ہوس پوری کرنی ہوتی ہے۔بس کوئی بھی لڑکی مل جائے جس سے وہ اپنی ہوس پوری کر سکیں اس وقت نہ تو انہیں کسی بیوی سے کوئی لینا دینا ہوتا ہے اور نہ ہی کسی بچے سے لیکن جب خود پر بنتی ہے تب بیوی اور بچوں کے واسطے دینے لگتے ہیں۔

اس نے ایک زوردار مکا بنا کر اس آدمی کے منہ پر مارا تھا۔

تیرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں یہ بات تجھے آج یاد آئی جب کل تجھے اس معصوم سی لڑکی کی زندگی برباد کرنے کا خیال آیا تھا تب تجھے کیوں نہ یاد آیا کہ تیرے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔

وہ اسے اس کے بالوں سے پکڑ کر اسے پیچھے کی طرف کھینچتے ہوئے بولا تھا۔درد کی شدت سے وہ بلبلا اٹھا تھا۔لیکن ترس کھانا تو دور کی بات وہ اس کے لیے مزید اذیت کا انتظام کر رہا تھا۔

بتا تجھے یہاں کس نے بھیجا ہے اور کیوں کیا مقصد تھا تیرا۔کون ہے تیرا باس اور ہیر کے ساتھ کیا دشمنی ہے۔کم لڑکیاں تو نہ ہوگی اس کے پاس تو ہیر ہی کیوں ۔۔۔۔۔؟وہ اس کی معصومیت کیوں برباد کرنا چاہتا ہے۔۔۔۔۔؟

بتا مجھے وہ اپنے ہاتھ میں ایک چاقو پکڑے کھڑا تھا جس کا رنگ سرخ انگارے جیسا تھا ان کی آنکھوں کے سامنے ہی اسے اس گرم آگ پر وہ لوگ سینک رہے تھے اس وقت وہ چاقو اپنی اصل حالت میں ہی نہیں تھا۔

اسے مجھ سے دور رکھو میں کچھ بھی نہیں جانتا مجھے کچھ بھی نہیں پتا بس سر نے کہا تھا۔ اس لڑکی کو کڈنیپ کرنے کے لئے تو میں پہنچ گیا اس کے ساتھ ہماری کوئی پرسنل دشمنی نہیں ہے۔ بس سر کے کسی دشمن کی یہ منظور نظر بننے والی ہے جس کی وجہ سے سر نے اسے اغوا کرنے کا حکم دیا تھا اور ہم لوگوں نے اسے کڈنیپ کر بھی لیا تھا جب تم بیچ میں آ گئے۔

وہ ابھی بول ہی رہا تھا کہ اس نے ایک زوردار مکا اس کے منہ پر دے مارا وہ کرسی سمیت زمین پر جا گرا۔

میں نے پوچھا کہ تمہارے باس کا نام کیا ہے۔۔۔وہ دھاڑا تھا

اسٹیفن ۔۔۔۔۔اسٹیفن نام ہے ان کا۔۔۔۔۔اس لڑکی کے ساتھ سر کی کوئی دشمنی نہیں ہے وہ سب کچھ تو ہم کنگ کی وجہ سے کر رہے ہیں کنگ اس لڑکی پر مرمٹا ہے اور اس کے شوہر کو اس کی قیمت بھی کنگ نے ہی دی تھی۔

ہم اس لڑکی کو اس لیے اغوا کرنا چاہتے تھے تاکہ ہم کنگ سے اپنے مطلب کا کام نکلوا سکے وہ اس لڑکی کی وجہ سے اپنے کام پر فوکس نہیں کر پا رہا وہ اس کا اتنا دیوانہ ہو چکا ہے کہ اس کے نام پر ہم اس سے کچھ بھی کروا سکتے ہیں۔

وہ بولے جا رہا تھا جب کہ وہ خاموشی سے اسے سن رہا تھا۔

سر اس کنگ کے بارے میں ہم۔نے بھی سن رکھا ہے۔اس کا تعلق پاکستان سے ہے لیکن یہ اس وقت پورے انڈرولڈ میں غیر قانونی کام کر رہا ہے ۔

یہ بہت خطرناک آدمی ہے ۔اپنا اصل نام یہ بہت پہلے ہی بدل چکا ہے۔اور اس کا اصل نام کوئی نہیں جانتا اس وقت اس کی شناخت کنگ ہے ۔

گناہوں کی دنیا میں اس کا یہی نام چلتا ہے ۔لیکن ہیر میڈم پر اس کی نظر کہاں سے پڑی اور یہ ان کے پیچھے کیوں لگ گیا اس کے بارے میں کوئی خبر نہیں ۔اور نا ہی آج تک کسی نے اس کی شکل دیکھی ہے یہ جہاں بھی جاتا ہے ماسک پہن کر جاتا ہے ۔تاکہ کوئی بھی اسے پہچان نہ سکے اس کے پیچھے کھڑا آدمی اسے سب کچھ بتا رہا تھا ۔

تو کیا ان لوگوں کا تعلق بھی کہیں نہ کہیں گناہوں کی دنیا سے ہے وہ سامنے بیٹھے لڑکے کو دیکھ کر کہنے لگا ۔

جی سر ان سب کا تعلق وہی سے ہے انسانیت کے دشمن ہیں یہ لوگ ۔۔وہ غصے سے اسے گھورتے ہوئے بولا تھا ۔

تو کیا ااسے جینے کا حق ہے ۔۔۔۔؟ ایام کے لہجے میں کچھ ایسا تھا جسے سن کر وہ گھبرانے لگا نہیں سر اسے ایسا کوئی حق حاصل نہیں۔جس کی بنا پر اسے زندہ چھوڑ دیا جائے۔ وہ بات ختم کر چکا تھا ۔اور اس کے ساتھ ہی ایام کے ہاتھ میں موجود چاقو اس کی گردن کے آر پار ہو چکا تھا۔ اسے چیخنے کا بھی موقع نہ ملا۔۔۔۔۔۔۔۔۔جبکہ وہاں موجود لوگوں میں ایک وحشت سی چھا گئی تھی۔۔اس کے بعد کسی کی آواز تک نہ آئی ہر طرف خاموشی چھا گئی تھی۔

سر آپ گھر جائیں۔باقی کی ساری معلومات لے کر ہم آپ کو بتاتے ہیں۔اس کے آدمی نے کہا تو وہ سرہاں میں ہلا کر وہاں سے نکل گیا تھا۔

......

وہ اپنا کام ختم کر کے اپنے گھر کی حدود میں داخل ہوا تو اس کا فون بجنے لگا اس نے اپنا موبائل نکال کر دیکھا تو اسے انجان نمبر سے کال آرہی تھی۔

اس کا یہ پرسنل نمبر بہت کم لوگوں کے پاس تھا۔بلکہ یہ کہا جائے کہ صرف اس کے اعتبار کے لوگوں کے پاس ہے تو زیادہ بہتر رہے گا۔

کسی انجان انسان کے پاس یہ نمبر جانے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا یہ کون ہو سکتا ہے سوچ کر اس نے فون اٹھا لیا تھا۔

اسلام علیکم کون بات کر رہا ہے اس نے فون کان سے لگاتے ہوئے کہا تھا۔

وعلیکم اسلام ایام سکندر کیسے ہو تم خوش ہو آخر تمہاری شادی ہوئی ہے آج لیکن اس خوشی میں بھول مت جانا کہ کس کی امانت کو اپنے روم کی خوبصورتی کے لئے لائے ہو۔

لیکن اس کے ساتھ میری بات یاد رکھنا کہ وہ تمہارے کمرے کی خوبصورتی کو بڑھا سکتی ہے لیکن بستر کی نہیں۔۔۔۔۔۔۔اس کے انداز نے ایام کی رگوں میں شرارے دوڑا دیے تھے۔

اس بکواس کی وجہ بتانا پسند کرو گے تم وہ اپنے غصے کو کنٹرول کرتے ہوئے بولا تھا۔

Urdu Novels Ghar

اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ میری ہے اور میری ہی رہے گی اگر تم نے اس کے نزدیک جانے کی کوشش کی یا پھر اس کے ساتھ کسی بھی طرح کا تعلق بنایا تو تمہاری زندگی کا آخری دن ہوگا یاد رکھنا ۔

میں تمہیں اس کی منہ مانگی قیمت دونگا جو چاہو گے وہ پاؤ گے لیکن اس کے پاس جانے کی غلطی کبھی مت کرنا ۔ورنہ میں تمہیں وہاں پہنچاؤں گا جہاں دوسری سانس بھی نہیں آئے گی

اگر اپنی زندگی چاہتے ہو تو میری یہ بات یاد رکھنا یہ نہ ہو کہ تم وجہ پوچھتے رہ جاؤ اور سانسوں کی ڈور کٹ جائے ۔

وہ لڑکی صرف میری ہے اور میری ہی رہے گی خبردار جو تم نے اس کے نزدیک جانے کی کوشش کی وہ تمہارے پاس میری امانت ہے ۔جو میں جب چاہوں تم سے آکر لے لوں گا

وہ دھمکی دینے والے انداز میں بولے جا رہا تھا جبکہ دوسری طرف وہ خاموشی سے سن رہا تھا اس کے ماتھے کی اور گردن کی رگیں واضح ہوچکی تھی جبکہ ہاتھوں کی مٹھیاں بھینچے شاید وہ اپنے غصے کو کنٹرول کر رہا تھا ۔

آنکھوں کی سرخی کسی کو بھی چیر پھاڑ دینے کی طاقت رکھتی تھی۔اگر یہ شخص اس وقت اس کے سامنے ہوتا تو وہ اسے چیڑ کر رکھ دیتا لیکن وہ بزدل تو صرف فون پر دھمکیاں دے رہا تھا ۔

یہ تمہاری اوقات ہے کہ تم میں اتنی ہمت بھی نہیں کہ تم میرے سامنے آکر یہ بکواس کر سکوں مجھے تمہاری باتوں پر ہنسی آرہی ہے کنگ اتنے گرے پڑے ہو تم کے میرے سامنے آنے کی ہمت بھی نہیں کر پائے ۔

تمہاری آواز سن کر تم مجھے ساٹھ سے اوپر کے آدمی لگ رہے ہو بڑے ہی کوئی گھٹیا آدمی ہو۔ اپنی بیٹی کی عمر کی لڑکی کے بارے میں سوچتے ہوئے تمہیں شرم تک نہیں آرہی اور تم مجھے دھمکی دے رہے ہو۔اور تمہیں لگتا ہے کہ میں تم سے ڈر جاؤں گا گھٹیا ذلیل شخص اگر ہمت ہے تو میرے سامنے آکر کے یہ بکواس کر۔

اگر دوسری سانس لینے کے قابل بچا تو ایام سکندر کا نام بدل دینا۔لیکن نہیں تو ایک بزدل انسان ہے تجھ میں اتنی ہمت نہیں کہ تو میرے سامنے آکر بات کر سکے تو صرف فون پر دھمکیاں دے سکتا ہے۔

بڈھے تیری اللہ اللہ کرنے کی عمر ہے ٹانگیں تیری قبر میں لٹکی ہیں اور تو مجھے دھمکی دے رہا ہے ایام سکندر کو اپنی جان پر رحم کھا۔۔۔۔۔۔

اور ایک بات اگر اپنی زندگی چاہتا ہے تو ہیر کا خیال بھی اپنے دماغ سے نکال دے کیونکہ مجھے منظور نہیں کہ میری بیوی کے بارے میں کوئی غیر مرد سوچے بھی اور اس منڈے کو ہمارا ولیمہ ہے اور ولیمے سے پہلے نہ ایک اور رسم پوری کی جاتی ہے بیوی کو خود پر حلال کیا جاتا ہے تبھی تو ستر لوگوں کو کھانا کھلانے کا حکم ہے۔

اتنا تو پتا ہی ہوگا نا تجھے یا پھر ساری زندگی حرام کاموں میں ہی گزار کر برباد کر دی ہے

ہیر کا نام لینے سے پہلے آج کے بعد یہ بات یاد رکھنا کہ وہ مسز ہیر ایام سکندر ہے اور ایام سکندر کی بیوی پر نگاہ اٹھا کر دیکھنے والے کی ایام سکندر نسلیں تک ہلا کر رکھ دے گا

ooooooooo

ماما دانی ادشے اپ یہ ہی امارے تمرے میں شویا ترودی ۔اول می اپ تے.بیت می (ماما جانی آج سے آپ یہیں ہمارے کمرے میں سویا کروگی اور میں یہاں آپ کے بیچ میں)وہ اپنے ٹیڈی کو اپنی باہوں میں بھرتے بالکل اس کے ساتھ چپک کرلیٹی ہوئی تھی ۔

جب کہ وہ جویہ سوچ سوچ کر گھبرا رہی تھی کہ نہ جانے ایام اس کے ساتھ کیا سلوک کرے گا اسے اس طرح سے اپنے قریب سوتے ہوئے دیکھ کچھ حد تک بے فکر ہو گئی تھی وہ اپنی بیٹی کے سامنے یقینا اسے کچھ نہیں کہنے والا تھا ۔

اور نہ ہی کوئی اس طرح کی بے باک حرکت کرنے والا تھا جس پر وہ پریشان ہوتی

وہ صبح سے یہ سوچ سوچ کر پریشان ہوگئی تھی کہ اب وہ ایام کی بیوی ہے اور ایام اس پر ہر طرح کا حق رکھتا ہے ۔اور یقینا وہ اس رشتے کو آگے بڑھانے پر بھی زور دینے والا تھا لیکن یہ بات تو اس کے ذہن سے ہی نکل گئی تھی کہ روحی بھی اس کے ساتھ اسی کمرے میں رہتی ہے

ایام سے بچنے کے لئے اس کے پاس روحی کا سہارا موجود تھا ۔جو یقینا اس کے لیے بہت زیادہ فائدہ مند ثابت ہونے والی تھی

اس وقت بھی وہ روحی کو اپنے ساتھ لگائے اس سے باتوں میں مصروف تھی اور اس کی یہی کوشش تھی کہ روحی جاگتی رہے ۔یا پھر ایام کے واپس آجانے سے پہلے وہ دونوں ہی سو جائیں ۔

لیکن ایام اس کے ساتھ اس بیڈ پر سونے والا ہے یہی سوچ اسے گھبراہٹ میں بتلا کر رہی تھی ۔اتنا تو اس نے نکاح نامے پر سائن کرتے ہوئے نہیں سوچا تھا جتنا اس کے ساتھ اس بیڈروم کو

شیئر کرنے کے بارے میں سوچ کر ہلکان ہو رہی تھی ۔پتا نہیں اس کی زندگی میں آگے کیا کیا امتحان لکھے ہوئے تھے ۔وہ تو پہلی سیڑھی پر تھک چکی تھی

oooooo

وہ پرسکون سا کمرے کے اندر داخل ہوا تو بیڈ پر نظر پڑتے ہی اس کے عنابی لبوں پر مسکراہٹ بکھر گئی وہ مسکراتے ہوئے بیڈ کی طرف آیا تھا۔

جہاں اس کی بیٹی اور بیوی ایک دوسرے کے ساتھ جڑے گہری نیند میں سوئے ہوئیں تھیں۔

روحی کی دونوں ٹانگیں اپنی ماماجانی کے اوپر تھیں جبکہ اس نے روحی کو خود سے چپکا کر رکھا ہوا تھا۔

وہ نیند میں بھی اس سے کافی خوفزدہ محسوس ہو رہی تھی ۔

اس کے ڈر کو وہ بہت اچھے طریقے سے سمجھ رہا تھا۔

اس نے مسکرا کر جھکتے ہوئے اپنی بیٹی کے ماتھے پر اپنے لب رکھ دیئے تھے جبکہ ہیر کے ساتھ اس نے ہنوز فاصلہ برقرار رکھا لیکن اس کے چہرے پر بکھری لٹوں کو دیکھ کر اس کے دل نے اس سے بغاوت کرنا شروع کر دی۔

اس کا ہاتھ اپنے آپ ہی اس کے چہرے پر بکھری زلفوں کو سلجھانے کے لئے اٹھا اس نے بے حد نرمی سے اس کے چہرے سے بال پیچھے ہٹائے تھے اس کا روشن پرنور چہرہ اس کی نگاہوں کے سامنے تھا دنیا بھر کی معصومیت لیے وہ گہری نیند میں بھی خوفزدہ سی محسوس ہوئی ۔

اس وقت وہ بالکل سادہ سے ڈریس میں اس کے آنے سے پہلے ہی فریش ہو چکی تھی

بھاگ لو مسز کتنا بھاگ سکتی ہو تم مجھ سے آنا تو تمہیں میرے پاس ہی ہے اب تمہارا ہر راستہ ایام سکندر ہے اور منزل بھی آنا تو تمہیں میری پناہوں میں ہی ہوگا میری باہیں تمہاری منتظر ہیں۔

ایام اس کے کان کے قریب سرگوشی نما کہتا پیچھے ہٹتے ہوئے واش روم میں جا بند ہوا ٹھنڈے پانی سے اپنے اعصاب پر سکون کرنے کے بعد وہ واپس کمرے میں آیا۔

اس کی معصوم سی کوشش پر اس کے لب ایک بار پھر سے مسکرا اُٹھے تھے وہ عجیب تیڑے میڑے انداز میں بیڈ پر سوئی ہوئی تھی جبکہ ایک کمبل ایک طرف تو دوسرا کمبل دوسری طرف پڑا تھا شاید وہ اس کی جگہ بیڈ پر سے ختم کرنے کی کوشش کر چکی تھی۔ لیکن بھلا ایسا کہاں ممکن تھا۔ وہ اس کی نیند خراب نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن اس وقت اور کوئی چارا نا تھا۔ وہ بیڈ پر آتے ہوئے آرام سے بیک کراون سے ٹیک لگا کر بیٹھا اور پھر اس کا کندھا ہلانے لگا۔

ڈارلنگ اگر تم آج کی رات اپنی میٹھی نیند میں کسی طرح کا خلل نہیں چاہتی تو میرے لئے جگہ تم خود بنا دو ورنہ اگر میں نے اپنے لیے خود جگہ بنائی تو تمہیں بالکل پسند نہیں آئے گا اس نے اس کے کان میں سرگوشی کرتے ہوئے کہا تھا جب کہ اس کا ہاتھ اپنی کمر پر محسوس کرتے ہوئے ہیر اگلے ہی لمحے میں نیند کی وادیوں سے باہر نکل آئی تھی۔

اس کے چہرے پر گھبراہٹ دیکھ اس کے لب پھر سے مسکرا اٹھے جبکہ اس کے لئے جگہ بناتے ہیر کو ایک لمحہ ہی لگا تھا وہ روحی کو اس طرف کرتے خود دوسری طرف ہو گئی تھی۔

اس وقت نیند اتنی غالب تھی کہ وہ کچھ سوچ سمجھ ہی نہیں پا رہی تھی ہاں لیکن سونے سے پہلے اس نے دیکھا تھا کمرے میں کچھ دن پہلے تک جو صوفہ موجود تھا آج وہاں سے غائب ہو چکا تھا یعنی وہ اسے خود سے دور نہیں کرنے والا تھا۔اسی لیے ہٹوا دیا تھا۔

وہ کتنی ہی دیر چور نگاہ سے اسے دیکھتی رہی جب کہ وہ بیڈ پر آرام سے پھیل کر لیٹ گیا اس نے اس کے کچھ بولنے کا انتظار کیا تھا لیکن وہ اسے کچھ نہیں کہہ رہا تھا یہ بھی غنیمت تھی ۔

اب اتنی بھی دور مت جاؤ کہ تمہاری خوشبو کو بھی محسوس نہ کر سکوں ۔اسے پھر سے گمبھیر آواز سنائی دی جسے وہ اگنور کرتی روحی کو مزید اس کی سائیڈ کرتی خود بیڈ کے دوسرے کونے میں جا پہنچی تھی ۔

آرام سے بیڈ سے نیچے مت گر جانا اور ۔۔۔۔۔۔بلکہ رہنے دو اس وقت تم اس کنڈیشن میں ہی نہیں ہو کہ میری بات کو سمجھ سکو۔۔۔سو جاو آرام سے۔۔۔۔ وہ کچھ کہتے کہتے اپنی بات بدل گیا نہ جانے وہ اس سے کیا بات کرنے والا تھا جو بھی تھا اس کے لیے اتنا ہی کافی تھا کہ وہ اسے سونے کی اجازت دے رہا تھا۔

باقی جو بھی تھا صبح دیکھا جائے گا وہ سب صبح پر چھوڑ کر لیٹ گئی تھی۔اس نے خود ساختہ فاصلہ قائم کیا تھا لیکن پھر بھی اس کا دل سوکھے پتے کی طرح کانپ رہا تھا کہیں وہ ہاتھ بڑھا کر یہ فاصلہ مٹا نا دے ۔وہ کب تک جاگتا رہا یا کب تک اس کی پیٹھ کو گھورتا رہا اسے اندازہ نہ ہو سکا لیکن تھوڑی دیر میں وہ خود نیند کی وادیوں میں اترتی چلی گئی تھی ۔

ooooo

(ماما بتاو ۔۔۔۔۔۔۔۔ماما بتاو۔۔۔۔۔۔۔۔(ماما بچاو ۔۔۔۔۔۔۔۔ماما بچاو

صبح اس کی آنکھ روحی کے شور سے کھلی تھی ۔ہیر حیران سی کروٹ بدل کر پیچھے کی طرف دیکھنے لگی جہاں وہ اسے گد گدانے میں مصروف تھا ۔

ایک لمحے کیلئے اس کے لبوں پر بھی مسکراہٹ آگئی تھی کیونکہ روحی اس سے بچنے کے لیے کبھی اپنی ٹانگوں کا تو کبھی اپنے ہاتھوں کا استعمال کر رہی تھی اور بار بار اپنی ٹانگ استعمال کر کے اپنا بچاو کر رہی تھی کیونکہ وہ اس کے پیر کو پکڑ کر وہاں گد گدانے لگتا تو روحی کی مزید چیخیں بلند ہوتی

۔

وہ دونوں اپنی مستی میں اس حد تک مگن تھے کہ انہیں پتہ ہی نہیں تھا کہ ان کے قریب کوئی تیسرا موجود بھی ہے ۔

اتھا اتھا اب نی تروں دی (اچھا اچھا اب نہیں کروں گی ۔۔۔۔)۔۔روحی نےہارتے ہوئے کان کو ہاتھ لگا کر توبہ کی ۔

جب وہ اس کے توبہ کرنے والے انداز پر فدا ہوتا اس کے دونوں گالوں کو چومتا دوبارہ اس کے ساتھ لیٹا تھا جب روحی کے ٹھنڈے ٹھنڈے ہاتھ ایک بار پھر سے اس کی گردن پر گد گدانے لگے

پھر سے بابا جانی کے ساتھ پنگے اب تو روحی نہیں بچے گی روحی بےبی تو گئی ۔وہ اسے وارن کرتا ایک بار پھر سے اٹھا کر اپنے قریب کر چکا تھا ان دونوں کا کھیل کافی دلچسپ تھا وہ اپنے چہرے پے آنے والی مسکراہٹ کو روک نہیں پائی تھی ۔

اتھا اتھا شولی اب نی توروں دی پرومش

اچھا اچھا سوری اب نہیں کروں گی پرومس)وہ اونچی اونچی آواز میں چلاتے ہوئے بول رہی تھی لیکن وہ تو اسے خوب تنگ کرنے میں لگا ہوا تھا ۔

نہیں اب بابا جانی کو روحی کا سوری نہیں چاہیئے اب تو بدلا ہوگا بدلا وہ اعلانیہ کہتا ایک بار پھر سے اس کی ٹمی پر گد گدی کرنے لگا ۔

ماما بتاو ۔۔۔۔ماوما بتاو۔۔۔پلیج بتا۔۔۔۔۔

ماما بچاؤ۔۔۔۔۔ ماما بچاؤ۔۔۔پلیز بچاؤ) ۔۔۔۔اسے جاگتے پا کر اس نے دوہائیاں دینا شروع کردی تھی جب کہ اچانک روحی کے اس طرح سے پکارنے پر پہلے تو وہ بوکھلا گئی

چھوڑ دیجئے اسے ۔۔۔۔روحی بار بار اس کا دوپٹا کھینچ رہی تھی اس نے بیچ میں بولنا ضروری سمجھا تھا

روحی کی ماما جانی بیچ میں پڑنے کی ضرورت نہیں ہے یہ نہ ہو کہ اپنے پارٹنر کو بچاتے بچاتے تم میرے ہتھے چڑجاو اس نے کھلے کھلے الفاظ میں اسے دھمکی دی تھی جب کہ وہ جو اپنا ہاتھ آگے بڑھانے ہی والی تھی اپنے آپ ہی پیچھے کر گئی ۔

روحی نے بے یقین نظروں سے اسے دیکھا تھا جب کہ وہ خود کو کسی طرح کی مشکل میں پھنسانے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی تھی اسی لیے نگاہیں چرا کر واش روم میں جا بند ہوئی ۔

روحی کی ماما جانی تو بھاگ گئی شو شیڈ اب روحی کو کون بچائے گا ۔وہ اسے خود میں بھیجے پوچھ رہا تھا جب کہ وہ معصومیت کی انتہا کرتے ہوئے چہرے کو حددرجہ لٹکا چکی تھی اسے خود بخود ہی اس پر ترس آنے لگا

اس نے نرمی سے اسے خود سے الگ کیا تھا اور خود ایک بار پھر سے آنکھیں بند کی ہی تھی کہ اسے پھر سے اپنی گردن پر ننھا سا ہاتھ محسوس ہوا ۔

پھر روحی جو وہاں سے بھاگنے کی کوشش میں تھی اگلے ہی لمحے ایک بار پھر سے اس کے قابو میں آ چکی تھی

بابا جانی سے ہوشیاری ۔۔۔۔۔وہ اسے قابو کرتے ہوئے سوالیہ انداز میں بولا جو معصوم لیکن شرارتی آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی

ooooooo

اسے واش روم کے اندر بھی روحی کی چہکنے کی آوازیں سنائی دیتی رہی وہ بری طرح سے پھنسی ہوئی تھی کبھی وہ اونچی اونچی آوازیں اسے صدائیں دیتی تو کبھی اپنے بابا جانی کو سوری بول کر معاملہ ختم کرنے کی کوشش کرتی۔

لیکن وہ معصوم ہرگز نہیں تھی تھوڑی دیر کے بعد خود ہی کوئی نہ کوئی ایسی شرارت کرتی کہ بری طرح سے پھنس جاتی ۔

ویسے تو روحی کو وہ بہت اچھے طریقے سے سمجھ گئی تھی لیکن آج وہ اسے پہلے سے کہیں زیادہ شرارتی محسوس ہوئی تھی ۔

وہ نہا کر باہر نکلی تو وہ ابھی تک ایک دوسرے میں ہی مگن تھے۔اسے دیکھتے ہی روحی نے پھر سے دہائی دینا شروع کر دی وہ بس اپنا آپ اس کی گرفت سے چھڑانا چاہتی تھی۔

لیکن ایسا ممکن نہیں تھا وہ نازک سی جان اس فولادی جسم کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی اسے ایک لمحے کیلئے روحی پر ترس آیا تھا۔

لیکن اسے بچانے کے لیے آگے بڑھنے کے بارے میں وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کیونکہ اس کا انجام وہ بہت اچھے طریقے سے جانتی تھی۔

وہ جانتی تھی کہ اس کو بچانے کے چکر میں وہ خود ہی کسی بڑی مصیبت کا شکار ہو جائے گی۔لیکن وہ روحی کو اس طرح سے نا امید بھی تو نہیں کر سکتی تھی نہ اس نے آئینے کے سامنے رک کر اپنا دوپٹہ اپنے سر پر ٹھیک کیا۔

جبکہ روحی اب تک اسے پکار رہی تھی اس نے ایک قدم بیڈ کی طرف بڑھاتے ہوئے اچھی طرح سے بیڈ کا معائنہ کیا تھا اور پھر دروازے کا بھی۔

وہ بیڈ پر روحی اور اسے نظر انداز کر کے دروازے تک آئی اور دروازے کو پوری طرح سے کھول دیا لیکن باہر نکلنے کے بجائے وہ واپس آئی تھی اس نے بیڈ پر ان دونوں کو ایک دوسرے میں مگن دیکھا۔اور پھر ایام سے بولی۔

آپ کا فون بج رہا ہے اس نے سائیڈ ٹیبل کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو اس کے اچانک پکارنے پر ایام نے پہلے اسے پھر پیچھے مڑ کر دیکھا لیکن اس سے پہلے کہ وہ واپس اس کی طرف مڑتا اس نے پھرتی سے روحی کو بیڈ سے اٹھاتے باہر کی طرف دوڑ لگائی تھی

۔اس کی اس حرکت پر تو وہ چند لمحوں کے لیے سمجھ ہی نہیں پایا کہ آخر ہوا کیا ہے

جب کہ دور تک اسے روحی کی چہکتی ہوئی آواز سنائی دیتی رہی

(الو بنایا بلا مجا آیا(الو بنایا بڑا مزا آیا ۔۔۔۔۔۔۔۔

ان دونوں کی اس ملی بھگت پر اس کے لب اپنے آپ مسکرا اُٹھے تھے ۔جب کہ وہ نفی میں سر ہلا

تا خود بھی بیڈ سے اٹھتے ہوئے فریش ہونے چلا گیا

فریش ہونے کے بعد اس نے باہر جانے کے بارے میں سوچا تھا ۔کیونکہ اپنے ہنستی مسکراتی

زندگی کے ساتھ اس کی صبح تو خوشگوار ہو ہی چکی تھی اب اس کا ارادہ اپنا دن بھی خوشگوار کرنے

کا تھا

oooooo

لوحی ناشتہ نے ترے دی لوحی نے ابی برچی نی تی(روحی ابھی ناشتہ نہیں کرے گی روحی نے برشی

نہیں کی)تانیہ روحی کو ناشتہ کرنے کے لیے کہنے لگی تو اسے آگے سے جواب آیا تھا ۔

وہ صرف اپنے باباجانی کے ساتھ صبح صبح پنگے کر رہی تھی جس کا نتیجہ یہ نکلا تھا ۔ابھی تک اس

نے برش بھی نہیں کیا تھا

جب تک اس کے بابا جانی کمرے سے نہیں نکل آتے تب تک تو وہ کمرے میں نہیں جا سکتی تھی

اسی لیے بابا جانے کے باہر آنے کا انتظار ہی کر سکتی تھی حالانکہ ابھی اسے بھوک بھی لگی ہوئی

تھی ۔

تانیہ نے دوبارہ آکر اسے ناشتہ کرنے کے لیے کہا تھا جب کہ وہ دونوں جاسوس بنی ہوئی تھی کہ کب ایام کمرے سے نکلے اور وہ دونوں جا کر فریش ہوں ۔

کل رات ہی تانیہ نے اس کا سارا سامان ایام کے کمرے میں شفٹ کروا دیا تھا۔جس کی وجہ سے صبح اسے فریش ہونے میں کافی آسانی ہوئی تھی ورنہ اسے دوسرے کمرے میں جانا پڑتا اور روحی کا تو سب کچھ تھا ہی وہیں ۔

رات روحی کو کہانی سناتے سناتے وہ نجانے کب سو گئی تھی ۔ایام نے اسے آکر جگایا تھا کیونکہ اس نے ایام کے لئے جگہ ہی نہیں چھوڑی تھی بیڈ پر رات کے بارے میں سوچ کر وہ ایک بار پھر سے ایام کی طرف متوجہ ہو گئی ۔

کل رات اگر وہ چاہتا تو اپنا حق اس سے لے سکتا تھا لیکن اس نے ایسا نہیں کیا کیوں یہ تو نہیں جانتی تھی لیکن اسے یقین تھا وہ زیادہ دن تک اسے خود سے دور نہیں رہنے دے گا

وہ صاف صاف کہہ چکا تھا کہ وہ اس کے ساتھ اپنی نئی زندگی کی شروعات کرنا چاہتا ہے ۔جس کا مطلب یہی تھا کہ وہ اسے فضول میں وقت میں نہیں دے سکتا ۔

اگر تم دونوں کی جاسوسی ہو گئی ہو تو جا کر فریش ہو لو ۔اسے اپنے پیچھے سے آواز سنائی دی تھی تو روحی تو اس کے ساتھ چپک گئی تھی جبکہ چہرے پر شرارتی مسکراہٹ تھی وہ ان دونوں کو دیکھ کر مسکراتا ہوا آگے بڑھ گیا تھا ۔

تلو دلدی لوم می تچلتے ہی اول اندل شے لات کل دے دے ۔تو بابادانی اندل نی آستے دے(چلو جلدی سے روم میں چلتے ہیں اور اندر سے لاک کر دیں گے تو بابا جانی نہیں آسکے گے)۔

وہ اس کی گردن میں باہیں ڈالے ہوئے اپنا خرافاتی دماغ استعمال کر رہی تھی۔

اگر آپ کے باباجانی آپ کو سزا دیتے ہیں تو بہت اچھا کرتے ہیں آپ ہو ہی اتنی شرارتی ۔مجھے پتا نہیں اپنے اس شرارتی دماغ میں مزید کیا کیا سوچ ہوئے ہو اس کو گھورتے ہوئے بولی تو روحی کھلکھلا کر ہنسی ۔

جبکہ وہ مسکرا کر روحی کو لئے واپس روم کی طرف چلی گئی تھی

ooooooo

وہ اسے تیار کروا کر نیچے لائی تو وہ ناشتے کی ٹیبل پر ان دونوں کے آنے کا انتظار کر رہا تھا ۔

کب سے انتظار کر رہا ہوں اتنا ٹائم لگا دیا ۔۔۔۔۔۔۔۔ان دونوں کو آتے دیکھ کر اس نے اپنی گھڑی کی طرف دیکھا تھا ۔

روحی کو کچھ پسند ہی نہیں آرہا تھا ۔وہ کرسی پر بیٹھتے ہوئے اسے دیر سے آنے کی وجہ بتانے لگی ۔

ہہہہم ۔جب کہ وہ ہنکارہ بھرتا اب اپنا کھانا شروع کر چکا تھا ۔

ناشتے کے دوران وہ کچھ نہیں بولا۔جبکہ ناشتے کے بعد روحی اپنے کھیل کود میں مصروف ہو چکی تھی

وہ اسے باہر لان میں آنے کا اشارہ کرتا ہوا خود باہر جا چکا تھا وہ کافی دیر سوچنے کے بعد خود کو اس کے سامنے جانے کے لیے تیار کر چکی تھی ۔

اس نے اسے کیوں بلایا تھا اسے اس سے کیا باتیں کرنی تھی دماغ میں چل تو بہت کچھ رہا تھا لیکن ان سب سوالوں کے جواب اسے تب ہی ملنے تھے جب وہ اس کے روبرو ہوتی ۔

oooooo

آپ نے بلایا وہ جو اپنے پودوں میں مگن تھا اس کی آواز سن کر اس کی طرف متوجہ ہوا تھا۔

ہاں آؤ بیٹھو وہ باہر رکھی کرسی پر اشارہ کرتے ہوئے بولا تو وہ سر ہلاتے کرسی پر بیٹھ گئی

یہاں باہر وہ اس سے خوفزدہ ہرگز نہیں تھی وہ یہاں باہر یقیناً اس کے ساتھ کوئی بے باکی نہیں کر سکتا تھا۔

تم سوچ رہی ہو گی کہ میں نے تمہیں یہاں کیوں بلایا تو مزید ٹائم برباد نہیں کرتا اس کے سامنے والی کرسی پر بیٹھ کر ایام اپنی بات شروع کرنے لگا تو وہ بھی پوری طرح اس کی طرف متوجہ ہو گئی۔

جی بولیں۔۔۔۔۔اس کے سامنے بیٹھنے پر وہ سمٹ سی گئی۔

کل ہماری شادی ہو چکی ہے تو اب آفیشیلی ہم ہسبنڈ وائف ہیں۔میں اپنی زندگی میں کسی طرح کی کوئی بدمزگی نہیں چاہتا تم میری بیوی ہو اور میں تمہارے ساتھ اس رشتے کو لے کر بہت فئیر ہوں۔

کل رات میرے آنے سے پہلے تم چینج کر کے سو گئی یا میرے آنے کا انتظار نہیں کیا۔اس طرح کی کوئی سوچ میرے دماغ میں ہے ہی نہیں۔اگر ہوتی تو تمہیں کل رات ہی بتا دیتا۔

تم نے مجھے دھوکا دیا یہاں سے بھاگنے کی کوشش کی جو کہ ایک بہت بری حرکت تھی اور آگے جا کر تمہارے لئے بہت ساری مصیبتوں کے دروازے کھول سکتی تھی۔خیر جو بھی ہوا بھول جاتے ہیں اور اپنی زندگی میں آگے بڑھتے ہیں۔

پرسوں روحی کی سالگرہ ہے اور اس سے اگلے دن ہمارا ولیمہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔میں تمہیں ان دو دنوں کا وقت دے رہا ہوں اپنے آپ کو جتنا ہو سکے اس رشتے کو قبول کرنے کے لئے تیار کر لو کیونکہ میں مزید انتظار نہیں کر سکتا۔

مجھے میری زندگی میں اب کوئی پرابلم نہیں چاہیے ۔میں اپنے دل کی پوری رضامندی سے تمہیں اپنی بیوی بنا چکا ہوں ۔

میں جانتا ہوں تم مجھے ٹھیک سے جانتی تک نہیں تمہیں میرے بارے میں کچھ بھی نہیں پتا ایسے شخص کے ساتھ ساری زندگی گزارنا تمہارے لئے مشکل ہو سکتا ہے لیکن میرے خیال میں پاکستان میں 80 فیصد لڑکیوں کی زندگی کے فیصلے اسی طرح سے ہوتے ہیں ۔

تم یہ ہی سمجھنا کہ ہماری اریج میرج ہوئی ہے ۔اور ہر اریج میرج میں مرد کی کچھ سوچیں ہوتی ہیں کچھ ڈیمانڈز ہوتی ہیں اور میرے دماغ میں یہ سوچ ہے کہ میں نہیں چاہتا کہ تم فضول طرح کی سوچیں اپنی زندگی میں لا کر اپنی اور میری زندگی کو ڈسٹرب کرو

میں یہ چاہتا ہوں کہ تمہاری سوچوں پر بھی صرف میری حکمرانی ہو ۔اور ان سب چیزوں کو قبول کرنے کے لئے تمہیں میں دو دن کا وقت دے رہا ہوں روحی کی سالگرہ کی رات تم مجھے تمہارے دل کی پوری رضامندی کے ساتھ ملو گی ۔اب تم اسے میرا حق سمجھو یا حکم ۔تمہاری مرضی لیکن اس سے زیادہ وقت میں تمہیں نہیں دوں گا

ooooooo

ایام اپنی بات مکمل کرکے چلا گیا تھا۔جبکہ وہ کتنی ہی دیر وہیں بیٹھی رہی ۔اسے ایام کی باتیں بری نہیں لگی تھی۔

کیونکہ اس کی کوئی بھی بات غلط نہیں تھی ۔وہ اپنی زندگی میں کسی طرح کا کوئی مسئلہ کوئی پریشانی نہیں چاہتا تھا۔

اور اس سے بھی یہی امید رکھتا تھا کہ وہ بھی اس کے ساتھ ایک پرسکون زندگی کی شروعات کرے۔یہ اس کے لیے بہت مشکل تھا۔کیونکہ اس شادی میں اس کی مرضی شامل نہیں تھی۔ لیکن یہ بھی حقیقت تھی کہ سعد کے ساتھ شادی میں بھی وہ راضی نہیں تھی۔

اگر وہ سعد کے ساتھ ایک پرسکون زندگی کے خواب سجا سکتی تھی تو ایام کے ساتھ کیوں نہیں۔وہ ایام کا ساتھ قسمت کا لکھا سمجھ کر قبول کر سکتی تھی۔

یہ اتنا مشکل نہیں تھا۔لیکن اسے نجانے کیوں اسے ایام پر یقین نہیں تھا۔وہ ایام کا اپنی طرف جھکاؤ صرف وقتی سمجھتی تھی۔

اسے لگتا تھا کہ ایام کو اس کی خوبصورتی اپنی طرف کھینچتی ہے۔اور اس نکاح کے پیچھے بھی یہی وجہ ہے۔کیونکہ اس کی نیت اس پر اس کی طلاق سے پہلے ہی خراب تھی۔۔وہ پہلے سے اس پر غلط نگاہ رکھے ہوئے تھا۔

اگر وہ اپنے بھائی کی بیوی پر غلط نگاہ رکھ سکتا تھا تو وہ اس پر کیسے یقین رکھتی۔اسے یقین تھا کہ وہ اس سے کوئی پیار محبت نہیں کرتا۔وہ صرف اس کو حاصل کرنا چاہتا ہے۔اور جس دن اس نے اسے حاصل کر لیا۔وہ اسے دوبارہ منہ بھی نہیں لگائے گا۔

اس کی سوچ ایام کو لے کر دن با دن خراب ہوتی جا رہی تھی۔وہ ایام کو بہت غلط سمجھ رہی تھی۔پھر اسے یہ بھی خیال آتا کہ اگر ایام صرف اسے حاصل کرنا چاہتا تو اس سے شادی کیوں کرتا۔وہ ایک مضبوط مرد تھا۔وہ اسے اپنے زور بازو پر بھی حاصل کر سکتا تھا۔اسے اس سے

شادی کرنے کی ضرورت ہرگز نہیں تھی۔وہ بُری طرح الجھی بیٹھی تھی ۔جب وہ واپس آتا نظر آیا۔

وہ باہر جانے کے بجائے اسی کی طرف آگیا تھا ۔وہ جو وہاں سے اٹھ کر جانے کا ارادہ رکھتی تھی واپس بیٹھ گئی وہ اس کے پاس آرکا

اب کون سی فصول سوچوں میں ڈوبی ہو۔۔۔۔؟بیوی میں منع کررہا ہوں تو بہتر ہے کہ تم اپنی فصول سوچوں سے باز آجاو ورنہ اپنے لیے تم خود برا کروگی۔

اگر تم نہیں سکون سے بیٹھ پارہی اپنی سوچوں سے جان نہیں چھڑا پا رہی تو میرے بارے میں سوچو بلکہ ہماری آنے والی زندگی کے بارے میں سوچو یہ سوچو کہ آگے کیا ہوگا ہم اپنی زندگی کو کس طرح سے خوبصورت بنائیں گے۔

اگر تم چاہو تو تمہارے پاس بہت کچھ ایسا ہے جسے سوچ کر تم پرسکون رہ سکتی ہو۔۔۔۔۔اپنے آپ کو کسی اذیت میں ڈالنے سے بہتر ہے کہ اللہ تعالی کی اس نعمت کا شکریہ ادا کیا جائے جو آپ کے حصے میں آئی ہے۔

اور میرے خیال میں میں بھی کسی نعمت سے کم نہیں ہوں اگر تم سوچو تو۔۔۔۔۔۔۔جانتی ہو میرا شادی کرنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا بلکہ میں اپنی بیٹی کو ہمیشہ اکیلے پالنے والا تھا۔

لیکن تمہاری وجہ سے مجھے اپنا یہ فیصلہ بدلنا پڑا۔۔۔۔اور مجھے ایسا کیوں کرنا پڑا یہ تم بھی جانتی ہو اب میں یہاں کھڑے ہو کر تمہارے حسن کے قصیدے نہیں پڑھوں گا۔کیونکہ میرے خیال میں

جو چیز میری ہے اس کی تعریف میں کبھی بھی کر سکتا ہوں اور یہ کام میں نے پرسوں کے لیے چھوڑ دیا ہے۔

ویسے میں نے سنا ہے کہ دو طرح کی عورتیں بہت خطرناک ہوتیں ہیں ایک وہ جو خوبصورت ہوتی ہیں اور دوسری وہ جن کو پتہ ہوتا ہے کہ وہ خوبصورت ہیں۔مجھے پتا ہے تم میرے لئے بہت خطرناک ثابت ہونے والی ہو وہ شرارتی انداز میں کہتا اسے نگاہ اٹھانے پر مجبور کر گیا۔

میں آپ کو عورت لگتی ہوں۔۔۔۔۔۔؟ وہ جو نہ جانے اسے کیا سنانے کا منتظر تھا اس کے منہ بنا کر یہ کہنے پر اپنا کہ قہقہ ضبط نہ کر سکا۔

او سوری سوری سوری میرے خیال میں اس وقت دنیا کی سب سے بڑی غلطی کر چکا ہوں۔ایک لڑکی کو عورت کہنا بھی میرے خیال میں گناہ کے زمرے میں آتا ہے۔میں کوشش کروں گا کہ مجھ سے دوبارہ یہ گناہ سرزد نہ ہو۔میں چلتا ہوں خیال رکھنا اپنا جلدی آنے کی کوشش کروں گا۔

وہ اس کے سامنے کھڑا مسکرا کر بول رہا تھا جب کہ وہ حیران سی یہ جاننے کی کوشش کر رہی تھی کہ وہ اسے یہ سب کچھ کیوں بتا رہا ہے جب اگلے ہی لمحے اس نے جھکتے ہوئے اس کے گال پر اپنے لب رکھے۔ہیر جی و جان سے لرز کر رہ گئی وہ اس طرح کی کوئی حرکت کرے گا یہ تو اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا۔

جب کہ وہ اسے کچھ بھی بولنے کا موقع دیے بنا اپنے قدم اپنی گاڑی کی طرف بڑھا چکا تھا۔

ooooooo

یہ لو محترمہ تمہارا ڈریس ابھی آیا ہے مجھے تو بہت زیادہ پسند آیا ہے یقیناً تمہیں بھی بہت پسند آنے والا ہے۔

اس کی ڈیزائننگ تو چیک کرو یار واللہ کتنی خوبصورت ہے۔روحی کا بھی بالکل سیم ٹو سیم تمہارے جیسا ہے آرڈر تو ایک ڈیڑھ ہفتہ پہلے کیا تھا۔اور آنے والا بھی کل ہی تھا لیکن آج ہی ڈلیور ہو گیا۔

وہ اس کے سامنے ایک بے تحاشا حسین ڈریس پھیلاتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

یہ ولیمے کا ڈریس ہے وہ ایک نظر اس گولڈن ڈریس پر ڈالتے اس سے کہنے لگی تھی اس نے کھول کر دیکھنے یا پھر ہاتھ لگانے کی غلطی نہیں کی تھی۔

ارے نہیں یار یہ تو روحی کی سالگرہ کا ڈریس ہے ویسے تمہیں اپنے ولیمے کی ڈریس دیکھنے کی اتنی جلدی ہے یہ تو مجھے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا میں سر سے کہہ دیتی ہوں کہ تمہارے ولیمے کا ڈریس جلدی منگوا لیا جائے۔

کیونکہ ہماری دلہن صاحبہ کو بہت جلدی ہے وہ اس کے کندھے کے ساتھ کندھا ملاتے چھیڑنے والے انداز میں بولی۔

توبہ توبہ مجھے کوئی جلدی نہیں ہے کچھ بھی کہنے کی ضرورت نہیں ہے میں تو بس ایسے ہی تم سے پوچھ رہی تھی۔وہ اس سے کہتی ڈریس گھسیٹ کر اپنے قریب کر چکی تھی اس کی زپ کھولتے ہوئے وہ اسے بیگ سے باہر نکالنے لگی۔

یہ تو بہت زیادہ بھاری ہے میں اسے پہن کر کیسے چلوں گی تانیہ اور روحی کیلئے بھی یہ کافی بھاری ہوگا وہ پریشانی سے اسے دیکھنے لگی۔

جبکہ ساتھ ہی ساتھ وہ اپنے ڈریس کے نیچے چھپے روحی کے ڈریس کو کھولنے لگی تھی۔

لیکن اس نے نوٹ کیا تھا کہ روحی کا ڈریس اتنا زیادہ ہیوی نہیں تھا بچوں کی مناسبت سے وہ بالکل پرفیکٹ تھا۔

ارے نہیں روحی کا ڈریس بالکل بھی ہیوی نہیں ہے وہ بہت آسانی سے اسے کیری کر پائے گی تم اپنا سوچو کیوں کہ تمہارے لئے آسان ہرگز نہیں ہوگا وہ اسے روحی کی طرف سے بے فکر کرتے ہوئے کہنے لگی۔

میں کوئی اور پہن لوں گی اس میں تو چلنا بھی محال ہو گا۔ خود ہی فیصلہ کرتے ہوئے کہنے لگی۔

نہیں جانو تم کوئی اور نہیں پہن سکتی تمہیں یہی ڈریس پہننا ہوگا کیونکہ یہ سر اپنی پسند سے لے کر آئے ہیں اور میرا نہیں خیال کہ تم ان کی پسند کو نظر انداز کرو گی۔

ویسے تم نے کل رات کے بارے میں مجھے کچھ بھی نہیں بتایا کیا ہوا کل رات کو سر نے غصہ تو نہیں کیا ویسے وہ رات کافی دیر سے گھر واپس آئے تھے میرے خیال میں تب تک تم سو چکی ہوگی۔

تانیہ نے سرسری سے انداز میں پوچھا تھا اسے یاد آیا کہ کل تانیہ نے اس کے ساتھ کچھ خاص اچھا نہیں کیا تھا۔

وہ اس کی مدد کرنے کے بجائے ایام کے حکم کو فالو کر رہی تھی اور اسے یہ بات بہت بری لگی تھی وہ اس کی دوست تھی اس کی مدد کر سکتی تھی لیکن اس نے ایسا نہیں کیا اور اب وہ اس سے

بالکل نارمل بات کر رہی تھی جیسے کچھ ہوا ہی نہیں ۔لیکن حقیقتاً کل تانیہ نے اس کا بہت دل دکھایا تھا

ویسے اگر دیکھا جائے تو وہ بھی مجبور تھی وہ ایام کی ملازمہ تھی۔اگر وہ اس کی کوئی بھی مدد کرتی تو یقیناً اپنی نوکری سے ہاتھ دھو بیٹھتی اور اس کا تو کوئی سہارا بھی نہیں تھا

شاید جو تانیہ نے کیا وہ ایک طرح سے صحیح بھی تھا ۔

کیوں کہ تانیہ اس کے علاوہ اور کچھ نہیں کر سکتی تھی ۔تانیہ کی نظر میں ایام ایک بہت اچھا انسان تھا ۔جو تانیہ کے حساب سے اس کے لئے بہت اچھا ثابت ہونے والا تھا ۔تانیہ کے ساتھ کسی بھی طرح کی ناراضگی ظاہر کر کے وہ اسے شرمندہ نہیں کر سکتی تھی کیونکہ اس وقت یہاں اسے سمجھنے والی صرف یہی اس کی دوست تھی۔

کہیں نہ کہیں اس کے اور ایام کے نکاح میں قسمت کا کھیل تھا ۔پہلے سعد کے ساتھ اچانک شادی اور پھر اچانک طلاق اس کے نصیب میں لکھی تھی اور پھر جب وہ اپنے بھائی کے قریب جانے والی تھی ان مصیبتوں سے نکلنے والی تھی ۔اس کی ایام کے ساتھ شادی ہو گئی ۔یہ سب اس کے نصیب کا لکھا تھا ۔

اور یہ جیسا بھی تھا اسے قبول کرنا تھا ۔شاید ایام ایک بہت برا انسان ہو گا شاید آگے جا کر وہ اس کے لیے اچھا ہسبنڈ ثابت نہ ہو لیکن وہ سعد جتنا برا بھی نہیں ہو سکتا جو اپنی ہی بیوی کا سودا کر دے۔

کل اس کے ساتھ کیا ہوا اور اس کے ساتھ کیا ہونے والا تھا یہ تو وہ نہیں جانتی تھی اور نہ ہی اسے ان سب چیزوں کا ہوش رہا تھا لیکن غنودگی میں بھی اسے اپنے آس پاس ہونے والی باتوں کی آواز سنائی دیتی رہی وہ ہر چیز تو نہیں سمجھ پائی تھی لیکن بہت ساری انجان آوازوں میں اسے سعد کی جانی پہچانی آواز سنائی تھی

جو ان غنڈوں سے کہہ رہا تھا کہ اس نے اسے کسی کے آگے بیچ دیا تھا اور اس کی شادی کے پیچھے کی وجہ بھی یہی تھی ۔یہاں تک کہ اس نے شادی بھی کسی کے کہنے پر کی تھی ۔اور پھر اس نے اسے ایام کے گھر بھیج دیا تھا ۔

اور بعد میں اپنی جان بچانے کے لیے اس نے اسے طلاق دے دی وہ کتنا گرا ہوا انسان تھا سوچ کر ہی اسے اس سے نفرت ہونے لگی تھی ۔کیا کوئی اتنی گھٹیا اور گری ہوئی حرکت کر سکتا ہے کہ اپنی ہی بیوی کو کسی کے آگے بیچ دے اسے سوچ سوچ کر اس سے نفرت محسوس ہو رہی تھی ۔ وہ اپنی زندگی میں سعد کو کبھی دوبارہ سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی ۔اور ایام شاید یہ سوچتا تھا کہ اس کی ساری سوچیں سعد کی طرف ہیں یا ۔وہ سعد کے لئے کوئی جذبات رکھتی ہے حالانکہ وہ آج کل صرف اپنے بھائی کو سوچ رہی تھی کہ وہ اس سے رابطہ نہیں کر پا رہی تھی کیونکہ اس کا موبائل اس کے بھائی کا نمبر ہر چیز وہ کھو چکی تھی ۔

ہاں لیکن ایام کیا سوچتا تھا کیا نہیں اسے فرق نہیں پڑتا تھا وہ اس وقت اپنی ہی الجھنوں میں الجھی ہوئی تھی

یقیناً تانیہ اسے خوش نصیب سمجھتی تھی جسے ایام کی ہمراہی ملی تھی۔ لیکن وہ اسے کیا بتاتی کہ سعد کی اتنی گھٹیا حرکت نے اس کا مرد ذات پر سے یقین ہی ختم کر دیا تھا

اس کی زندگی میں آیا ایک مرد بھی اس قابل نہ تھا کہ وہ اس پر یقین کر پاتی پہلے اس کا باپ دو بچے پیدا کر کے اس کی ماں کو بے آسرا بے سہارا چھوڑ کر کہیں بھاگ گیا۔

اور آج تک کبھی اس کا کوئی پتہ نہ ملا اور پھر اس کا بھائی اس کی شادی والے دن اسے کسی بوجھ کی طرح اپنے سر سے اتار کر ہمیشہ کے لیے پھینک گیا اور پھر اس کا شوہر اسے کسی دوسرے کے آگے بیچ چکا تھا۔

وہ ایام پر کیا یقین کرتی جو اپنے کزن کی بیوی کے بارے میں اتنی غلط سوچ رکھتا تھا آج وہ اس کی بیوی تھی اس کے نکاح میں تھی لیکن پرانی باتیں بھولی تو نہ تھی۔

لیکن وہ تانیہ کو وہ کچھ کہہ نہیں سکتی تھی تانیہ کی سوچ الگ تھی اور کسی کی سوچ بدلنا کہاں کسی کے بس میں ہے۔

oooooo

وہ فریش ہو کر باہر نکلی تو کمرے میں کوئی بھی موجود نہیں تھا وہ آئینے کے سامنے آکر اپنے بال سکھانے لگی۔

جب وہ کمرے کے اندر داخل ہونے لگا لیکن اسے دیکھ کر وہی دروازے پر ہی رک گیا

وہ دروازے کے فریم سے ٹیک لگائے کھڑا اسے یک ٹک دیکھے جا رہا تھا۔جبکہ دوسری طرف ہیر اپنے ہی دھیان میں اپنے لمبے گھبے آبشار زلفوں کو سلجھانے کی کوشش میں ہلکان ہو رہی تھی۔

اس کا دھیان ابھی تک دروازے کی طرف گیا ہی نہیں تھا۔کیوں کہ اس وقت تو وہ صرف اپنے بالوں کو ٹھیک کرنے کی جدوجہد کر رہی تھی۔

ایام نے اس سے کبھی بھی دوپٹے کے بنا نہیں دیکھا تھا اس لیے اندازہ نہ تھا کہ اس کے بال اتنے لمبے اور خوبصورت ہوں گے۔

وہیں کھڑے کھڑے اچانک اس کا دل چاہا کہ وہ ان بالوں کی خوبصورتی کو اپنے ہاتھوں کی پوروں پر محسوس کرے۔

اور وہ رکا نہیں تھا۔وہ اس پر ہر طرح کا حق رکھتا تھا تو اپنی کوئی بھی خواہش وہ دل میں کیوں رکھتا۔

ایام آہستہ آہستہ چلتا اس کے پاس آرکا تھا اس نے آئینے میں اس کا عکس دیکھ کر سامنے سے ہٹنے کی کوشش کی تھی۔جب اس نے اس کے کندھے پہ ہاتھ رکھ کے اس کی کوشش کو ناکام بنا دیا۔اور اس کا رخ اپنی جانب کرتے اسے اپنے روبرو کیا۔ہیر اس کے سامنے نگائیں جھکائے کھڑی اس کی والہانہ نظروں سے کافی خوفزدہ تھی

میرے خیال میں اب تمہیں فضول کا بھاگنا چھوڑ دینا چاہیے کیونکہ اب نہ تو یہ تمہارے بس میں ہے اور نہ ہی اب میں ایسا کچھ ہونے دوں گا۔وہ اس کے کان کے قریب سرگوشی نما آواز میں بولا۔

جب کہ اسے اتنے قریب محسوس کرتے ہوئے ہیر کی دھڑکنوں میں اشتعال برپا ہوگیا۔

وہ مجھے باہ۔۔۔۔۔باہر جانا۔۔۔۔وہ اچھی خاضی نروس ہو گئی تھی۔

نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔ابھی میں تمہیں محسوس کرنا چاہتا ہوں۔وہ حکمیہ بولا۔جبکہ اس کے الفاظ پر ہیر کی تو مانو سانسیں ہی اٹک گئی۔

دیکھیں میں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

دیکھنا ہی تو چاہتا ہوں تمہیں ۔۔۔۔۔۔۔ اس کی نازک مرمریں کمر کے گرد اپنا حصار بناتا وہ اس کی بات کاٹ گیا۔

یقین نہیں آتا۔۔۔۔۔۔۔محبت اتنی حسین بھی ہو سکتی ہے۔وہ گمبیر لہجے میں کہتا اس کے چہرے پر جھکا تھا۔لیکن اس سے پہلے کہ وہ کوئی گستاخی کرتا وہ رخ پھیر گئی۔اس کی گہری نگاہوں کا سامنا کرنا ہیر کے لیے دنیا کا سب سے مشکل کام تھا۔

لیکن شاید ایام کو اس کی یہ حرکت پسند نہیں آئی تھی تبھی تو وہ اسے ایک جھٹکے میں واپس کھینچتا اپنے قریب کرگیا۔اس کا انداز کافی زیادہ جارہانہ تھا۔وہ اس کے چوڑے سینے سے لگی اس کی سرخ انگارہ آنکھوں میں صرف ایک لمحہ ہی دیکھ پائی

میں نے کہا مجھ سے دور بھاگنا بند کرو نہیں جا سکتی تم مجھ سے دور ہمیشہ میرے پاس رہو گی وہ اس کے دونوں بازوں کو تھامیں اپنے بے حد قریب کیے اس کے چہرے پر غرا کر بولا تھا۔

آج ایک بات میں تم سے کہنے جا رہا ہوں اسے اپنے دل میں اور دماغ میں اچھی طرح سے بٹھا لو محبت کرنے لگا ہوں تم سے۔

بہت بہت زیادہ چاہنے لگا ہوں تمہیں میری بیٹی کے بعد تم سے زیادہ مجھے کسی سے محبت نہیں میری زندگی میں صرف تم دونوں ہو۔

اور میں چاہتا ہوں کہ تمہاری زندگی میں میرے علاوہ اور کوئی نہ ہو ۔میں محبت کے معاملے میں بہت خالص ہوں ہیر ۔میں محبت کے بدلے محبت چاہتا ہوں تمہیں دیکھ کر جو جذبات میرے دل میں جاگے ہیں وہ کبھی کسی کے لئے نہیں جاگے اگر سعد تمہیں خود نہیں چھوڑتا تو میں اسے مجبور کر دیتا ۔لیکن تمہیں اپنا بنا کر ہی دم لیتا کیونکہ ایام سکندر ہر کسی سے محبت نہیں کرتا اور جس سے محبت کرتا ہے اسے کسی اور کا نہیں ہونے دیتا ۔

میں نے تمہیں اپنی زندگی میں شامل کرنے کا فیصلہ اسی دن کر لیا تھا جب تمہیں پہلی دفعہ دیکھا تھا ۔

ہاں تمہاری شادی کے اگلے دن صبح سعد کے کمرے میں اس دن حالات کیسے تھے ۔تمہاری زندگی میں کیا ہو رہا تھا میں کچھ نہیں جانتا تھا ۔تمہیں دیکھتے ہی مجھے تم سے محبت ہو گئی تھی اور اسی دن میں نے تمہیں اپنی زندگی میں شامل کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا اور دیکھو آج تم میری ہو ۔

تم میری ہو ہیر ایام سکندر تم پر میرا حق ہے ۔اور میں اس حق کو سود سمیت لینا بھی جانتا ہوں ۔ مجھے سختی کرنے پر مجبور مت کرو ۔میں چاہتا ہوں کہ تم اپنے دل کی پوری رضامندی سے مجھے قبول کرو اور تمہیں ایسا کرنا پڑے گا ۔

کیونکہ تمہارے پاس صرف ایک ہی راستہ ہے اور اس راستے کا نام ایام سکندر ہے ۔اس کا سخت ہوتا لہجہ اپنے آپ نرم ہو گیا تھا اس کے چہرے کو اپنے ہاتھوں میں تھامیں وہ اس کے چہرے پر جھکا تھا ۔

ہیر خاموشی سے اسے دیکھ رہی تھی ۔جب اسے اپنی آنکھوں پر اس کے لبوں کا لمس محسوس ہوا ۔اس نے اگلے ہی لمحے اپنی آنکھوں کو بند کر لیا تھا ۔اپنی پلکوں پر اس کی گرم سانسوں کا لمس محسوس کرتی وہ لز کر رہ گئی ۔

جبکہ ایام اس کی آنکھوں کی جبش دیکھتا اس کے سرخ خساروں پر اپنے دہکتے لب رکھتا اس کے ہونٹوں کے کناروں کو انگلیوں کی پوروں سے چھوتا بہکی بہکی نگاہوں سے اس کے چہرے کو دیکھتا مزید کوئی گستاخی کرنے ہی والا تھا کہ اگلے ہی لمحے دروازہ کھلا ۔

اور روحی اپنے ٹیڈی کے ساتھ باتوں میں مگن اندر داخل ہو گئی ۔ہیر نے اگلے ہی لمحے اس سے دور ہونے کی کوشش کرنی چاہیے لیکن اس کا ہاتھ اب تک اس کے ہاتھ کو اپنی گرفت میں سختی سے لئے ہوئے تھا ۔جب کہ اس کا دوسرا ہاتھ اب تک اس کی کمر کے گرد حمائل تھا

وہ اس کا ہاتھ یونہی اپنی سخت گرفت میں لیے بیڈ کی سائیڈ دراز تک آیا اور اس میں سے کچھ نکالنے لگا اپنی تلاش مکمل کرتے ہوئے اس نے چھوٹی سی ڈبی نکال کر یونہی اس کا ہاتھ تھامے کھولی تھی ۔

کہ بے تحاشا خوبصورت سا بریسلیٹ نکال کر وہ اس کی مومی کلائی میں پہناتے ہوئے اس کے ہاتھ کو ہر طرف سے دیکھ رہا تھا ۔

نکاح کا تحفہ ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ وہ پیار سے مسکرا کر کہتا اس کے نازک سے ہاتھ کو اپنے لبوں سے چھوتا اسے اس کے حال پر چھوڑتے ہوئے روحی کی طرف متوجہ ہو گیا تھا جب کہ وہ کتنی ہی دیر اپنے ہاتھ میں موجود اس نازک بریسلیٹ کو دیکھتی اس کی محبت کی حدت کو محسوس کرتی رہی

oooooo

ماما دانی اپ توپتا اے تل میلا بڈے اے؟؟

ماما جانی آپ کوپتہ ہے کل میرا برتھ ڈے ہے۔۔۔۔۔۔؟(وہ اس کے ساتھ بیٹھے ہوئے پوچھنے

لگی لہجے میں کافی زیادہ ایکسائٹمنٹ تھی وہ مسکرا کرہاں میں سرہلا گئی

اتھا فیر تو اپ تو دے بی پتا او داتہ بابا دانی نے میلے لیےتیا دفت لیا اے(اچھا پھر تو آپ کو یہ بھی پتہ

ہوگا کہ بابا جانے میرے لئے کیا گفٹ لے کر آئے ہیں۔۔۔۔۔۔۔؟)اس کی ہاں میں سرہلانے پر

اس نے دوسرا سوال کیا تھا۔ساتھ ہی ساتھ اس کے معصوم چہرے پر ایکسائٹمنٹ کا اضافہ ہوا

تھا ہیر مسکرا دی۔

نہیں جانو مجھے نہیں پتا کہ آپ کے بابا جانی آپ کے لئے کیا گفٹ لے کر آئے ہیں۔اس نے سچ

کہا۔اسے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا کہ ایام اس کے لئے کون سا تحفہ لانے والا ہے۔

ایشے کیشے

(ایسے کیسے)

ہشبنڈ واف می توتوئی شکیریٹ نی اوتا

ہسبنڈ وائف میں توکوئی سیکریٹ نہیں ہوتا)۔وہ مایوسی سے بولی)

اچھا ایسا کیا یہ آپ کو کس نے کہا۔۔۔۔۔۔؟ہزبینڈ وائف میں بھی بہت سارے سیکریٹس

ہوتے ہیں۔وہ سمجھانے والے انداز میں بولی

(نی اوتے(نہیں ہوتے

(اپ نے ٹی وی پل نی دیکاتا (آپ نے ٹی وی میں نہیں دیکھا تھا

وہ تھوتی پرشش اپنی ماما توبولتی ہے تہ بابا اپ تو شب کتھ بتاتے ہی

(وہ چھوٹی والی پرینسز اپنی ماما کو بول رہی تھی کہ بابا آپ کو سب کچھ بتاتے ہیں)

۔اس نے کل رات چلنے والی فلم کو یاد کرتے ہوئے کہا ۔

اوہو روحی آپ نہ فلموں کو بہت غور سے دیکھنے لگی ہو ایسا کچھ نہیں ہوتا ہر انسان کے اپنے سیکریٹس ہوتے ہیں اور آپ کے بابا جانی نے مجھے نہیں بتایا کہ آپ کو کون سا گفٹ دینے والے ہیں ۔

اور ویسے بھی اب آپ کو نہیں سوچنا چاہیے کیونکہ کل تو ابھی ہوجائے گی جیسے ہی آپ سوگی اور صبح ہوتے ہی آپ کو پتا ہے آپ کا گفٹ مل جائے گا ۔وہ اسے بیڈ پر لٹاتے ہوئے کہنے لگی ۔

بٹ مدھے میلا لوم تاہیے۔(بٹ مجھے میرا روم چاہیے) ۔وہ آنکھیں بند کرتے ہوئے بولی ۔تو ہیر نے اس کے منہ میں فیڈر ڈال کر اسے مزید بولنے سے روک دیا ۔اور اسے تھپکتی خود بھی اس کے ساتھ ہی لیٹ گئی وہ آج بھی ایام کی آنے سے پہلے ہی سونے کا ارادہ رکھتی تھی

ooooooo

وہ کمرے میں آیا تو وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ لگیں کل کی طرح گہری نیند میں تھیں اسے دیکھتے ہی ایام نے خاموشی سے اپنا اسٹڈی روم اوپن کیا ۔

اس کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی تھی۔اس کے حکم کے مطابق سارا کام ہو چکا تھا اسے لگ رہا تھا کہ کہیں نہ کہیں کوئی کمی رہ جائے گی لیکن اس کے ملازموں نے کوئی کمی نہیں چھوڑی تھی اب وہ بالکل ریلکس ہو چکا تھا باقی کام اس نے خود کرنا تھا۔

وہ اپنے بیڈ کے پاس آتے ہوئے ہیر کا کندھا ہلانے لگا آج اس نے خود ہی اس کے لیے جگہ چھوڑ دی تھی لیکن آج وہ اپنی جگہ کے لیے نہیں بلکہ کسی اور کام کے لئے جگا رہا تھا۔

ہیر ہیر اٹھ جاؤ یار کتنی گہری نیند سوتی ہو تم وہ اسے کندھے سے بار بار ہلاتا آخر اٹھنے پر مجبور کر ہی چکا تھا وہ حیرانگی سے دیکھ رہی تھی جو اس پر جھکا بہت آہستہ آواز میں بات کر رہا تھا۔

خدا کا شکر ہے کہ تمہاری آنکھ کھلی کتنی گہری نیند سوتی ہو تم اٹھو روحی کا برتھ ڈے سیلیبریٹ کرنا ہے تیاری کرنی ہے ابھی تھوڑی دیر میں اس کی سالگرہ شروع ہو جائے گی۔

سب کچھ تیار ہے بس اس روم کو تھوڑا سا ڈیکوریٹ کرنا ہے میں اتنی بورنگ سچویشن میں اپنی بیٹی کا برتھ ڈے نہیں منا سکتا۔

وہ اسے اٹھانے کی وجہ بتاتے ہوئے اس کا ہاتھ تھام کر اپنے سامنے کھڑا بھی کر چکا تھا وہ بھی اس کے ساتھ ہی پیچھے پیچھے آ رہی تھی۔

ہم کیا آپ کے سٹڈی روم میں روحی کا برتھ ڈے منائیں گے وہ اس کے پیچھے آتی ہوئے اپنی آنکھیں مسلتے ہوئے اس سے سوال کر رہی تھی لیکن جیسے ہی کمرے کا دروازہ کھلا اس کی حیرت کی انتہا نہ رہی۔

سامنے ڈبل ماسٹر بیڈ تھا جس کے آگے پیچھے بچوں کے ان گنت کھلونے تھے ۔وہ حیرت کا مجسمہ بنی اس کمرے کو دیکھ رہی تھی جو آج صبح تک تو اس کا اسٹڈی روم تھا ۔

نہیں ہم روحی کے اپنے روم میں اس کا برتھ ڈے منائیں گے میری بیٹی بہت وقت سے مجھے کہہ رہی ہے بابا جانی مجھے اپنا کمرہ چاہیے اگر دیکھا جائے تو اس کا کمرا اس گھر میں موجود تو ہے ۔جو میں نے بہت محبت سے اس کے لیے بنوایا ہے وہاں اس کی ضرورت کی ہر چیز موجود ہے لیکن وہ چھوٹی سی بچی اکیلے اس کمرے میں کیسے رہے گی ۔۔۔۔۔۔۔؟

بس اسی لیے میں نے اپنے اسٹڈی روم کا قتل کر دیا ۔

اور اپنی بیٹی کا روم یہاں بنا دیا وہ بڑے مزے سے اپنا کارنامہ اسے سناتے ہوئے کہہ رہا تھا اور ساتھ ہی ساتھ بیڈ پر پڑے بڑے بڑے شاپروں کو بیڈ پر ہی الٹا دیا ۔

جس میں ایک بلون ایئر مشین کے ساتھ نہ جانے کتنے بلونز تھے اتنا ہی نہیں بلکہ اس میں لائٹنگ کا سامان بھی موجود تھا اور بہت ساری چھوٹی چھوٹی چیزیں جس سے اس کے کمرے کو برتھ ڈے روم بنایا جا سکتا تھا ۔

چلو اب وہاں کھڑی مت رہو کہ ہمارے پاس ایک گھنٹہ بھی نہیں بچا بہت کچھ کرنا ہے۔وہ اسے جلدی جلدی کام سمجھاتے ہوئے کہہ رہا تھا ۔

اگر باقی سب کچھ ملازموں نے کر دیا تھا تو یہ بھی آپ ان سے ہی کروا لیتے اب ایک گھنٹے میں ہم اتنی تیاری کیسے کریں گے وہ پریشانی سے کہنے لگی ۔

ایسے کیسے ملازموں سے کرا لیتا میں نے اپنی بیٹی کو کہنا ہے کہ اس کی برتھ ڈے کو میں نے خود سپیشل بنایا ہے نہ کہ ملازموں نے ۔وہ کہہ کر ایک بار پھر سے غبارے پھیلانے لگا جبکہ دوسری طرف ہیر وائرل مشین کا استعمال کرتے ہوئے غباروں میں ہوا بھر رہی تھی ۔

میرا نہیں خیال کہ وہ اتنی سمجھ دار ہے کہ آپ کی اس بات کو لے کر زیادہ سوچے سمجھے گی ۔

اسے نہ جانے کیوں ایام کے لاجک پر ہنسی آئی تھی ۔

ڈیر وافئی مجھے فرق نہیں پڑتا کہ میری بیٹی کتنی سمجھ دار ہے لیکن میں تو اتنا سمجھ دار ہوں نہ کہ اپنی بیٹی کی برتھ ڈے کو خود اسپیشل بناوں ۔کتنی غلط بات ہے کہ میں نے اپنی بیٹی کی برتھ ڈے کے لئے کچھ نہیں کیا ۔وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا تو ہیر نے صرف ہاں میں سر ہلا دیا ۔

کچھ تھا ہی نہیں کہنے کو بس دل نے گواہی دی تھی وہ انسان جیسا بھی ہو لیکن باپ بہت اچھا ہے ۔

تقریبا ایک ڈیڑھ گھنٹے میں وہ سارا کام کر چکے تھے روحی کی برتھ ڈے شروع ہونے میں صرف سات سے آٹھ منٹ باقی تھے ۔

سب کچھ ہو گیا اب میں پرنسز روحی کو لے کر آتا ہوں وہ مسکرا کر کہتا اپنے کمرے میں آیا اور روحی کا نرم و نازک سویا ہوا وجود اپنی باہوں میں بھرتے ہوئے واپس کمرے میں آکر اسے بیڈ پر لیٹانے لگا ۔

اب ہم تھوڑی دیر میں روحی کو جگائیں گے لیکن پہلے تھوڑی پکچر بنا لوں ۔وہ اپنا موبائل نکالتے ہوئے تصویریں بنانے لگا ۔

اور کون کون ہوگا اس روم میں روحی کا برتھ ڈے سیلیبریٹ کرنے کے لیے۔۔۔۔۔۔۔؟ وہ اسے دیکھ کر پوچھنے لگی تھی۔

رات کہ اس وقت بلا اور کون آئے گا اس کا برتھ ڈے منانے کے لیے۔۔۔۔۔۔۔؟

پچھلے سال میں نے اکیلے منایا تھا۔وہ اپنی بات مکمل کرتا گھڑی کی طرف دیکھنے لگا۔

اور اس سے پچھلے سال۔۔۔۔؟اس نے بے ساختہ پوچھ لیا جب ایام اسے گھورنے لگا۔

یہ روحی کی سیکنڈ برتھ ڈے ہے۔اس نے جتانے والے انداز میں کہا تو وہ کچھ شرمندہ ہو گئی۔

اصل میں وہ پوچھنا یہ چاہتی تھی کہ روحی کی ماں کہاں ہے کیا اس نے کبھی بھی روحی کی کوئی خوشی اس کے ساتھ نہیں منائی لیکن ہمیشہ اس کے منہ سے کچھ الٹا سیدھا ہی نکلتا تھا۔

نہیں میرا پوچھنے کا مقصد یہ تھا کہ جب روحی پیدا ہوئی۔۔۔۔۔۔؟

جب روحی پیدا ہوئی تب میں یہاں نہیں تھا روحی لندن میں پیدا ہوئی تھی اور اس کے پیدا ہوتے ہی میں اسے پاکستان لے آیا تھا۔

میں چاہتا تھا کہ میری بیٹی میری ملک میں رہے۔یہیں بڑی ہو اپنے ملک سے محبت کرے چلو اب باقی سوال بعد میں پہلے روحی کو جگاتے ہیں۔

وہ مسکرا کر گھڑی کی طرف اشارہ کرتا جو پورے بارہ بجا رہی تھی بیڈ کی طرف آیا تھا اور ساتھ ہی اسنے روم کے فریج سے کیک نکال کر لانے کا آڈر بھی جاری کر دیا۔وہ ہاں میں سر ہلاتے کمرے کی طرف چلی گئی تھی جبکہ ایام روحی کے پاس بیٹھ گیا۔وہ ایک منٹ میں ہی کیک لے کر حاضر ہو چکی تھی۔

آپ سے ایک اور سوال پوچھوں ۔۔۔۔۔۔۔؟وہ روحی کو جگانے ہی والا تھا جب اس نے پوچھا ۔

جلدی پوچھو وہ کافی جلدی میں تھا ۔

آپ روحی کی سالگرہ اکیلے مناتے ہیں تو اس بار مجھے کیوں شامل کیا آپ نے وہ کب سے مچلتا دل میں سوال اپنے لبوں پر لے آئی تھی جب کہ وہ اس کے سوال پر مسکرا دیا ۔

کیونکہ تم اس کی ماما دانی ہو سٹوپڈ۔۔۔۔۔" وہ مسکرا کر کہتا روحی کو جگانے لگا تھا جب کہ وہ بھی اپنے چہرے پے آنے والی بے ساختہ مسکراہٹ کو روک نہیں پائی تھی

ooooooo

ہیپی برتھ ڈے ٹو یو ہیپی برتھ ڈے روحی۔۔۔۔۔۔

وہ دونوں اسے جگاتے ہوئے گنگنا رہے تھے پہلے تو وہ کافی دیر تک اپنی آنکھیں ملتی رہی کیونکہ اسے سوئے زیادہ وقت نہیں ہوا تھا ۔

پھر وہ حیرانگی سے ان دونوں کو دیکھتے ہوئے ان کے لفظوں کو سمجھنے کی کوشش کرنے لگی ۔

وہ خوش کیوں نہیں ہو رہی ہے ہیر نے اسے دیکھتے بہت کم آواز میں کہا تھا ۔

جب وہ جاگتی ہے نہ تو اپنی یاداشت بھول چکی ہوتی ہے اس لئے وہ بھی کم آواز میں لیکن شرارتی لہجے میں بولا تھا ۔

ہیر نے گھور کر اسے دیکھا لیکن تب تک روحی کی چہچہاہٹ شروع ہو چکی تھی ۔

وہ دونوں سے ملتے ہوئے اپنی خوشی کا بھرپور اظہار کر رہی تھی اور اسے خوش دیکھ کر جہاں ایام مسکرا رہا تھا ہیر بھی خوش ہوگئی۔

ام تہاں پل ہیں (ہم کہاں پر ہیں) روحی کی طرف سے سوال آیا۔

ہم اس وقت تو پرنسز روحی کے کمرے میں ہیں ایام نے اس کی طرف جھکتے ہوئے جواب دیا تھا

۔

شچی۔۔۔۔۔سچی۔۔۔۔۔۔۔وہ جوش سے پورے کمرے کی طرف دیکھنے لگی اور پھر یقین کرنے کے بعد کہ وہ اپنے الگ کمرے میں ہے اگلے ہی لمحے بیڈ پر چڑھ کر اچھلنے لگی۔

وہ اپنا کمرہ پا کر ضرورت سے زیادہ ہی خوش ہو رہی تھی شاید وہ پہلے ہی اپنی خواہش کا اظہار ایام کے سامنے کر چکی تھی وہ سونے سے پہلے اس سے بھی کہہ رہی تھی کہ اسے اپنا الگ کمرہ چاہیے۔ اب اسے اپنا الگ کمرہ کیوں چاہیے تھا یہ تو وہ نہیں جانتی تھی لیکن اس وقت وہ اپنا کمرہ پا کر بہت زیادہ خوش لگ رہی تھی۔

وہ کبھی ایام پر چڑتی تو کبھی ہیر پر اسے خوش دیکھ کر وہ دونوں خوش ہوگئے تھے اور پھر اس کی خوشی کو دوبالا کرتے ہوئے دونوں نے کیک کاٹا تھا۔

ویسے تو ایام نے اس کی برتھ ڈے کی خوشی میں گھر پر بہت بڑی پارٹی رکھی ہوئی تھی لیکن وہ پارٹی سب کے لیے تھی۔اور یہ پارٹی صرف اس کی بیٹی اور بیوی کیلئے تھی اس وقت وہ اپنی بیٹی کا برتھ ڈے منا رہا تھا اپنے سٹائل میں۔

اس وقت تو بالکل الگ ایام لگ رہا تھا جس ایام کو وہ جانتی تھی اس سے تو یہ کہیں سے بھی میل نہیں کھا رہا تھا۔

شاید اس وقت وہ صرف روحی کا باپ لگ رہا تھا۔دنیا کا سب سے اچھا باپ۔ہیر مسکرا کر ان دونوں کی نوک جھوک انجوائے کرتی رہی اور پھر وہ روحی کی انٹرٹینمنٹ کے لیے وہ اس کی فیورٹ فلم بھی لے کر آیا تھا روحی کا برتھ ڈے مزید بیسٹ بنانے کے لیے۔

یہ اتفاق تھا یا کچھ اور لیکن دا جنگل بک ہیر کی اپنی بھی بہت فیورٹ فلم تھی۔روحی کے حکم پر اس نے وہ فلم لگائی تھی اور پھر رات دن گئے تک وہ تینوں اس فلم کو انجوائے کرتے رہے۔

روحی کے سونے سے پہلے ایک اور حکم جاری ہوا تھا کہ روحی کے کمرے کے باہر بورڈ لگا ہونا چاہیے کہ وہ یہ روحی کا کمرہ ہے۔اور اس کا حکم وہ صبح سویرے پورا کرنے والا تھا رات کو وہ دونوں روحی کے ماسٹر بیڈ پر ہی سوئے تھے۔

رات کو وہ لوگ کافی لیٹ سوئے تھے یہ جاننے کے باوجود بھی صبح ایک بہت مصروف ترین دن ان کا انتظار کر رہا ہے

ooooooo

صبح ہوتے ہی ایام کمرے سے نکل گیا تھا پارٹی دوپہر کے تین بجے کے قریب شروع ہونے والی تھی۔

اور اسے بہت سارے انتظامات کرنے تھے۔

اس کا کام ختم ہونے میں ہی نہیں آرہا تھا صبح سے لے کر دوپہر تک اس نے ایام کو نہیں دیکھا تھا حالانکہ آج تو وہ چھٹی پر تھا جبکہ پالروالی خود اس کے کمرے میں اسے تیار کرنے کے لئے آئی تھی ۔ اسے وہی ڈریس پہننا پڑا تھا جو ایام اس کے لئے آج کی پارٹی میں پہننے کے لئے لے کر آیا تھا ۔ پالروالی نے اسے بہت اچھے طریقے سے تیار کیا تھا اور تین بجے سے پہلے ہی وہ اپنا کام ختم کر کے جا چکی تھی تانیہ کے بھی آج بہت چکر لگ رہے تھے جبکہ روحی تو اپنے کمرے میں ہر چیز سے بے خبر پہلے تو نیند پوری کرتی رہی اور بعد میں وہ میں اپنا پرنسز ڈریس پہن کر پرنسز بنی ہر جگہ گھومتی رہی

اور آخر میں چار ڈریسز کا بیڑا غرق کرنے کے بعد وہ اپنی ماما جانی کے ساتھ میچنگ ڈریس میں اپنی برتھڈے میں جانے کے لیے بالکل تیار ہو گئی تھی اپنی ماما جانی کی مدد سے ۔

تانیہ نے اسے صبح ہی منع کر دیا تھا کہ روحی کو وہ والا ڈریس نہ پہنایا جائے جو اس کو پارٹی میں پہنانے کے لئے لایا گیا ہے ۔کیونکہ وہ شام تک اس قابل رہے گا ہی نہیں کہ اسے پارٹی میں پہنا جا سکے اسی لیے ہیر اسے صبح سے باقی ڈریسز ہی پہناتی رہی تھی ۔

اور اب جا کر تین بجنے سے تقریبا دس منٹ پہلے اس نے روحی کو تیار کیا تھا ۔جو اس وقت سچ میں بہت خوبصورت لگ رہی تھی ۔اس نے فرمائش کر کے ہیر سے اپنے بالوں کا بن بنوایا تھا بالکل ویسا ہی جیسا اس کی ماما جانی کا بنا ہوا تھا ۔

وہ ہر لحاظ سے اس کی طرح دکھنا چاہتی تھی ۔جبکہ ہیر تو بس اس کی باتوں پر مسکراتی رہی

ooooooo

محفل اپنی عروج پر تھی وہاں پر بہت سارے بچے تھے۔روحی تھوڑی ہی دیر میں ان بچوں کے ساتھ گھل مل گئی تھی

وہ کبھی ادھر بھاگتی تو کبھی ادھر محفل بہت بڑی تھی یہاں پر بہت بڑے بڑے لوگ شامل تھے سیلیبریٹیز سے لے کر سیاست کے لوگ تک اس محفل کا حصہ تھے۔

اسے نیچے جانے میں بہت ڈر لگ رہا تھا لیکن اوپر کھڑی وہ کھڑکی سے لوگوں کی تعداد کا اندازہ لگا چکی تھی۔

چلو ہیر سر بلا رہے ہیں تمہیں بہت سارے لوگوں سے ملنا ہے تانیہ کمرے میں آتی اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر بولی تو اس کے چہرے کی اڑتی ہوائیاں دیکھ کر وہ پریشان ہو گئی تھی۔

یہاں تو بہت لوگ ہیں تانیہ مجھے ڈر لگ رہا ہے میں ان سے کیا کہوں گی۔

تم کچھ بھی نہیں کہو گی میری جان جو کہیں گے سر کہیں گے وہ تمہیں سب کے سامنے انٹروڈیوز کروائیں گے اور ویسے بھی کل ولیمے پر تو اس سے بھی زیادہ لوگ ہوں گے۔ان کا سامنا کس طرح سے کرو گی یہ تو کچھ بھی نہیں ہے وہ اس کا ہاتھ تھامیں اسے باہر کی طرف لاتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

جب کہ وہ اندر ہی اندر قرآنی آیات کا ورد کرتی کمرے سے باہر قدم رکھ چکی تھی کل ولیمے کا سوچ کر اسے ایام کی باتیں یاد آنے لگی اس نے اسے دو دن کا وقت دیا تھا جو آج رات ختم ہو جانا تھا۔ اب سے روحی کا بھی الگ کمرہ تھا۔اب تو اس کے بچنے کے کوئی چانس بھی نہیں تھے۔

اس کے ساری سوچیں ایام کی طرف چلی گئی تھیں جب اس نے پہلی سیڑھی پر قدم رکھا اچانک لائٹ آف ہوگئی ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا چھا گیا لوگوں کی آوازیں اوپر تک آنے لگی تھیں ۔جب اسے ایام کی آواز سنائی دی ۔

ریلکس ایوری ون لائٹس میں نے خودآف کروائی ہیں کیونکہ اس وقت اس محفل میں بہت اسپیشل انسان آنے والا ہے اس محفل میں آپ سب کو بلانے کی وجہ صرف میری بیٹی نہیں ہے بلکہ میں آپ سب لوگوں کو اپنی بیوی سے بھی انٹروڈیوز کروانا چاہتا ہوں ۔ سپورٹ لائٹ میں روشن ہوتا ایام کا چہرہ اس اندھیرے کا مرکز تھا ۔ وہ وہیں پہلی سیڑھی پر کھڑی اسے سن رہی تھی میں جانتا ہوں میری شادی آپ سب کے لیے ایک سرپرائز ہوگئی ۔ لیکن آپ لوگ یہ بھی تو جانتے ہیں کہ ایام سکندر کو سرپرائز دینے کی عادت ہے لیجئے آپ سب کے لئے ایک اور سرپرائز حاضر ہے مسز ہیر ایام سکندر ۔

"مائی بیوٹی فل فائف ۔ میری جان میری محبت میرا سب کچھ ---------

وہ مسکراتے ہوئے اوپر کی طرف اشارہ کر چکا تھا ۔ کیمرہ مین نے اچانک سپورٹ لائٹ میں اسے فوکس کر دیا تھا۔جبکہ اس آفتاد پر وہ مزید نروس ہوتی ہوئی تانیہ کا ہاتھ تھام چکی تھی ۔

جب تانیہ نے اسے نیچے کی طرف چلنے کے لیے کہا اسپوٹ لائٹ کی روشنی میں آہستہ آہستہ قدم اٹھاتی سیڑھیاں اترنے لگی تھی جب اچانک تانیہ نے اس کا ہاتھ کسی کے ہاتھ میں تھما دیا۔

اس نے نگاہ اٹھا کر دیکھا تو اس کا مسکراتا ہوا چہرہ اس کے سامنے تھا ۔

ویلکم ٹو مائی لائف مائی لو۔۔۔۔۔۔۔۔وہ نرمی سے مسکراتا اپنے لب اس کے ماتھے پر رکھتا اس کے گرد اپنا مضبوط حصار بنا گیا ہیر کو لگا جیسے وہ دھوپ سے گھنی چھاوں میں آگئی ہے اس وقت وہ اپنے آپ کو اس دنیا کی سب سے محفوظ پناہ گاہ میں محسوس کر رہی تھی

oooooooo

بھرپور تالیوں کے بیچ کیک کاٹا گیا۔وہ کیوٹ سی پرنسز ٹیبل پر کھڑی اپنے بابا اور ماماجانی کے ساتھ اپنی ہائٹ میچ کرنے کی کوشش کر رہی تھی جو ناممکن تھا لیکن اس کے باوجود بھی وہ ان دونوں کے کافی قریب تھی۔

ہیر اور ایام نے اس کا ہاتھ تھام کر اسے کیک کاٹنے میں مددی تھی جب کے سب کے تالیاں بجانے پر خوش ہوتی وہ خود بھی تالیاں بجا رہی تھی۔

اور انہیں تالیوں کے بیچ اس نے کیک کا ٹکرا ایام کے منہ کی طرف بڑھایا لیکن جیسے ہی ایام نے اپنا منہ کھولا وہ شرارت سے کیک ہیر کے منہ میں ڈال گئی۔

اس کی اس حرکت پر جہاں ایام نے اسے گھور کر دیکھا وہیں ہیر خوش ہوئی تھی۔جبکہ باقی لوگ روحی کی حرکتیں انجوے کر رہے تھے۔

روحی تو پوری پارٹی کی جان بنی ہوئی تھی وہ کبھی اس طرف کھیل رہی ہوتی تو کبھی اس طرف ۔۔۔۔ہیر تو ہر تھوڑی دیر کے بعد اسے ڈھونڈنے لگتی تھی جو نا جانے کہاں گم ہو جاتی تھی

پارٹی میں بچوں کا کوئی شمار نہ تھا ۔کیوں کہ یہ پارٹی رکھی ہی بچوں کے لئے گئی تھی اس لیے یہاں بچوں کی تعداد باقی لوگوں سے زیادہ تھی وہاں موجود سب لوگ اپنے بچے کے ساتھ لے کر آئے تھے ۔

اسی لیے پارٹی میں شوروہنگامہ بھی کافی زیادہ تھا ۔چھوٹے چھوٹے بچے رنگ برنگے کپڑے پہنے اپنی دنیا میں مگن تھے ہیر نے آج تک اس طرح کی کوئی پارٹی اٹینڈ نہیں کی ہوئی تھی شاید یہ بھی ایک وجہ تھی اسے یہاں بہت مزہ آرہا تھا ۔

بچے ایک دوسرے سے گفتگو میں مگن نہ جانے کون سی زبانیں بولتے تھے جنہیں سمجھنے سے وہ قاصر تھی ۔لیکن اس بات میں کوئی شک نہیں تھا کہ یہ دن ہیر کہ زندگی کا سب سے خوبصورت دن تھا

oooooooo

تم یہاں اکیلے کیوں بیٹھی ہوئی ہو آؤ میں تمہیں سب لوگوں سے ملواتا ہوں اس پارٹی میں جتنے بھی لوگ ہیں وہ میرے سوشل سرکل کا حصہ ہیں مطلب کبھی نہ کبھی ان لوگوں سے مجھے کوئی نہ کوئی کام پڑتا رہتا ہے یہ سارے میرے کام کے لوگ ہیں ۔

یہ میرے کام کا حصہ ہیں ۔اور تمہیں ان سے ملوانا چاہتا ہوں تمہیں میرے کام کے بارے میں بھی اچھی سمجھ آجائے گی وہ مسکرا کر کہتا اسے لینے باہر آیا تھا جہاں وہ بچوں کو دیکھنے میں مگن خوش ہو رہی تھی ۔

اس نے نوٹ کیا تھا اسے صرف روحی ہی نہیں پسند تھی بلکہ وہ سارے بچوں کو دیکھ کر خوش ہوتی رہتی تھی ۔

نہیں میں کیا کروں گی وہاں اندر جا کر میں تو کسی کو ٹھیک سے جانتی بھی نہیں اور ویسے بھی وہ لوگ آپ کے سوشل سرکل کا حصہ ہے تو میرا وہاں بھلا کیا کام ۔۔۔۔۔۔۔؟

آپ کو انہیں ٹائم دینا چاہیے میں تو بس روحی کو دیکھ رہی تھی کتنی خوش ہے نہ آج یہاں ۔ بچوں کو دنیا کی کوئی بھی خوشی کیوں نہ دے دی جائے لیکن انہیں اصل خوشی تب ملتی ہے جب ان کو اس کی آزادی ملتی ہے بچے ہمیشہ چھوٹے بچے بچوں میں ہی خوش رہتے ہیں ۔وہ روحی کو چھوٹے بچوں کے ساتھ کھیلتے دیکھ کر کہنے لگی تھی اس کے بات سن کر ایام بھی مسکرا دیا ۔

ہاں تم بالکل ٹھیک کہہ رہی ہو اسی لیے تو میں بھی جلد سے جلد اپنے دوسرے بچے کے بارے میں سوچنا چاہتا ہوں تاکہ روحی کو خوش کرنے کے لئے کسی غیر کو گھر نہ بلانا پڑے ۔

ہمیں اندر چلنا چاہیے کیونکہ بے شک وہ لوگ میرے سوشل سرکل کا حصہ ہیں لیکن میری بیوی ہونے کے ناطے تمہیں ان سے ملنا ہوگا ۔صرف ہائے ہیلو کردو ۔وہ لوگ کب سے تمہارے بارے میں پوچھ رہے ہیں

اپنی بات مکمل کرتا ایام اس کا چہرہ دیکھنے لگا تھا جہاں لمحوں میں ہی سرخی چھانے لگی تھی ۔اور اس دفعہ اس کا ہاتھ پکڑ کر اندر لے جانے پر ہیر نے کسی طرح کی کوئی بات نہیں کی تھی ۔

اسے اندازہ نہ تھا یہ شخص اس کی کون سی بات کا کون سا مطلب نکال کر اسے اپنے پاس سے الفاظ کا لباس پہنا کر اس کے سامنے پیش کردے ۔بلکہ اسے شرمندہ کر دے ۔

ooooooo

ہیلو مسز ایام آپ تو بہت حسین ہیں ماشاء اللہ سے مجھے اب اندازہ ہو رہا ہے کہ ایام شادی کیوں نہیں کر رہا تھا ۔

یقیناً وہ آپ کے انتظار میں تھا ۔ویسے آپ لوگوں کی پہلی ملاقات کہاں ہوئی اور ایام نے بتایا کہ اس نے اپنی مرضی سے شادی کی ہے تو ایام نے آپ سے اپنی محبت کا اظہار کیا ۔

ان ساری باتوں کو چھوڑو مجھے یہ بتاؤ کہ ایام کی پہلی بیوی سے طلاق وغیرہ ہوگی نا۔میرا مطلب ہے کہیں وہ اب تک تو ایام کی زندگی میں نہیں ہے نا ۔

ویسے ایام کی پہلی شادی کب ہوئی اور طلاق کب ہوئی کسی کو کانوں کان خبر تک نہ ہوئی ۔

بس جب ایام کی بیٹی کی بات باہر نکلی تب ہی پتہ چلا کہ اس کے والدین نے اس کی زبردستی شادی کروادی تھی جس میں سے اس کی ایک بیٹی بھی ہے لیکن بیوی کے ساتھ کچھ خاص بنی نہیں تو اس کو چھوڑنے والا ہے ۔

وہ دو تین عورتیں پتا نہیں کیا کیا کہہ رہی تھیں ہیر کو ان کی باتوں میں کوئی دلچسپی تو نہیں تھی لیکن پھر بھی یہ اس کی زندگی سے جڑی ہوئی باتیں تھیں جو اسے سننی تھیں ۔

لیڈیز کیا باتیں ہو رہی ہیں تم لوگ میری مسز کو بڑکا تو نہیں رہیں۔۔۔۔۔؟ایام ایک آدمی کے ساتھ وہاں آکر رکا تو ساری عورتوں کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر گئی۔

ارے نہیں نہیں ہم تو آپ کی پہلی شادی کے بارے میں بات کر رہے تھے کہ اچانک شادی ہوئی پھر اچانک آپ کی طلاق کی خبر آگئی ۔اور پھر آپ کی بیٹی بھی اتنی پیاری ہے ۔عورت کچھ حد تک شرمندہ ہوئی تھی

ہاں کیوں کہ وہ نصیب کا لکھا تھا اچانک شادی ہوئی ہماری۔ نہیں بن پائی اچانک طلاق ہو گئی۔اس شادی میں میری مرضی شامل نہیں تھی میرے والدین نے زبردستی شادی کروائی تھی سو ہم دونوں ایک دوسرے کے ساتھ ایڈجسٹ نہیں کر سکے۔

لیکن اب میں نے اپنی مرضی سے شادی کی ہے تو میری زندگی سب کے سامنے ہے وہ ہیر کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے اپنے قریب کرتے ریلکس انداز میں بولا تھا۔

یار تمہاری پہلی بیوی نے تم سے بیٹی کی ڈیمانڈ نہیں کی میرا مطلب ہے تم اسے چند دن کی ہی پاکستان لے آئے تھے نا۔۔۔۔اس کے ساتھ کھڑے آدمی نے سوال کیا۔

نہیں اسے بیٹی نہیں چاہیے تھی بلکہ زندگی گزارنے کے لئے اچھی رقم چاہیے تھی اور مجھے میری بیٹی اس کے لیے میں اسے کچھ بھی دے سکتا تھا۔اور اس نے اپنی بیٹی کو ہر طریقے سے کیش کروانے کی کوشش کی ہے۔خیر میں فضول باتوں کو دوبارہ یاد نہیں کرنا چاہتا اس لیے چہرے پر بشاشت طاری کرتے ہوئے شاید اپنی اذیت کا گلا گھونٹا تھا۔ہیر کو لگا جیسے وہ سب کچھ یاد کرتے ہوئے اسے تکلیف ہو رہی ہے۔

ہم بھی کون سی فضول باتوں میں لگ گئے یار ان دونوں کو دیکھو یہ نیا شادی شدہ جوڑا ہے تم لوگ کھڑے ان سے فضول باتیں کر رہے ہو یہ نہیں کہ رومینٹک ڈانس کی فرمائش کر دو۔

اس آدمی نے اچانک سے ان کا دھیان اس طرف دلایا تو سب کی آنکھیں چمک اٹھیں وہ نہ نہ کرتے رہ گئے لیکن وہ لوگ انہیں ڈانس فلور پر لا کر ہی مانے۔

ooooooo

مجھے ڈانس نہیں آتا وہ ان سب کی باتوں سے ہار کر یہاں آتو گئی تھی لیکن اب بری پھنس چکی تھی۔

ڈارلنگ ڈانس کوئی سائنس نہیں ہے جو تمہیں نہیں آئے گی بس ہلکا سا موو ہی تو کرنا ہے خود کو ۔میں تمہارے ساتھ ہوں بے فکر رہو وہ ڈی جے کو اشارہ کرتا ہے اس کے کان میں بولا تھا ۔

اور تھوڑی ہی دیر میں فضا میں ایک رومانٹک سا میوزک بجنے لگا تھا وہ اس کی کمر پر ہاتھ رکھتا اس کے ایک ہاتھ کو اپنے کندھے پر جب کہ دوسرے ہاتھ کو اپنے ہاتھ میں تھام چکا تھا ۔

تم اگر مناو گے تو مان جاؤں گا ۔

میں تیرے بلانے پر لوٹ آؤں گا ۔

ہر سفر میں ساتھ تیرا

"میں یوں ہی نبھاؤں گا ۔۔۔۔۔

کبھی تمہیں یاد میری آئے ۔۔

پلکوں سے زلف ہٹا لینا

صاف دِکھوں گا میں تم کو وہیں ۔

جو نہ دِیکھوں تو بتا دینا

کبھی مجھے دیر ہو جائے گی

وقت کو تھوڑا بچا لینا

پھر سے ملوں گا میں تم کو وہیں

"جو نہ ملوں تو سزا دینا۔۔۔

ان دونوں کو ایک دوسرے کے ساتھ ڈانس کرتے دیکھ روحی بھی وہیں کھڑی ایک طرف ناچتی ہوئی تالیاں بجانے لگی۔

میری زمین کو تیرے قدم کا۔

نہ جانے کب سے تھا انتظار۔

اک نا اک دن آنا ہے تم کو۔

"دل کو میرے ہے یہ اعتبار۔۔۔

میں خدا سے تیرے سوا

کچھ اور نہ مانگوں گا۔

کبھی تمہیں یاد میری آئے

اتنی سی بات سمجھ جانا۔

پھر سے ملوں گا میں تم کو وہیں۔

راہ سے میری گزر جانا۔

وہ آہستہ آہستہ اس کے ساتھ موو کر رہی تھی۔وہ شاید بہت اچھے سے ڈانس جانتا تھا لیکن اس نے اسے بھی اپنے سہارے پر کھڑا کیا ہوا تھا۔ہیر کا ڈر اب ختم ہو چکا تھا۔

تم اگر مناؤ گے تو مان جاؤں گا۔

میں تیرے بلانے پر لوٹ آؤں گا۔

ہر سفر میں ساتھ تیرا

"میں یوں ہی نبھاؤں گا ۔۔۔۔۔۔

کبھی تمہیں یاد میری آئے۔۔

پلکوں سے زلف ہٹا لینا

صاف دِیکھوں گا میں تم کو وہیں ۔

جو نہ دِیکھوں تو بتا دینا

کبھی مجھے دیر ہو جائے گی

وقت کو تھوڑا بچا لینا

پھر سے ملوں گا میں تم کو وہیں

"جو نہ ملوں تو سزا دینا ۔۔۔

خوبصورت سے گانے کا احتمام ہوا اور محفل میں ایک بار پھر سے روشنی چھا گئی پھر روحی جو کب سے ان دونوں کے ڈانس کو انجوائے کر رہی تھی بھاگتی ہوئی اس کے پاس آچکی تھی وہ اسے اپنی باہوں میں اٹھاتا اپنے ساتھ لگا چکا تھا ۔جبکہ ہیر کے کندھے پر اب تک اس کا ہاتھ تھا۔وہ تیوں ایک ساتھ ایک مکمل فیملی کا منظر پیش کر رہے تھے۔

oooooooo

روحی تو کمرے میں آتے ہی سو گئی ۔اس نے بھی اسے تنگ نہیں کیا تھا وہ سارا دن ناچتے گاتے کافی تھک گئی تھی ۔اب تو اس کا سونا بنتا تھا ۔

اور سب سے زیادہ تو اسے اپنے نئے کمرے میں سونے کی جلدی تھی۔پارٹی ختم ہوتے ہی وہ کمرے میں آگئی۔

جلدی جلدی برش کیا اور اپنا نائٹ ڈریس پہنا۔

اور اس کے فوراً بعد وہ اپنے بستر میں گھس گئی۔

اور پھر باتیں کرتے کرتے نہ جانے کب وہ نیند کی وادیوں میں اتر گئی۔

آج اس کے چہرے پر بہت خوشی تھی وہ سارا دن بہت خوش رہی تھی۔

اور اسے خوش دیکھ کر ہیر بھی خوش ہوگئی تھی کیونکہ ایام کی محنت وصول ہو چکی تھی۔

ایک باپ اپنی بیٹی کو خوش کرنا چاہتا تھا اور اس کی بیٹی بے انتہا خوش تھی۔

اس وقت بھی وہ اپنے مہمانوں کو سی آف کرنے گیا تھا۔

جب کہ وہ روحی کے ساتھ ہی بیڈ پر لیٹی آنکھیں بند کر چکی تھی۔

وہ کبھی بھی یہاں آنے والا تھا اور اس کے بعد کیا ہوتا وہ جانتی تھی۔

صبح سے ان سب چیزوں کو سوچ کر کافی حد تک خود کو اس کے لیے تیار کر چکی تھی۔

آج نہیں تو کل یہ سب کچھ تو ہونا ہی تھا تو پھر وہ کب تک ایام کو خود سے دور رکھتی۔

کب تک اس کو اس کا حق لینے سے روکتی۔

ان کی شادی ہو چکی تھی اور اب اسے سب کچھ قبول کرنا تھا۔

بہت کوشش کے بعد بھی اسے نیند نہ آئی تھی۔آج وہ اپنی اس کوشش میں بھی ناکام ہی رہی۔

وہ روحی کے ساتھ لیٹی نہ جانے کون سی سوچوں میں مصروف تھی جب اسے دروازہ بند ہونے کی آواز سنائی دی ۔

اور قدموں کی چاپ کے ساتھ اس کا دل بھی دھڑکنے لگا تھا ۔

oooooo

"اب یہ مت کہنا کہ تم سو گئی ہو۔ پھر سے میرے آنے سے پہلے ۔۔۔۔۔۔

ورنہ میرے ساتھ بہت بڑی ناانصافی ہو جائے گی

آج کی یہ رات بہت سپیشل ہے میرے لیے ۔ اسے سو کر نہ برباد کروں گا اور نا ہی تمہیں کرنے دوں گا ۔

چلو جلدی سے اٹھ جاؤ ۔ میرا موڈ بہت اچھا ہے خراب کرنے کی ضرورت نہیں ۔ وہ اس کے کان کے بے حد قریب جھک کر سرگوشی نما آواز میں بولا تھا۔

ہیر کے جسم میں سنسناہٹ ہوئی تھی۔ اس کی گرم سانس اپنے کان کی لوح پر محسوس کرتے ہوئے۔

جبکہ اس کا ہاتھ اس کی کمر کے بالکل اوپر تھا ۔

ہیر میں پیار سے کہہ رہا ہوں اٹھ جاؤ پھر میں اپنے طریقے سے جگاوں گا تو تمہیں اچھا نہیں لگے گا ۔ اس کے لہجے میں سختی تھی شاید آج وہ اس سے ایسی امید نہیں رکھتا تھا۔

ہیر میں جانتا ہوں تم جاگ رہی ہو تو یہ ڈرامے بند کرو ۔۔۔۔۔ شاید وہ اندازہ لگا چکا تھا کہ وہ صرف جان بوجھ کر ایسا کر رہی ہے ۔ یا شاید وہ اس کے کانپتے ہاتھ دیکھ چکا تھا۔

"تم ایسے نہیں مانو گی۔اب مجھ سے کوئی شکایت مت کرنا۔۔۔۔۔۔

وہ اپنی بات مکمل کرتا۔اس کا نازک سا وجود اپنی باہوں میں بھر چکا تھا۔اور اب سچ میں ہیر کی جان پر بن آئی تھی۔کیونکہ وہ اسے یونہی اٹھائے اپنے کمرے کی طرف چلا گیا۔

ooooooo

یہ کیا کر رہے ہیں آپ۔۔۔۔۔۔۔؟چھوڑیں مجھے پلیز۔۔۔۔۔۔"اس کی باہوں میں وہ۔کانپ رہی تھی۔جبکہ وہ روحی کے کمرے کا دروازہ بند کر چکا تھا۔

تمہیں چھوڑنے کے لیے شادی نہیں کی تھی تم سے۔۔۔۔۔اور یہ میں وہی کر رہا ہوں جو ہر شوہر اپنی بیوی کے ساتھ کرتا ہے۔کوئی انوکھا کام نہیں کرنے جا رہا میں۔تمہارے ساتھ اپنی شادی شدہ زندگی کی شروعات کر رہا ہوں۔

ویسے میرے سننے میں آیا ہے کہ بیوی کی عقل اسی طرح سے ٹھکانے لگتی ہے۔اور۔بیوی کی عقل ٹھکانے لگانا ہر شوہر کا فرض ہے۔

اور تمہاری عقل ٹھکانے لگا کر میں اپنا فرض ادا کر رہا ہوں۔وہ شوخ انداز میں کہتا اسے بیڈ پر لیٹا چکا تھا۔ہیر کو اس کے انداز ڈرا رہے تھے

جبکہ اس وقت وہ اپنی آنکھوں میں جذبات کا ٹھاٹھے مارتا سمندر بسائے اس کے نازک وجود کو اپنی بہکی بہکی نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔

تم لاکھ حسن ہو مانا۔

لیکن تم پر حق تو

"ہمارا ہی ہے جاناں۔۔۔۔۔

وہ مسکرا کر کہتا اس پر جھکا اس کی تھوڑی پر اپنے لب رکھ چکا تھا۔اس کی شدت پر ہیر کا دل رفتار پکڑ چکا تھا۔

اس کی سانسوں کی گرمائش محسوس کرتی وہ چہرا پھیر کر پیچھے ہٹی تھی ۔ لیکن اس بار ایام نے برا نہیں منایا تھا۔بلکہ آج تو اس کے لبوں پر مسکراہٹ ٹھہر سی گئی تھی۔

تمہیں لگتا ہے کہ تم آج مجھ سے بچ سکتی ہو۔۔۔۔؟یا میں آج کی یہ حسین رات تمہاری وجہ سے برباد ہونے دوں گا۔

نو ڈارلنگ آج کا یہ وقت میں تمہاری کسی بےوقوفی کی نظر نہیں ہونے دوں گا۔سو فضول ضد چھوڑو

کم ہیئر۔۔۔۔۔۔۔۔وہ اپنا ہاتھ اس کی طرف بڑھاتے ہوئے بولا۔

ہیر جو ایک طرف چہرہ کیے خاموش پڑی لمبی لمبی سانسیں لے رہی تھی۔اس کے ہاتھ بڑھانے پر اس کی طرف دیکھنے پر مجبور ہوئی۔وہ نئی شروعات کر رہا تھا۔

اس کی ہر غلطی کو نظر انداز کر کے وہ اس پر ایک بار تو یقین کر ہی سکتی تھی۔وہ اسے ایک موقع تو دے سکتی تھی۔وہ اس کا منتظر تھا۔تو کیوں نا وہ خود ایک بار اس کی ہو کر دیکھے ۔اپنی ساری سوچیں ایک طرف رکھتی وہ اپنی آنکھیں سختی سے میچتی اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھ چکی تھی۔ جسے اپنی مضبوط گرفت میں لیتے ایام نے اپنی طرف کھینچا تھا۔وہ ٹوٹی ڈال سی اس کی باہوں میں قید ہوئی تھی۔

اور ایام نے اسے سمیٹ لیا تھا۔اپنی چاہت سے محبت سے وہ اس کے گرد اپنا حصار تنگ کر گیا۔

اس کے ماتھے پر اپنے لب رکھتے ہوئے وہ اس کے لبوں کو قید کر گیا۔اس کی سانسوں کی خوشبو کو اپنی سانسوں میں بسا کر وہ اسکے چہرے پر جا بجا اپنے لبوں کی مہر لگاتا اپنےپیار کی بارش میں بھگا تا رہا۔

اس کا انداز اتنا خوبصورت تھا کہ وہ خود کو اس کا ہونے سے روک ہی نہیں پائی ۔اس کی محبت کی پھوار خود پر بھی محسوس کرتی وہ اپنے دل کے دروازے اس شخص پر کھول چکی تھی

وہ پوری طرح اس کی بازوں میں قید تھی۔ایام اس پر اپنی محبت ظاہر کرتا اسے ہر طرح اپنا بنا چکا تھا۔محبتوں کے معاملے میں بہت امیر شخص تھا۔اس کا اظہار محبت ختم ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا اس کے کان میں وہ اپنی محبت کی نجانے کتنی سرگوشیاں کر چکا تھا۔

اس کا انداز اتنا نرم اور محبت بھرا تھا۔کہ ہیر ایک لمحے کے لئے بھی اس سے الگ نہ ہوئی تھی وہ اس وقت اپنے آپ کو دنیا کی سب سے خوش قسمت ترین لڑکی محسوس کر رہی تھی۔آج اسے اس کے ایک ایک لفظ پر یقین آنے لگا تھا

کیونکہ اس کے انداز میں محبت سے کہیں زیادہ احترام تھا۔وہ اسے کسی قیمتی متاع کی طرح چھو رہا تھا۔ایک عورت کے لئے عزت سے بڑھ کر اور کچھ نہیں ہوتا اور آج وہ عزت وہ مان ہیر کو ایام نے دیا تھا جو وہ اپنے شوہر سے چاہتی تھی۔

اس کی باہوں میں قید وہ اپنے آپ کو یہ سوچنے سے روک نہیں پائی تھی کہ آخر اس کی پہلی بیوی نے اسے کیوں چھوڑا ۔یہ تو اتنا محبت کرنے والا اتنی عزت دینے والا انسان تھا تو بھلا وہ اسے چھوڑ کر کیوں گئی ۔

ایک پل کے لئے اس کا دل چاہا کہ وہ اس سے پوچھ لے لیکن پھر ان نازک لمحات کو سوچتے ہوئے اس نے اپنا ہر سوال خود تک ہی محدود کر لیا ۔یقینا وہ اس وقت اس سے اپنی پہلی بیوی کی بارے میں ہرگز بات نہیں کرنا چاہے گا ۔

oooooo

کہاں جا رہے ہیں آپ۔۔۔؟ وہ اسے پوری طرح سے اپنا بنا کر اچانک اس کے قریب سے اٹھ کر جانے لگا تو ہیر نے بے ساختہ اس کا ہاتھ تھام لیا ۔

میری جان روحی کو دودھ دینے جا رہا ہوں تھوڑی دیر میں جاگ جائے گی وہ بس تھوڑا سا صبر ابھی واپس آرہا ہوں۔بس میں یوں گیا اور یوں آیا ۔میں خود بھی تمہارے بنا نہیں رہ پاؤں گا ۔ مسکرا کر اس کا ماتھا چومتے ہوئے شرارتی انداز میں بولا تو ہیر نے فوراً اپنا ہاتھ چھوڑ دیا ۔

نہیں نہیں کوئی جلدی نہیں آنے کی ضرورت نہیں آپ آرام سے آئیے گا ۔ویسے بھی سونے لگی ہوں ۔وہ فوراً آنکھیں بند کرنے لگی جب کہ پھر سے مسکرا دیا ۔

تمہیں جلدی ہو یا نہ ہو مجھے تو ہے اور سونے کی ضرورت نہیں ہے ورنہ اس دفعہ میں ایسے طریقے سے جگاؤں گا کہ ساری زندگی کے لیے نیندیں آڑ جائیں گی ۔وہ دھمکی دینے والے انداز میں کہتا اٹھ

کر باہر نکل گیا تھا جب کہ وہ اپنے سرخ ہوتے چہرے پر تکیہ رکھ کر مسکراتے ہوئے اس کے واپس آنے کا انتظار کرنے لگی۔

ooooooo

وہ جلدی سے دودھ لے کر آیا تھا وہ وہاں بیڈ پر ہی تھی۔ لیکن کچھ بولی نہیں تھی اور نہ ہی اسے دیکھا تھا۔

اسے آنے میں ٹائم لگ گیا تھا اور اب وہ روحی کے کمرے کی طرف آیا تو وہ ابھی تک سو رہی تھی

۔

اپنی بیٹی کی روٹین سے وہ اچھے سے واقف تھا وہ فجر کی اذان سے پہلے جاگ جاتی تھی۔

اپنی بیٹی کے تو ایک ایک لمحے کا اسے اچھے سے حساب تھا وہ دودھ کی بوتل اس کے قریب رکھتا آہستہ سے اسے اپنی باہوں میں بھرتے ہوئے اسے نیم نیند میں لانے لگا تھا۔

تاکہ وہ اسے دودھ پلا سکے اور دودھ پینے کے فوراً بعد وہ دوبارہ سو جاتی۔ ابھی فجر ہونے میں کافی ٹائم باقی تھا وہ اسے دودھ پلا کر واپس کمرے میں آیا تو وہ بیڈ پر کمبل میں منہ دیے ہوئے تھی۔

اس نے آہستہ سے اس کے چہرے سے کمبل ہٹایا تو اسے گہری نیند میں پایا وہ اسے سونے سے منع کر کے گیا تھا لیکن اس کے باوجود بھی وہ اس وقت گہری نیند میں اتر چکی تھی۔ اس نے بھی تو کل رات اس پر ظلم ہی ڈھایا تھا اسے ایک لمحے کو میں سونے نہیں دیا۔ ساری رات اسے اپنی محبتوں کا یقین دلاتا رہا تھا۔ اسے اپنی محبت کی بارش میں بھگوتا رہا۔ وہ مسکرا کر اس پر کمبل واپس ٹھیک کرتے ہوئے فریش ہونے چلا گیا۔

فریش ہو کر واپس آیا تو بھی وہ اسی طرح سے سو رہی تھی وہ اسے تنگ کیے بنا ہی وہ اپنے کمرے سے باہر نکل آیا آج کا دن بھی بہت مصروف ہونے والا تھا۔

آج اس کا ولیمہ تھا اور کل کی طرح وہ چاہتا تھا کہ آج بھی سب کچھ پرفیکٹ ہو۔کل اس نے اپنی بیٹی کو خوش کیا تھا اور آج وہ اپنی بیوی کو خوش کرنے جا رہا تھا۔

ooooooo

سر الموسٹ ہر چیز مکمل ہے۔ساری تیاری ہو چکی ہے بس مہمان آنا شروع ہوجائیں آپ بالکل فکر نہ کریں ہم نے سکیورٹی ہائی الرٹ کردی ہے۔

آج ہم نے ڈبل سیکیورٹی کردی ہے کسی طرح کا کوئی خطرہ نہیں ہے کوئی بھی انجان آدمی اندر نہیں آسکتا۔

یہاں تک کہ جن لوگوں کے پاس کارڈ ہوگا ہم انہیں اندر انٹری کرنے کی اجازت دیں گے اس کے علاوہ باہر کا کوئی انسان نہیں ہوگا آپ بالکل بے فکر ہو جائیں میڈم ہر طریقے سے سیف ہیں۔

ہر دروازے پر چیکنگ کے لیے سکیورٹی گارڈ موجود ہیں۔کسی طرح کا کوئی غیر قانونی کام ہم یہاں ہونے ہی نہیں دیں گے۔

اگلے پچھلے سب دروازے ہم نے سیکیورٹی کور کر لیے ہیں۔ہر ایک دروازے پر گارڈ اپنا کام سرانجام دے رہا ہیں

ہم ہر چیز کا دھیان رکھ رہے ہیں آپ کو ہم سے کوئی شکایت نہیں ہوگی۔وہ اپنے سکیورٹی گارڈ کے ساتھ باہر آکر ایک بار پھر سے چیکنگ کرنے لگا تھا جب وہ اسے یقین دلاتے ہوئے بولا۔

مجھے تم لوگوں کی سکیورٹی پر یقین ہے لیکن میں پھر بھی ایک دفعہ چیک کرنا چاہتا ہوں ۔

کل تم لوگوں کے کام سے مجھے بہت خوشی ہوئی ہے لیکن آج خطرہ زیادہ ہے مہمان زیادہ ہوں گے ۔

اسی لیے میں کسی طرح کا رسک نہیں لینا چاہتا ۔میری بیوی اور بیٹی کے پاس اپنی سکیورٹی آفیسرز کی ڈیوٹی لگا دو وہ ایک لمحے کے لیے بھی اکیلی نہیں ہونی چاہیے ۔وہ انہیں سمجھاتے ہوئے خود سارا گھر چیک کرنے لگا تھا ۔اس نے گھر پر ہائی سکیورٹی ارینج کروائی تھی

وہ کنگ کی طرف سے تقریبا بے فکر ہی تھا ۔کیونکہ کنگ کی دھمکیوں نے اس پر کوئی خاص اثر نہیں دکھایا تھا ۔لیکن اس کے باوجود بھی وہ ہیر اور روحی پر کسی طرح کا کوئی خطرہ نہیں چاہتا تھا۔

کنگ نے جس طرح کی دھمکیاں اسے دی تھی اس کے بعد اسے یقین تھا کہ وہ کوئی نہ کوئی ایسی حرکت ضرور کرے گا جو اس کے لیے نقصان دہ ثابت ہو سکتی تھی۔

اسے یقین تھا کہ کنگ چپ نہیں بیٹھے گا وہ ایسا کچھ نہ کچھ ضرور کرے گا جو اس کے لیے نقصان دہ ثابت ہو کیونکہ وہ اسے اپنا آپ ضرور دکھائے گا ۔

اس طرح چھپ کے بیٹھ کر وہ اس پر اپنی پاور کس طرح سے ظاہر کرے گا۔اگر وہ شخص پاور میں تھا تو وہ اپنی پاور کا استعمال تو لازمی کرتا ۔

آخر اس نے کوئی چھوٹا سا کام تو نہیں کیا تھا ۔اس نے اس لڑکی سے شادی کی تھی جسے کنگ نے اس کے شوہر سے خریدا تھا ۔ہیر اس کی خواہش تھی اور وہ اس طرح اپنی خواہش کو رد تو نہیں ہونے دے سکتا تھا۔

اسی لیے وہ کوئی نہ کوئی ایسا قدم تو اٹھانے والا تھا جو اسے کنگ کی طرف سے خوفزدہ کر دے اسی لئے اس نے اپنی سکیورٹی کا انتظام کر رکھا تھا۔

کیونکہ بے شک اسے کنگ کا کوئی خوف نہیں تھا۔وہ اسے زیادہ سے زیادہ کیا نقصان پہنچا سکتا تھا ۔۔۔۔۔۔؟

اسے خود سے کہیں زیادہ اپنی بیوی اور بچی کی فکر تھی وہ اپنی اور کنگ کی لڑائی میں اپنی فیملی کو نہیں آنے دینا چاہتا تھا۔۔

وہ اپنی ہیر کو کنگ جیسے خطرے سے دور رکھنا چاہتا تھا اسی لیے اس نے گھر پر اتنی سیکیورٹی کا انتظام کروایا تھا۔

اگر وہ چاہتا تو وہ ولیمہ فی الحال کے لیے ٹال بھی سکتا تھا۔لیکن اگر وہ ایسا کچھ کرتا تو اس کا مطلب تھا کہ وہ کنگ سے خوفزدہ ہے۔

اور ایسا نہیں تھا وہ کنگ سے خوفزدہ نہیں تھا۔اسے اگر کسی کا خوف تھا تو وہ صرف اپنے خدا کا جو اس کی دنیا اور آخرت کا مالک تھا کنگ جیسے بے ضمیر لوگوں سے ڈر کر یا دب کر رہنے والوں میں سے وہ تھا ہی نہیں۔

لیکن اسے کنگ کو دیکھنے کی خواہش ضرور تھی وہ خود اس سے روبرو ملنا چاہتا تھا اس کی آواز سے وہ اندازہ لگا چکا تھا کہ وہ کس طرح کی طبیعت کا مالک ہے۔

لیکن وہ اس سے ملنا چاہتا تھا اور اس کے دل سے ہیر کی خواہش کو کرید کر مٹا دینا چاہتا تھا۔

کیونکہ وہ اپنی بیوی کی خواہش بھی اب کسی غیر مرد کے دماغ میں نہیں آنے دینا چاہتا تھا۔

oooooo

(میلی پاری ماما دانی (میری پیاری ماما جانی

بیوٹیشن اسے تیار کر رہی تھی جب کہ روحی ہر تھوڑی دیر کے بعد کمرے میں جھانک کر بھاگ کر اس کے پاس آتی اور اسے ہگ کر کے باہر بھاگ جاتی۔

اس کی حرکتیں وہاں کام کرتی بیوٹیشن کے ساتھ سیکیورٹی گارڈ بھی انجوائے کر رہی تھی۔

مجھے سمجھ میں نہیں آرہا کہ آپ کی شادی اب ہو رہی ہے تو یہ چھوٹی بچی۔۔۔۔؟

وہاں موجود سکیورٹی گارڈ جو اس وقت بہت ہی خوبصورت لباس میں بیوٹیشن کی ہلپر بن کر اس کے سامنے کھڑی تھی۔روحی کے اتنے پیار بھرے مظاہرے پر اس سے پوچھنے لگی۔

وہ سر کی پہلی وائف میں سے ہے یہ سر کی سیکنڈ میرج ہے اور پھر یہ بچی ان سے بہت زیادہ اٹیچڈ ہو گئی ہے۔

بیوٹیشن نے مسکراتے ہوئے اسے بتایا تھا۔

او اچھا آپ اس کی سٹیپ مدر ہیں۔اللہ آپ دونوں کا پیار ایسے ہی سلامت رکھے۔آجکل بہت کم اس طرح کا پیار دیکھنے کو ملتا ہے دوسری بیوی بھلا کہاں یہ پہلی اولادیں برداشت کرتی ہے۔

اللہ آپ کا دل مزید بڑا کرے۔وہ مسکرا کر کہتی شاید بات ختم کر چکی تھی۔ لیکن نہ جانے کیوں ہیر کے دل میں اس کے الفاظ قید ہو کر رہ گئے تھے "سٹیپ مدر" چھوٹا سا لفظ تو نہ تھا۔

لیکن تھی تو حقیقت ہی وہ روحی کی سگی ماں نہیں تھی۔اور شاید پھر ساری زندگی یہی بات اس پر ثابت کرتی رہتی۔

کتنے تلخ ایکسپیرینس جڑے ہوئے تھے اس لفظ سے لوگوں کے یہ سمجھنا مشکل نہیں تھا ۔عورت بے شک سب برداشت کر لے لیکن اپنی زندگی میں کسی دوسری عورت کا وجود برداشت نہیں کر پاتی ۔اور پھر اس وجود سے پلتی اولاد ۔

اللہ نہ کرے یہ میں کیا سوچ رہی ہوں اللہ پاک کبھی مجھے روحی کی سوتیلی ماں نہ بنائے ۔وہ آئینے میں اپنا سجا سنورا روپ دیکھتی اپنے دل میں خدا سے مخاطب تھی ۔

اس کی بس ایک ہی دعا تھی کہ وہ ہمیشہ روحی کی ماما جانی بن کر رہے کبھی اس کی سوتیلی ماں نہ بنے۔اور اسے یقین تھا کہ اس کا خدا اس کی یہ دعا ضرور قبول کرے گا ۔

وہ اپنے دل میں کبھی یہ احساس ہی نہیں آنے دے گی کہ وہ روحی کی سگی ماں نہیں ہے۔اور اگر وہ خود اس رتبے پر فائز ہو گئی تو اگر اس کی اپنی اولاد دنیا میں آگئی تو ۔۔۔۔۔؟

بے شک اپنی اولاد دنیا میں آجانے کے بعد دل میں کہیں نہ کہیں یہ بات آہی جاتی ہے ۔

لیکن وہ نہیں آنے دے گئی وہ کبھی روحی کی جگہ کسی کو نہیں دے گی

اور اس سوچ کے ساتھ اس نے ایک اور بہت بڑا فیصلہ کر لیا تھا ۔

اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ روحی کی محبت میں کبھی کسی کو شریک ہی نہیں ہونے دے گی ۔وہ کبھی بھی روحی کی سوتیلی ماں نہیں بنے گی بے شک اس کے لیے اسے اپنی اولاد کی قربانی کیوں نہ دینی پڑے ۔

ہاں وہ صرف روحی کی ہی ماما جانی بن کر رہے گی وہ کبھی اس کی سوتیلی ماں نہیں بنے گی بے شک اسے اس کے لئے کچھ بھی کیوں نہ کرنا پڑے لیکن وہ روحی کے ساتھ کبھی کوئی نا انصافی نہیں ہونے دے گی۔

oooooo

سر پلیز ہمیں معاف کر دیجئے ہمارا کوئی قصور نہیں ہے۔۔

ہم نے ہر ممکن کوشش کی ہے کل وہاں اندر جانے کی لیکن ہم لوگ نہیں جا پائے ہر انسان کو کارڈ ملا ہوا تھا۔

اور کارڈ کے بنا کسی کی بھی انٹری اندر ممکن ہی نہیں تھی ہم نے بہت کوشش کی کہ ہم کسی طرح اندر داخل ہو جائیں لیکن ایسا ممکن ہی نہ ہو سکا ہماری ساری کوشش دھری کی دھری رہ گئی وہ آدمی بہت تیز ہے سر۔

ہم نے اسے معمولی سمجھ کر بہت بڑی غلطی کی ہے اس کا دماغ بہت چلتا ہے وہ کوئی عام آدمی نہیں ہے بلکہ سیاست کا جیتا جاگتا نام ہے

اس نے بہت ہی سٹرونگ سکیورٹی رکھی ہوئی ہے وہ کسی بھی طرح کی کوئی غلطی کر ہی نہیں رہا جس کی بنا پر ہم اس پر حملہ کر سکے۔

ہماری پوری کوشش تھی کہ ولیمے سے پہلے ہم اس لڑکی کو کڈنیپ کر لیں گے لیکن ایسا ہو ہی نہیں سکا۔

ہم گھر کے اندر تک نہیں جا سکے گھر سے تقریبا تین میل دور تک سیکیورٹی گارڈ کی سخت نگرانی ہے

۔ہماری ساری پلاننگ کو پوری طرح سے فیل کر چکا ہے۔

وہ ہم سے بہت آگے ہے سر اس کا ہر قدم ہم سے دس قدم آگے ہے وہ کسی بھی طرح ہاتھ نہیں آ رہا۔

اس کے گھر تو دور کی بات ہے ہم اس کے بنگلے کے تین میل سے بھی دور تھے۔وہ اتنا پاور میں ہے کہ ہم اس کے گھر تک رسائی حاصل نہیں کر پا رہے تھے۔

ہم نے ویٹر بن کر بھی وہاں جانے کی کوشش کی لیکن ویٹرز کی بھی اتنی ہائی چیکنگ ہو رہی ہے کہ وہاں اندر جانے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا وہاں اندر ہم لوہے کی چیز لے کر نہیں جا سکتے تو آپ بتائیں کہ ہم وہاں سے اس لڑکی کو اغوا کر کے کیسے لائیں

اور ویسے بھی اب تو کوئی فائدہ نہیں۔۔۔۔۔۔۔

وقار آدھی ادھوری بات کر کے اس کی طرف دیکھنے لگا جو غصے سے اسے گھور رہا تھا اس کے گھورنے پر وہ بوکھلا گیا۔

سر۔۔۔۔۔میرا مطلب۔۔۔۔۔۔ہے آپ۔۔۔۔۔کو ان ٹچ۔۔۔۔۔لڑکی چاہیے

۔۔۔۔۔تھی تو اب۔۔۔۔تو وہ اس۔۔۔کی بیوی ہے۔۔۔۔تو اس نے کہا۔۔۔۔تو تھا وہ اپنی۔۔۔۔۔بیوی کو خود۔۔۔۔۔پر حلال کر۔۔۔۔کے ولیمہ۔۔۔۔۔۔

چٹاخ۔۔۔۔۔۔۔وقار کی بولتی بیچ میں ہی بند ہو گئی تھی کیونکہ کنگ کا زوردار تھپڑ اسے زمین بوس کر چکا تھا۔

سر ایم۔۔۔۔۔۔ سوری۔۔۔۔ سر غلط۔۔۔۔ی ہو گئی پلیز مجھے معاف کر۔۔۔۔۔۔۔۔ دیجیے

"میں تو بس۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس سے پہلے۔کہ کنگ اس کی طرف بڑھ کر اسے مزید کوئی نقصان پہنچاتا اور وہیں زمین پر پڑے اس کے پیر پکڑ کر معافی مانگنے لگا وہ اس کا سب سے خاص آدمی تھا اسے معاف کرنا اس کی مجبوری تھی۔

لیکن اتنی آسانی سے وہ معاف کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا وہ اس کا گریبان پکڑ کر اسے اپنے سامنے کھڑا کر چکا تھا۔

وقار تم میرا مذاق اڑا رہے ہو تمہیں لگتا ہے کہ میں اس لڑکے سے ہار گیا۔۔۔۔۔۔؟

اس کل کے لڑکے سے جو مجھے اپنی سیاست کی پاور دکھا رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔؟

کون ہوں میں۔۔۔۔۔۔۔۔؟

کون ہوں میں انڈر ورلڈ کا سب سے خطرناک مجرم سب سے خطرناک انڈر ورلڈ کا ایک ایک کا آدمی کانپتا ہے میرے نام پر۔۔۔۔۔۔۔۔" تمہیں لگتا ہے کہ میں اتنی آسانی سے اس لڑکی کو چھوڑ دوں گا۔۔۔۔۔۔۔۔؟

اس لڑکی پر میرا دل آیا ہے وقار اور اس ایام سکندر نے مجھے اس کے لئے تڑپایا اس نے مجھے چلینج کیا۔اس نے اس لڑکی کے ساتھ رشتہ بنایا جو مجھے چاہیے تھی۔

! اور تمہیں لگتا ہے کہ میں اسے اتنی آسانی سے چھوڑ دوں گا۔۔۔۔

"نہیں وقار نہیں میں اسے بتاؤں کہ کون ہوں میں۔۔۔۔۔۔۔۔

میں اسے بتاؤں گا کہ اس نے کس سے پنگا لیا ہے۔۔۔۔۔۔" اگر اسے لگتا ہے کہ اس لڑکی کو اپنی بیوی بنا کر اس نے اسے مجھ سے محفوظ کرلیا ہے یہ صرف اس کی غلط فہمی ہے۔

میں اسے کسی قیمت پر معاف نہیں کروں گا میں اسے بتاؤں گا کہ کنگ آخر چیز کیا ہے کنگ کے ساتھ پنگا لے کر اس نے اپنی زندگی کی سب سے بڑی غلطی کی ہے۔۔۔۔۔۔

بہت بڑی غلطی۔۔۔۔۔۔" اس نے اس لڑکی کو اپنی زندگی میں شامل کیا جس کی ایک ایک سانس پر کنگ کا حق تھا وہ میری پسند پر اپنی ملکیت جتا رہا ہے۔۔۔۔

جو میں کبھی ہونے نہیں دوں گا اس لڑکی پر صرف میرا حق ہے اسے دیکھتے ہی میں اس کا دیوانہ ہو گیا تھا۔

تو اسے دیکھنے کا حق تو صرف مجھے ہے وہ صرف میری ہے۔

مجھے اس لڑکی کی خواہش ہے بلکہ اس لڑکی کے لئے میں کچھ بھی کر جاؤں گا۔

اس کی خوبصورتی پر میرا حق ہے میں اسے کسی کا نہیں ہونے دوں گا ایام سکندر کو لگتا ہے کہ اس نے اس کے ساتھ رشتہ بنا کر اسے مجھ سے چھین لیا تو ایسا کچھ نہیں ہوگا اس لڑکی کو میں ہمیشہ اپنے پاس رکھوں گا ساری زندگی وہ میری باہوں میں گزارے گی۔

اگر اس لڑکی کے لیے کوئی تڑپے گا تو وہ ایام سکندر ہوگا اور کوئی نہیں میں اس لڑکی کو اپنا بنا کر ہی دم لونگا اس پر صرف کنگ کا حق ہوگا۔ تم لوگ نہیں جا سکتے نا اسے لانے کے لئے تو میں خود اسے لے کر آؤں گا۔

بے شک ایام سکندر نے اسے اپنا بنا لیا ہے بے شک وہ ایام سکندر کی بیوی بن چکی ہے لیکن وہ کہلائے گی ہمیشہ کنگ کی ۔

میں اسے چھین لوں گا اس سے ۔ اسے میری زندگی میں آنا ہوگا اس پر صرف اور صرف کنگ کا حق ہے وہ غصے سے اس کے منہ پر دہاڑتا اسے پیچھے کی طرف دھکا دیتے خود دروازے سے باہر نکل گیا تھا جبکہ وقار نے گہرا سانس لیا ۔

اسے اس وقت اس آدمی پر بہت غصہ آرہا تھا ایک معصوم سی لڑکی جو اپنی زندگی کی ایک بہترین "شروعات کر چکی تھی ۔ آگے بڑھ چکی تھی اس کے بارے میں ایسی سوچ رکھنا ۔۔۔۔۔

کل تک یہ بوڑھا آدمی صرف ان لڑکیوں کی زندگی برباد کرتا تھا جو خود اس کے پاس آتی تھیں لیکن اب اس کی نظر کسی کی عزت پر تھی ۔

اس نے اس لڑکی کو اپنے لئے ایک چیلنج بنا لیا تھا وہ صرف اب اس کو ایام سکندر سے چھیننا چاہتا تھا ۔

oooooo

ولیمہ اپنے عروج پر تھا ہر کوئی اس کی پسند کو داد دے رہا تھا ان کی جوڑی کو لوگ چاند سورج کی جوڑی کہہ رہے تھے ۔

وہ اس کے پاس آکر بیٹھا تو ہیر نے نظریں جھکا لیں

صبح روحی کو دودھ دینے کے بعد وہ واپس آیا تو اسے سوتے ہوئے پایا تھا وہ پتا نہیں کیسے سو گئی تھی ۔

حالانکہ اس نے منع کیا تھا اور ہیر انتظار بھی کر رہی تھی لیکن اچانک ہی نیند کا آہستہ جھونکا آیا کہ وہ گہری میٹھی نیند میں اترتی چلی گئی۔

ایم سوری میں نے صبح آپ کا انتظار کیا تھا لیکن پتہ نہیں کیسے میری آنکھ لگ گئی نجانے اسے کیوں محسوس ہوا کہ وہ اس سے اس بات پر ناراض ہو گا لیکن اس کی آواز سن کر وہ ایک نظر اسے دیکھتا گہرا سا مسکرا دیا۔

تو میری جان اس میں سوری کرنے والی کونسی بات ہے نیند تو آہی جاتی ہے ویسے میں نے تو سنا ہے کہ نیند پتھروں پر بھی آجاتی ہے۔اس میں سوری کرنے والا تو کچھ نہیں تھا وہ اس کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے نرمی سے بولا۔

نہیں مجھے لگا کہ شاید آپ اس بات پر مجھ سے ناراض ہوں گے۔

ہیر اس کا رات کا انداز یاد کرتے ہوئے کہنے لگی وہ جو اس سے بے رخی برتنا چاہتی تھی جو اس کے ساتھ اس رشتے کی شروعات ہی نہیں کرنا چاہتی تھی اس وقت اس کی ناراضگی کے ڈر سے پریشان ہو رہی تھی۔

بے شک چاہے جانے کے احساس سے بڑھ کر اور کوئی احساس نہیں ہوتا اور ہیر کو کل رات یہی احساس تو تحفے میں ملا تھا۔

میری جان میں تم سے بالکل ناراض نہیں ہوں۔لیکن اگر تم پھر بھی مجھے منانا چاہو تو آج کی رات میں تمہیں خود کو منانے کا پورا پورا موقع دونگا۔وہ ذو معنی انداز میں کہتا اسے جھنپنے پر مجبور کر

گیا تھا جب کہ روحی تو اب تک صبح سے بار بار آکر کبھی اسے ہگ کرتی تو کبھی اسے کس کر کے" میری پاری ماما" کہہ کر چلی جاتی۔

یقیناً اس نے پہلی دفعہ ہیر کو اتنا تیار دیکھا تھا اور وہ اپنے انداز میں اس کی تعریف کر رہی تھی مجھے بھی تمہیں ایسے ہی ہگ اور کس کر کے میری پاری بیوی بولنا ہے۔وہ اس کے کان میں سرگوشی نما آواز میں بولا۔تو ہیر نے اسے گھور کر دیکھا جبکہ آیام کا ذو معنی قہقہ بے ساختہ تھا

ooooooooo

وہ روحی کے ساتھ لیٹا اس سے باتوں میں مگن تھا۔

جب وہ فریش ہو کر باہر نکلی تو سیدھی روحی کے کمرے میں ہی آئی تھی۔

جو بیڈ پر اس کے آنے کا انتظار کر رہی تھی ایام اس کی سٹوری بک میں اسٹوری دیکھ رہا تھا۔

جو آج اس نے روحی کو سنانی تھی لیکن روحی کو کوئی کہانی پسند ہی نہیں آ رہی تھی وہ جو بھی کہانی اس کے سامنے کرتا ہے وہ اسے ریجیکٹ کر دیتی۔

روحی کو آج بابا جانی کی کوئی کہانی پسند نہیں آ رہی اسی لئے روحی کو ماما جانی کہانی سنائے گئی۔

وہ اسٹوری بکس اس کی طرف بڑھاتے ہوئے خود آرام سے روحی کے ساتھ لیٹ گیا تھا۔

جبکہ روحی اب اس کا چہرہ دیکھ رہی تھی جو نہ جانے اسے کونسی کہانی سناتی اس نے پوری بک کھنگال لی تھی لیکن روحی نے کوئی بھی کہانی سننے سے انکار کر دیا تھا۔

اس لیے اس نے بک ہی ہیر کے حوالے کر دی۔

ارے تم یہاں کھڑی کیا کر رہی ہو یہاں لیٹ جاؤ اور روحی کو کوئی کہانی سناو تاکہ یہ سو جائے۔

پھر ہم اپنی کہانی شروع کریں گے وہ زیرِ لب بڑبڑایا تھا روحی کو تو اس کی بات سمجھ نہ آئی لیکن ہیر نے اسے گھور کر دیکھا تھا جس پر وہ شرارت سے مسکراتے آنکھ دبا گیا۔

ماما دانی اپ یہ بالی شٹوری شوناو (ماما آپ یہ والی سٹوری سناو) وہ ایک کہانی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی تو ایام نے اسے گھورا تھوڑی دیر پہلے اس نے بھی یہی کہانی شروع کی تھی جس پر روحی نے اسے منع کر دیا تھا۔

میں کیا آپ کو یہ کہانی فارسی میں سنا رہا تھا جو آپ کو میرے منہ سے اچھی نہیں لگ رہی تھی وہ ناراضگی جتاتے ہوئے کہنے لگا۔

نی یہ تہانی اتھی تی بٹ ماما دانی زادا اتھے شے شوناتی ہیں (نہیں یہ کہانی اچھی تھی لیکن ماما جانی زیادہ اچھے سے سناتی ہیں) وہ مزے سے بولی۔

اسے اپنی ماں کا انداز زیادہ پسند آنے لگا تھا جس پر ایام نے داد دینے والے انداز میں اسے دیکھا۔ جب کہ وہ اپنے فرضی کالر کھڑے کرتی اس کے ساتھ ہی لیٹ گئی تھی۔

روحی ایام کے سینے پر لیٹی کہانی سننے میں مصروف تھی جبکہ ایام کا ایک ہاتھ روحی کے گرد تھا اور دوسرے ہاتھ سے وہ کبھی ہیر کے گال کھینچتا تو کبھی اس کے بالوں میں انگلیاں چلاتے اسے تنگ کر رہا تھا۔

تھوڑی دیر میں روحی نیند کی گہری وادیوں میں اتر گئی تو اس نے مسکرا کر اس کا ماتھا چوما۔

میری پیاری سی شہزادی ۔۔۔۔۔۔۔۔

یہ سوتے ہوئے زیادہ معصوم لگتی ہے نہ وہ ہیر سے ہوچھ رہا تھا جبکہ اس نے مسکرا کرہاں میں سر ہلایا۔

میری بیٹی جاگتے ہوئے بھی معصوم ہے۔بس تھوڑی سی شرارتی ہے ہیر نے روحی کی طرفداری کی تھی۔

اچھا جی ایسی بات ہے۔۔۔۔یہ بھی بتائیں کہ آپ کا ہسبینڈ کیسا ہے۔۔۔۔۔؟

ہیر چھوڑیں اس پر تو آپ نے دھیان ہی نہیں دیا ہوگا۔وہ کچھ بولنے ہی والی تھی کہ وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے بولا جس پر ہیر مسکراتے ہوئے اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

ooooooo

بندہ خوشی ہی کر دیتا ہے سامنے والے کو۔۔۔۔وہ روحی کا دروازہ بند کرتے ہوئے اس کی طرف بڑھا تھا جو آئینے کے سامنے کھڑی اپنے بالوں میں کنگھی کرنے کا ارادہ بنا رہی تھی۔

ہمیں نا جھوٹ بول کر کسی کو خوش نہیں کرنا چاہیے۔اس کا حصار اپنے گرد محسوس کرتے ہوئے اس نے مسکرا کر نگاہیں جھکا لی تھیں جب کہ وہ اس کا رخ اپنی طرف کرتا اپنے روبرو کر چکا تھا۔

چلو مت بولو تم جھوٹ۔۔۔۔۔لیکن مجھے تو سچ بولنے دو۔۔۔اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھامے ہوئے وہ اس کے چہرے پر جھکتے ہوئے بولا۔

کیسا سچ۔۔۔۔؟ اس سے پہلے کہ وہ اس کے لبوں کو قید کرتا وہ اس کے سینے پہ ہاتھ رکھے پوچھنے لگی۔

یہی کے ایام سکندر تمہاری محبت میں پاگل ہے ۔تمہیں مجھ سے محبت ہو یا نہ ہو لیکن میں تمہیں بے تحاشا چاہتا ہوں اتنا چاہتا ہوں کہ میری محبت کی کوئی انتہا نہیں ۔

میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ میری زندگی میں ایسی کوئی لڑکی آئے گی جسے میں دیوانوں کی طرح چاہنے لگوں گا۔روحی سے پہلے میری زندگی کا کوئی مقصد ہی نہیں تھا پھر اللہ نے مجھے روحی تحفے میں نوازدی ۔

اسے اپنی زندگی میں دیکھ کر میں نے اپنی زندگی کا ایک ہی مقصد بنا لیا کہ میں اس کی پرورش کروں اس کا خیال رکھوں۔ اس سے محبت کرنا میری زندگی کا مقصد بن گیا تھا لیکن جب سے تم میری زندگی میں آئی ہو میری زندگی میں ایک نہیں بلکہ دو دو وجہ ہیں جینے کی ایک روحی اور ایک تم ۔

تھینک یو سوئچ ہیر میری زندگی میں آنے کے لئے میری زندگی کو خوشیوں سے بھر دینے کے لئے اب سے میری زندگی میں ایک نہیں بلکہ دو خوشیاں ہیں ایک میری بیٹی اور ایک تم تھینک یو سوئچ میری زندگی میں یہ خوشیاں لانے کے لئے ۔

میں جانتا ہوں تم مجھ سے بدگمان تھی تم میرے بارے میں بہت الٹی سیدھی چیزیں سوچتی تھی لیکن میں اپنی محبت کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میرے دل میں تمہارے لئے ہمیشہ احترام ہے ۔

میں تم سے محبت بعد میں تمہاری عزت پہلے کرتا ہوں اور مجھے پتہ چلا کہ اپنوں کے چہروں میں چھپے یہ لوگ تمہارے ساتھ کیا کرنے والے ہیں تو مجھے بہت تکلیف ہوئی اسی دن میں نے سوچ لیا تھا کہ میں تمہیں ان لوگوں کی زندگی سے دور کر دوں گا ۔

محبت مجھے تم سے اسی دن ہو گئی تھی جب میں نے تمہیں پہلی دفعہ دیکھا اس دن میں نے خدا سے صرف ایک چیز پوچھی تھی۔

اگر تم میرے نصیب میں ہی نہیں تو بھلا میرا دل تمہارے لیے عجیب سے احساسات کا شکار کیوں ہونے لگا ہے لیکن شاید وہ بے نیاز ذات پہلے ہی ہمیں ایک دوسرے کا کرنے کے بارے میں ٹھان چکی تھی اور دیکھو آج ہم ایک دوسرے کے اتنے قریب ہیں کہ ایک دوسرے کی سانسوں تک کو محسوس کر سکتے ہیں۔

اور مجھے یقین ہے کہ تم ہمیشہ یوں ہی میرے پاس رہو گی اپنے دل سے ہر طرح کی بدگمانی نکال دو۔ میں تم سے محبت کرتا ہوں اور ہمیشہ کروں گا میں تمہیں خوش رکھنے کی پوری کوشش کروں گا اور میں جانتا ہوں کہ میں تمہیں بہت خوش رکھوں گا وہ اس کے چہرے پر جا بجا اپنے لبوں سے مہر ثبت کرتا اس سے اپنی چاہت کا اظہار کر رہا تھا۔

جب کہ اس کے گرد اپنی باہوں کا حصار بنائے وہ اس کے سینے کے انتہائی قریب اس کے لبوں کے لمس کو محسوس کرتی اپنے دل سے ہر طرح کی بدگمانی کو وہ نکال چکی تھی کل سے ہی اس کا دل اس شخص کے نام پر دھڑکنے لگا تھا۔

بے شک نکاح سے بڑھ کر اس دنیا میں اور کوئی ایسا رشتہ نہیں جس پر یقین کیا جا سکے وہ اس کے نکاح میں آنے کے بعد اس پر یقین کرنے پر مجبور ہو گئی تھی۔

اور محبت تو نکاح کے بعد ہو ہی جاتی ہے اس کی قربت میں وہ اپنی ذات کو فراموش کیے بس اسی کی ہو جانا چاہتی تھی اس کا نازک وجود اپنی باہوں میں اٹھائے وہ۔ اسے بیڈ پر لے آیا تھا کل کی طرح ایک اور حسین رات ان کی منتظر تھی۔

جس میں ایک دوسرے کی باہوں میں ایک دوسرے کے بے انتہا قریب وہ ایک دوسرے کو محسوس کر رہے تھے وہ کبھی اپنے لبوں پر اس کے لبوں کا لمس محسوس کرتی تو کبھی چہرے اور گردن پر

ایام اس کے وجود پر اپنی چاہتوں کو نچھاور کرتا اسے اپنی باہوں میں قید کرتا چلا گیا تھا۔

ان حسین لمحات میں وہ سوائے ایام کے اور کچھ نہیں سوچنا چاہتی تھی وہ اس کی سنگت میں پرسکون تھی خوش تھی۔

لیکن یہ خوشیاں کتنے دن کی تھی اس بات کا اسے اندازہ نہ تھا

oooooo

آج ہیر نے بہت دل لگا کر ایام کے لیے کھانا بنایا تھا اور اب وہ یہ سوچ کر بہت خوش ہو رہی تھی کہ ایام اس کی تعریف کرے گا تانیہ نے اسے روکا تو بہت تھا۔

لیکن اس نے اس کی کوئی بات نہیں مانی تھی آج کل ہیر کا سارا دھیان ہی روحی اور ایام پر تھا بس وہ ان کے چہرے پر خوشی دیکھنا چاہتی تھی۔

اس نے جلدی جلدی کھانا ٹیبل پر لگایا تھا اور پھر خود کمرے میں چلی گئی ایام کو بلانے کے لیے وہ تھوڑی دیر پہلے ہی آیا تھا اور اب فریش ہونے اپنے کمرے میں گیا تھا۔

ایام چلیں نیچے کھانا لگ گیا ہے وہ بہت خوشی سے اسے دیکھتے ہوئے بولی تھی جو اپنی شرٹ کے بٹن بند کر رہا تھاوہ شاید نہا کر نکلا تھا۔ اور اس وقت فون کان سے لگائے کسی سے بات کر رہا تھا۔ اسے کمرے میں دیکھ کر اسے اپنی طرف آنے کا اشارہ کیا۔

کیوں کہ ایک ہاتھ سے وہ اپنی شرٹ کے بٹن کافی مشکل سے بند کر رہا تھا۔

یقینا وہ اسے اپنی شرٹ کے بٹن لگانے کے لیے ہی بلا رہا تھا لیکن وہ اپنی شرمیلی نیچر کا کیا کرتی اتنے دنوں سے ایام کی قربت میں وہ دن رات گزار رہی تھی۔

لیکن اس کے باوجود بھی وہ پوری طرح اس کے ساتھ فری نہیں ہو پائی تھی ایام تو موقع ڈھونڈتا تھا اسے اپنے پاس بلانے کے لئے یا یہ کہنا بہتر رہے گا کہ اس کے چہرے پر اپنی محبت کے رنگ بکھیرنے کے لیے۔

وہ آہستہ آہستہ قدم اٹھاتے اس کے قریب آئی اور اس کی شرٹ کے بٹن بند کرنے لگی اس کے نازک سے سرخ ہاتھ اس کے شرٹ کے بٹن پر تھے جبکہ کبھی کبھی انگلیاں سینے سے ٹچ ہوتی اس کے جذبات کو ہوا دے رہی تھیں

۔

وہ چہرا جھکائے اپنا کام کر رہی تھی۔ اس نے اچانک جھکتے ہوئے اس کے گال پر اپنے لب رکھے جب وہ بے ساختہ پیچھے ہونے لگی لیکن اس کے پیچھے ہوتے ہی اس کا چہرہ مزید اس کے سامنے آگیا تھا اور وہ اس کو اپنے قریب کھینچتا ہے اس کے لبوں پر اپنی قید جما گیا۔

سن رہا ہو تم بولتے رہو ۔۔ اس کا انداز شدت سے بھرپور تھا ایک لمحے کے لیے وہ کانپ سی گئی لیکن پوری طرح اس کی باہوں میں قید تھی۔

وہ ذرا سا پیچھے ہٹا اور دوسری طرف موجود آدمی سے بولا تھا جو اس کی طرف سے خاموشی محسوس کر کے اس کا پوچھنے لگا۔

ہیر نے پیچھے ہٹ کر اس سے دور جانے کی کوشش کی تھی لیکن وہ پوری طرح سے اس کی باہوں میں قید تھی اس نے ایک بار پھر سے اپنے بٹن کی طرف اشارہ کیا۔تو ہیر کی جان مزید ہوا ہونے لگی وہ آسانی سے اسے بخشنے والا نہیں تھا۔

اس نے آہستہ سے اس کا ہاتھ اپنی کمر سے پیچھے کیا اور دوسرا ہاتھ اس کے بٹن پر رکھتے اس کی شرٹ کے بٹن بند کرنے لگی۔

اس کا چہرہ حد درجہ سرخ ہو رہا تھا جب کہ ایام دوبارہ سے اس کے چہرے پر اپنی محبت کے رنگ بکھیرنے کا ارادہ بنا چکا تھا وہ اس کا بٹن لگاتی رہی اس سے پہلے کہ وہ اسے قید کرتا اس کے ہاتھ کو پیچھے کرتی وہ پھرتی سے دروازے کی طرف بھاگی تھی۔

نیچے آکر کھانا کھا لیجئے ہر وقت رومینس سوجھتا رہتا ہے آپ کو ۔۔۔۔وہ اپنی دھڑکنیں سنبھالتے نیچے بھاگ گئی تھی جب کہ وہ اس کی پیٹھ کو گھورتا رہا۔

میں تم سے بعد میں بات کرتا ہوں۔یا یہ ڈیسکشن ہم کل میٹنگ سے پہلے کریں گے۔

وہ خدا حافظ کہہ کر فون بند کرتا اپنے شرٹ کے باقی بٹن لگاتا کمرے سے نکل گیا تھا۔

oooooo

Urdu Novels Ghar

آرام سکون سے بیٹھا خود کھانا کھاتے ہوئے ساتھ ہی ساتھ روحی کو بھی کھلا رہا تھا جب کہ وہ سامنے والی کرسی پر سرخ چہرہ لئے اسے گھور رہی تھی جو صرف کھانے پر دھیان دے رہا تھا اس کی تعریف میں اس نے ایک لفظ بھی نہیں بولا تھا اب تک ۔

کیسا بنا ہے کھانا اس نے خود ہی پوچھ لیا ۔

اچھا ہے ۔۔۔۔۔وہ نارمل سے انداز میں کہتا دوبارہ سے مصروف ہو گیا ۔

میں نے بنایا ہے۔۔۔۔۔وہ ناراضگی سے بولی ۔ ایام کے چہرے پر مسکراہٹ بکھر گئی ۔

میں نے بھی بلایا تھا۔

وہ شاید تھوڑی دیر پہلے کمرے والی بات کر رہا تھا ۔

اس بات کا اس بات سے کیا تعلق ہے۔۔۔۔۔؟

وہ پریشان ہو گئی تھی مطلب وہ اس کی تعریف اس لیے نہیں کر رہا تھا کیونکہ وہ کمرے سے بھاگ گئی تھی ۔

پیار کا تعلق پیار سے ہوتا ہے تم نے پیار سے میرے لیے کھانا بنایا میں پیار سے تمہیں اپنے پاس بلا رہا تھا ۔

"تم میرے پاس نہیں آئی میں نے تمہاری تعریف نہیں کی حساب برابر۔۔۔۔۔

وہ کندھے اچکا کر اپنا لوجک بیان کرتا کھانے میں مصروف ہوگیا ۔

جب کہ وہ منہ بناتی اس کے قریب سے اٹھنے ہی لگی تھی جب اچانک ایام نے اس کا ہاتھ تھام لیا ۔

بہت اچھا کھانا بنایا ہے لیکن آئندہ یاد رکھنا کہ میرے دل کا راستہ میدے سے نہیں گزرتا ۔
اگر مجھے خوش کرنا چاہتی ہو میرے طریقے سے کرو ۔
لیکن کھانا بنانے والا آئیڈیا برا نہیں تھا ۔پیٹ بھرا ہو تو رومینس کرنے کا بھی اپنا مزا آتا ہے

۔۔۔۔۔

وہ آنکھ دباتا شرارت سے کہتا اسے ایک بار پھر سے خود کو گھورنے پر مجبور کر گیا تھا اس کے گھورنے پر وہ قہقہ لگاتا روحی کو لئے کمرے کی طرف چلا گیا تھا۔

oooooo

ارے نہیں ہم اپنے ہی ملک میں سیر و تفریح کے لیے نکلتے ہیں ۔اور ویسے بھی میں کبھی بھی اپنے ملک میں گھومنے کے لیے نہیں گئی
مجھے کسی باہر ملک جانے کا شوق نہیں ہے میں تو بس اپنے ہی علاقے کو دیکھنا چاہتی ہوں اس کی ہر خوبصورتی کو محسوس کرنا چاہتی ہوں ۔
وہ صبح اسے کہہ کر گیا تھا کہ اس کے آنے سے پہلے کوئی ایسی جگہ فائنل کرلے جہاں وہ کچھ دن گھومنے پھرنے کے لیے جائیں گے الیکشن شروع ہونے سے پہلے ایام اسے بھرپور وقت دینا چاہتا تھا ۔
تانیہ نے تو اسے بہت ہی بڑی مزے مزے کی جگاہیں دکھائی تھیں لیکن اس نے ایک ہی بات کی تھی کہ وہ اپنے ملک میں کہیں گھومنے کے لیے جائے گی ۔

جب وہ کمرے میں داخل ہوا تو وہ تینوں انٹرنیٹ پر کسی اچھی سی جگہ کو دیکھ رہی تھی تانیہ اسے دیکھتے ہی اٹھ کر کھڑی ہوگئی جبکہ ہیر اور روحی کا اب تک سارا دھیان موبائل کی سکرین پر تھا جب اچانک اس نے ایک لفافہ لا کر اس کے موبائل کی سکرین پر رکھ دیا

یہ کیا آپ نے ٹکٹ بک کروا لی کہاں جانے کا ارادہ ہے آپ کا وہ اسے گھورتے ہوئے کہنے لگی اس کا ارادہ پاکستان میں گھومنے کا تھا لیکن اب تو شاید وہ اپنے ساتھ کہیں اور لے کر جانے کا ارادہ رکھتا تھا۔

ان کی شادی کو دو ہفتے ہو چلے تھے زندگی پرسکون گزر رہی تھی وہ اس کی سنگت میں بے انتہا خوش تھی۔

اور آج کل اس کی ساری باتیں یہی تھی کہ وہ اسے کہاں گھمانے کے لئے لے کر جائے گا ایام خود بھی گھنٹوں اس چیز پر اس کے ساتھ باتیں کرتا تھا کیونکہ اب تک وہ کوئی جگہ فائنل نہیں کر پائے تھے کہ وہ تینوں کہاں جائیں گے۔

پھر اچانک اس نے ڈیسائیڈ کرلیا اور اس نے ٹکٹ بھی بک کروا لیے ہیر جو۔ اب یہ سوچ رہی تھی کہ وہ اپنے ہی ملک میں گھومے گی لفافہ دیکھ کر اس کا موڈ اچھا خاصہ خراب ہوا تھا۔

مجھے بعد میں گھورنا پہلے اسے کھول کر دیکھو۔ وہ روحی کو اپنے قریب کرتا اسے بتاتے ہوئے گدگداتے ہوئے بولا تھا جس پر وہ اسے گھورتی ہوئی لفافہ کھول کر دیکھنے لگی۔

لیکن جیسے جیسے وہ ٹکٹس دیکھتی گئی اس کی آنکھوں میں نمی چمکنے لگی اس نے سوچا بھی نہیں تھا کہ وہ اسے ایسی کوئی جگہ دکھانے اپنے ساتھ لے جانے کا ارادہ رکھتا ہے۔

Urdu Novels Ghar

ایام ہم ۔۔۔۔۔ہم عمرہ پر جائیں گے ۔۔۔۔۔اس کی آنکھوں سے آنسو گرنے لگے تو اگلے ہی لمحے ایام نے سیدھے ہوتے اسے اپنے ساتھ لگا لیا جبکہ تانیہ کمرے سے نکل گئی تھی ۔

اس میں رونے والی کون سی بات ہے تمہیں تو خوش ہونا چاہیے ناکہ اللہ پاک ہمیں وہاں بلا رہا ہے ۔وہ اس کا چہرہ صاف کرتے ہوئے محبت سے بولا تو وہ خوشی سے اپنے آنسو صاف کرتے ایک بار پھر سے اس کے سینے سے لگ گئی تھی

جبکہ روحی کافی دیر انہیں ایک دوسرے سے لگے دیکھتی رہی پھر خود بھی ان کے گرد باہوں کا حصار بناتی اپنی جگہ بنا گئی تھی وہ دونوں اسے اپنے ساتھ لگاتے خوشی سے مسکرا دیے تھے ۔

وہ جانتا تھا کہ ہیر آسانی سے ڈیسائیڈ نہیں کرپائے گی کہ وہ لوگ کہاں پر جا کر اپنا ہنیمون منائیں لیکن اپنی پیاری سے بیوی کو خوش کرنے کے لئے اس نے خود ہی ایک فیصلہ کرلیا تھا ۔

اور اسے یقین تھا کہ ہیر کو بھی اس کا یہ فیصلہ بہت پسند آئے گا اور اس کی سوچ کے عین مطابق وہی ہوا تھا

ہیر یہ جان کر بے انتہا خوش ہوگئی تھی کہ وہ اسے عمرے پر اپنے ساتھ سعودی عرب لے کر جا رہا ہے ۔

اب رونا دھونا پیار محبت بعد میں بھی کر سکتے ہیں جلدی سے تیاری کرو پرسوں رات کی فلائٹ سے ہمیں یہاں سے نکلنا ہے۔وقت کم ہے

۔وہ اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں سے صاف کرتے ہوئے اسے بتانے لگا جبکہ روحی یاہو کا نعرہ لگاتے ایک بار پھر سے خوشی سے ناچنے لگی تھی

oooooo

ان کی تیاری ہوچکی تھی ۔وہ بہت خوش تھی۔آج رات کی فلائٹ سے وہ لوگ جانے والے تھے۔

اس در پر جہاں صرف قسمت والے ہی جا سکتے ہیں۔

اس وقت اس کی خوشی کی کوئی انتہا نہ تھی۔یہ سوچ ہی اسے مسرور کررہی تھی کہ وہ اس پاک در پر جانے والی ہے۔

ایام ہم ایک بجے کی فلائٹ سے جائیں گے تو وہاں کب پہنچیں گے ۔وہ گاڑی میں بیٹھتے ہوئے اس سے پوچھنے لگی۔

روحی اس وقت اس کی گود میں تھی ۔کیونکہ وہ کافی دیر پہلے ہی سو گئی تھی۔اس کی ایکسائٹمیٹ بھی ہیر کے جیسی ہی تھی۔

اس نے روحی کو سمجھایا تھا کہ ہم اللہ پاک کے گھر جا رہے تب سے ہی وہ ایک ہی بات کر رہی تھی ۔کہ ہم اللہ پاک کا گھر دیکھیں گے۔

ان کو خوش دیکھ کر ایام بھی پرسکون تھا۔بس ان ماں بیٹی کی باتیں ختم نہیں ہو رہی تھیں۔

ان شاء اللہ ہم جلد پہنچ جائے گے۔وہ ہر بار کی طرح مسکرا کر جواب دیتا اس کے پاس ہی بیٹھا تھا۔جب ہیر نے اس کے کندھے پر سر رکھ دیا۔

گھر کی ساری زمہ داری وہ تانیہ کے سر کر کے وہ زندگی کے سب سے خوبصورت سفر پر نکل گئے تھے۔

ڈرائیور انہیں ائیرپورٹ چھوڑنے جا رہا تھا۔جبکہ وہ تینوں پیچھلی سیٹ پر تھے۔

oooooo

جہاز کا سفر شروع ہوا تو روحی بھی جاگ گئی لیکن صرف تھوڑی دیر کے لیے اسے نیند کے جھٹکے لگ رہے تھے۔

روحی کو جاگتے پا کر اس نے خوشی سے اسے کچھ کہنا چاہا لیکن وہ دوبارہ اس کے سینے پر سر رکھ کر سو گئی۔

وہ مایوس ہو گئی تھی۔کیونکہ ایام اس کی ایکسائٹمینٹ کے حساب سے اسے جواب نہیں دے رہا تھا۔

جس کی وجہ سے اسے روحی کی ضرورت تھی۔تاکہ وہ اس سے باتیں کرے لیکن روحی کی بھی نیند پوری ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی۔

آپ کو بھی کسی بات کی خوشی ہوگی تو میں آپ سے اس بارے میں بات نہیں کروں گی۔اب تھک ہار کر وہ نارضگی سے بولی تو ایام مسکرا دیا۔

اچھا بتاو کیا کہنا ہے۔وہ اس کی طرف متوجہ ہوا۔

نہیں اب مجھے کچھ نہیں کہنا۔وہ ناراضگی سے بولی۔

اچھا نا اب پوچھو۔۔۔کیا پوچھنا ہے وہ اس کے دونوں ہاتھ تھام کر پوچھنے لگا۔

ہم کب پہنچیں گے۔اور ہم سعودیہ پہنچ کر کب تک مدینے میں جائیں گے۔وہ اب کھل کر سوال کرنے لگی۔

میں بھی تمہارے ساتھ ہی جا رہا ہوں۔پہلی دفع مجھے کچھ نہیں پتا ۔میں کبھی سعودیہ نہیں گیا۔میری سعودیہ میں کچھ ڈیلز چل رہی ہیں۔بزنس کے حوالے سے ۔اس کے علاوہ میرا اس طرف کبھی آنا نہیں ہوا۔

میں بچپن سے لندن میں ہی رہا ہوں۔وہیں سے پڑھائی لکھائی کی۔اور وہیں پر بزنس بھی شروع کیا۔بابا جان کی خواہش تھی کہ ان کے ملک میں ان کے آبائی گاؤں میں رہوں۔

ان کی یہ خواہش میں نے پوری کر دی اپنا سارا بزنس پاکستان شفٹ کر لیا۔اور چار سال سے یہیں ہوں۔

اور روحی۔۔۔۔۔۔۔اس نے اچانک سوال کیا

روحی لندن میں پیدا ہوئی تھی ۔چند دن کی تھی جب میں اسے لے آیا۔

اس کی ماں نے کوئی اعتراض نہیں کیا۔۔۔۔؟اس نے پھر سے سوال کیا۔

نہیں۔۔۔اسے کوئی مسئلہ نہیں تھا۔

"آپ کی پہلی شادی۔۔۔۔۔۔

ہیر تم ان باتوں کی وجہ سے مجھ سے خفا ہو رہی تھی۔وہ اس کی بات کاٹتے ہوئے بولا۔

نہیں یہ تو بس ایسے ہی پوچھا۔۔۔۔۔آپ نہیں بتانا چاہتے تو کوئی بات نہیں۔

میرے خیال میں ، میں تمہیں بہت بار بتا چکا ہوں کہ میرے لیے تم اور روحی اہم ہو اور بس۔۔۔۔۔۔۔" وہ شاید اپنی پہلی بیوی کے بارے میں بات نہیں کرنا چاہتا تھا۔

کیا آپ دونوں الگ ہو چکے ہیں ۔میرا مطلب ہے طلاق۔۔۔۔۔۔۔؟

ہاں ۔۔۔۔۔۔ میری جان ۔۔۔۔ہم کبھی ساتھ ہی نہیں تھے۔تو الگ کیا ہوتے۔کوئی اور بات کرو۔۔۔

اچھا بتائیں آپ نے روحی کو جب پہلی دفع اٹھایا تب کیسا محسوس کیا۔۔۔؟ وہ مسکرا اس سے پوچھنے لگی۔

وہ والی فیلنگ میں بیان نہیں کر پاوں گا ہیر۔وہ بہت چھوٹی سی تھی ۔اور مجھے ڈر لگ رہا تھا۔کہ کہیں میرے سخت ہاتھوں سے اسے تکلیف نا ہو۔اور تمہیں پتا وہ مجھے دیکھ کر ہنس رہی تھی۔کبھی آنکھیں بند کرتی کبھی کھول لیتی ۔

چھوٹے چھوٹے سے ہونٹ تھے اس کے وہ مسکرا کر کہتا جیسے پرانی یادوں میں کھو سا گیا تھا۔

ہیر مسکراتے ہوئے اسے دیکھ رہی تھی۔

میں وہ فیلنگ دوبارہ لینا چاہتا ہوں۔وہ بھی بہت جلد۔۔۔وہ شرارت سے کہتا اس کا چہرہ دیکھنے لگا۔

لیکن میں نہیں چاہتی ۔۔۔۔۔۔وہ بے ساختہ بولی۔

کیا مطلب ۔۔۔۔۔۔؟وہ اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا۔

مطلب یہ کہ میں ایسا نہیں چاہتی۔وہ اپنی بات کھل کر کرنے لگی۔

اچھا اب سمجھا۔تم ابھی بچے نہیں چاہتی۔فائن جان ہم پہلے اپنی شادی شدا زندگی انجوائے کرے گئے پھر سکون سے سوچیں گئے۔وہ اسے ہر پریشانی سے دور کر رہا تھا۔

نہیں ایام میں بچہ نہیں چاہتی ۔وہ سر جھکا کر بولی تو ایام کچھ حیران ہوا ۔

میں سمجھا نہیں ۔۔۔۔۔۔۔ وہ اسے نظریں جھکائے دیکھ کر پوچھنے لگا۔

مجھے سوتیلی ماں نہیں بننا ۔۔۔۔۔ایام آپ کو پتا ہے اگر اپنے بچے ہوجائیں تو انسان مطلبی بن جاتا ہے۔اس کے اندر سوتیلا پن آجاتا ہے ۔وہ بدل جاتا ہے۔

میں۔نہیں بدلنا چاہتی ۔میں اپنی روحی کی سوتیلی ماں نہیں بنانا چاہتی ۔میں مطلبی نہیں بننا چاہتی۔مجھے روحی سے بہت محبت ہے ایام میں اس کی جگہ کسی کو نہیں دوں گی۔وہ ضدی سے انداز میں بولی۔تو ایام نرمی سے مسکرایا۔

تمہیں لگتا ہے کہ تم بدل سکتی ہو۔۔۔۔؟

مجھے نہیں لگتا ہیر۔۔۔۔۔میری ہیر کے دل میں میری روحی کی محبت کبھی کم نہیں ہو سکتی۔ میری ہیر روحی سے بہت محبت کرتی ہے۔اور وہ روحی کی جگہ کبھی کسی کو نہیں دے گی ۔یہ مجھے یقین ہے۔

اور اولاد تو اللہ پاک کا تحفہ ہے۔اللہ پاک ہمیں اس تحفے سے نوازے گا تو کیا تم اس کی رحمت سے رخ پھیر لو گی۔نہیں ہیر میں روحی کی وجہ سے تم سے عورت ہونے کا حق نہیں چھین سکتا یہ "تمہارا حق ہے ۔اور تم روحی کی ماں رہو گی ہمیشہ ۔۔۔۔۔۔

تم کبھی روحی کی سوتیلی ماں بن ہی نہیں سکتی۔تم تو ماں ہو اس کی ۔اور میرے ہونے والے مزید بچوں کی بھی۔اب میں تمہارے منہ سے اس طرح کی کوئی بات نہ سنوں

اس کی رحمت کا انتظار کرو۔وہ اس کا سر اپنے سینے سے لگاتاپیار سے بولا ۔وہ پرسکون سی اس کے سینے سے لگ گئی۔

وہ روحی کی ماں تھی ۔۔۔سگی یا سوتیلی نہیں ۔اس بات کو اسے سمجھانا اتنا مشکل نہیں تھا۔

ooooooo

وہ لوگ مدینے پہنچ چکے تھے۔اس جگہ کی خوبصورت بیان کرنا کسی کے بس کی بات نہیں ۔وہ دونوں ایک دوسرے کی سنگت اس خوبصورت جگہ کی زیارت کر رہے تھے۔

روحی کو تو اللہ پاک سے ملنا تھا ۔وہ تو یہاں آئی بھی اپنے بیسٹ فرینڈ سے ملنے تھی۔

لیکن اللہ پاک سے ملنے کے لیے اسے دعا مانگنا سیکھنی تھی۔اور ہیر اسے یہی سیکھا رہی تھی۔

ہیر جب سے اس کے نکاح میں آئی تھی ایام روحی کی طرف سے بلکل بے فکر ہوچکا تھا۔ہیر اسے ہر وقت اپنے ساتھ رکھتی تھی۔وہ روحی کی طرف سے کبھی بھی لاپروا نہیں ہو سکتی تھی۔وہ خود سے زیادہ اس کا خیال رکھتی تھی۔

اسی لیے تو ایام۔بھی اس کی طرف سے بے فکر ہو چکا تھا۔

اس وقت وہ اسے دعا مانگنا سیکھا رہی تھی۔کیونکہ روحی کو اللہ پاک سے بہت ساری باتیں کرنی تھیں۔کل ان لوگوں کا عمرہ شروع ہونے والا تھا۔

اس سے پہلے وہ روحی کو اہم۔اہم۔چیزیں سیکھا رہی تھی۔عمرہ کے بعد وہ چار دن تک یہاں رہنے والے تھے۔جس میں وہ اسے کچھ جگہ مزید دیکھانا چاہتا تھا۔

ہیر کا بھائی بھی یہیں رہتا تھا ۔اور ہیر نے اسے اس سے ملنے کی خواہش کا اظہار کیا تھا۔اس نے پہلے تو کچھ نا کہا لیکن بعد میں اس نے کہہ دیا تھا کہ اگر وہ ایڈریس معلوم کرنے میں کامیاب ہو گیا تو وہ اس سے مل کر واپس جائیں گے۔

اس کی صرف اتنی سی بات پر وہ بہت خوش ہو گئی تھی۔اور وہ اس کی خوشی ماند نہیں پڑنے دینا چاہتا تھا۔یہ اس کے لیے مشکل نہیں تھا۔

ہیر کے بھائی کا کفیل اس کا اچھا دوست تھا۔لیکن ہیر کے بھائی کی فطرت سمجھ کر وہ اس سے نا تو خود ملنا چاہتا تھا۔اور نا ہی ہیر کو اس سے ملنے دینا چاہتا تھا۔لیکن وہ ہیر کو کوئی تکلیف بھی نہیں دینا چاہتا تھا۔

اس لیے اس نے وقتی اس سے کہہ دیا تھا۔کہ وہ اس کا ایڈریس معلوم کرنے کی کوشش کرے گا۔

اور ہیر بھی اس کی بات پر خوش ہو گئی تھی۔حالانکہ وہ ایسا کچھ بھی نہیں کر رہا تھا

oooooo

وہ اس وقت اپنی زندگی کا سب سے حسین وقت گزار رہی تھی۔اپنے محرم کے ساتھ وہ اپنی خوش قسمتی پر ناز کر رہی تھی۔

اللہ پاک آپ۔کا یہ احسان میں کبھی نہیں چکا سکتی۔آپ نے مجھے میری زندگی کی ہر خوشی دے دی۔

کل تک مجھے لگتا تھا کہ میں بد قسمت ہوں جس سے سب کچھ چھین گیا۔لیکن میں غلط تھی۔مجھ سے کچھ نہیں چھینا۔بلکہ مجھے تو سب مل گیا۔

آپ نے مجھ پر اپنی رحمت کے دروازے کھول۔دیے ۔کتنی نصیبوں والی ہوں میں۔بے شک آپ نوازنے والے ہو۔آپ نے اپنی اس گناہگاربندی کو نوازا ۔اللہ پاک میرے سارے گناہ معاف کردیں اور میرے نصیب میں اس شخص کا ہمیشہ کا ساتھ لکھ دیں۔

جس نے مجھے مکمل کر دیا ۔جس کو آپ نے میرا محافظ بنادیا۔

میں نے ہمیشہ ایام کو غلط سمجھا۔ لیکن اب نہیں میں آپ کی شکر گزار ہوں۔کہ آپ نے مجھے ایسا ہمسفر نوازا جو مجھے دل سے چاہتا ہے۔

وہ خدا کے حضور جھکی اپنے نصیب پر اپنے خدا کا شکریہ ادا کر رہی تھی۔جب کہ روحی اس کی مکمل نقل کر رہی تھی۔

وہ جس طرح نماز پڑھتی رکوع و سجود کرتی یا دعا مانگتی وہ پوری طرح اس کو فالو کر رہی تھی۔ایام اپنی نماز مکمل کرتا کب سے اسے دیکھ رہا تھا۔روحی کی حرکتیں اس کے لبوں پر مسکراہٹ بکھیر گئیں ۔

بے شک ہیر کے آنے سے ان دونوں کی زندگی سنبھل گئی تھی۔وہ اکثر پریشان ہو جاتا تھا۔کہ وہ اپنی بیٹی کی پرورش کیسے کرے گا۔کیونکہ وہ ایک مرد تھا ۔

اور ایک بچی کو پالنا ایک مرد کے لیے بہت مشکل ہوتا ہے۔اس نے روحی کے لیے اسپیشل ملازمہ رکھی تھی۔جو ہر وقت اس کے ساتھ رہتی۔ لیکن پھر بھی اسے کافی پریشانی تھی۔کہ ایک بیٹی کی پرورش ماں سے بہتر کوئی نہیں کر سکتا تھا۔

لیکن ہیر کی آمد سے ان دونوں کی زندگی خوبصورت ہو گئی تھی۔پر اب ایام کو کہیں نہ کہیں اس بات کی فکر کھائے جا رہی تھی کہ اگر ہیر کو روحی کے حقیقت پتہ چل گئی تو کیا تب بھی وہ اس سے اسی طرح سے محبت کرے گی۔

تو کیا وہ تب بھی روحی کے لیے اپنے دل میں ایسے ہی جذبات رکھے گی وہ تو یہ سوچ سوچ کر پریشان ہو رہی تھی کہ اگر ان کی زندگی میں دوسرا بچہ آگیا تو روحی کی محبت پر برا اثر پڑے گا جب کے ایام کی سوچ اس کی سوچوں سے الگ تھی

oooooo

ان کا عمرہ مکمل ہوا تو واپسی کے دن صرف چار ہی بچے۔ایام اسے آج گھومنے لے کر جا رہا تھا۔

میں تیار ہوں چلیں۔۔۔۔۔۔؟ وہ ان دونوں کا انتظار کر رہا تھا۔جب وہ دونوں مکمل پردے میں باہر نکلیں ۔ان دونوں نے ایک جیسے خوبصورت گاون پہن رکھے تھے۔

ہیر کو اس طرح دیکھ کر اسے سکون مل رہا تھا۔جبکہ روحی تو جان تھی اس کی ۔وہ جب سے یہاں آئے تھے۔ وہ خود تو پردے میں رہتی ہی تھی لیکن روحی بھی اس کے ساتھ میچنگ گاون اور حجاب لیتی تھی۔

جو اس کو مزید خوبصورت بناتا تھا۔

آئیں جناب ہم۔بھی تیار ہیں ۔وہ مسکرا کر انہیں کہتا باہر کا راستہ لے چکا تھا۔

ام تہاں دائیں دے۔۔(ہم۔کہاں جائیں گے)۔۔۔روحی اس کا ہاتھ تھام کر پوچھنے لگی۔

جہاں میری پرنسز کہیں گی وہاں ۔ وہ اسے دیکھتا مسکرا کر بولا۔

اللہ پاک تے دھر (اللہ پاک کے گھر)۔۔۔۔اس نے فوراً کہا تو وہ دونوں مسکرا دیے۔

اس کا ہوٹل مکہ کے بلکل ساتھ ہی تھا۔وہ جب بھی چاہیں وہاں جا سکتے تھے۔

اور ان خوبصورت دنوں میں تو وہ پانچ وقت کی نماز اللہ پاک کے پاک گھر میں ادا کر رہے تھے۔اور روحی کو تو یہ جگہ اتنی زیادہ پسند تھی کہ وہ ہر وقت وہاں چلنے کو کہتی۔

جبکہ وہ روز دیر سے ہی واپس ہوٹل آتے تھے۔

چلو جی پہلے ہم۔اللہ پاک کے گھر چلتے ہیں پھر کہیں اور جائیں گے۔وہ اس کی بات کو مانتا اسے خوش کر گیا۔

جبکہ ہیر تو ان دونوں باپ بیٹی کی بات سنیں بنا ہی آہیں بھر چکی تھی۔اس کو پہلے ہی پتا تھا۔روحی کا جواب کیا ہو گا۔

ooooooo

ایام یہ ہم کہاں آئے ہیں یہ کس کا گھر ہے کیا آپ یہاں کسی کو جانتے ہیں وہ ایک گھر کے باہر کھڑے وہاں کی بیل بجائے جا رہے تھے جب اس نے پریشانی سے پوچھا۔

رکو تو ذرا جان دروازہ کھلنے دو تو خود ہی سب کچھ پتہ چل جائے گا وہ مسکرا کر کہتا دروازہ کھلنے کا انتظار کرنے لگا جب ایک آدمی نے دروازہ کھولا۔

میں کب سے تمہارا انتظار کر رہا تھا شکر ہے تم نے اپنا چہرہ تو دکھایا وہاں سے نکلنے والے آدمی نے خوش اخلاقی سے سلام کرتے ہوئے اسے اپنے سینے سے لگا لیا تھا۔

کہاں رہ گئے تھے تم تم جس دن سے سعودیہ آئے ہو اسی دن سے میں تم سے رابطہ کرنے کی کوشش کر رہا ہوں لیکن تم سے رابطہ ہی نہیں ہو سکا۔

وہ ہیر کو سلام کرتا اسے اندر چلنے کا راستہ دیکھانے لگا تھا اور خود ایام کے ساتھ پیچھے آتے ہوئے کہہ رہا تھا۔

یہاں آکر میں مصروف ہوگیا تھا کیونکہ تم سے ملنے نہیں آیا تھا میں ۔۔۔یہاں آنے کا مقصد کچھ اور تھا۔

پھر سوچا کہ دو دن میں واپس چلے جائیں گے تو بہتر ہے کہ پہلے تم سے ملاقات کر لوں ورنہ پھر تم منہ بنا کر بیٹھ جاؤ گے۔

ایک تو دو دو بیویاں رکھی ہوئیں ہیں پھر بھی تمہاری بیویوں کی طرح روٹھنے والی عادت نہیں گئی۔

وہ اسے چھیڑتے ہوئے اندر داخل ہوا۔جہاں دو چھوٹے چھوٹے بچے روحی کو دیکھ کر باہر آگئے تھے۔

وہ دونوں ہی کافی خوبصورت تھے یقینا وہ اس آدمی کے بچے تھے۔روحی کی تو تھوڑی ہی دیر میں ان کے ساتھ اچھی دوستی ہو گئی تھی وہ ان دونوں کے ساتھ کھیلنے لگی۔

جب کہ وہ گیسٹ روم میں آکر بیٹھتے اس سے باتوں میں مصروف ہوگیا تھا ہیر اس گھر کی خوبصورتی کو دیکھ رہی تھی جو بہت تھوڑی جگہ میں بہت خوبصورتی سے تعمیر کیا گیا تھا۔

ایام اور اسے اپنی باتوں میں مگن دیکھ کر وہ اس کے علاوہ اور کچھ نہیں کر سکتی تھی جب ایک عورت کمرے سے نکلتی اس کے پاس بیٹھی اسے دیکھ کر اندازہ لگانا مشکل نہیں تھا کہ وہ تکمیل

کے مراحل سے گزر رہی ہے۔جبکہ اس نے چہرا چھپا رکھا تھا۔شاید ایام کی موجودگی کی وجہ سے یقینا وہ پردے کی پابند تھی

اس سے ملیں بھابھی جان یہ فرح ہے میری بیوی۔میری دوسری بیوی کچن میں آپ لوگوں کے لئے دعوت کا اہتمام کر رہی ہے۔

وہ بھی تھوڑی ہی دیر میں آپ لوگوں کو جوائن کرتی ہے۔وہ اپنی بات مکمل کرکے ایام سے باتوں میں مصروف ہو گیا۔

جبکہ وہ دو بیویوں کا سن کر حیران ہوئی تھی۔

آئیں آپ ہم۔کچن میں ہی چلتے ہیں۔وہ بے حد نرمی سے ہیر سے بولی تو اس نے ایام کی طرف دیکھا جو مسکرا کر اسے جانے کی اجازت دے چکا تھا۔

وہ اس کے ساتھ اٹھ کر کچن میں آگئی۔جہاں ایک بہت خوبصورت لڑکی کھڑی کام کر رہی تھی۔

اسے مسکرا کر سلام کرتی وہ اس سے باتیں کرنے لگی۔اسے یہ لڑکی دوسری والی سے زیادہ پیاری لگی تھی۔

فرح تم آرام کرو میں کر لوں گی۔تمہیں زیادہ دیر کھڑا رہنے سے منع کیا ڈاکٹر نے تم۔پہلی دفعی ماں بننے والی ہو۔

ارے نہیں میں تو تمہاری مدد کے لئے آئی ہوں۔ان دونوں سوتنوں میں کافی اتفاق تھا۔

وہ جو باہر دو بچے ہیں وہ آپ کے ہیں۔اس نے پوچھا۔

ہاں وہ دونوں میرے ہیں ۔فرح تو پہلی دفعہ ماں بنے گی۔ اس نے بڑی خوشی سے بتایا تھا۔وہ ان دونوں سے باتیں کرنے لگی ۔

وہ دونوں ایک دوسرے کا بہت خیال رکھتی تھیں ان دونوں میں سوتنوں والا رشتہ ہرگز نہیں تھا ۔

oooooo

یار ایام مجھے معاف کر دو مجھے ہرگز اندازہ نہیں تھا کہ یہ تمہاری ہونے والی بیوی ہیں ۔

مجھے تو بس اس دن رحیم کے فوٹو البم میں بھابھی کی تصویر دیکھنے کو ملی ۔اور اس دن سے ہی میں شرمندہ ہوں جب میں نے یہ فیصلہ کیا تھا ۔

لیکن تم بھی یقین نہیں کرو گے رحیم نے مجھے یہی بتایا تھا کہ اس کی بہن کی طلاق ہو چکی ہے ۔

اور میں نے یہی سوچا کہ طلاق یافتہ لڑکی ہے تو میں شادی کر لیتا ہوں ۔تمہیں تو پتا ہی ہے کہ خوبصورتی پر اچھے سے اچھا مرد پگھل جاتا ہے ۔

اور میں تو خوبصورتی کا شیدائی ہوں ۔میں نے فیصلہ کر لیا تھا کہ میں اس لڑکی سے شادی کروں گا جس کے لیے میں نے اپنی دونوں بیویوں سے اجازت بھی لے لی تھی

اور رحیم نے مجھ سے اچھی خاصی قیمت بھی لی ہے۔یہاں تک کہ جس گھر میں وہ لوگ رہتے ہیں وہ گھر میرا تھا جو میں نے اس کے نام کر دیا تھا اور رحیم کو تو میں آسانی سے نہیں چھوڑوں گا ۔اس نے میرے ساتھ دھوکے بازی کی ہے مجھ سے جھوٹ بولا ہے ۔

وہ اسے دیکھتے ہوئے پورا قصہ بتانے لگا تھا ۔

حمدانی اس وقت میں یہ ساری باتیں نہیں کرنا چاہتا مجھے بس یہ بتاؤ کہ رحیم اس وقت کہاں ہے اور ہم اس سے کس طرح سے مل سکتے ہیں۔

میں اس کے بارے میں پتہ لگا لگا کر تھک چکا ہوں لیکن نہ جانے وہ آدمی کہاں غائب ہو گیا ہے ۔وہ اپنی پریشانی اسے بتانے لگا تھا۔

جس پر ہمدان مسکرانے لگا۔

اس نے مجھے دھوکا دیا ہے تو تمہیں کیا لگتا ہے میں اسے ایسے ہی چھوڑ دوں گا وہ اس وقت جیل میں ہے اپنی بیوی کے ساتھ۔کیونکہ سارے قصے میں اس کی بیوی بھی شامل تھی میں نے ان پر دھوکہ دہی کا کیس کیا ہے لیکن اگر تم ان سے ملنا چاہو تو ضرور مل سکتے ہو۔

میں تمہاری ملاقات کا انتظام کروا دیتا ہوں۔

ہاں کر دو مجھے ملنا تو ہے ہی اس سے لیکن کوشش کرنا کے وہ ہیر کے سامنے اچھی کنڈیشن میں آئے۔وہ ہیر کا بھائی ہے اسے بری حالت میں دیکھ کر ہیر کو تکلیف ہوگی اور میں نہیں چاہتا۔

وہ بات مکمل کرتا باہر اپنی بیٹی کو دیکھنے لگا تھا جو ہمدانی کے دونوں بچوں کے ساتھ کھیلتی کافی خوش لگ رہی تھی۔

ooooooo

کھانا تیار ہے۔آپ ٹیبل پر آ جائیں میں بچوں کو لاتی ہوں۔فرح نے باہر آ کر کہا۔تو وہ دونوں اٹھ کر سامنے والے روم میں آ گئے۔

ان دونوں کے بیچ ابھی تک رحیم کی ہی ذات غورِ بحث تھی۔ لیکن اس بارے میں ہیر کو کچھ بھی پتا نہیں تھا۔اس کے ذہین میں اس وقت ہمدان کی دونوں بیویاں تھی۔

جو آپس میں اتنے پیار و محبت سے باتیں کر رہی تھیں۔

اسے تو ان دونوں کے ساتھ بہت مزا آرہا تھا۔یہ دونوں ہستی مسکراتی لڑکیاں اسے بہت اچھی لگی تھیں۔

ہیر تم آج رات یہیں رک جاؤ نہ ہمارے پاس ویسے بھی تو تم دو دن میں واپس چلی جاؤ گی اور پھر تم ہمارے پاس ہی دو ڈھائی سال کے بعد آوگی ہم تو کبھی پاکستان نہیں گئے بلکہ ہمارے گھر میں تو پہلی دفعہ کوئی لڑکی مہمان آئی ہے۔ ہمیں تمہارے ساتھ اتنا زیادہ مزہ آرہا ہے کہ ہم بیان نہیں کر پا رہے پلیز تم ہمارے پاس رہ جاؤ آج رات ہم بہت باتیں کریں گے

فرح نے اس کے ہاتھ تھامتے ہوئے کہا فرح بہت کلیر اردو بولتی تھی حالانکہ اس کا تعلق سعودیہ سے ہی تھا جبکہ عائشہ کوشش کرتی تھی کہ اس سے اردو میں بات کرنے کے لیکن اس کے لئے تھوڑا سا مشکل تھا۔

لیکن زیادہ نہیں کیونکہ ان دونوں کے شوہر کا تعلق پاکستان سے تھا۔ اس کے ساتھ وہ دونوں ہی اردو میں گفتگو کرتی تھیں

میں کیا کہہ سکتی ہوں اگر ایام نے اجازت دے دی تو ہم رک جائیں گے اور اگر نہیں تو جانا پڑے گا۔ اس نے ان سے کوئی وعدہ نہیں کیا تھا کیونکہ ابھی تک وہ ایام سے اس بارے میں بات نہیں کر پائی تھی۔بلکہ کوئی بات نہیں کر پائی تھی کیونکہ وہ تو حمدان کے ساتھ ہی کھانا کھا رہا تھا جبکہ

بچے بھی ان کے ساتھ ہی بیٹھے ہوئے تھے وہ تینوں اندر تھیں کیونکہ دونوں ہی پردے کی پابند تھیں۔

یا شاید اس معاملے میں ان کا شوہر سخت تھا سعودیہ کے مرد شاید ایسے ہی ہوتے ہیں یہاں اس نے بہت کم عورتوں کو بنا پردے کے دیکھا تھا یہاں زیادہ تر عورتیں اپنا مکمل پردہ کر رہی تھی۔

تو تم جا کر اپنے شوہر سے بات کرو نا دیکھو تو تمہاری بیٹی بھی یہاں بہت کم مزے میں ہے وہ بھی یہاں بہت انجوائے کر رہی ہے اسے بھی تو ہماری طرح پیارے پیارے دوست مل گئے ہیں وہ دونوں بچوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولیں تو ہیر مسکرا دی۔

اس بات میں تو کوئی شک نہیں تھا کہ روحی یہاں آ کر بے انتہا خوش تھی اس کی تو مستیاں ہی ختم نہیں ہو رہی تھیں۔

جب کہ وہ تینوں ایک دوسرے کے ساتھ کھیل میں لگے ہوئے تھے کھانا کھاتے ہوئے بھی کوئی پتا نہیں اپنی چائنیز زبان میں کیا کیا باتیں کر رہے تھے ایک بچہ روحی سے تھوڑا بڑا تھا جبکہ دوسرا روحی سے چھوٹا تھا

لیکن اس کے باوجود بھی ان میں کمال کی دوستی ہو گئی تھی بالکل ہی ان تینوں کی طرح۔ہیر نے انکے نمبر وغیرہ اپنے پاس سیو کر لیے تھے تاکہ وہ پاکستان جا کر کے ان سے رابطے میں رہ سکے

ooooooo

Urdu Novels Ghar

ہم کہاں جا رہے ہیں ایام اتنا مزا آرہا تھا۔وہ کتنا کہہ رہی تھیں کہ آج رات رک جائیں ۔ابھی تو میری دوستی ہوئی ہے ۔وہ دونوں ایک دوسرے سے اتناپیار کرتی ہیں آپ اندازہ بھی نہیں لگا سکتے۔

بھلا سوتنوں میں اتناپیار کیسے ہو سکتا ہے۔میں تو ماننے کو تیار ہی نہیں تھی کہ وہ دونوں آپس میں اس طرح کا رشتہ رکھتی ہیں ۔

بلکل بہنوں کی طرح ہیں وہ دونوں ۔۔کسی چیز کو لے کر جلن و حسد نہیں ہے دونوں میں۔وہ جوش سے اسے بتا رہی تھی۔جبکہ وہ اس کے انداز پر مسکرا رہا تھا۔

ہاں یہ تو اچھی بات ہے نا کہ ان دونوں میں اتنا خوبصورت رشتہ ہے وہ ایک دوسرے سے جلن محسوس نہیں کرتی ایک دوسرے سے حسد محسوس نہیں کرتی ایسا صرف ایسے ملکوں میں ہوتا ہے اگر یہ پاکستان میں ہوتے تو حالات کچھ اور ہوتے ہیں یہ عام سی بات ہےیہاں کا ہر مرد اپنے پاس چار چار بیویاں رکھ سکتا ہے ۔

ان کی زندگی ہماری زندگی سے بہت الگ ہوتی ہے اور جہاں تک یہاں رہنے کی بات ہے تو ڈارلنگ میرا یہاں رہنے کا کوئی ارادا نہیں ہے ۔بلکہ سچ کہوں تو میرا یہاں اس سے ملنے آنے کا بھی کوئی ارادہ نہیں تھا وہ تو بار بار اتنا زیادہ کہہ رہا تھا کہ جب بھی سعودیہ آؤں اس سے ملنے ضرور آؤں ورنہ شاید میں یہاں نہیں آتا اور اصل میں اس کے ساتھ میرا ایک بزنس پروجیکٹ بھی چل رہا ہے ۔

ورنہ تمہاری سوچ سے زیادہ پہنچا ہوا انسان ہے ہمدانی میرا دوست ہے کافی اچھی دوستی ہے ہم دونوں میں لیکن اس کے باوجود بھی ہمدانی کی نیچر مجھ سے بہت الگ ہے ۔

وہ سب کچھ تو ٹھیک ہے ایام لیکن کیا ہو جاتا اگر ہم ایک رات وہاں رک جاتے ابھی تو عائشہ اور فرح کے ساتھ میری اتنی اچھی دوستی ہوئی تھی آپ بیکار میں ہمیں لے آئے کاش ہم زندگی بھر کے لیے یہیں رک جائیں ۔یہاں تو سوتنیں بھی ایک دوسرے سے پیار کرتی ہیں

پتہ نہیں اس کے منہ سے کیسے یہ الفاظ نکلے تھے وہ اسے دیکھنے لگا کیا وہ صرف یہاں اس لیے رہنا چاہتی تھی کہ اس فرح اور عائشہ کا رشتہ اس قدر پسند آیا تھا یا پھر وہ وقتی طور پر ان سے متاثر تھی ۔

میری جان اگر تم یہاں رہنا چاہتی ہو ہمیشہ کے لئے تو یہ مشکل ہرگز نہیں ہے تمہارا شوہر اتنی پاور تو رکھتا ہے کہ یہاں پر تمہیں ایک شاندار لائف سٹائل دے سکے لیکن تمہیں مجھے دوسری شادی کی اجازت دینی پڑے گی کیونکہ یہاں کے مردوں کا نارواج ہے ایک ساتھ دو دو تین تین بیویاں رکھنا وہ اسے دیکھتے شرارتی لہجے میں بولا ۔تو ہیر کی یہاں رہنے کی خواہش وہیں پر ہی دم توڑ گئی

اس نے بے حد غصے سے اس کی جانب دیکھا تھا اور اس کے اس طرح سے دیکھنے پر وہ آنے والے قہقے کا گلا گھونٹ نہ سکا تھا

ooooooo

صبح سویرے ہی وہ اسے اپنے ساتھ کہیں لے آیا تھا۔

اس نے بہت بار پوچھا کہ وہ لوگ کہاں جا رہے ہیں لیکن اس نے کہا کہ وہ وہاں پہنچ کر ہی بتائے گا۔

وہ بھی خاموش ہو گئی کیونکہ اتنے دنوں میں وہ اسے اتنا تو سمجھ گئی تھی کہ اگر وہ ایک بار بات ختم کر دے تو دوبارہ کبھی اس چیز پر بات نہیں کرتا تھا۔

اس لیے اس نے بھی کوئی بحث نا کی۔بلکہ مزے سے روحی کے ساتھ مل کر اسے تنگ کرنے لگی۔جبکہ وہ زیادہ ہمدانی سے فون پر ہی لگا رہا ۔

ہاں ہمدانی ہم یہاں پولیس سٹیشن پہنچ آئے ہیں تم کس طرف ہو بتاؤ مجھے میں اسی طرف آجاتا ہوں وہ فون پر لگا ہوا تھا جب ہیر نے پولیس سٹیشن کا ذکر سن کر آگے پیچھے دیکھا یہاں موجود سارے ہی بورڈ عربی میں تھے ۔

پہلے اس نے بھی غور کرنے کی کوشش نہیں کی تھی کہ وہ اس وقت کہاں جا رہے ہیں لیکن اب اسے تھوڑے ہی فاصلے پر اوپر عربی میں لیکن تھوڑا سا نیچے انگش میں لکھا پولیس اسٹیشن بھی نظر آگیا تھا ۔

وہ اسے یہاں کیوں لے کر آیا تھا بلکہ وہ خود یہاں کیوں آیا تھا وہ حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی تھی جو ابھی تک فون پر ہی مصروف تھا ۔

وہ ابھی تک اسی حیرت میں ڈوبی ہوئی تھی جب اس نے ہاتھ کے اشارے سے سامنے سے آتی گاڑی کو اشارہ کیا جس سے تھوڑی ہی دیر میں اسے ہمدان نکلتا نظر آیا تھا وہ تیزی سے قدم اٹھاتا

ان کے پاس ہی آکر رک گیا اس نے بڑے ہی احترام سے ہیر کو سلام کرتے ہوئے ایام کو مخاطب کیا تھا ۔

میں نے آفیسر سے بات کر لی ہے تم اندر جا کر اس سے مل سکتے ہو ملاقات کا وقت صرف چند منٹ ہے یہ بات یاد رکھنا میں نکلتا ہوں وہ اس سے ہاتھ ملاتا وہیں سے واپس لوٹ گیا تھا جب کہ وہ ہیر کو اپنے ساتھ اندر آنے کا اشارہ کر چکا تھا اسے دیکھتے ہی ایک آفیسر اس کے پاس آیا اور اسے اندر کی جانب جانے کا اشارہ کیا ۔

وہ ہیر کا ہاتھ تھام کر اندر آگیا تھا جہاں کرسی پر ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا جسے پہچانے میں اسے زیادہ وقت نہیں لگا تھا ۔

ہیر بھاگتے ہوئے اس کے سینے سے لگی تھی جو پہلے تو اسے دیکھ کر حیران ہوا تھا پھر سنبھل کر اس سے ملنے لگا شاید وہ سب کچھ پہلے سے ہی جانتا تھا اسی لئے کچھ پوچھنے یا کہنے کی غلطی اس نے نہیں کی تھی ملاقات کا وقت بہت کم تھا ہیر کے آنسو صاف کرتے ہوئے اس نے تسلی دی تھی کہ وہ ٹھیک ہے ۔

ایام کو تو اس نے صرف دیکھا ہی تھا ۔شاید وہ بھی جانتا تھا کہ آج اگر وہ جیل میں ہے تو اس کے پیچھے کی کہیں نہ کہیں وجہ ایام خود ہی ہے ۔یا شاید وہ بے خبر تھا

ایام نے نہ تو اسے مخاطب کیا اور نہ ہی اس نے ایام سے کوئی بات کی تھی بس اس کے ہاتھ بھڑانے پر اس نے بھی مصافحہ کر لیا تھا ۔

ooooooo

اپنے بھائی سے مل کر وہ کافی پریشان تھی۔بھابھی سے تو اس کی ملاقات بھی نا ہو سکی تھی وہ بھی جیل میں تھی ۔اس کا بھائی جیل میں تھا ۔ نجانے کب سے وہ اس حال میں تھا۔ایام بھی اس کی کوئی مدد نہیں کر سکتا تھا۔کیونکہ سعودیہ میں وہ کسی طرح کی پاور نہیں رکھتا تھا ۔
اگر وہ پاکستان میں ہوتا یا پاکستان کی کسی جیل میں ہوتا تو وہ اس کے بھائی کے لیے کچھ نا کچھ کر دیتا لیکن اب اس کے لیے ممکن نا تھا۔وہ یہاں بے بس تھا۔اس جگہ کے بارے میں وہ کچھ نہیں جانتا تھا۔
وہ ہیر کو پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن یہاں آتے ہی ہیر نے بس ایک خواہش تھی کہ وہ اپنے بھائی سے ملنا چاہتی ہے وہ چاہ کر بھی اس کی اس خواہش کو ردنہ کر سکا تھا مشکل سے ہی سہی لیکن اس نے ہیر کو اس کے بھائی سے ملانے کی تیاری کرلی تھی
لیکن اب ہیر کے آنسو دیکھ کر اسے پریشانی بھی ہو رہی تھی اس نے بیکار میں ہی یہ سب کچھ کیا اسے ایسا ہی کرنا چاہئے تھا جیسے اس نے سوچ رکھا ہے اس نے ہیر کو یہی کہنا تھا کہ وہ اس کے بارے میں کچھ بھی پتہ نہیں کر پایا لیکن اس کی خوشی کی خاطر اس نے اس سے اس کی ملاقات کروا دی تھی ۔
ہیر یہاں میں کچھ نہیں کر سکتا میں بالکل بے بس ہوں سعودیہ کا قانون میری سمجھ سے باہر ہے تمہارے بھائی نے کسی کے ساتھ فراڈ کیا ہے اور اسے اس فراڈ کی سزا مل رہی ہے اس میں تمہاری بھابھی بھی شامل تھی اس لئے وہ بھی جیل میں ہے

اب اس کا فراڈ کیا ہے اور وہ کتنے دن تک جیل میں رہنے والا ہے اس بات کے بارے میں کچھ بھی نہیں جانتا اگر مجھے کچھ خبر ہوتی تو میں ضرور کچھ نہ کچھ کرتا۔

لیکن تمہاری خاطر میں ہمدانی سے بات کروں گا ہو سکتا ہے وہ اس معاملے کو حل کرنے میں ہماری کوئی مدد کر سکے لیکن پلیز اس طرح سے آنسو بہانہ بند کرو تمہیں پتا ہے نہ میں تمہارے آنسو نہیں دیکھ سکتا تمہاری آنکھوں میں یہ آنسو مجھے بے چین کر دیتے ہیں۔

میری جان پلیز وہ اس کے آنسو اپنے ہونٹوں سے صاف کرتا اسے اپنے سینے سے لگاتا اس پریشانی سے نکالنے کی کوشش کر رہا تھا۔

oooooo

تم ابھی تک رو رہی ہو ہیر میری جان میں نے کہا نا میں ہمدان سے بات کروں گا۔وہ ضرور کچھ نا کچھ کرے گا۔

وہ کیا کر سکیں گے ایام کیا وہ بھائی کو جیل سے چھڑوا سکتے ہیں۔وہ پر امید ہوئی۔

ہاں شاید وہ کچھ کر سکے اس نے اندازاً کہا۔

کیونکہ ابھی تک تو اس نے ہمدان کو کہا ہی نہیں تھا کہ وہ رحیم کو جیل سے چھڑوا دے۔کیونکہ ابھی تک تو اسے خود رحیم پر غصہ تھا۔وہ خود فلحال اسے معاف کرنے کو تیار نا تھا۔وہ اسے خود سزا دینا چاہتا تھا۔

لیکن ہیر کے آنسو دیکھ کر وہ بے بس ہو رہا تھا۔وہ جب سے واپس آئی تھی روئے جا رہی تھی

ooooooo

ساری رات پریشان رہی تھی اپنے بھائی کو جیل میں اس حالت میں دیکھتے ہوئے اسے سکون نہیں ملا تھا جب کہ وہ جو یہ سوچ رہا تھا کہ ہیر بھائی سے ملکر پر سکون ہو جائے گی وہ مزید پریشان ہو چلی تھی اور وہ اس کی پریشانی کو دور نہیں کر پا رہا تھا وہ رحیم کو معاف نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن اس کے آنسو اسے ایسا کرنے پر مجبور کر رہے تھے۔

بہت سوچ سمجھ کر رات اس نے حمدان کو فون کیا تھا اور اس کے بھائی پر سے اس کیس کو ختم کرنے کی بات کی تھی پہلے تو ہمدان اس چیز کے لیے راضی ہی نہیں ہوا وہ کسی قیمت پر رحیم کو معاف کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا جو اس کے ساتھ جھوٹ بول کر اپنی بہن کا سودا کر رہا تھا۔

لیکن پھر آخر اس نے اپنے دوستی کی خاطر اسے ایسا کرنے کی حامی بھر لی تھی جس کے لئے وہ اس کا بہت شکر گزار تھا ہیر کی پریشانی کو دور کرنے کے لئے اس نے مسئلے کا حل تو نکال لیا تھا لیکن اب ہمدان اسے نہ تو اپنے گھر میں رکھنے کو تیار تھا اور نہ ہی وہ نوکری واپس کرنے کو جس کے بل بوتے پر وہ سعودی عرب میں 6 سال سے کام کر رہا تھا۔

وہ اسے ڈیپورٹ کروا دینا چاہتا تھا لیکن ایام نے وقتی طور پر اسے ایسا نہ کرنے کے لیے کہا تھا وہ ان سے رحیم کے لیے ایک موقع مانگنے پر مجبور ہو گیا تھا رحیم کو تکلیف دینے کا مطلب تھا کہ ہیر کو تکلیف دینا اور وہ ہیر کو اب کسی طرح کی کوئی تکلیف نہیں دینا چاہتا تھا۔

وہ ہیر کو بس خوش رکھنا چاہتا تھا اور اس کی خوشی اپنے بھائی کے سکون میں تھی تو اس کے بھائی کو بھی پر سکون کر چکا تھا۔

اس کے باوجود بھی کہ رحیم کو چھڑوا دینا کہیں نہ کہیں اسے اپنی بے وقوفی لگ رہی تھی لیکن وہ ایسا کرنے پر مجبور تھا

oooooo

روحی سو رہی تھی۔جبکہ وہ دونوں اپنی تیاری مکمل کر رہے تھے۔وہ ائیرپورٹ کے لیے نکلنے لگے تو اچانک دروازے پر دستک ہوئی۔ایام نے دروازہ کھولا تو سامنے اسے ہیر کا بھائی اور بھابھی کھڑے نظر آئے۔

آپ لوگ یہاں۔۔۔۔۔۔وہ حیران ہوا تھا۔

ہاں ہم اپنی بہن سے ملنے آئے ہیں ۔رحیم نے مسکرا کر کہا۔جبکہ اپنے بھائی کی آواز وہ سن چکی تھی۔

وہ دروازے کی طرف آکر اپنے بھائی کو دیکھ خوش ہو گئی۔اور اس کے سینے سے لگتی ملنے لگی۔وہ بھی کافی جوش سے اس سے مل رہا تھا ۔جبکہ ہیر کی بھابھی کی نظر ایام پر تھی۔

ایام کو اس کی نظریں کچھ عجیب سی لگ رہی تھیں ۔وہ کتنی چالاک عورت تھی اس سے وہ باخبر ہو چکا تھا وہ ان لوگوں کو یوں ہی تنہا چھوڑ کر باہر نکل گیا تھا جبکہ ہیر اپنے بھائی کے سینے سے لگی اسے اپنے سامنے صحیح سلامت دیکھ کر خوش ہو رہی تھی ۔

خدا کا شکر ہے کہ آپ لوگ بالکل صحیح سلامت یہاں آ گئے ہیں مجھے آپ لوگوں کو ایسے دیکھ کر بہت خوشی ہو رہی ہے اللہ پاک آپ لوگوں پر کوئی مصیبت نہ آنے دے ۔وہ بہت خوشی سے کہہ

رہی تھی بے شک رحیم نے اس کے ساتھ بہت برا کیا تھا لیکن یہ ایک بہن کا دل تھا جو اپنے بھائی کے خلاف کچھ سوچ ہی نہیں سکتا تھا۔

یہ سب کچھ تو ایام کی وجہ سے ہوا ہے کل پتہ نہیں کہاں سے آیام نے میرے کفیل کا پتہ لگایا اور اس سے پتا نہیں کون سی ڈیل کر کے مجھے آزاد کروایا اس کا بہت بہت شکر گزار ہوں میں شاید وہ زیادہ کسی سے بات نہیں کرتا کل بھی وہ کچھ نہیں بولا اور اب بھی چلا گیا میں تو اس کا شکریہ ادا کرنے یہاں آیا تھا۔

وہ اسے تفصیل سے بتا رہا تھا ان سب دوران اس کی بھابھی کی نظر تو بیڈ پر لیٹی اس معصوم بچی پر تھی۔

تمہاری شادی ایام کے ساتھ کیسے ہوئی میرا مطلب ہے تم نے اسے کہاں دیکھا اور کیسے ہوا یہ سب کچھ تم نے مجھے تو اس بارے میں کچھ نہیں بتایا میرے خیال میں تم نے تو یہ کہا تھا کہ آیام سعد کا کزن ہے لیکن یہ تمہارا شوہر کیسے بن گیا۔

اور تم نے ہمیں کیوں نہیں بتایا کہ یہ اتنا امیر ہے۔اس کے انداز سے ہی لگ رہا ہے کہ وہ کوئی عام آدمی نہیں اور پھر اس جگہ پر ہوٹل کا کمرہ لینا کسی عام پاکستانی کے بس کی بات نہیں ہے۔

اس کی نظروں میں حسد ہی حسد تھا جسے کم ازکم ہیر سمجھ نہیں پا رہی تھی وہ تو فی الحال اپنے بھائی کو ٹھیک ٹھاک اپنے سامنے دیکھ کر خوش ہو رہی تھی

الحمدللہ بھابھی اللہ پاک کا دیا سب کچھ ہے اس نے مسکرا کر اتنا ہی کہا تھا۔

اگر سب کچھ ہے تو ذرا اپنے بھائی کا بھی خیال کرو یہ بچی کون ہے اس کے بارے میں کچھ بتاؤ مجھے وہ پوری طرح سے روحی کی طرف متوجہ ہو گئی تھی ۔

یہ ہماری بیٹی ہے میرا مطلب ہے ایام کی پہلی شادی میں سے ان کی اولاد ہے جواب ہمارے پاس ہی ہے بہت پیاری ہے ۔

کیا مطلب یہ امیر زادہ پہلے سے شادی شدہ تھا ۔ہیر تم کون سا کنواری تھی اچھی بات ہے لیکن ذرا کنٹرول میں رکھنا سوتیلی تو سوتیلی ہوتی ہے ۔

زیادہ سر پر چڑھنے کی ضرورت نہیں ہے اور کوشش کرو کہ جلدی سے جلدی اپنی اولاد ہو جائے وہ جو روحی کو کافی متجسس ہو کر دیکھ رہی تھی اب بے زاری سے بولی تو ہیر کو اپنی بھابھی کی سوچ پر افسوس ہوا ہے لیکن وہ کچھ بھی نہیں کہہ سکتی تھی ۔

اس کی سوچ کبھی نہیں بدل سکتی تھی اور کسی کی سوچ بدلنا کسی کے بس کی بات بھی نہیں ہوتی وہ آدھے گھنٹے تک اپنے بھائی سے باتیں کرتی رہی تھی ۔لیکن پھر ایام نے آکر کہہ دیا کہ انہیں نکلنا ہے ۔

رحیم کے ساتھ اس نے لیا دیا رویہ رکھا تھا جبکہ روحی کو بیڈ سے اٹھاتے وہ وہیں پے ایک کام کرنے والے کو سارے بیگ دے کر نیچے تک پہنچانے کا آرڈر دے چکا تھا ۔وہ ان کے ساتھ ہی باہر تک آئے تھے ۔

بھابھی تو گاڑی تک پہنچتی اسے اپنے دکھ کی داستانیں ہی سناتی رہی تھی کہ رحیم کی نوکری اب چھوٹ چکی ہے اسے جلد سے جلد نئی نوکری تلاش کرنی پڑے گی کیونکہ اس کے کفیل نے اسے

صرف دو مہینوں کا ٹائم دیا ہے اپنی رقم واپس کرنے کے لئے ورنہ وہ اسے سعودیہ سے دھکے مار کر نکلوا باہر کرے گا اور اس میں کوئی شک نہ تھا کہ وہ ایسا کر سکتا تھا۔

oooooo

ائیرپورٹ تک ان لوگوں کا ساتھ آنا ایام کو پسند نہیں آیا تھا۔۔

لیکن ہیر کی خوشی کے خاطر وہ خاموش ہوگیا۔وہ اپنے بھائی کے ساتھ وقت گزارنا چاہتی تھی۔اور وہ منع نہیں کر سکتا تھا۔وہ ڈرائیو کے ساتھ آگے بیٹھا تھا۔

جبکہ رحیم اس کی بیوی اور ہیر پیچھے تھے۔روحی اس کے ساتھ اس کی گود سو رہی تھی یہ سفر خاموشی سے ہرگز نہیں گزر رہا تھا۔وہ اچھا خاصا اکتا گیا تھا۔ان لوگوں کی وجہ سے۔

کیونکہ ان کی کسی بات میں ایام کو دلچسپی نہیں تھی۔

اس نے کہا تھا کہ اگر دو ماہ میں اس کا کام نا ہوا تو وہ پاکستان واپس آجائے گا۔کیونکہ ہمدان کا ارادا نا تھا اس کا بوجھ اپنے سر لینے کا۔

اور ایام ایسا ہرگز نہیں چاہتا تھا۔اسے ابھی سے ہی یہ دونوں زہر لگ رہے تھے۔انہیں پاکستان لا کر وہ اپنی زندگی کو مزید ڈسٹرب نہیں کر سکتا تھا۔۔اسے ان لوگوں کو اپنی زندگی سے دور ہی رکھنا تھا۔

پہلے نہ سہی لیکن اب وہ ہمدان سے اس بارے میں بات کرنے کے بارے میں سوچ رہا تھا۔اگر اس کے لئے اسے ہمدان کے ساتھ مزید کوئی ڈیل کرنی پڑی تو وہ اس سے بھی پیچھے نہیں ہٹنے والا تھا۔ان لوگوں کو وہ پاکستان میں تو ہرگز برداشت نہیں کر سکتا تھا۔

ان کے ساتھ یہ تھوڑے سے لمحے گزار کر ہی وہ ان کو بہت اچھے طریقے سے سمجھ چکا تھا۔ائیر پورٹ پہنچ کر اس نے سب سے پہلے ہمدان کو فون کرنا تھا۔اور اسے کہنا تھا کہ وہ جس ڈیل کی بات کر رہا تھا۔

وہ ڈیل وہ ہمدان کے ساتھ فائنل کر دے گا۔لیکن اسے وہ پاکستان کبھی نہ واپس بھیجے۔کیونکہ اس کا پاکستان آنا اپنی شادی شدہ زندگی کو متاثر کرنے کے برابر تھا۔

اور وہ ہیر اور اپنی زندگی میں کسی دوسرے تیسرے کو برداشت نہیں کر سکتا تھا۔

ooooo

وہ ہیر کی بھابھی اور بھائی سے کافی تنگ ہو کر ذرا سائیڈ پر آ رکا تھا اس کا فون مسلسل بج رہا تھا جسے وہ نظر انداز کر رہا تھا۔روحی اب تک سو رہی تھی اور اس نے روحی کو اپنے پاس ہی رکھا تھا اس کا کوئی ارادہ نہ تھا اس وقی اسے ہیر کے حوالے کرنے کا۔

جب تک اس کا بھائی اور بھابھی ان کی نظروں سے اوجھل نہ ہو جائیں وہ روحی کو ان کے پاس نہیں چھوڑنا چاہتا تھا جب کہ اپنے موبائل پر آنے والے فون کو لے کر بھی وہ کافی پریشان لگ رہا تھا ہیر نے بھی دو تین دفعہ اس کی پریشانی کو نوٹ کیا تھا۔

وہ کسی چیز کو لے کر پریشان لگ رہا تھا مسلسل اپنے فون پر آنے والی کال کو کبھی نظر انداز کرتا کبھی کاٹ دیتا لیکن اس دفعہ اس نے غصے میں آکر فون اٹھا لیا۔

اور وہاں سے باہر نکل گیا ہیر نے اسے جاتے ہوئے دیکھا تھا لیکن فی الحال اس کا دھیان اپنے بھائی اور بھابھی کی طرف تھا

ooooo

تیرا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا میں نے تجھے بتایا تھا کہ ان لوگوں نے میرے ساتھ فراڈ کیا ہے وہ بھی کوئی چھوٹا موٹا فراڈ نہیں اور تو خود اتنے غصے میں تھا اسے لے کر اب کیوں کر رہا ہے یہ سب کچھ ۔۔۔۔۔۔۔؟

یار میں اس کے لئے کچھ بھی نہیں کر رہا میں جو بھی کر رہا ہوں اپنے لئے کر رہا ہوں ۔

اپنے سکون کے لئے کر رہا ہوں اور ان کے ساتھ میرا کوئی سکون نہیں ہے

اس بات کا اندازہ میں نے پچھلے دو گھنٹوں میں لگایا ہے جو میں نے ان کے ساتھ گزارے ہیں ۔

یہ عورت اتنی چالاک اور چالباز ہے کہ تو اندازہ نہیں لگا سکتا ۔وہ اتنی میٹھی چھری ہے کہ کسی کو بھی کاٹ کھائے اور اسے پتہ بھی نہ چلے ۔

میں اس۔ عورت کے آس پاس بھی اپنی بیوی کو نہیں چاہتا ۔تو اس کے ساتھ جو بھی کر مجھے پرواہ نہیں رحیم کو میں خود بھی معاف نہیں کرنے والا لیکن انہیں پاکستان بلا کر میں اپنی زندگی مزید عذاب نہیں کر سکتا ۔

رحیم تیرا ملازم ہے نا تو یہاں اس کی جان عذاب کر دینا آئی ڈونٹ کئیر لیکن یہ لوگ پاکستان نہیں آنے چاہیے ۔

سوچ سمجھ کر بول تیرے سالے کی زندگی یہاں عذاب ہو جائے گی اگر میں نے اسے اس کی نوکری دے دی تو یہ مت سوچنا کہ میں اس کے ساتھ ویسا سلوک کروں گا جو مجھے تیرے سالے کے ساتھ کرنا چاہیے شاید وہ اسے ڈرا رہا تھا ۔

میری طرف سے بھاڑ میں جائے یہ سالا اور اس کی بیوی بس میری زندگی میں ان لوگوں کی کوئی جگہ نہیں ہے یہ بات تو یاد رکھ وہ اسے کھلی چھوٹ دیتے ہوئے بولا تو ہمدان نے اس کی پریشانی حل کرتے ہوئے فون بند کر دیا۔

جبکہ وہاں ایئرپورٹ پر چلنے والا دکھی سین دیکھتے وہ بیزار ہو گیا تھا۔

ہیر کی بھابھی کی ڈرامے بازیاں اپنے عروج پر تھیں جبکہ بھائی بھی آنکھوں میں نمی لئے اسے الوداع کہہ رہا تھا اتنا تو شاید وہ اس کی رخصتی پر بھی افسردہ نہ ہوئے ہوں گے جتنا اس وقت ہو رہے تھے۔

ٹھیک ہے ہم پاکستان پہنچتے ہی آپ سے رابطہ کریں گے۔ہیر آخری بار اس کے گلے لگتے ہوئے بولی تو اس دفعہ ایام کے صبر کا پیمانہ چھلک اٹھا وہ اس کا ہاتھ تھامتے ہوئے اسے اندر کی طرف لے گیا تھا کیونکہ مزید یہ سب کچھ برداشت کرنا اس کے بس کے باہر تھا۔

یہاں کھڑا بھی وہ مسلسل یہی دعا مانگ رہا تھا کہ روحی اسی طرح سوتی رہے اس کی آنکھ نہ کھلے تو بہتر تھا ورنہ ان کے ان جھوٹے ڈراموں کا حصہ کہیں نہ کہیں اس کی بیٹی بھی بن جاتی

اور پھر وہ اس آدمی کو اپنی بیٹی کا ماموں تو ہرگز نہیں بنانا چاہتا تھا۔وہ ایسے لوگوں کو کبھی بھی اپنی بیٹی کی زندگی کا حصہ بنانا ہی نہیں چاہتا تھا۔

اندر جاتے تک ہیر بار بار پیچھے مڑ کر دیکھتی رہی جہاں اس کا بھائی اسے الوداع کہہ رہا تھا۔اور ایام بس اس جگہ سے نکل جانا چاہتا تھا

oooooo

ایام سعودیہ سے پاکستان کی فلائٹ کتنے گھنٹوں کی ہے وہ جہاز میں بیٹھے ہوئے اس سے پوچھنے لگی ۔

زندگی میں پہلی دفعہ جہاز میں بیٹھے ہوئے اسے جتنا ڈر تھا وہ ایام کے ساتھ ہونے کی وجہ سے ختم ہو گیا تھا ۔

اس نے بس اتنا ہی کہا تھا کہ ہم اس پاک ذات کے در پر جانے والے ہیں جہاں ہر ڈر ختم ہو جاتا ہے اور ہیر کے لیے اتنا حوصلہ ہی کافی تھا ۔

اب واپسی میں بھی جہاز میں بیٹھتے ہوئے وہ کافی زیادہ گھبرائی ہوئی تھی کیونکہ ایام نے یہاں آتے ہی اپنے منہ پر رومال رکھ لیا تھا جیسے وہ سونے والا ہو ۔

اور اسے جگانے کے لیے وہ صرف اس سے سوال جواب ہی کر سکتی تھی جب تک جہاز پوری طرح اپنی اڑان نہ پکڑ لے تب تک اس کا ڈر کم ہونا مشکل تھا ۔

کیوں پوچھ رہی ہو تم وہ اپنے چہرے سے رومال ہٹا کر اس سے پوچھنے لگا شکر ہے خدا کا کہ اس کی نظر اپنے شوہر پر بھی پڑی تھی ورنہ بھائی اور بھابھی ہی نظر آرہے تھے آج اسے ۔

ایسے ہی پوچھ رہی ہوں نہ ہم گھر جاتے ہی بھابھی کو فون کریں گے میں نے ان کا نمبر بھی لے لیا ہے انہوں نے مجھ سے کہا ہے کہ وہ مجھ سے ہر وقت رابطے میں رہیں گے وہ آپ کو بھی شکریہ بولنا چاہتے تھے لیکن پتہ نہیں آپ کا موڈ کیوں خراب تھا ۔

بھائی تو اتنے زیادہ خوش تھے کہ آپ ان کو جیل سے نکلوانے کی وجہ بنے ہیں بھائی بتا رہے تھے کہ آپ نے ان کے کفیل کے ساتھ کوئی ڈیل سائن کی ہے جس کے بدلے اس نے بھائی کو جیل سے آزاد کروایا ہے ۔

وہ اب بھی اپنے بھائی کی ذات کے اردگرد ہی گھوم رہی تھی ایام نے ایک سرد سانس خارج کی اور اس کی طرف متوجہ ہونے لگا۔

ہاں کیوں کہ اس کا کفیل اسے آسانی سے چھوڑنے کو تیار نہیں تھا۔تمہارے بھائی نے اس کے ساتھ بہت بڑا فراڈ کیا تھا اور اس فراڈ میں اسے کافی زیادہ نقصان ہوا ہے یہاں تک کہ جو گھر تمہارے بھائی کے نام ہوا تھا وہ اس کفیل کا تھا جو تمہارے بھائی نے دھوکے سے لیا تھا۔

نہ جانے کیوں اس کے لہجے میں ہیر کو اپنے بھائی کے لیے غصہ اور نفرت محسوس ہو رہی تھی۔

نہیں ایام میرے بھائی ایسے نہیں ہیں مجھے لگتا ہے اس کفیل نے میرے بھائی پر جھوٹا الزام لگایا ہے میرے بھیا نے کبھی کسی کے ساتھ دھوکہ بازی نہیں کی اور نہ ہی وہ کسی کے ساتھ ایسا فراڈ کرسکتے ہیں۔

ان کے کفیل نے ہی کچھ کیا ہوگا۔

اسے اپنے بھائی پر ضرورت سے زیادہ یقین تھا اور اس کفیل پر غصہ جس کو اس کے بھائی نے ولن بنا کر اس کے سامنے پیش کیا تھا۔

جان وہ آدمی اتنا امیر ہے نا کہ اسے ایسے چھوٹے موٹے جھوٹ بولنے کی ضرورت نہیں تمہارے بھائی نے اس کے ساتھ فراڈ کیا تھا لیکن تمہارا بھائی تمہیں یہ سب کچھ تو نہیں بتائے گا لیکن میرا فرض بنتا ہے کہ میں تمہیں کسی طرح کے دھوکے میں نہ رکھوں۔

مجھے خود بہت افسوس ہوا ہے بلکہ میں تو اس کے سامنے شرمندہ ہو گیا تھا کہ میرے سالے نے ایسی گھٹیا اور گری ہوئی حرکت کی ہے اس نے مجھے سارے ثبوت دیے ہیں۔

اور پھر اس نے مجھ سے جو مانگا وہ میں نے اسے دینے کی حامی بھر لی اور تمہارے بھائی کو سعودیہ ایک اچھی نوکری اور رہائش دینے کی بھی کوشش کر رہا ہوں۔

تاکہ وہ میری زندگی میں آکر ہمیں ڈسٹرب نہ کرے اس نے آخری جملہ بے حد کم آواز میں بولا تھا

ہیر جو اسے سن رہی تھی اس کی مکمل بات سن کر اس کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی۔

اس کا بھائی اس کا کچھ نہیں لگتا تھا لیکن اس کے باوجود بھی اس کے بارے میں اتنا سوچ رہا تھا

۔

اس کے لیے اتنی آسانیاں پیدا کر رہا تھا اس کے فیوچر کو بہترین بنانے کی کوشش کر رہا تھا یہ سوچ صرف ایام سکندر کی ہی ہو سکتی ہے۔

تانیہ سہی کہتی تھی ہر کوئی آیام سکندر کو سمجھ نہیں سکتا اور جو اسے سمجھ جاتا ہے وہ اسے فرشتے سے کم نہیں سمجھتا اس نے مسکراتے ہوئے محبت پاش نظروں سے اسے دیکھ کر کہا تو ایام کے لبوں پر مسکراہٹ بکھر گئی۔

نہیں جان میں کوئی فرشتہ نہیں ہوں سچ کہوں تو میرے اندر بھی ایک شیطان ہے جو صرف اپنی بھلائی سوچتا ہے

کسی دوسرے سے اسے کوئی غرض نہیں ہوتا ہے ہم کوئی اور بات کریں اس نے روحی کو آنکھیں ملتے دیکھ کر کہا۔

جو یقینا خود کو جہاز میں محسوس کر کے کافی حیران تھی۔

میں تو کوئی اور بات ہی کر رہی تھی آپ نے ہی اپنی باتیں شروع کردیں میں تو پوچھ رہی تھی کہ ہم پاکستان کب تک پہنچ جائیں گے۔۔۔۔۔۔۔۔۔؟

تاکہ تم اپنے بھائی اور بھابھی سے بہت ساری باتیں کر سکو ایام اس کی بات کاٹتے ہوئے بولا تو ہیر نے زور زور سے سر ہلایا۔

اس کے لیے نہ تمہیں تقریبا مزید پندرہ دن کا انتظار کرنا پڑے گا کیونکہ ہم اس وقت پاکستان نہیں بلکہ مانچسٹر جا رہے ہیں ہنی مون منانے کے لیے۔

وہ بڑے ہی مزے سے روحی کو دیکھتے ہوئے بولا جو کبھی اس کے سینے پر سر رکھ رہی تھی تو کبھی حیرت سے جہاز کو دیکھ رہی تھی شاید ابھی تک وہ پوری طرح ہوش و حواس میں آئی نہیں تھی ورنہ کچھ نہ کچھ تو ضروری ری ایکٹ کرتی اتنی بڑی بات پر۔

کیا مطلب ہم اپنے ملک نہیں جا رہے ہم کہیں اور جا رہے ہیں۔۔۔۔۔؟ وہ حیرانگی سے منہ کھولے اس سے پوچھ رہی تھی

جی میرا مطلب یہی ہے میری جان کے ہم لوگ مانچسٹر جا رہے ہیں نہ کہ پاکستان تم اپنے بھائی سے نہ اب پندرہ دن کے بعد ہی سکون سے باتیں کرنا ابھی اپنے شوہر پر دھیان دو۔تاکہ جلد سے جلد روحی کا اکیلا پن دور ہو سکے

کیوں روحی باباجانی ٹھیک کہہ رہے ہیں نہ وہ اس کے گال چومتے ہوئے بولا تو روحی نے بنا کچھ بھی سمجھے ہاں میں سر ہلا دیا۔

Urdu Novels Ghar

آپ نے مجھے اس بارے میں پہلے کیوں نہیں بتایا وہ لال ہوتے دہکتے گالوں کو چھوتی سر جھکا کر بولی تھی۔

کیوں بتاوں۔۔۔۔؟ میری مرضی میری بیوی میں اپنی بیوی کو جہاں چاہے لے کر جا سکتا ہوں وہ کندھے اچکا گیا جب کہ ہیر بنا کچھ بولے اس کے کندھے پر سر رکھ چکی تھی۔

اس وقت اس کا دماغ پوری طرح سے ایام سکندر کے کنٹرول میں تھا وہ جب چاہے جو چاہے کر سکتا تھا۔

وہ ہیر کو صرف اپنی طرف متوجہ کر لینا چاہتا تھا۔اس کے بھائی نے بس تھوڑی دیر ان کی زندگی میں آکر انہیں اچھا خاصا ڈسٹرب کر دیا تھا۔

وہ کوئی اتنا مطلبی انسان ہرگز نہ تھا جو ہیر کو اس کے بھائی سے ملنے نہ دیتا یا پھر اس پر کوئی پابندیاں لگا دیتا۔

اس نے خود ہیر کو اس سے ملوایا تھا لیکن اسے ہرگز اندازہ نہیں تھا کہ رحیم اور اس کی بیوی اس طرح کے لوگ ہوں گے اور تھوڑی ہی دیر میں ان کی نیت اور فطرت اچھے طریقے سے سمجھ گیا تھا۔

ہیر کے لیے وہ اس کا بھائی تھا جس کی باتوں میں چھلکتا لالچ وہ نہیں پہچان سکتی تھی لیکن ایام نے دنیا دیکھ رکھی تھی وہ ان لوگوں کو اپنی زندگی میں مداخلت کرنے کی اجازت نہیں دے سکتا تھا۔

دروازے پر کھڑے ہو کر اس نے اس کے بھابھی کی نادر سوچ روحی کے بارے میں سنی تھی

کتنے آرام سے اس نے کہہ دیا تھا کہ سوتیلی اولاد کو سوتیلی ماں بن کر پا لو اور سچ میں اسے یہ بات

دل پر لگی تھی

وہ جانتا تھا ہیر ایسی نہیں ہے جو کسی کی باتوں میں آجائے لیکن اس کی چلاک بھابی کی گھٹیا باتیں

ہیر کی معصومیت پر اثر انداز ہو سکتی تھیں ۔

اور ایسا وہ ہونے نہیں دے سکتا تھا اسی لیے اس نے خود ہی ان لوگوں کو اپنی فیملی سے دور

رکھنے کا فیصلہ کیا تھا

ooooooo

کتنی لمبی فلائٹ ہے ایام میں تو تھک گئی ہوں۔ ہم کب پہنچیں گے آپ کے مانچسٹر میں ۔وہ اس

کے کندھے کے ساتھ سر لگائے کوئی پانچویں بار پوچھ رہی تھی ۔

ڈارلنگ ہم ایک عرب ملک سے انگلش ملک جا رہے ہیں تو تمہیں لگتا ہے کہ ہم جلدی پہنچ جائیں

گے ۔۔۔اس نے الٹا اس سے سوال کیا تھا جبکہ ساتھ ہی ساتھ روحی کو کچھ کھلانے کی کوشش

کر رہا تھا ۔

جو جہاز میں کچھ بھی کھانے کو راضی نہیں تھی بڑی مشکل سے وہ اسے دودھ پلانے میں کامیاب

ہوا تھا ورنہ آج تو وہ دودھ بھی پینے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی تھی ۔

یہ نام سے ہی آپ کا انگلش ملک لگ رہا تھا کیا ہے وہاں جگہ جگہ آدھی ننگی گوری میمیں میں نہیں جا

رہی وہاں وہ انگلش ملک سنتے ہی ناراضگی سے کہنے لگی تھی ۔

بے فکر رہو میں کوئی گوری میمیں نہیں دیکھتا میں تو بس اپنی میم کو دیکھوں گا وہ اس کے گال کھینچتے ہوئے بولا تو روحی بھی کھلکھلائی۔

لیکن ہم وہاں کیوں جا رہے ہیں مجھے نہیں اچھے لگتے ایسے ممالک سعودی عرب جا کر مجھے اللہ کا گھر دیکھنے کی تمنا نہ ہوتی تو شاید میں اس طرف بھی کبھی نہیں جاتی وہاں بھی بہت بے حیائی ہو گئی ہے۔

اسے اچانک ہی یاد آگیا تھا جہاں سعودی عرب میں بھی اچھی خاصی بے حیائی دیکھنے کو ملی تھی لیکن ان سب چیزوں پر اس نے کمپرومائز کر لیا تھا کیونکہ وہاں جو مقام اسے دیکھنے کو ملا تھا وہ ہر چیز سے افضل تھا۔

ڈارلنگ تو یہاں یہ سوچ کر کمپرومائز کر لینا کہ یہ تمہارے شوہر کی برتھ کنٹری ہے۔وہ مسکرا کر بولا۔

ہیں۔۔۔۔؟اب یہ مانچسٹر آپ کی برتھ کنٹری کب سے ہو گئی آپ تو انگلینڈ میں پیدا ہوئے تھے نہ وہ حیرانی سے دیکھنے لگی تھی۔

پیدا تو میں انگلینڈ میں ہی ہوا تھا لیکن۔۔۔۔۔۔۔۔

لیکن ویکن کیا آپ تو اپنی بات سے مکر جاتے ہیں۔

جان اب تم یہ مت کہنا کہ تمہیں یہ بھی نہیں پتا کہ مانچسٹر انگلینڈ کا ہی ایک شہر ہے۔اس سے پہلے کہ وہ مزید اسے کچھ اور کہتی وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا تو اس کی زبان کو بریک لگ گئی۔

اچھا مانچسٹر انگلیڈ میں ہے۔نہیں مجھے لگا وہ کوئی اور ملک ہے۔اس نے مسکرا کر اپنی شرمندگی کم کرنے کی کوشش کی تھی۔

کوئی بات نہیں ایسی غلط فہمیاں ہوتی رہتی ہیں ۔ہاں میں انگلینڈ میں ہی پیدا ہوا تھا لیکن انگلینڈ کے شہر مانچسٹر میں میرا بچپن بھی وہیں پر گزرا ہے بلکہ جوانی بھی وہی گزری ہے میری سٹڈیز بھی یونیورسٹی آف مانچسٹر سے ہی کمپلیٹ ہوئی ہے ۔

وہاں تمہیں دیکھنے کو بہت کچھ ملے گا سب سے خوبصورت نظارہ تو مانچسٹر میں ہوتی طلوع صبح ہے ۔جو اسے پوری دنیا سے الگ بناتی ہے وہاں کا موسم پل میں تولہ پل میں ماشہ ہے تم یقین نہیں کر سکتی وہاں کا آسمان لمحوں میں بدلتا ہے ۔

بہت خوبصورت ملک ہے لیکن شاید تم اس کی خوبصورتی پر زیادہ دھیان نہ دے سکو کیونکہ لمبی لمبی عمارتیں اور لمبی لمبی سڑکیں تو تمہیں پسند نہیں آتیں۔

لیکن تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں پہاڑ جھرنے اور وہ ہر جگہ پر جو تمہارے لئے سکون قلب ہے تمہیں دیکھنے کو ضرور ملے گی۔

اگلے پندرہ دن ہم یہیں پر گزاریں گے اور اس کے ساتھ ہی ایک اور حقیقت ہے جس سے تمہیں روشناس کروانا ہے ۔آخری جملے میں وہ اپنی آواز دل کے اندر ہی دبا گیا تھا نہ جانے کیوں اسے ڈر لگ رہا تھا لیکن وہ ہیر سے کچھ بھی چھپا کر یا اسے انجان رکھ کر اپنی پرسکون زندگی نہیں جی سکتا تھا وقت آگیا تھا اسے سب کچھ بتانے گا ۔

ooooooo

ائیرپورٹ پر پہلے ہی گاڑی ان کا انتظار کر رہی تھی۔جس ہوٹل میں ان کی رہائش تھی۔اس ہوٹل سے ہی گاڑی انہیں لینے کے لیے بھیجی گئی تھی۔تاکہ انہیں کوئی مسئلہ نہ ہو۔

ایام کے لیے یہاں کچھ بھی نیا یا الگ نہیں تھا۔اور ایام کے مطابق روحی بھی اس کے ساتھ دوسالوں میں آدھی دنیا گھوم چکی تھی۔یہ الگ بات تھی کہ اس بات سے روحی کو کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔

اس کے لیے سب کچھ ایک جیسا ہی تھا۔وہ پاکستان میں بھی مزے سے اپنے ٹیب پر گیم کھیل سکتی تھی اور پاکستان سے باہر بھی۔ہاں لیکن اسے جہاز کا سفر اچھا لگتا تھا۔

کیونکہ وہ کھڑکی سے نیچے دیکھتے ہوئے کافی انجوائے کرتی تھی۔ اور کچھ اسے پسند ہو یا نہ ہو لیکن اپنی آنکھوں سے بادلوں کو اتنے قریب دیکھتے ہوئے اسے بہت مزہ آتا تھا۔وہ بادلوں پر بیٹھ کر آسمان میں اڑ بھی سکتی تھی۔لیکن جہاز کی کھڑکی اور دروازے بند تھے

ہیر کی تو یہ زندگی کی دوسری فلائٹ تھی جس میں وہ پاکستان جانے کی بجائے مانچسٹر جارہی تھی۔اس نے نہ تو کبھی ملک سے باہر جانے کے بارے میں سوچا تھا اور نہ ہی اس کی ایسی کوئی خواہش تھی۔

جب کہ ایام اپنی میٹنگ اور بزنس کے سلسلے میں اکثر کہیں نہ کہیں جاتا رہتا تھا سیاست نہ تو اس کا شوق تھا اور نہ ہی وہ سیاست میں دلچسپی رکھتا تھا یہ صرف اس کی مجبوری تھی۔

اس کے علاقے کے لوگوں نے اس پر یقین کیا تھا اور وہ ان لوگوں کا یقین توڑ نہیں سکتا تھا۔ اس کی وجہ سے اس نے ان لوگوں کی بات مان لی تھی۔ لیکن اس کا یہ ہرگز مطلب نہیں تھا کہ وہ اپنے باپ دادا کے بزنس کو یوں ہی چھوڑ دے گا۔

اس کے باپ دادا نے بہت محنت سے یہ سب کچھ کھڑا کیا تھا اور وہ اپنی ذرا سی لاپرواہی میں کسی طرح کا نقصان نہیں کر سکتا تھا۔ کبھی کبھی تو ہیر پریشان ہوتی تھی وہ اتنے سارے کام ایک ساتھ کیسے کر لیتا تھا۔

لیکن شاید اب اسے عادت ہو چکی تھی وہ سب کچھ سنبھال لیتا تھا جہاں وہ سیاست میں ایک بہترین مقام حاصل کر چکا تھا وہی اپنے بزنس کو بھی وہ ترقیوں کی بلندیوں پر لے کر جا رہا تھا۔

ہیر نے کبھی اس سے اس کی فیملی کے بارے میں بات نہیں کی تھی اور ایام نے بھی اسے بس اتنا ہی بتایا تھا کہ اس کے بابا نے اس کی ماں سے شادی کر لی تھی اور پھر وہ زیادہ پاکستان نہیں آئے

لیکن اپنے دادا جان کی خواہش پوری کرنے کے لیے وہ پاکستان میں رہنے لگا تھا۔ اور بس اس کے علاوہ اس نے کچھ نہیں بتایا تھا۔

لیکن ہیر سوچ رہی تھی کہ وہ ایام سے اس کی فیملی کے متعلق ضرور پوچھے گی اور خاص کر روحی کے بارے میں سب کچھ جاننے کی کوشش کرے گی۔

روحی اس کی بیٹی تھی تو اس کا حق بنتا تھا کہ اسے روحی کے بارے میں سب کچھ پتہ ہو۔وہ روحی کی ماں کے بارے میں اس کی پیدائش سے لے کر اب تک سب کچھ جاننے میں دلچسپی رکھتی تھی لیکن اس نے نوٹ کیا تھا کہ ایام اسے کچھ بھی نہیں بتاتا تھا

oooooooo

ایام چیکنگ کے لئے جا چکا تھا جب کہ ایک واکر اسے کمرے تک چھوڑ کر خود چلا گیا تھا وہ روحی کے ساتھ ہی اندر آگئی سفر نے اچھا خاصا تھکا دیا تھا۔

فلائٹ میں سو نہیں پائی تھی۔جبکہ ایام اور روحی کافی دیر سوئے تھے اب اسے تھکاوٹ کی وجہ سے اچھی خاصی نیند آرہی تھی کافی دیر ایام کا انتظار کرنے کے بعد روحی کو لے کر بیڈ پر لیٹ گئی تھی۔

روحی اپنے ٹیب پر گیم کھیل رہی تھی جب کہ اسے نیند کے جھٹکے لگ رہے تھےپتہ نہیں ایام نے کب تک واپس کمرے میں آنا تھا۔

مامادانی اپ تو نینی آلی اے(ماماجانی آپ کو نیند آرہی ہے)روحی جو اپنے ٹیب پر لگی ہونے کے باوجود بھی اس سے کچھ نہ کچھ پوچھ رہی تھی اس کی آنکھیں بند کرکے لیٹنے اور جھٹکا لینے پر اس کا ہاتھ ہلا کر بولی۔تو اس نے فوراً نفی میں سر ہلایا۔

جب اچانک ہی کمرے کا دروازہ کھلا اور وہ کمرے میں داخل ہوا وہ تو بالکل فریش تھا یقیناوہ بہت اچھے طریقے سے نیند پوری کر چکا تھا اور روحی کا بھی کچھ ایسا ہی حال تھا۔وہ ایام کے پاس آتے ہوئے بڑے مزے سے اسے اس کی نیند کے جھٹکے کی سٹوری سنا رہی تھی۔

وہ اسے چھوٹی بچی سمجھتی تھی لیکن اس میں کوئی شک نہیں تھا کہ روحی سب کی دادی اماں تھی اس نے تو منع بھی کیا تھا کہ اسے نیند نہیں آرہی تھی لیکن اسے سب پتا تھا۔

اور اس وقت اپنی سٹوری میں وہ اسے کارٹون والا بھالو بنا رہی تھی جو کسی فلم میں ایسے ہی جھٹکے کھا کر سوتا ہے وہ دونوں باپ بیٹی اس کا خوب مذاق اڑا رہے تھے۔

جبکہ ان دونوں کے شور شرابے کے بیچ میں اس پر پوری طرح سے نیند غالب ہو رہی تھی اور پھر جیسے ایام کو اس پر ترس آگیا اور روحی کو باہر گھومنے کے بہانے لے کر جانے لگا اور جاتے ہوئے اسے کہہ دیا اپنی نیند پوری کر لو پھر مت کہنا کہ میں نے تمہیں رات کو سونے نہیں دیا۔

جہاں وہ اس کے اس احسان پر اس کی شکر گزار تھی وہیں اس کے گال دہکنے لگے تھے اس کی بے باک بات پر جبکہ اس کی بے باک نظریں خود پر محسوس کرتی وہ چہرے تک کنفرٹر اوڑھ کر لیٹ گئی تھی۔

پھر نیند کب مہربان ہوئی اسے خود بھی پتہ نہیں چلا تھا آیام اور روحی وہ دونوں کہاں گئے تھے اور کب تک واپس آنے والے تھے اسے کوئی ہوش نہیں تھا اس وقت صرف اسے اپنی نیند پوری کرنی تھی۔

جو کہ وہ اب کر رہی تھی ایام اور روحی نے کب تک واپس آنا تھا اسے اندازہ نہیں لیکن اسے پتا تھا تب تک وہ روحی کو واپس نہیں لائے گا جب تک اسے یقین نہ ہو جائے کہ ہیر کی نیند پوری ہو چکی ہے۔

Urdu Novels Ghar

ایام سکندر کو پا کر وہ خود پر نازاں ہوتی تھی ۔وہ جتنا خدا کا شکر ادا کرتی کم تھا کیونکہ اتنا سمجھنے اور چاہنے والا شوہر بھی قسمت والوں کو ملتا ہے

ooooooo

وہ کافی دیر کے بعد واپس آئے تھے اگر یہ کہا جائے کہ پانچ سے چھ گھنٹوں کے بعد تو وہ بھی غلط نہیں ہوگا اس نے کمرے میں قدم رکھا تو وہ بستر میں گھسی تھی جبکہ اس کے کندھے سے لگی روحی بھی گہری نیند میں اتر چکی تھی ۔

وہ روحی کو چلڈرن پارک لے کر گیا تھا جو یہاں سے تقریبا پونے گھنٹے کے فاصلے پر تھا اور وہاں انہوں نے بہت انجوائے کیا تھا چھوٹے چھوٹے اور بچے بھی تھے جن کے ساتھ روحی نے اپنا بہت اچھا وقت گزارا تھا ۔

اسے پتا تھا کہ ہیر زیادہ تھک چکی ہوگی کیونکہ جہاز میں وہ بالکل بھی نہیں سوئی تھی اور پھر یہاں کمرے میں روحی تھی اسے ہر وقت تنگ کرنے کے لئے جس کی موجودگی میں وہ سو تو ہرگز نہیں پاتی ۔

اس نے نوٹ کیا تھا وہ ذرا سے شور میں بھی اپنی نیند پوری نہیں کر سکتی تھی اسی لیے اسے پرسکون نیند دینے کے لئے وہ روحی کو اپنے ساتھ باہر لے آیا تھا جہاں چلڈرن پارک میں اس نے بہت انجوائے کیا تھا اور اب وہ کھیل کھیل کر تھک ہار کر سو گئی تھی ۔

اس نے اپنے روم میں روحی کے لئے ایک سنگل بیڈ لگوایا تھا۔کیوں کہ روحی کو آجکل الگ بیڈ پر سونے کا عجیب قسم کا جنون سوار تھا۔اور وہ اپنی بیٹی کی کوئی خواہش پوری نہ کرے ایسا تو ممکن ہی نہیں تھا۔

وہ روحی کو اس کے بیڈ پر لیٹاتا نرمی سے اس کے ماتھے کو چومتے ہوئے کمبل ڈال چکا تھا۔فلائٹ لینے کے بعد وہ خود بھی تھک چکا تھا اور پھر آج روحی نے بھی اسے نچا نچا کر اچھا خاصا تھکا دیا تھا۔

لیکن اس کی تھکاوٹ نیند ہرگز نہیں اتار سکتی تھی اس کی تھکاوٹ تو صرف اس کی خوبصورت بیوی ہی اتار سکتی تھی وہ اپنی شرٹ کے بٹن کھولتے ہوئے اس کے قریب آیا اور پھر دلکشی سے مسکراتے ہوئے اس کے لبوں کو اپنے لبوں کی قید میں لے لیا

وہ جو پتہ نہیں کون سے میٹھے خوابوں کے زیر اثر تھی خود پر اس کا جھکاو محسوس کرکے ہڑبڑا سی گئی ۔

ایام۔۔۔۔۔۔۔۔؟ وہ سوئی جاگ کیفیت میں اسے دیکھتی صرف اس کا نام ہی پکار پائی تھی جب کہ وہ ہاتھ بڑھا کر لائٹ آف کرتا اسے اپنے قریب تر کرکے اس کی نیند کو بھگانے کا سبب بنا تھا۔

پھر اپنے چہرے پر جا بجا اس کے لبوں کا لمس محسوس کرتی وہ ذرا سا کسمسائی تھی لیکن ایام نے اس کے لبوں پر جھکتے ہوئے اسے ہر طرح کی مزاحمت سے روک دیا۔

روحی کی ماما جانی کو اتنی زیادہ نیند کیوں آتی ہے ۔۔۔۔اس کے لبوں پر اپنے لب رکھے وہ ہلکی سی بربراہٹ کے ساتھ بولا تو ہیر کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی ۔

کیونکہ روحی کر بابا جانی کو نیند نہیں آتی بلکہ وہ تو دوسروں کی نیند خراب کرنے آجاتے ہیں ۔۔۔۔۔وہ منہ بنا کر بولی ۔

ویسے میں تمہاری نیند خراب بالکل نہیں کر رہا تھا تم نے چھ گھنٹوں کی بھرپور نیند لی ہے لیکن اس کے باوجود بھی تم نے مجھ پر الزام لگا ہی دیا ہے تو پھر میں تمہاری نیند کو ٹھیک طرح سے خراب کر کے بتاتا ہوں ۔اس کی کمر کو جھٹکا دیتا اسے اپنے مزید قریب کرتے ہوئے اس کے بالوں میں ایک ہاتھ پھنساتا اس کی گردن پر جا بجا اپنی محبت کا نہ رکنے والا سلسلہ شروع کر چکا تھا جبکہ اس کی باہوں میں خود کو محفوظ محسوس کرتی ہیر نے اپنی آنکھیں بند کرلی تھی۔

ooooooo

واو ایام صاحب کتنی پیاری جگہ پر لے کر آئے ہیں یہ لمبی لمبی سڑکیں یہ لمبی لمبی عمارتوں میں نے تو کراچی میں دیکھی ہی نہیں تھیں اسی لیے تو یہ آپ مجھے مانچسٹر میں آکر دیکھا رہے ہیں ۔

اس سے بہتر تھا کہ ہم ہنی مون کے لیے کراچی چلے جاتے کم از کم اس سے زیادہ خوبصورتی تو دیکھ سکتے تھے ۔میں نے اس سے زیادہ خوبصورت سڑکیں تو دنیا میں دیکھی ہی نہیں ہیں

وہ اس کے ساتھ سڑک پر چلتی اچھی خاصی مایوسی ہوئی تھی جبکہ وہ مسکراتے ہوئے اس کے ساتھ چل رہا تھا اور روحی اس کا ہاتھ تھامیں اپنی ہی مستی میں مگن آئسکریم کھا رہی تھی ۔

Urdu Novels Ghar

یار اتنے کیوں منہ بنا رہی ہو ۔مانا کہ یہاں بہت اچھے نظارے نہیں ہیں لیکن دیکھو کتنی صاف ستھری اور پیاری سی سڑکیں ہیں ۔ایام اسے اپنے ساتھ باہر گھومانے کے لئے لایا تھا اس کے تبصرے پر پہلے تو خوب محظوظ ہوا لیکن اسے لگ رہا تھا کہ اس نے واقعہ ہیر کے ساتھ زیادتی کر دی ہے ۔

ایک تو اسے عمارتیں اور سڑکیں دیکھنے میں دلچسپی نا تھی اور اوپر سے جس جگہ پر رہنے والے تھے وہ سڑکوں کے علاوہ کچھ تھا ہی نہیں ۔اسے سب سے بہترین مانچسٹر کا یہی ہوٹل لگا تھا جس کی وجہ سے اس نے یہیں پر اپنی بکنگ کروائی تھی ۔

لیکن اب اسے افسوس ہو رہا تھا اور وہ اس علاقے کے بجائے کسی ہلکے پھلکے نظارے والی جگہ پر بکنگ کرواتا تو اس کی بیوی خوش ہو جاتی۔

ارے یار میں تمہیں یہ سڑکیں دکھانے کے لیے باہر ہرگز نہیں لایا تھا میں تو تمہیں آئس کریم کھلانے کے لئے لایا تھا اس میں بھی کوئی فلیور تمہیں پسند نہیں آ رہا تو میں کیا کروں ۔

چلو آؤ ہم پارک کی طرف چلتے ہو سکتا ہے تمہیں پسند آجائے ایام نے اسے منانے کی ننھی سی کوشش کی تھی جب اچانک ہیر نے اپنے پیچھے کی طرف دیکھا ایام اچانک اس کے مڑنے پر حیران ہوا تھا ۔

کیا ہوا جان تم ایسے گھبرا کیوں رہی ہو اس کے اچانک ہاتھ پکڑنے پر ایام پوچھے بنا نہیں رہ سکا تھا جبکہ وہ عجیب سے انداز میں آگے پیچھے ہر طرف دیکھ رہی تھی جیسے کوئی جان پہچان کا انسان اس نے دیکھ لیا ہو ۔

ایام مجھے ایسا لگا کہ کوئی ہمیں دیکھ رہا ہے اور ابھی سے نہیں جب سے ہم ہوٹل سے نکلے ہیں نہ تب سے مجھے ایسا محسوس ہو رہا ہے کہ کوئی ہمارے پیچھے آرہا ہے کوئی ہم پر نظر رکھے ہوئے ہے ۔میں نے پہلے بھی دیکھنے کی کوشش کی لیکن مجھے کہیں نظر نہیں آیا ۔پر اب بھی مجھے ایسا ہی محسوس ہورہا ہے چلے ہم ہوٹل واپس چلتے ہیں میرا نہیں خیال کہ ہمیں یہاں رکنا چاہیے وہ اس کا بازو مضبوطی سے پکڑے ہوئے بولی ۔ایام نے اسے اپنے ساتھ لگا لیا

میری جان تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں اور نہ ہی پریشان ہونے کی ضرورت ہے میں ہوں نا تمہارے ساتھ اور اگر تمہیں ایسا لگ رہا ہے کہ کوئی ہمیں دیکھ رہا ہے تو اور کیا ہوا اب اتناپیارا کپل ہے کوئی نہ کوئی تو ضرور دیکھے گا ۔

لیکن ہمیں نظر نہیں لگوانی چاہیے اس لیے ہمیں پارک کی طرف چلنا چاہیے چلو ہم پارک کی طرف چلتے ہیں وہ اس کا ڈر کم کرنے کی کوشش کرتا روحی کو گود میں لیتا اس کا ہاتھ تھامیں آگے کی طرف بڑھ گیا تھا جبکہ وہ اس کے بازو کے ساتھ لگی تھی ایک بار پھر آگے پیچھے دیکھ رہی تھی لیکن ایام نے اسے زیادہ دیر اسے اس جگہ پر نہیں رکھا تھا۔

oooooooo

وہ تقریباً ایک گھنٹہ پارک میں گزار کر واپس ہوٹل کی طرف جا رہے تھے اس نے یہاں آتے ہی رینٹ پر ایک گاڑی لی تھی لیکن اس وقت وہ اس کے ساتھ پیدل مارچ ہی کر رہا تھا کیونکہ وہ ہوٹل کے آس پاس ہی آئے تھے ۔وہ بھی صرف روحی کی ضد پر

بابا دانی پھلور شپ(بابا جانی فلاور شوپ)۔۔۔۔۔۔روحی جو اس کی گود میں تھی اچانک سے سامنے والی دکان کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی ۔

اس کی طرح اس کی بیٹی کو بھی پھول بہت اٹریکٹ کرتے تھے۔

اس نے سامنے دیکھا جہاں باہر بہت سارے پھول ہی پھول تھے ہر نسل اور رنگ کے پھول وہاں موجود تھے جبکہ ان کے پیچھے بیٹھی ایک پیاری سی خاتون شاید ان کو سیل کر رہی تھی اس نے مسکراتے ہوئے ہیر کو اس طرف چلنے کا اشارہ کیا تو وہ بھی اس کے ساتھ وہاں چلی آئی ۔

ہیلوینگ.بیوٹیفل کپل کیسے ہو تم دونوں یہ پرنسز تم دونوں کی بیٹی ہے بولو کیا تمہیں اپنی اس پیاری سی.بیوی کے لئے ایک خوبصورت پھول چاہیے روکو میں تمہیں دیتی ہوں ۔یہپیارا سا پھول تمہیں اس دنیا کے سب سے خوبصورت عورت کو دینا چاہیے ۔وہ ایک بے حد خوبصورت پھول اس کی طرف بڑھاتے ہوئے مسکرا کر انگلش میں بولی تھی جبکہ ایام نے بھی ان کے انداز میں مسکرا کر پھول کو تھام لیا ۔

اور اپنی جیب سے اس کی پیمنٹ نکال کر ان کے حوالے کرنے لگا انہوں نے مسکراتے ہوئے پیسے تھام لیے تھے جو اس پھول کی قیمت سے کافی زیادہ تھے ۔

کیا تمہیں اور پھول بھی چاہیے یا میں تمہیں چینج دوں ۔ان خاتون نے چہرے پر مسکراہٹ سجا کر اس سے پوچھا تھا

نہیں مجھے اور پھول نہیں چاہیے اور مجھے چینج بھی نہیں چاہیے ۔اس نے اب تک وہ خوبصورت پھول اپنے ہاتھ میں تھاما ہوا تھا جس کی ہیر کافی دیر سے منتظر تھی ۔کیونکہ وہ سچ میں بے انتہا خوبصورت تھا اگر اس دکان کا سب سے خوبصورت پھول کہا جائے تو غلط نہیں ہوگا ۔

اس پھول کی قیمت بہت زیادہ ہے کیونکہ یہ بہت قیمتی ہے اور ویسے بھی میں اس پھول کو دنیا کی سب سے خوبصورت عورت کو دینے والا ہوں۔

شاید میں اس پھول کی خوبصورتی کی قیمت بھی ادا نہ کر پاوں۔

اس کی بات سن کر ہیر نے ہاتھ پھول کی جانب بڑھایا تھا لیکن اس نے مسکراتے ہوئے پھول انہیں خاتون کی طرف بڑھا دیا ۔

یہ پھول تم مجھے واپس کیوں کر رہے ہو وہ حیران ہوئی تھیں جبکہ ہیر نے بھی اپنا ہاتھ نیچے کر لیا تھا اس کی اس بات کو تو وہ خود بھی سمجھ نہیں پائی تھی ۔

کیوں کہ اس وقت میری نظر میں یہاں سب سے خوبصورت آپ ہیں اور شاید یہ پھول آپ سے زیادہ کسی کو سوٹ بھی نہیں کرے گا

کیا آپ یہ خوبصورت پھول میری طرف سے قبول کریں گی اس کا اندازہ بے انتہا دلکش تھا ہیر کے چہرے پر بے اختیار مسکراہٹ آگئی تھی جبکہ وہ ستر سے اسی سالہ خاتون بھی مسکراہٹ کے ساتھ اس پھول کو قبول کر چکی تھی ان کے چہرے پر خوبصورت ترین مسکراہٹ کھل گئی تھی ۔

مجھے یقین ہے کہ تم بہت رومینٹیک انسان ہو۔۔۔۔۔وہ اس کی ذات پر تبصرہ کرتے ہوئے بولی تو ان کا کمنٹ اس نے حق سے وصول کرتے ہوئے اپنے سینے پہ ہاتھ رکھ کر سر کو خم دیا تھا۔

تمہیں بھی پھول چاہیے کیا۔۔۔۔۔؟ وہ اس کے کان کے قریب سرگوشی کرتے ہوئے بولا۔

میں بدلے میں آپ کو رومینٹک نہیں بولوں گی۔۔اس نے جیسے پھول لینے کی شرط رکھی تھی

تمہیں مجھے رومینٹک کہنے کی ضرورت نہیں ہے تم بس میرا رومینس محسوس کر لینا تمہیں خود ہی اندازہ ہو جائے گا کہ میں کتنا رومینٹک انسان ہوں۔وہ بڑے مزے سے اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنے قریب کرتا اس کے لبوں پر میٹھی سی جسارت کرتا پیچھے ہٹا تھا۔

ہیر اسے گھور کر رہ گئی تھی جبکہ نظر کبھی روحی پر تو کبھی ان خاتون پر جاتی جو اس کے لئے سب سے خوبصورت پھول ڈھونڈ رہی تھی جبکہ روحی اپنے ہی دھیان میں پھولوں کی غور و فکر کر رہی تھی۔

آپ رومینٹک نہیں انتہائی بے شرم انسان ہیں۔اس نے اپنی طرف سے تبصرہ کیا تھا جس پر ایام قہقہ لگا کر ہنسا اسے یہ نام بھی پسند آیا تھا یا وہ ضرورت سے زیادہ ڈھیٹ ہوگیا تھا کہ اس پر اس کی کوئی بات اثر ہی نہیں کر رہی تھی۔

oooooooo

اس کی آنکھ کھلی تو اس نے اپنے آپ کو ایام کی باہوں میں قید پایا۔وہ پوری طرح اسے خود میں قید کیے ہوئے تھا۔جناب کا کہنا تھا کہ انہیں اپنی بیوی کو ہگ کیے بنا نیند نہیں آتی۔

رات کو کافی دیر سے واپس آئے تھے۔

انہیں یہاں آئے ہوئے آج چوتھا دن تھا اور ایام کے سامنے وہ کتنا ہی کیوں نہ کہے کہ اسے مانچسٹر پسند نہیں آیا لیکن اندر ہی اندر مانچسٹر کی خوبصورتی دیکھ کر وہ بھی اس جگہ کو پسند کرنے لگی تھی۔

کیونکہ یہ اتنی بھی بری نہیں تھی جتنا وہ ایام کے سامنے کہہ رہی تھی اسے اور کچھ پسند آیا ہو یا نہ آیا ہو لیکن یہاں کے پارکس اور لائبریریز اسے بہت پسند آئی تھیں۔خاص کر فری لائبریری آف مانچسٹر۔

یہ الگ بات تھی کہ ایام نے اسے زیادہ دیر لائبریری میں رکنے نہیں دیا تھا یہاں اسے ایک بہت بڑی لائبریری دیکھنے کو ملی تھی اور اس لائبریری کی سب سے بیسٹ بات یہ بھی کہ وہ بالکل فری تھی۔کہا جاتا ہے کہ اس لائبریری کو 1852 میں کسی انگریز نے بنایا تھا جسے بہت زیادہ کتابیں پڑھنے کا شوق تھا اور وہ یہ چاہتا تھا کہ پوری دنیا سے لوگ آکر یہاں کتابیں پڑھیں۔

اس وجہ سے اس نے یہاں ہر زبان میں کتابیں رکھوائی تھیں جو آج بھی یہاں پر موجود تھیں۔جو کہ بالکل مفت میں پڑھنے کے لیے دی جاتی تھیں

وہاں پر کوئی بھی کتاب لینے کا ایک پیسہ بھی نہیں لیا جاتا تھا وہاں آرام سکون سے کتاب پڑھنے کے بعد واپس رکھ کہ جہاں چاہیں چلے جائیں لیکن شرط یہ تھی کہ وہ کتاب پڑھنے کی اجازت صرف لائبریری کے اندر ہی تھی اور ایام کے پاس اتنا فالتو ٹائم نہیں تھا جو وہ اپنے ہنی مون ٹائم کو اس لائبریری میں برباد کرتا۔

ایک یہ وجہ بھی تھی کہ وہ مزید ایام کو اس جگہ لانے پر تنگ کر رہی تھی ۔ورنہ کچھ حد تک تو اسے بھی یہ جگہ پسند آنے لگی تھی۔ لیکن اسے ایام کو تنگ کرنے میں بہت مزہ آرہا تھا

وہ آہستہ سے اس کے قریب سے اٹھتے ہوئے فریش ہونے چلی گئی تھی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ روحی اور ایام کا اب بھی جلدی اٹھنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے اور وہ اتنی دیر تک بستر پر بیٹھ نہیں سکتی تھی

ooooooo

آج ایام نے اس سے وعدہ کیا تھا کہ وہ اسے ایسی جگہ لے کر جائے گا جو اسے بہت پسند آئے گی

۔

جس کے لیے وہ کافی زیادہ ایکسائٹڈ بھی تھی لیکن یہ باپ بیٹی تو اپنی نیند بھی پوری نہیں کر رہے تھے

۔

اس کا دو تین دفعہ دل چاہا کہ وہ ایام کو جگا دے لیکن اس سے اس کی اپنی ہی جان مشکل میں آ سکتی تھی کیونکہ اس سے ایام کا رومینٹک موڈ بھی آن ہو سکتا تھا۔جو اس کی نازک جان کے لیے اچھا نہیں تھا۔

کیونکہ جب تک روحی نہ جاگ جائے تب تک تو ایام نے ویسے بھی کہیں نہیں جانا تھا وہ اپنی بیٹی کی نیند کے معاملے میں کسی طرح کی کوئی لاپرواہی نہیں کرتا تھا ۔

اس کا ماننا تھا کہ جب تک نیند پوری نہیں ہوگی تب تک وہ انجوائے کیسے کرے گی ۔اور جب تک روحی جاگتی تب تک اسے ایام کے رومینٹک موڈ کے ساتھ اس کی جسارتیں بھی سہنی پڑتی ۔اس لیے اس کا سونا بہتر تھا۔

تب تک وہ آرام سکون سے اپنی تیاری مکمل کر سکتی تھی اس نے سب سے پہلے باتھ لیا اور پھر ایام اور روحی کے کپڑے تیار کرنے لگی ۔

oooooooo

آدھے گھنٹے میں ہر چیز وہ تیار کرکے رکھ چکی تھی اب اگر اسے کسی چیز کا انتظار تھا تو وہ ان دونوں کے جاگنے کا اب تو اسے ہلکی ہلکی بھوک لگنا بھی شروع ہو چکی تھی ۔لیکن یہ دونوں تو جاگ ہی نہیں رہے تھے مانا وہ صبح فجر پڑھ کر سوئے تھے لیکن پھر بھی اب تو بارہ بجے سے اوپر ٹائم گزر چکا تھا۔

اب تو ان کا جاگنا بنتا تھا لیکن یہ باپ بیٹی تو گھوڑے کیا پورا اصطبل بیچ کر سو رہے تھے تو جاگنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے

اس سے پہلے کہ وہ مایوس ہو کر بیٹھتی اسے روحی میں تھوڑی بہت حرکت محسوس ہوئی وہ اگلے ہی لمحے روحی کے پاس آ گئی تھی جو اب آنکھیں ملتی اٹھ کر بیٹھ گئی تھی ۔

جاگ گیا میرا بچہ۔۔۔۔۔؟چلو اب جلدی سے آپ کو تیار کرتے ہیں ۔

پھر ہم بابا کو جگائیں گے ۔اور پھر ہم باہر گھومنے جائیں گے جہاں بابا جانی نے آج لے کے جانے کا وعدہ کیا تھا ۔

وہ اسے اپنی باہوں میں اٹھا کر اس کے دونوں گالوں کو چومتے ہوئے بولی

(نی پلے بابادانی تو داگائیں (نہیں پہلے بابا جانی کو جگائیں

برنہ وہ پھل اتا شارا ٹیم لگا دے دے(۔۔ورنہ پھر اتنا سارا ٹائم لگا دیں گے)۔اس نے اسے دیکھتے ہوئے بڑے کام کی بات بتائی تھی

ہاں یہ بھی آپ ٹھیک کہہ رہی ہو پہلے ہم ان کو جگا لیتے ہیں اس کے بعد ہم اپنی تیاری کریں گے ورنہ ان کو تیار ہونے میں الگ سے ایک گھنٹہ لگ جائے گا وہ اس کی بات سے پوری طرح اتفاق کرتے ہوئے اسے اٹھا کر ایام کے سینے پر بٹھا چکی تھی اور اب ایام جانے اور اس کی بیٹی ۔

اتھو اتھو شمبا آ دیا۔(اٹھو اٹھو سمبا آ گیا)۔۔۔۔۔

(ام نے دانا اے دھومنے تے لیے (ہم نے جانا ہے گھومنے کے لیے

وہ اس کے سینے پر درادر ڈانس کرتے اسے آنکھیں کھولنے پر مجبور کر چکی تھی ۔

اسے جاگتے پا کر اس سے پہلے کہ وہ بھاگتی وہ اگلے ہی لمحے اسے پکڑ کر اپنے سینے میں بیچتا گد گدی کرنے لگا تھا اور وہ کھلکھلاتے ہوئے اپنی ماں کو پکارنے لگی تاکہ وہ آکر اسے اس کے باپ سے بچائے لیکن نہیں ہیر ایسا ہرگز نہیں کر سکتی تھی اسے بھی اپنی جان بہت پیاری تھی ۔

لیکن اب وہ اپنی معصوم بچی کا کیا کرتی جو اس کی منتظر تھی جو اس کے لیے ہی تو اس خطرے کو مول لے بیٹھی تھی ۔

ایام چھوڑ دیں پلیز وہ میرے کہنے پر آپ کو جگا رہی تھی ۔ اس نے بڑی مشکل سے الزام اپنے سر لے لیا تھا ۔

اچھا تو تمہارے کہنے پر یہ شمبا بنی ہوئی تھی شرم نہیں آتی ایک معصوم سے بندے کی نیند برباد کرتے ہوئے وہاں سے گھورتے ہوئے بولا تھا لیکن ہیر نے بڑی معصومیت سے سر نفی میں ہلاتے ہوئے اسے بتایا تھا کہ اسے ایسا کرنے پر بالکل شرم محسوس نہیں ہوئی بلکہ وہ تو بہت خوشی سے یہ کام سر انجام دے رہی تھی ۔

تمہیں تو میں۔۔۔۔۔وہ اس کا بازو پکڑ کر اپنی طرف کھینچنے ہی والا تھا جب وہ اس کے سامنے ہاتھ جوڑتی سوری سوری بولنے لگی تھی کیونکہ اسے بھی بہت گدگدی ہوتی تھی ایام کو اس پر ترس آگیا تھا لیکن روحی کو بلکل نہ آیا جو اگلے ہی لمحے اس کی گردن پر اپنے ٹھنڈے ہاتھ لگانے لگی۔

وہ حیران رہ گئی ہیر اپنی گدگدی اگنور کرتے اسے دیکھنے لگی تھی جو اسے بچانے میدان میں کودی تھی وہ بھی اس پر ہاتھ صاف کر رہی تھی ۔بلکہ بہتی گنگا میں ہاتھ دھو رہی تھی

اس احسان فرموش شمبا کی تو ایسی کی تیسی ۔۔۔وہ اگلے ہی لمحے اسے پکڑ کر ایام کے حوالے کرتے خود اس سے اپنا آپ چھڑواتی اٹھ کر اپنی تیاری مکمل کرنے لگی تھی اب ایام تھا اور روحی کی کھلکھلاہٹ تھی

oooooo

یہ جگہ اتنی خوبصورت تھی جتنی اس نے بتایا تھا۔یقین نہیں آرہا تھا کہ وہ اسے اتنے سارے پہاڑوں کے بیچ میں لایا تھا۔ مانچسٹر میں اس طرح کی جگہ کی اسے بالکل بھی امید نہیں تھی ۔

ہاں وہ پچھلے چار پانچ دن سے ایسی ہی جگہ کو مس کر رہی تھی اسے ایسی جگہ دیکھنے کی خواہش تھی جہاں بڑے بڑے پہاڑ اور ان پہاڑوں کے پیچھے سے نکلتا ہوا سورج جو ماحول کو بے تحاشہ خوبصورت بنا دے اور ایسا منظر اس وقت اس کی آنکھوں کے بالکل سامنے تھا۔

ایام کیا ہم یہیں پر نہیں رہ سکتے ہم کیوں بورنگ سے ہوٹل میں رہتے ہیں مجھے وہ جگہ بالکل بھی پسند نہیں ہے ایک تو اتنی لمبی عمارتیں اور پھر وہاں آس پاس کوئی ایسی خوبصورتی بھی نہیں ہے۔ جسے دیکھ کریں خوش ہو جاؤں کیوں نہ ہم یہیں رہتےہیں یہاں ہی کسی ہوٹل میں اپنا روم بک کروا لیتے ہیں۔

وہ اس کے بازو سے لگی بڑی لاڈ سے بول رہی تھی جیسے وہ اسے منانے کا پورا ارادا رکھتی ہو۔

نہیں جان ہم جہاں ہیں وہاں بالکل ٹھیک ہیں اور ویسے بھی وہ مانچسٹر کا بیسٹ ہوٹل ہے میرا نہیں خیال کہ ہمیں فلحال چینج کرنا چاہیے اور اب مزید ایک آدھ ہفتہ ہی بچا ہے ہم واپس پاکستان لوٹ جائیں گے تو کیا ضرورت ہے ہوٹل روم چینج کروانے کی۔

ویسے بھی دو دن بعد اب ہم لندن کی طرف جانے والے ہیں تمہیں بتایا تھا نہ کہ ایک ہفتہ ہم مانچسٹر میں گزاریں گے جبکہ دوسرا ہفتہ ہم لندن میں رہیں گے وہ اس یاد دلاتے ہوئے بولا۔

وہاں بھی یہی سب کچھ ہو گا دیکھنے کے لیے وہ مایوس ہوئی تھی۔

اب یہ تو مجھے نہیں پتہ کہ وہاں تمہیں کیا کیا دیکھنے کو ملے گا لیکن تم سے وعدہ کرتا ہوں وہاں پر تم مایوسی نہیں ہوگی وہ منانے والے انداز میں بولا تھا۔

جب کہ وہ یہ سوچ رہی تھی کہ وہ اس پر یقین کرے یا نہ کرے وہ پہلے بھی یہاں آکر بالکل بھی خوش نہیں تھی۔اور یہاں آنے کے بعد کئی دفعہ وہ اس پر یہ بات ظاہر بھی کر چکی تھی وہ کئی دفع اسے یہ بھی کہہ چکی تھی اس سے بہتر تھا کہ ہم پاکستان کا ہی کوئی پیارا سا علاقہ گھومتے۔

جس پر اس نے وعدہ کیا تھا کہ وہ اسے پاکستان میں بھی گھمانے ہر جگہ لے کر جائے گا۔

اور وہ اس کے اس وعدے پر یقین کرتے ہوئے اس کے ساتھ ہر جگہ جا رہی تھی جہاں وہ اسے لے جانا چاہتا تھا۔

اور اب انہیں اگلا ہفتہ لندن میں رہنا تھا وہ اسے وہاں کیوں لے کر جا رہا تھا یہ وہ نہیں جانتی تھی۔لیکن جانا تو تھا ہی۔ہیر تو بس اس کے ساتھ یہ سفر اور یہ وقت یادگار بنانے میں مصروف تھی۔

کیونکہ وہ ایام پر کچھ بھی ظاہر کیوں نہ کرے حقیقت یہی تھی کہ وہ اس کے ساتھ اس وقت بہت خوش تھی

ooooooo

سارا سامان پیک ہو چکا تھا آج وہ لوگ لندن کے لیے روانہ ہونے والے تھے اسی لیے ایام اور روحی تھوڑی دیر گھومنے کے لیے گئے ہوئے تھے جبکہ وہ ساری پیکنگ کر چکی تھی۔اور اب وہ بالکل فری بیٹھی ہوئی تھی۔

تب اچانک دھیان بیڈ کی طرف گیا خوبصورت سے پھولوں کا بکے بیڈ پر دیکھ کر وہ مسکرا دی۔ وہ جب سے یہاں آئے تھے ایام یہ چیز نہیں بھولتا تھا وہ ہر روز اس کے لیے خوبصورت سے پھولوں کا گلدستہ خرید کر لاتا تھا اور اسے بیڈ پر رکھ دیتا تھا۔

اور اس کی خواہش کے عین مطابق یہ پھول کا بکے اس کے چہرے کی مسکراہٹ بن جاتا تھا۔ پھولوں کو بیڈ سے اٹھاتے اپنے سینے سے لگاتے اس کی خوشبو کو محسوس کرتے کھڑکی کے پاس آ رکی تھی۔ جب وہ دونوں ہی اسے وہی باہر لان کے قریب ایک دوسرے میں مگن نظر آئے روحی پوری طرح سے کھیلنے میں مگن تھی وہ اپنے ٹیڈی ٹوئٹی کو ہاتھ میں پکڑتے ہوئے بار بار اس کی طرف پھینک رہی تھی جسے ایام بڑی مہارت سے کیچ کرتے اسے واپس کرتا تھا۔

روحی کا کھیل بتا رہا تھا کہ وہ جلدی اسے اوپر نہیں آنے دے گی اسی لیے خود بھی کمرے میں اکیلے نہ رہنے کا سوچتے ہوئے وہ ان کے پاس جانے کا ارادہ بنا چکی تھی۔

کمرے سے نکلتے ہوئے اس نے روم کو لاک کیا اور پھر نیچے جانے کے لیے لفٹ کا سہارا لیا تھا۔

ooooooo

لفٹ میں اس کے ساتھ تین لوگ اور بھی تھے جنہیں وہ ہرگز نہیں پہچانتی تھی۔ ان میں سے دو آپس میں بات کر رہے تھے وہ اسے دیکھتے ہی خاموش ہو گئے تھے۔ جبکہ تیسرا پہلے سے ہی خاموش کھڑا تھا۔ شاید وہ ان لوگوں کے ساتھ نہیں تھا

لیکن اس نے نوٹ کیا تھا کہ وہ آدمی اسے کافی غور سے دیکھ رہا تھا جیسے وہ اسے جانتا ہو یا اسے پہچاننے کی کوشش کر رہا ہو وہ پہلے بھی اسے دو تین دفعہ اس ہوٹل میں دیکھ چکی تھی۔

اور اسے شک بھی ہوا تھا جیسے کہ یہ آدمی اس کا پیچھا کر رہا ہو لیکن وہ شکل سے کافی شریف اور مذہبی لگتا تھا اسے دیکھ کر ایسا لگتا تو نہیں تھا کہ ایسی کوئی بھی حرکت کرے گا لیکن نجانے کیوں اس کا دل ڈرنے لگا تھا وہ بس جلدی سے جلدی اس لفٹ سے نکل کر اپنی منزل پر پہنچنے کا انتظار کر رہی تھی

اس شخص نے اب تک اس کے چہرے سے نظر نہیں ہٹائی تھی جبکہ اب اس کے ماتھے پر پسینہ آنے لگا تھا وہ مسلسل اپنے موبائل پر کسی کو میسج کر رہا تھا۔

تھوڑی دیر میں لفٹ رکی تو وہ جلدی سے باہر نکلی تھی اور اس کے پیچھے وہ آدمی بھی وہ جلدی جلدی قدم اٹھاتی باہر کی طرف جانے لگی تھی اس نے پیچھے مڑ کر دیکھنے کی غلطی ہرگز نہیں کی تھی اسے پہلے ہی اس آدمی سے خوف آرہا تھا اور اب اس کا اس کے ساتھ ہی باہر آنا اسے مزید پریشان کر رہا تھا۔

وہ جلدی سے ہوٹل سے باہر کی طرف نکلی تو وہ پیچھے ہٹ کر اپنا موبائل کان سے لگا چکا تھا وہ مزید اپنا وقت برباد کیے بنا اس جگہ پر آگئی تھی جہاں اس نے اوپر سے ایام اور روحی کو دیکھا تھا

oooooo

روحی لو تمہاری ماما جانی بھی آگئی۔ اب چلو چلیں بس بابا جانی تھک گئے ہیں۔ وہ جو کب سے اس کے ساتھ کھیلنے میں مصروف تھا اسے تیز تیز قدم اٹھاتے اس طرف آتے دیکھ کر مسکرا کر بولا۔

لیکن اس کے چہرے پر حد درجہ پریشانی دیکھ کر وہ تیزی سے اس کے پاس آیا تھا۔

کیا ہوا میری جان تم اتنے پریشان کیوں ہو اتنی گھبرائی ہوئی کیوں ہو کیا ہوا ہے تمہیں۔۔۔۔۔؟

وہ اسے اپنے حصار میں لیتا محبت سے پوچھنے لگا جبکہ اس کا سہارا پاتے ہی وہ اس کے سینے سے لگ گئی تھی۔

ہیر میری جان تم گھبرائی ہوئی کیوں ہو کیا کسی نے کچھ کہا ہے تم سے مجھے بتاؤ اتنی پریشان کیوں ہو تم۔۔۔۔؟ وہ اس کے چہرے کو تھامتے ہوئے اپنے سامنے کر کر بے حد فکرمندی سے پوچھنے لگا تھا۔

ایام۔۔۔۔۔۔وہ۔۔۔۔۔وہاں وہاں۔۔۔۔ لفٹ میں۔۔۔۔۔۔کوئی تھا۔۔۔۔۔۔۔۔وہ

بہت زیادہ ڈری ہوئی تھی اور اس کی اس حالت نے ایام کو بھی پریشان کر دیا تھا وہ قریب ہی اسے بینچ پر بٹھاتا اس کے ساتھ بیٹھ کر وہ راستہ دیکھنے لگا جہاں سے وہ ابھی آئی تھی۔

کون تھا لفٹ میں مجھے ٹھیک سے بتاؤ ہیر اس طرح سے تو میں کچھ بھی سمجھ نہیں پاؤں گا وہ اس کا ڈر کم کرتے ہوئے اس سے پوچھنے لگا تھا۔

وہاں لیفٹ میں کوئی مجھے مسلسل دیکھ رہا تھا اور پھر جب میں لفٹ سے باہر نکلی تو وہ میرے پیچھے آرہا تھا مجھے لگ رہا ہے جیسے وہ آدمی ہمارا پیچھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

ریلیکس ہیر میری جان کیا ہو گیا ہے تمہیں یہ لفٹ کا آخری فلور ہے تو ظاہری سی بات ہے جہاں لیف رکے گی وہاں سے وہ لوگ نکلیں گے ہی وہ آدمی تمہارا پیچھا نہیں کر رہا تھا بلکہ وہ راہداری اتنی چھوٹی ہے کہ کبھی کبھی میں بھی غلط فہمی کا شکار ہو جاتا ہوں۔

یہ پریشانی والی بات نہیں ہے اور آج تم نے سوٹ پہن رکھا ہے شاید وہ بھی کوئی پاکستانی انڈین ہوگا۔اسی لیے تمہیں دیکھنے لگا ہوگا۔اس میں گھبرانے والی کون سی بات ہے میری جان ۔۔۔؟تم نہ چھوٹی چھوٹی باتوں کو سر پر سوار کر لیتی ہو۔تم یہیں بیٹھو میں تمہارے لیے پانی لاتا ہوں۔

نہیں نہیں میں سچ کہہ رہی ہوں ایام وہ آج سے نہیں بلکہ بہت دنوں سے اسی طرح سے ہمارا پیچھا کر رہا ہے میں نے پہلے بھی بہت بار نوٹ کیا ہے آپ پلیز مجھے سمجھنے کی کوشش کریں۔

وہ اس کا ہاتھ تھامے بالکل کسی چھوٹے سے بچے کی طرح سہمی ہوئی تھی۔اسے پریشان دیکھ کر روحی بھی اپنی مستی چھوڑ اس کے پاس ہی بیٹھ گئی تھی۔

ہاں تو وہی تو کہہ رہا ہوں میں وہ یقیناً کوئی پاکستانی یا انڈین ہوگا اسی لئے اس طرح سے تمہیں دیکھ کر جان پہچان بنانے کی کوشش کر رہا ہوں گا ایسا اکثر ہوتا ہے جب ہم الگ ملک میں ملتے ہیں تو دوسرے سے بات چیت کر کے جان پہچان بنا لیتے ہیں۔

اس طرح کے میرے بہت سارے دوست ہیں جو یوں پھر راستے میں چلتے چلتے ملے تھے تمہیں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں اور گھبراؤ مت یہ کومن سے بات ہے یہاں پر۔

ایام اس کا ڈر کم کرتے ہوئے اس کے لئے پانی لینے جا چکا تھا جبکہ ہوٹل کے اندر قدم رکھتے ہوئے اس نے ہر طرف دیکھا تھا جہاں اسے کوئی ایسا آدمی نظر آئے جو اسے محسوس ہو کہ وہ ان پر نظر رکھے ہوئے ہے لیکن ایسا نہ ہو سکا۔

اس نے ہر طرف دیکھ کر ہیر کے ڈر کو سمجھنے کی کوشش کی تھی لیکن یہاں ایسا کوئی انسان اسے نہ ملا جو ہیر کے ڈر کو ٹھیک ثابت کر دے۔

یہ تو وہ جانتا تھا کہ کنگ خاموش نہیں بیٹھے گا وہ کچھ نہ کچھ ضرور کرے گا پچھلے ایک ڈیڑھ مہینے سے جس طرح سے وہ چپ سادھے ہوئے تھا اسے کسی بڑے طوفان کی امید تھی لیکن وہ ان پر نظر رکھے ہوئے بھی ہو سکتا ہے یہ سوچ اس کے دماغ میں کیوں نہ آئی۔

ممکن تھا کہ وہ ہیر کو شادی شدہ زندگی میں قدم رکھتے دیکھ کر خود ہی پیچھے ہٹ جائے لیکن انڈر ورلڈ کا خطرناک ترین مجرم اپنی ہار کو قبول کر کے خاموش نہیں بیٹھ سکتا تھا۔اور نہ ایام اس کی طرف سے بے فکر ہو سکتا تھا اسی لیے اس نے رسک نہ لینے کا فیصلہ کیا تھا۔

ooooooo

وہ لوگ آج لندن آچکے تھے یہ جگہ مانچسٹر سے اسے کافی زیادہ بہتر لگ رہی تھی کیونکہ یہ جگہ سڑکوں کے بیچ میں ہرگز نہیں تھی یہ ہوٹل آبادی سے ذرا الگ ایک بہت خوبصورت سمندر کے قریب بنا ہوا تھا۔

پہاڑ وغیرہ تو ہیر کو یہاں بھی نہیں ملے تھے لیکن اس کے باوجود بھی وہ اس جگہ آکر کافی حد تک مطمئن تھی کیونکہ ہر وقت اسے یہاں گاڑیوں کا شور سننے کو نہیں مل رہا تھا۔

اور دوسرا وہ اس ڈر سے بھی باہر نکل آئی تھی جو وہ اس ہوٹل میں محسوس کر رہی تھی کہ کوئی ہر وقت ان پر نظر رکھے ہوئے ہے۔یہاں ماحول تھوڑا الگ تھا۔یہ ایک کپلز ہوٹل تھا شاید ہنیمون

کپلز کے علاوہ یہاں کچھ نہیں تھا ۔اس ہوٹل میں بہت بہت سارے کپلز ایک دوسرے میں ہی مگن تھے کچھ حدتک بے حیائی تھی جسے وہ نظر انداز کر گئی تھی اس کے علاوہ کچھ نہیں کر سکتی تھی یہاں اسے کسی طرح کا کوئی ڈر نہیں تھا ۔ ایام اور روحی کے ساتھ وہ بالکل پر سکون تھی ۔یہاں آتے ہی اس نے ایام سے جو سب سے پہلے الفاظ کہے تھے وہ یہ تھے کہ خدا کا شکر ہے کہ وہ یہاں سکون سے سو سکے گی جس پر ایام نے اسے سختی سے گھورا تھا وہ اسے یہاں سونے کے لئے تو یقینا نہیں لایا تھا لیکن ایام کے منہ بگاڑنے پر وہ خوب کھکھلائی تھی ۔

آپ جتنا مرضی منہ بگاڑ لیں لیکن خبردار جو میری نیند میں کسی بھی طرح کا خلل ڈالا ۔

ڈارلنگ یہ ساری تو رات کی باتیں ہیں میں تمہیں رات کو ہی بتاؤں گا ۔اس نے دھمکایا تھا لیکن ہیر نے پرواہ نہ کی

ooooooo

وہ آج کافی گھومے پھر کر واپس آئے تھے اور کافی ساری شاپنگ بھی کی تھی اس نے تانیہ کے لیے اپنی پسند سے کچھ چیزیں لینی تھی ۔اور تانیہ کے لئے لیتے ہوئے اسے مس میری کا بھی خیال آگیا ۔

ان کے ساتھ یقیناً تانیہ جیسی دوستی تو نہیں تھی لیکن وہ بھی اسے بہت زیادہ پسند کرتی تھی اس نے اپنی پسند کے مطابق ان کے لئے بھی کچھ خریداری کی تھی ۔

اور اس سب کے دوران روحی اور ایام ہر چیز سے بے نیاز ایک دوسرے میں ہی مگن تھے روحی کو بس یہ پتا تھا کہ شاپنگ ختم کرنے کے بعد وہ کسی پارک میں انجوائے کرنے کے لیے جائیں گے اسی لیے وہ بار بار ہیر سے کہہ رہی تھی کہ وہ اپنی شاپنگ کو جلدی ختم کرے۔

لیکن وہ بہت کوشش کے بعد بھی سب کچھ جلدی جلدی نہیں کر پا رہی تھی جس کے لئے روحی اس سے خفا بھی ہو رہی تھی۔اس میں اس کا کوئی قصور نہیں تھا وہ تانیہ اور مس میری کے پسند کے مطابق کچھ لینا چاہتی تھی لیکن اسے ان دونوں کی پسند کا اندازہ نہیں تھا۔جس کی وجہ سے اتنی دیر ہو رہی تھی۔

تلے بابادانی ام تلتے ہیں مامادانی تو نی آنا (چلے بابا جان نے ہم دونوں چلتے ہیں ماما جانی کو نہیں آنا) ۔وہ ناراضگی سے بولی۔

ارے نہیں نہیں مجھے آنا ہے بس شاپنگ کمپلیٹ کرنے دیں وہ مسکین سی شکل بنا کر اس سے کہنے لگی۔

اپ تی شپنگ کتم ہی نی ہو لی (آپ کی شاپنگ ختم ہی نہیں ہو رہی) وہ اب تک ناراض لگ رہی تھی۔

اچھا بابا میں شاپنگ یہیں پر ختم کر رہی ہوں چلیں پہلے ہم روحی بےبی کو خوش کرتے ہیں باقی سب کچھ بعد میں ہو جائے گا وہ روحی کے گال کھینچتے ہوئے بولی تو روحی بھی خوش ہو گئی

oooooo

وہ شوپنگ بیگز ہاتھ میں پکڑے روم میں پہنچے تھے روحی کے ساتھ کھیلتے کھیلتے تو آج ہیر بھی کافی زیادہ تھک چکی تھی لیکن پھر روحی کو کوئی پروانہ تھی وہ اب روم میں آکر بھی کہانی سننے کو تیار بیٹھی تھی

۔

ہیر بیڈ پر لیٹی ہوئی اسے کہانی سنا رہی تھی جبکہ ایام روحی کے سونے کا انتظار کر رہا تھا ۔تاکہ وہ ہیر کے ساتھ رومانٹک ہو سکے لیکن آج روحی نے

جیسے ضد باندھ لی تھی وہ سونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی ۔

ہیر اپنی کوشش میں ناکام ہوتے ہوئے اسی کو اشارہ کرنے لگی اور پھر ایام روحی کو سلانے کے لئے میدان میں کودا تھا ۔

روحی بیٹا سو جاؤ نا آپ نے کب تک جاگنا ہے صبح کیا پھر سے اس پارک میں گھومنے کے لیے نہیں جانا وہ اسے لالچ دیتے ہوئے کہنے لگا تھا ۔

لیتن مدھے نینی نی آلی (لیکن مجھے نیند نہیں آرہی) وہ اس کے لالچ میں آتے اداسی سے بولی تھی ایک تو اسے نیند نہیں آرہی تھی اور صبح اسے واپس اس پارک میں بھی جانا تھا ۔

بے بی آپ کوشش تو کرو نیند آجائے گی وہ اسے اپنے سینے پر لٹاتے ہوئے بولا تھوڑی دیر پہلے وہ دودھ بھی پی چکی تھی اکثر تو ایسا ہوتا تھا کہ وہ دودھ پیتے پیتے ہی سو جاتی تھی لیکن آج ایسا بھی نہ ہوا

۔

اسی لئے انہیں الگ سے محنت کرنی پڑرہی تھی اور پھر جیسے نیند کو روحی پر ترس آگیا تھا وہ پارک میں جانے کی سوچوں کے ساتھ گہری نیند میں اتر چکی تھی لیکن یہ کیا ہیر بھی سو گئی ۔

لیکن ہیر کو جگانا اس کے لیے کون سا مشکل تھا وہ اس کے قریب آتے ہوئے بس اس کے لبوں پر اپنے لب رکھتا اس کی نیند بھگانے میں کامیاب ہو چکا تھا ۔

سو گئی روحی اس نے آنکھیں بمشکل کھولتے ہوئے پوچھا ۔

ہاں روحی تو سو گئی لیکن روحی کے بابا کو سلائے بنا آپ کیسے سو گئی ۔۔۔اس کی کمر کو جھٹکا دیتے ہوئے وہ اسے اپنے قریب کرتا سوالیہ انداز میں بولا تھا ۔

ہیر نے کوئی جواب نہ دیا بس اس کی بات پر مسکراتے ہوئے اس کی جسارتوں کو سہلانے لگی

oooooo

اس کی آنکھ رات کے کسی پہر کھلی تھی وہ بھی ایام کو اپنے قریب محسوس نہ کر کے اس نے نیند میں بیڈ پر ہاتھ رکھا تو وہاں کسی کا وجود اسے محسوس نہ ہوا ۔

شاید وہ روحی کے بیڈ پر چلا گیا ہوگا اس نے اٹھ کر دیکھا تو روحی کا بیڈ بھی نیم اندھیرے میں صرف روحی کے وجود کو ہی دکھا رہا تھا ۔

ایام کہاں چلے گئے وہ پریشانی سے اٹھ بیٹھی تھی جب اسے بالکنی میں سایہ سا نظر آیا اور تھوڑی ہی دیر میں وہ پہچان چکی تھی کہ وہاں ایام کھڑا فون پر کسی سے باتیں کر رہا ہے ۔

لیکن رات کے اس وقت بھلا کس سے باتیں کر رہا تھا اور اگر اسے کسی سے بات کرنی ہے تو یہاں کمرے میں کر لیتا اتنی سردی میں وہ باہر کیوں نکل گیا تھا شاید ان کی نیند خراب ہونے کے ڈر سے ۔

اس کا دل چاہا کہ وہ اس کے پیچھے چلی جائے اور اسے کمرے میں آنے کے لیے کہے لیکن پھر یہ سوچ کر کہ شاید وہ کسی سے ضروری بات کر رہا ہوگا وہ باہر نہ گئی یقیناً پاکستان سے ہی تھا۔ اسی لئے تو اتنی رات کو فون آیا تھا۔پاکستان اور یہاں کے وقت میں بہت زیادہ فرق تھا۔شاید وہاں اس وقت دن ہوگا۔

اسی لئے تو سامنے والے نے بنا اس کے ڈسٹرب ہونے کے خیال سے فون کر دیا تھا اب ہیر اس کے فون ختم ہونے کا انتظار کر رہی تھی

ارے تم جاگ رہی ہو وہ اپنی کال ختم کرتا کمرے میں واپس آیا تو اسے جاگتے ہوئے پا کر مسکرا دیا ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی تو اس نے اسے سونے کی اجازت دی تھی لیکن اب وہ پھر سے جاگ گئی تو وہ اس کے پاس ہی آکر بیٹھ گیا۔

چہرے پر حد درجہ پریشانی تھی جسے ہیر نے نوٹ کر لیا تھا وہ اتنا پریشان کیوں تھا اسے بالکل بھی سمجھ نہیں آیا تھا لیکن اسے پریشان دیکھ وہ خود بھی پریشان ہوگئی تھی۔

کیا بات ہے ایام آپ کچھ پریشان لگ رہے ہیں کوئی پریشانی ہے کیا آپ مجھ سے شئیر کر سکتے ہیں وہ اس کا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں میں تھامیں بہت فکر مندی سے بولی تو وہ مسکرا دیا۔

ارے میری جان میں بالکل بھی پریشان نہیں ہوں بس فون والے نے اچھی خاصی نیند سے جگا دیا نیند خراب ہو گئی۔اور تمہیں تو پتہ ہے جب میری نیند خراب ہوتی ہے تو میری شکل کچھ ایسی ہی بن جاتی ہے۔شاید اسی لیے تمیں ایسا لگ رہا ہوگا۔

چلو آؤ سوتے ہیں صبح پھر روحی کو اس کی پسند کی جگہ پر بھی لے کر جانا ہے وہ بیڈ پر لیٹتے ہوئے بولا

۔

نہیں بس تھوڑی دیر میں فجر کی اذان ہونے والی ہے میں اب نماز پڑھ کر ہی سووں گی۔بیڈ کروان سے ٹیک لگاتے ہوئے بولی۔

چلو یار یہ بھی اچھی بات ہے مل کے نماز ادا کریں گے وہ بھی اس کے ساتھ ہی بیٹھ کر اذان ہونے کا انتظار کرنے لگا لیکن نہ جانے کیوں وہ ہیر کو آج بہت پریشان لگ رہا تھا۔حالانکہ وہ اس کے سامنے مسکرا رہا تھا

ooooooo

صبح اس کی آنکھ کھلی تو روحی اس کے ساتھ ہی بیڈ پر سوئی ہوئی تھی جبکہ کمرے میں آیام موجود نہیں تھا۔

یہ صبح صبح اٹھ کر کہاں چلے گئے۔جوگنگ پر گئے ہوں گے وہ بڑبڑاتے ہوئے ایک محبت بھری نظر روحی کو دیکھتے خود بھی فریش ہونے چلی گئی تھی لیکن جب تک وہ فریش ہو کر نکلتی روحی بھی جاگ جاتی۔

اسی لئے روحی کے اٹھنے سے پہلے ہی وہ فریش ہو چکی تھی۔

وہ واش روم سے نکلی تو روحی اب تک سو رہی تھی وہ اس کے کپڑے نکالنے لگی کیونکہ وعدے کے مطابق آج انہوں نے روحی کی پسند کی کسی جگہ پر جانا تھا سو روحی کی تیاری ایام کے آنے سے

پہلے مکمل کر لینا چاہتی تھی۔اور اس نے ایسا ہی کیا تھا روحی کے جاگنے سے پہلے ہی وہ ہر چیز تیار کر چکی تھی یہاں تک کہ ایام کے کپڑے بھی اس نے نکال کر رکھ دیے تھے۔

اور اس کے اندازے کے مطابق روحی تھوڑی ہی دیر میں جاگ چکی تھی اور اب اس کے ساتھ خوب مستیاں کر رہی تھی۔

لیکن نہ جانے ایام کہاں رہ گیا تھا وہ کافی دیر اس کا انتظار کرتی رہی یہاں تک کہ وقت گزرتے گزرتے بارہ سے بھی اوپر نکل گیا اس نے روم میں ہی کھانا منگوا کر لنچ کیا تھا۔

ایام اس طرح تو کہیں نہیں جاتا تھا پھر بھلا وہ کہاں جا سکتا تھا وہ ایام کو لے کر کافی پریشان تھی

۔

جبکہ روحی تو باقاعدہ ناراضگی کا اظہار کر رہی تھی

یہاں پر تو وہ اسے بتائے بنا کہیں نہیں جا سکتا تھا۔اس نے دو تین بار فون کرنے کی بھی کوشش کی لیکن فون بھی مسلسل بزی آ رہا تھا

ooooooo

شکر ہے آپ واپس تو آئے کہاں چلے گئے تھے آپ میں کب سے آپ کا انتظار کر رہی تھی اس طرح سے کوئی کرتا ہے کیا۔۔۔۔۔۔؟

اگر آپ نے کہیں جانا تھا تو کم ازکم بتا کر تو جاتے ٹائم دیکھیں دوپہر کا ایک بج رہا ہے۔

اس نے کمرے میں قدم رکھا تو وہ اسے دیکھتے ہی شروع ہو گئی لیکن اس کے چہرے پر پریشانی دیکھ کر اس کے لبوں پر چپ لگ گئی تھی وہ اتنا پریشان کیوں تھا اسے سمجھ نہ آیا

ایم ریلی سوری یار وہ دراصل کچھ کام آگیا تھا جانا پڑ گیا تھا ہاں آج ہم کہاں جانے والے ہیں وہ روحی کو اٹھا کر چومتے ہوئے اس سے پوچھنے لگا جب کہ ہیر تو بس اس کا چہرہ دیکھ رہی تھی جہاں پریشانی صاف نظر آرہی تھی۔

ایام کیا بات ہے آپ مجھے کل رات بھی پریشان لگ رہے تھے اور اب بھی پریشان لگ رہے ہیں اور یہ آپ کو کیا کام آگیا آپ نے تو مجھے کبھی نہیں بتایا کہ لندن میں بھی آپ کا کوئی بزنس ورک ہوتا ہے وہ پریشانی سے اس سے پوچھنے لگی تھی۔

ہاں جان یہاں پر بھی بزنس کے پنگے لے رکھے ہیں میں نے کسی کو پتہ چل گیا تھا کہ میں یہاں آیا ہوں تو بس پھر بار بار فون کرنا شروع کر دیا لیکن اب ہر طرح کے ٹینشن کو اس روم سے باہر چھوڑ آیا ہوں چلو اب چلتے ہیں۔

وہ اس کے چہرے کو تھامتے ہوئے مسکرا کر بولا تو ہیر نے صرف ہاں میں سر ہلایا کیوں کہ اس کی آنکھوں میں پریشانی اب وہ بہت صاف دیکھ چکی تھی نہ جانے کیا بات تھی جو اس سے شئیر بھی نہیں کر رہا تھا

ooooooo

روحی سامنے پارک میں کھیل رہی تھی ہیر کافی دیر اس کے ساتھ اس کھیل میں اس کا ساتھ دیتی رہی لیکن پھر تھک ہار کر ایام کے پاس آبیٹھی تھی

کیا بات ہے آج آپ اتنے خاموش کیوں ہیں۔مجھے کیوں لگ رہا ہے کہ آپ پریشان ہیں وہ پھر سے پوچھنے لگی تھی۔

ارے میری جان میں تمہیں پریشان کیوں لگ رہا ہوں صبح بھی یہی کہہ رہی تھی اب بھی یہی کہہ رہی ہوں حالانکہ میں بالکل بھی پریشان نہیں ہوں بس کل رات میں نیند ٹھیک سے پوری نہیں ہو سکی پہلے میری بیٹی نے مجھے نہیں سونے دیا اور پھر بیوی نے بہت تنگ کیا وہ شرارتی انداز میں سے دیکھتے ہوئے بولا تھا تو ہیرا اسے گھورنے لگی ۔

قسم سے جب تم مجھے اس طرح سے گھورتی ہو نہ دل کرتا ہے میں تمہیں کھا جاؤں اس کا انداز اب بھی شرارت سے بھرپور تھا ۔

باتوں میں تو آپ سے ویسے بھی کوئی نہیں جیت سکتا میں نے نہیں تنگ کیا تھا آپ نے مجھے تنگ کیا ہے اور اگر اس وجہ سے آپ پریشان ہو رہے ہیں نہ تو پھر ایسے ہی رہے ۔آپ نے بے کار میں مجھے بھی پریشان کر دیا کہ وہ کہہ کر اس کے قریب سے اٹھتی روحی کی طرف چلی گئی تھی ۔

جب کہ ایام کے مسکراتے لب سکڑ گئے تھے وہ اسے نہیں بتا سکتا تھا اپنی پریشانی کی وجہ اس سے یقیناً یہ بات چھپانے والی ہرگز نہیں تھی لیکن یہاں آکر یہ بات کوئی اور ہی رخ اختیار کر چکی تھی ۔ وہ اسے یہاں لایا سب کچھ بتانے کے لئے ہی تھا لیکن اسے اندازہ نہ تھا کہ بات اتنی بگڑ جائے گی ۔اس وقت وہ اسے کچھ بھی بتا کر مزید پریشانی میں نہیں ڈال سکتا تھا

oooooooo

تم مجھے بلیک میل نہیں کر سکتی میں نے تمہیں پوری پوری قیمت دی تھی ہاں میں اس وقت لندن میں ہی ہوں اور تم سے ملنے بھی آؤں گا لیکن یہ مت سوچنا کہ میں تمہاری بات مان لوں گا ۔

میرے پاس ثبوت موجود ہے میں نے تمہیں پیسے دیے تھے اور پوری پوری قیمت ادا کی تھی میں نے تمہارے ساتھ کوئی بھی دھوکا بازی نہیں کی ہے اور نہ ہی تم مجھ پر کچھ بھی ثابت کر سکتی ہو اور خبردار جو تم نے ایسا کچھ بھی کرنے کے بارے میں سوچا۔

تم مجھے دھمکی دے رہی ہو تم نے کیا مجھے پاگل سمجھ رکھا ہے میں کیا سمجھ نہیں سکتا کہ تم یہ سب کچھ کیوں کر رہی ہو بتاؤ کیا چاہیے تمہیں کتنے پیسے چاہیے اپنا منہ بند کرنے کے لئے۔

میں تمہیں تمہاری منہ مانگی قیمت ادا کروں گا۔بتاؤ کیا قیمت ہے تمہاری۔ تم جو کہو گی میں تمہیں دینے کے لیے تیار ہوں لیکن یہ بلیک میلنگ بند کرو یہیں پر۔

نہیں ہم یہ سب کچھ کورٹ کے باہر بھی ہینڈل کر سکتے ہیں تو فضول میں ان سب چیزوں میں پولیس کو کیوں گھسیٹ رہی ہو۔۔۔۔۔۔میں کہہ تو رہا ہوں کہ میں تمہیں تمہاری منہ مانگی رقم ادا کروں گا

۔

نہیں اس بار تمہیں وہ کرنا پڑے گا جو میں کہوں گا اس دفعہ جو ڈیل ہوگی وہ زندگی بھر کے لیے ہوگی کچھ وقت کے لئے نہیں اس دفعہ تم اپنی قیمت لگا سکتی ہو لگا لو۔۔۔۔۔۔میں اس مصیبت کو یہیں پر ختم کرنا چاہتا ہوں اس کے بعد تمہارا مجھ سے کوئی تعلق نہیں ہوگا اور نہ ہی تم کبھی زندگی میں میرے راستے میں آؤ گی۔

ٹھیک ہے میں ملتا ہوں تم سے لیکن یہ ہماری آخری ملاقات ہوگی یہ بات یاد رکھنا۔ سمجھ لو کہ یہ تمہاری زندگی کا آخری موقع ہے جس میں تم وہ ہر چیز حاصل کر سکتی ہو جس کی تمہیں خواہش ہے میں تمہیں ہر وہ چیز دوں گا جس کی تمنا ہے لیکن یہ قصہ آج یہی پر ہی ختم ہو جانا چاہیے۔

اس ملاقات کے بعد ہم دونوں ایک دوسرے کے لئے اجنبی ہو جائیں گے وہ شرط رکھ رہا تھا ۔یہ جانے بنا کہ کوئی ہے جو اس کی ہر بات کو سن اور سمجھ رہا ہے

ooooooo

کس سے بات کر رہا تھا ایام اور کس بارے میں بات کر رہا تھا کون ہے جو اسے بلیک میل کر رہا ہے اور وہ جو کوئی بھی ہے کوئی لڑکی ہے اتنا تو وہ ایام کی باتوں سے سمجھ گئی تھی۔

آیام اس سے کچھ چھپا رہا ہے کسی چیز کو لے کر پریشان تھا وہ اس بات کا اندازہ تھا کہ یہاں آتے ہی وہ پریشان ہو گیا تھا لیکن اس کی پریشانی کس نوعیت کی ہے یہ وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی۔

لیکن آج اس کے فون کال سے کافی حد تک اس کی پریشانی کو سمجھ چکی تھی ۔

فون پر کوئی لڑکی تھی جس کا تعلق شاید کسی انگلش کنٹری سے تھا کیونکہ وہ فون پر انگلش میں بات کر رہا تھا۔

لیکن وہ لڑکی ایام کو کسی بات کے لئے بلیک میل کر رہی تھی اور یقینا ایام کی پریشانی کی وجہ بھی بلیک میلنگ ہی تھی ۔

کون تھی وہ لڑکی اور ایام کو کسی بات پر بلیک میل کر رہی تھی ۔وہ پریشانی سے یہی سب سوچ رہی تھی۔

اسے پتہ تھا ایام اسے ان سب چیزوں کے بارے میں ہرگز کچھ نہیں بتائے گا لیکن وہ پھر بھی سب کچھ جاننا چاہتی تھی آخر اپنے شوہر کی پریشانی جاننے کا حق تو رکھتی ہی تھی

ooooooo

oooooo

کیا چھپا رہے ہیں آپ مجھ سے ایام صاف صاف بتائیں کیا لگتا ہے آپ کو مجھے سمجھ میں نہیں آرہا کہ آپ پریشان ہیں کوئی چیز ہے جو آپ کو بے چین کر رہی ہے ۔۔۔۔؟

بتائیں مجھے میں بیوی ہوں آپ کی مجھے آپ کے بارے میں سب کچھ جاننا ہے ۔اور آپ کو مجھے سب کچھ بتانا ہوگا ۔

بتائیں مجھے کہ کون ہے جو آپ کو بلیک میل کر رہا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔؟

اور کیوں۔۔۔۔۔؟

کیا چاہتا ہے وہ آپ سے کس چیز کو لے کر وہ آپ کو ٹوچر کر رہا ہے ۔۔۔۔۔۔۔؟

اور آپ مجھ سے یہ سب کچھ چھپا کیوں رہے ہیں ۔۔۔۔۔۔؟

وہ فون بند کرتا کمرے میں آیا تو وہ اس کے روبرو آکر اس سے سوال جواب کر رہی تھی۔ آج اسے جواب چاہیے تھا۔

وہ سب جان چکی تھی ۔ اب وہ چاہ کر بھی اس سے کچھ بھی چھپا نہیں سکتا تھا ۔

مجھے روحی کی ماں ٹوچر کر رہی ہے وہ مجھے بلیک میل کر رہی ہے ہیر۔ وہ مجھے دھمکی دے رہی ہے کہ وہ مجھ سے میری روحی کو چھین لے گی۔

وہ مجھے ٹینشن دے رہی ہے۔مجھے دھمکی دے رہی ہے کہ وہ میری بیٹی کو مجھ سے الگ کر لے گی

وہ اس سے کچھ بھی چھپا نہیں پایا تھا ۔

بلکہ اس کے کندھے پر سر رکھ کر اسے سب کچھ بتاتا چلا گیا۔ اور ہیر صرف اسے سن رہی تھی ۔

وہ اپنی بیٹی کو بے انتہا چاہتا تھا وہ اپنی بیٹی سے دور نہیں رہ سکتا تھا یہ ٹینشن یہ پریشانی اپنی بیٹی کے کھو جانے کی تھی وہ اپنی بیٹی کو کھو نہیں سکتا تھا۔

ایام آپ پریشان مت ہوں وہ آپ کو روحی سے الگ نہیں کر سکتی۔اور وہ آپ کو پولیس کی دھمکی دے رہی ہیں تو آپ کو پریشان نہیں ہونا چاہیے۔

کیونکہ جتنی روحی اس کی بیٹی ہے اتنی آپ کی بھی ہے اور ویسے بھی روحی اتنے وقت سے آپ کے ساتھ ہے تو کوئی بھی قانون اسے باپ سے الگ نہیں کرے گا۔

اگر اس کی ماں کو اس کی پرواہ ہوتی تو اسے کبھی بھی اپنے آپ سے الگ نہیں ہونے دیتی وہ اسے سمجھا رہی تھی۔

نہیں ہیر تم سمجھ نہیں پا رہی ہو۔یہ سب کچھ تمہاری سوچ سمجھ سے بہت دور ہے وہ اسے آدھی ادھوری بات بتا رہا تھا جس کو وہ واقعی سمجھ نہیں پا رہی تھی۔

آپ مجھے سمجھائیں گے تو میں سب سمجھ جاؤں گی آپ پریشان مت ہوں۔

میں تمہیں کیا سمجھاؤں ہیر یہ سب کچھ جیسا دکھ رہا ہے ویسا نہیں ہے۔

آپ اتنے پریشان کیوں ہیں وہ آپ کی بھی بیٹی ہے کوئی بھی اسے آپ سے چھین نہیں سکتا۔

اور روحی کو آپ کی عادت ہے جب وہ آپ پر کیس کرے گی تب بھی ہمارے پاس روحی کا سہارا ہے بے شک وہ اس قابل نہیں ہے کہ کچھ بھی سمجھ سکے لیکن قانون اتنا تو سمجھے گا نا کہ روحی پچھلے دو سال سے آپ کے ساتھ ہے۔

اور کوئی بھی قانون اگر ایک ماں کو اس کی اولاد سے الگ نہیں کر سکتا تو ایک باپ سے چھیننے کا بھی حق نہیں رکھتا۔

روحی آپ کی بیٹی ہے اور یہ ہمیشہ آپ کے پاس رہے گی۔

یش بابادانی تے پاش اول مامادانی تے پاش

یس بابا جانی کے پاس اور ماما جانی کے پاس) وہ دونوں ایک دوسرے میں مگن تھے جب اچانک(روحی اس کے کندھے سے جھانکتے ہوئے بولی انہیں احساس بھی نہ ہوا تھا کہ کب سے روحی ان دونوں کی باتیں سن رہی تھی وہ دونوں تو اسے سویا ہوا سمجھ رہے تھے۔

اس وقت یہاں پر کیا بات ہو رہی تھی یہ سمجھنا روحی کے ننھے سے دماغ کے لیے ناممکن تھا لیکن اپنی ذات کو ڈسکس ہوتے وہ مزے سے انہیں سن رہی تھی۔

ایام نے اچانک اسے تھام کے اپنے سینے میں بھینچ لیا تو اپنے باپ کے جذباتی پن پر وہ حیران ضرور ہوئی تھی۔

تیا ہوا میلے بابا دانی شیڈتیوں ہیں (کیا ہوا میرے بابا جانی سیڈ کیوں ہیں) وہ اس کے چہرے کو اپنے ننھے ہاتھوں میں تھام کر بہلانے والے انداز میں پوچھ رہی تھی۔

جب کہ وہ اسے ایک بار پھر سے اپنے سینے میں چھپا چکا تھا جیسے سچ میں کوئی اسے اس سے چھین کر لے جا رہا ہو۔

oooooo

ایام آپ کہیں جا رہے ہیں کیا وہ صبح اٹھی تو ایام کو آئینے کے سامنے تیار ہوتے پایا۔

ہاں مجھے جانا ہے اس سے ملنے کے لیے تم خیال رکھنا اور باہر نکلنے کی ضرورت نہیں ہے میں آ جاؤں گا تو پھر ساتھ چلیں گے آج ان شاء اللہ میں یہ قصہ تمام کر کے واپس آؤں گا۔

کیا میں بھی آپ کے ساتھ چلوں۔وہ اسے پریشان دیکھ کر پوچھنے لگی تو آیام نے نفی میں سر ہلا دیا۔

واپس آکر میں تمہیں کچھ بتاؤں گا۔یہ سب تمہارے لئے جاننا بہت ضروری ہو گیا ہے۔لیکن یہ سب کچھ تب ہو گا جب میں یہ قصہ ختم کر کے آؤں گا۔

اس عورت کا میری بیٹی پر کوئی حق نہیں ہے اور نہ ہی آج سے وہ میری بیٹی پر کوئی حق جتائے گی

۔

خیال رکھنا تم روحی کا جانتا ہوں کہنے کی ضرورت نہیں ہے وہ مسکرایا

۔جلدی واپس آنے کی کوشش کروں گا وہ اس کا ماتھا چومتا کمرے سے نکل گیا تھا جبکہ اس طرح اسے اکیلے بھیج کر ہیر کو بھی کوئی اچھا نہیں لگا تھا نہ جانے وہ کیا کرنے والا تھا اور نہ جانے وہ عورت کیا چاہتی تھی۔

اپنے چنددن کی بیٹی کو خود سے الگ کرتے ہوئے اس عورت کو تکلیف نہ ہوئی تھی اور اب وہ سنبھل چکی تھی اپنے باپ کو قبول کر چکی تھی۔

اپنی تمام تر خوشیوں کا مرکز صرف اپنے باپ کی ذات کو بنا چکی تھی تب واپس آگئی تھی اس پر حق جتانے کے لیے اسے دیکھے بنا ہی ہیر کو اس خودغرض عورت سے نفرت محسوس ہو رہی تھی بھلا اس دنیا میں کوئی عورت ایسی بھی ہو سکتی تھی۔

جو اپنی اولاد کو اپنے مطلب کے لیے استعمال کرے اس طرح سے ایام کو ٹاچر کرنے کا مطلب روحی سے جاگی محبت تو ہرگز نہیں تھی

ooooooo

وہ تین گھنٹے کے بعد لوٹ کر آیا تو ہیر بیٹھی اس کا انتظار کر رہی تھی روحی ایک ہی کمرے میں بیٹھ کر کافی اکتا چکی تھی۔

اس نے کتنی دفعہ کہا تھا کہ ہم دونوں باہر نکل کر گھومتے ہیں لیکن ہیر نے منع کر دیا اور کمرے میں ہی اس کے ساتھ آگے پیچھے ہوتی رہی۔

لیکن وہ معصوم ایک جگہ تو ہرگز نہیں بیٹھ سکتی تھی اس کا بچکانہ دماغ اسے ایک کمرے میں سکون سے نہیں رہنے دے رہا تھا لیکن ہیر مجبور تھی اس معاملے میں ایام کی حکم عدولی نہیں کر سکتی تھی ۔

بے شک وہ مرد تھا اپنی عورت کی حفاظت کو بہتر طریقے سے سمجھتا تھا۔

ایام کیا ہوا آپ کی پریشانی کم ہوئی کیا آپ کی اس سے ملاقات ہوئی کیا۔

کیا کہا اس نے وہ روحی کو لے کر آپ پر کیس تو نہیں کرے گی۔۔۔۔؟

وہ جیسے ہی کمرے میں داخل ہوا ہیر ایک ساتھ کئی سوال پوچھ چکی تھی جب کہ وہ چہرے پر مسکراہٹ لئے اسے تھام کر اپنے سینے سے لگا چکا تھا وہ جانتا تھا اس سے کہیں زیادہ وہ پریشان ہو چکی تھی۔

انشاءاللہ وہ ہمارے راستے میں نہیں آئے گی تم پریشان مت ہو۔ تقریبا سب کچھ ٹھیک ہو چکا ہے اور جو ٹھیک نہیں ہے اسے میں ٹھیک کر لوں گا تم بس یہ بتاؤ کہ میری بیٹی کہاں ہے ------؟

مجھے نظر کیوں نہیں آرہی روحی روحی بےبی کہاں ہو آپ------؟

وہ آگے پیچھے دیکھتا بیڈ مکمل نظرانداز کر رہا تھا جبکہ روحی بیڈ پر کھڑی دونوں ہاتھ کمر پر باندھے اسے لڑاکا موڈ میں دیکھ رہی تھی۔

بابادانی لوحی یاں اے (بابا جانی روحی یہاں ہے) وہ دونوں ہاتھ پھیلا کر اسے مخاطب کر رہی تھی کہاں مجھے نظر ہی نہیں آرہی تھی وہ اب بھی آگے پیچھے ہر طرف دیکھ رہا تھا جبکہ اس کے شرارتی انداز پر ہیر مسکرا کر روحی کو اشارہ کرنے لگی۔

جب اچانک وہ اگلے ہی لمحے جمپ لگا کر اس پر چڑ گئی اور اسے بہت اچھے سے بتا دیا کہ اس کی روحی کہاں ہے۔

ایام اسے کیچ کرتے ہوئے اپنے سینے سے لگاتے اپنے انداز میں پیار کرتا ہیر کو باہر آنے کا اشارہ کرتا ہوا روم سے نکل گیا تھا جبکہ فائنلی کمرے سے باہر نکل کر روحی اس روم سے آزاد ہوئی تھی۔

ایام نے اسے پوری بات تو نہیں بتائی تھی لیکن اس کا اس حد تک ریلکس ہونے کا مطلب یہی تھا کہ پریشانی حل ہو چکی ہے اور اگر پریشانی حل نہیں بھی ہوئی تب بھی ایام کوئی نہ کوئی راستہ نکال چکا ہے اس پریشانی کو ختم کرنے کا۔

ایام کے چہرے پر سکون دیکھ کر بہت ہی پر سکون ہو گئی تھی یقیناً وہ عورت اب ان کے بیچ میں نہیں آئے گی اور اگر آئے گی تو ایام تھا ہر چیز کو ہینڈل کرنے کے لئے ۔
ان کی روحی کو ان سے کوئی بھی الگ نہیں کر سکتا تھا اور نہ ہی ایام کبھی ایسا ہونے دے سکتا تھا
آج اسے اس بات کا یقین ہو چکا تھا

ooooooo

وہ بیڈ پر لیٹے اس کا انتظار کر رہی تھی جب کہ وہ کتنی دیر روحی کے ساتھ مستیاں کرتا اسے سلانے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ اسے بیڈ پر لیٹاتے ہوئے نرمی سے اس کا ماتھا چومتا خود اس کے پاس آتا اس کی گود میں لیٹ گیا ۔
یہ کیا طریقہ ہے مسٹر ایام آپ کو میری گود ہی ملی ہے تکیہ نظر نہیں آ رہا آپ کو سونے کے لئے اس نے سائیڈ پر رکھے تکیے کی طرف اشارہ کیا ۔ لیکن ایام نے اس کی بات کو اہمیت نہ دی کیونکہ وہ مسکراتے ہوئے آنکھیں بند کرے آرام سے اس کی گود میں لیٹا تھا ۔
وہ کافی دیر اسے گھورتی رہی اور پھر اثر نہ پا کر مسکراتے ہوئے اس کے بالوں میں انگلیاں چلانے لگی ۔
ایام آپ کہہ رہے تھے کہ واپس آ کر آپ مجھے کوئی بہت ضروری بات بتانے والے ہیں ۔
اسے ایام کی صبح والی بات یاد آ گئی تھی جب اس نے کہا تھا کہ وہ واپس آ کر اسے کچھ بتانے والا ہے جو اس کے لئے جاننا بے حد ضروری ہے ۔
اس کی بات پر ایام سیدھا ہو کر بیٹھ گیا تھا چہرے پر شوخی سنجیدگی میں بدل چکی تھی ۔

ہاں ہیر میں تمہیں ایک بہت ضروری بات بتانا چاہتا ہوں اور اس بات کو سننے کے بعد سمجھنے کی کوشش کرنا یہ جاننا تمہارے لئے بہت زیادہ ضروری ہے۔

اگر میں چاہوں تو اس راز کو تم سے چھپا کر بھی اپنی نئی پرفیکٹ زندگی کی شروعات کر سکتا ہوں۔

لیکن یہ تمہارے ساتھ بے ایمانی ہو جائے گی اور آیام سکندر اپنی زندگی میں کسی طرح کی کوئی بے ایمانی نہیں چاہتا۔

میں نے تمہارے ساتھ اس رشتے کی شروعات بہت مخلص ہو کر کی ہے اور میں اس مخلص پن کو آخر تک نبھانا چاہتا ہوں اسی لئے تمہارے لئے روحی کے بارے میں سب کچھ جاننا بے حد ضروری ہے۔

وہ اسے بتاتے ہوئے کافی سنجیدگی سے بول رہا تھا جبکہ اس کی سنجیدگی نے ہیر کو ایک بار پھر سے پریشان کر دیا

oooooo

ایک وقت تھا جب میں بہت آرام سکون سے اپنی آزاد زندگی جی رہا تھا۔ مجھے کوئی ٹینشن نہیں تھی۔

ماں باپ کی دولت میرے لیے میرا فیوچر سیکیور کرنے کا ایک ذریعہ تھی۔

مجھے اپنی کسی چیز کو لے کر کبھی کوئی پریشانی ہوئی ہی نہیں میں ایک آزاد زندگی گزار رہا تھا۔ میری ہر پریشانی حل کرنے کے لئے میرے ماں باپ میرے ساتھ تھے

جب ایک دن اچانک میرے ماں باپ کا ایکسیڈنٹ ہوا اور میں جیسے عرش سے فرش پر آگیا میرے ماں باپ ایک لمحے میں مجھے چھوڑ کر چلے گئے میں کوئی چھوٹا سا نو عمر بچہ ہرگز نہیں تھا میں بائیس سال کا تھا ہیر۔

میں اپنے والدین کی اکلوتی اولاد ہوں۔اسی لئے مجھے توجہ بھی بھرپور ملی میں اپنے ماں باپ سے اپنے لاڈ اٹھاتا اپنی زندگی کو بہت سکون سے جی رہا تھا لیکن اچانک سے سب کچھ ختم ہوگیا۔ اور اس دن کے بعد میری زندگی بدل گئی۔ مجھ پر اچانک بہت ساری ذمہداریاں آگئی میں ٹھیک سے ابھی اپنے ماں باپ کے غم کو بھلا بھی نہ سکا تھا کہ مجھے سمجھ میں آگیا کہ یہ دنیا ویسی نہیں ہے جیسی میں اپنے ماں باپ کی نظروں سے دیکھتا تھا۔

اچانک سب کچھ بدل رہا تھا سب چہرے سامنے آرہے تھے۔مجھے نادان سمجھ کر بہت لوگوں نے بے وقوف بنانے کی کوشش کی کچھ لوگوں نے میٹھی چھری چلا کر مجھے ذبح کرنا چاہا لیکن میں نے سوچ لیا تھا۔کہ اپنے باپ کی محنت کو میں اس طرح سے رائیگاں نہیں ہونے دوں گا۔

میں نے اپنے بابا کا سارا بزنس سنبھال لیا اور ہر چیز کو سمجھنے لگا۔

اس دنیا میں میرے پاس سوائے میرے دادا کے اور کوئی رشتہ نہیں تھا۔

مجھے سنبھالنے کے لئے میرے دادا جان میرے پاس آکر رہنے لگے مجھے لگا جیسے ایک بار پھر مجھے میرا کوئی اپنا مل گیا۔میں اپنے دادا جان کے ساتھ ایک بار پھر سے جینے لگا تھا خوش رہنے لگا تھا۔

آہستہ آہستہ میں نے ہر چیز کو قبول کر لیا میرے پاس میرے دادا جان تھے اور کچھ نہیں چاہیے تھا دل میں جو بھی ہوتا میں اپنے دادا جان سے شیئر کر لیتا تھا رشتوں کی کمی مجھے ہمیشہ سے تھی ۔ لیکن ماں باپ کے بعد دادا کے رشتے کی قدر ہو گئی تھی ۔

میرے دادا جان کی خواہش تھی کہ میں پاکستان جاؤں وہاں کے بزنس کو سنبھالوں اور میں نے اپنے دادا جان کی خواہش کو پورا کیا تھا ۔

تین سال کے اندر اندر ہی میں بزنس کی ہر چیز کو سمجھ گیا ۔

میں ایک کامیاب بزنس مین بن گیا تھا دنیا کے لیے مضبوط انسان تھا لیکن میں مضبوط نہیں تھا ہیر ایک دن اچانک دادا جان مجھے چھوڑ کر چلے گئے اس دن مجھے پتا چلا کہ میں کبھی بھی مضبوط نہیں تھا ۔

مجھے رشتوں کی ضرورت تھی مجھے میرے اپنوں کی ضرورت ہے میرے پاس کچھ نہیں تھا بہت تنہا ہو گیا تھا ۔

دادا جان کے بعد مجھے سہارے کی ضرورت تھی اپنی زندگی میں وہ مجھے شادی کے لئے فورس کرتے رہے لیکن میں کبھی شادی کے لیے مانا ہی نہیں ۔ میں اپنی زندگی آزادی سے جینا چاہتا تھا شادی جیسے رشتے کی میری زندگی میں کوئی جگہ نہیں تھی ۔

میرے پاس ہر طرح کی آزادی تھی میں اپنی زندگی کو ہر طرح سے جی سکتا تھا میں عیاشی کر سکتا تھا ۔ کسی چیز کی کمی کبھی مجھے ہوئی ہی نہیں

لیکن اس کے باوجود بھی میں کبھی اپنی حد سے آگے نہیں بڑھا ۔

شاید اللہ پاک نے میرے لئے بہت مخلص ساتھی ڈھونڈ کر رکھا تھا اس لئے مجھے کبھی اس ناپاکی کے دلدل میں ڈوبنے نہیں دیا وہ اس کا ہاتھ مضبوطی سے تھامے ہوئے بولا جبکہ ہیر حیران سی سن رہی تھی اس سارے قصے میں اس کی شادی اور روحی کا تو کہیں کوئی ذکر نہ تھا ۔

پھر میری زندگی میں ایک دن ایلا آئی ایلا بہت اچھی تھی اس کے ساتھ میری جلدی دوستی ہو گئی ۔

لیکن وہ صرف دوستی تھی وہ بھی صرف اس کی طرف سے میں نے تو کبھی اسے دوست بھی نہیں سمجھا یہ بات وہ سمجھنے کو تیار ہی نہیں تھی وہ اس یکطرفہ دوستی کو آگے بڑھانا چاہتی تھی اور میرا مذہب اس چیز کی اجازت نہیں دیتا تھا ۔

مجھے جلد ہی احساس ہوگیا کہ اس لڑکی کے ساتھ بات کر کے میں نے غلطی کی ہے بے شک وہ دوستی کا رشتہ بھی صرف اسی کی طرف سے تھا ۔ لیکن اس کے دل میں میرے لیے جذبات جاگ گئے تھے ۔ اسی لئے میں نے خود ہی اس سے کنارہ کشی کر لی ۔

لیکن میں نہیں جانتا تھا میرا وہ قدم میرے لیے کتنا غلط ثابت ہو سکتا ہے ۔

انہی دنوں اس کا برتھ ڈے تھا اور بہت منتوں کے بعد اس نے مجھے اس پارٹی میں بلایا تھا میں اس کی منتوں اور ترلوں کی وجہ سے اس پارٹی میں چلا گیا لیکن اس نے میری ڈرنک میں کچھ ملا دیا ۔

اور اس رات کے بعد میں خود کو گنہگار سمجھنے لگا اپنے ماں باپ کے سامنے اپنے دادا کے سامنے نظر اٹھانے کے قابل نہیں رہا ۔ ہیر میں نہیں جانتا مجھ سے وہ غلطی کیسے ہوئی ۔

لیکن شاید وہ بھی میری زندگی کا حصہ تھا اس رات ہم دونوں کے بیچ نزدیکیاں بڑھ گئی ۔

لیکن اس کے بعد وہ خود ہی مجھ سے دور دور رہنے لگی اس نے خود ہی مجھ سے رابطہ ختم کر لیا میں خود اپنی ضمیر کی ملامتوں میں گرا ہوا تھا ۔

اس وقت میں کسی سے بات نہیں کرنا چاہتا تھا لیکن ایک مہینے بعد وہ اچانک سے واپس آگئی اس نے کہا کہ وہ پریگنٹ ہے میرے بچے کی ماں بننے والی ہے.

لیکن وہ اس بچے کو رکھنا نہیں چاہتی تھی یہاں تک کہ میں نے اسے شادی کی آفر بھی کی ۔ لیکن وہ اباوشن کروانا چاہتی تھی اور اس کے لیے اسے میرے سائن کی ضرورت تھی جو میں کرنے کو تیار نہیں تھا میں اپنے سارے رشتے کھو چکا تھا ہیر میری روحی اس دنیا میں آنے والی تھی میں کس طرح سے انکاری ہو جاتا ۔ وہ میری اولاد تھی۔

میں نے اس سے کہا کہ میں اسے قیمت دوں گا اس بچے کی۔ بس وہ وقت پورا ہونے تک میرا بچہ اپنی کوکھ میں رکھے گی میں اس کی قیمت ادا کروں گا ۔ مجھے وہ چاہیے تھا ہیر مجھے میری روحی چاہیے تھی۔

میں تنہا تھا ہیر اللہ پاک مجھے میری اولاد دے رہا تھا میں اس سے منہ نہیں پھیر سکتا تھا وہ اس کے ہاتھ تھامیں بولے جا رہا تھا جبکہ ہیر کے چاروں طرف سناٹا چھا گیا تھا ۔

اگر اسے کچھ پتہ تھا تو صرف اتنا کہ روحی اس کی "ناجائز اولاد" تھی۔

ایام نے کبھی شادی کی ہی نہیں تھی ۔ شاید یہی وجہ تھی کہ وہ روحی کی حقیقت ٹھیک سے بیان ہی نہیں کرتا تھا ۔

یقینا اس کی پیدائش کے وقت ہی اسے اپنے ساتھ پاکستان لے آیا تھا اور لوگوں کو یہی بتایا تھا کہ اس نے اپنی پہلی بیوی کو چھوڑ دیا ہے حالانکہ حقیقت یہ تھی اس کی پہلی بیوی کوئی تھی ہی نہیں۔

روحی دنیا والوں کے سامنے اس کی اولاد تھی درحقیقت وہ ایک رات کے "ناجائز" تعلق کی نشانی تھی۔

ooooooo

بات ختم ہو چکی تھی نہ ایام میں مزید بتانے کی ہمت باقی بچی تھی۔ اور نہ ہیر میں سننے کی۔

ایام سمجھ چکا تھا کہ اتنا کافی تھا اس کے لئے یہ صدمہ بہت بڑا تھا کہ دنیا کے سامنے پرفیکٹ نظر آنے والا ایام سکندر اپنے نفس کے ہاتھوں کبھی مجبور بھی ہوا تھا۔

اور اس کی ہزار اچھائیوں پر یہ ایک برائی غالب آگئی تھی

وہ بہک گیا تھا ایک ناجائز تعلق میں بندھ کر۔ اور اسے یہ جان کر بہت افسوس ہوا تھا کہ ایام بھی عام مردوں جیسا ہے۔

وہ اسے بہت خاص سمجھنے لگی تھی وہ اسے دنیا کے تمام مردوں سے الگ سمجھنے لگی تھی۔

وہ اس کے لئے بہت اہم ہو گیا تھا اس نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ ایام بھی اس طرح کا گناہ کر سکتا ہے۔

ہاں اس نے کبھی نہیں سوچا تھا کہ اس کا ایام ایسا ہو سکتا ہے وہ تو شاید اسے اپنے دل کے بہت اونچے مقام پر بیٹھا چکی تھی اگر وہ پہلے سے شادی شدہ ہوتا تو شاید ہیر کو اتنی تکلیف نہ ہوتی جتنا اس کے ناجائز تعلق کا سن کر ہوئی تھی ۔

ہاں وہ بھی عام مردوں جیسا تھا ۔عورتوں کے ساتھ ناجائز تعلقات بنانا اور بچے پیدا کر کے بھول جانا اور پھر اپنی زندگی میں آگے بڑھ جانا ۔

اسے نفرت تھی ایسے مردوں سے وہ نہیں جانتی تھی سعد کیسا ہے ۔کیوں کہ سعد اس کی پسند نہیں تھا ۔سعد تو اسے کسی بھی روپ میں پسند نہیں تھا ۔

شاید وہ سعد کے ساتھ ساری زندگی گزار لیتی یہ سوچ کر کہ سعد اس کے والدین کی پسند ہے اس کی نہیں اور اسے اس کے ساتھ زندگی گزارنی ہے لیکن ایام کے ساتھ تو وہ جی رہی تھی وہ صرف اس کا شوہر نہیں اس کی محبت تھا ۔

اور اس کی محبت ایسی ہوگی کب سوچا تھا اس نے ۔۔۔۔؟کب ایام کو اتنا پستی میں گرا دیکھا تھا اس نے اس نے شادی سے پہلے خود پر ایام کی غلط نگاہ کو یہ سوچ کر معاف کر دیا تھا کہ وہ اس سے محبت کر بیٹھا ہے ۔

لیکن نہیں وہ محبت نہیں تھی وہ وہی گھٹیا اور گندی سوچ تھی جو آجکل ہر مرد ہر عورت کو دیکھ کر سوچتا ہے ۔وہ چند لمحوں میں اس سے اس حد تک بدگمان ہو چکی تھی کہ اس کی محبت پر وہ یقین نہ کر پائی ۔

وہ کب سے روحی کے ساتھ لیٹا بار بار نظر اس کی طرف پھیر کر اسے دیکھ رہا تھا جو اچانک اس کے قریب سے اٹھ کر بیڈ پر آبیٹھی تھی ۔

وہ اس کا ہاتھ چھوڑ چکی تھی ۔اس کے بعد ان دونوں میں کوئی بات نہ ہوئی۔ایام تو اس کی بے اعتباری دیکھ کر مزید ایک لفظ نہ بول سکا۔ وہ اسے بہت کچھ بتانا چاہتا تھا ابھی بہت کچھ باقی تھا لیکن شاید اب کچھ بھی بتانے کو باقی نہ بچا تھا ۔اور نہ ہیر مزید کچھ سننا چاہتی تھی ۔

oooooo

رات تین بجے کا وقت تھا وہ کروٹ پھیرے دوسرے بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی۔کمرے میں خاموشی کا راج تھا ایام جانتا تھا کہ وہ ساری رات سوئی نہیں ہے ۔

روحی کو ذرا سا کسمساتے پا کر وہ اس کے قریب سے اٹھ کر اس کا دودھ بنانے لگا وہ روز رات کو اسی وقت جاگتی تھی ۔

اس کے اٹھ کر میز کے قریب جانے پر اس نے ذرا سا سر اٹھا کر اسے دیکھا تھا کمرے میں اندھیرا تھا ۔صرف لائٹ بلب ہی روشن تھا ۔

دودھ بناتے بناتے اس نے اپنی معصوم سے جان کو بیڈ پر بیٹھے آنکھیں ملتے ہوئے پایا ۔

بس میرا بچہ آپ کا دودو آگیا بابا جانی ابھی لے کر آتے ہیں کمرے میں اس کی آواز گونج رہی تھی جب کہ وہ آنکھیں ملتی اپنے بیڈ سے اٹھتے ہوئے ہیر کے ساتھ آکر بیٹھی اور پھر اگلے ہی لمحے وہ اس کے سینے پر سر رکھ چکی تھی یہ بھی اکثر ہوتا تھا وہ رات کو جب دودھ پینے کے لئے اٹھتی تو ہیر

کے پاس آجایا کرتی تھی۔آج بھی ایسا ہی ہوا تھا ایام کے دل میں عجیب ڈر جاگا تھا جیسے وہ ابھی اسے دھتکار دے گی۔

اور ایام کا مان ٹوٹ جائے گا وہ خود بھی ٹوٹ جائے گا ایک بار اگر اس نے اس کی بیٹی کو خود سے دور کر دیا تو خود نہیں ہارے گا بلکہ وہ سب کچھ ہار دے گا۔

وہ ہاتھ روکے کتنی دیر اسے دیکھتا رہا۔وہ آدھے سے زیادہ ہیر پر چڑی ہوئی تھی جبکہ ہیر بالکل خاموش تھی وہ اس کے لمس کو محسوس کر رہی تھی۔

اور شاید روحی یہ سمجھ رہی تھی کہ وہ نیند میں ہے۔اپنی معصوم حرکتوں سے وہ اسے جگانے کی کوشش بھی کر رہی تھی۔

اووووں۔۔۔۔۔جب اچانک کمرے میں آواز گونجی اور پھر روحی کی کھلکھلاہٹوں کے ساتھ ہیر نے اسے تھام کر اپنے سینے سے لگا لیا ایام اندر تک پر سکون ہوتا گیا اس کے کب سے رکھے ہاتھ ایک بار پھر سے چلنے لگے تھے۔

وہ روحی کا دودھ بناتا اس کے پاس بیڈ پر آگیا تھا۔جب کہ اس کے سینے سے لگی وہ دودھ لینے کے لیے ہاتھ آگے نہیں بڑھا رہی تھی اس لیے ہیر نے خود ہی دودھ کی بوتل پکڑ لی۔

اور یوں ہی اسے اپنے ساتھ لگائے وہ اسے دودھ پلانے لگی ایام کتنی دیر انہیں دیکھتا رہا پھر اس کے ساتھ ہی بیڈ پر لیٹ گیا وہ روحی کے لیے ہی اس بیڈ پر تھا اگر اس کی روحی ہی یہاں آگئی تھی تو وہاں رہ کر کیا کرتا۔

اس نے اس کی بیٹی کو اپنا لیا تھا یہ جان کر بھی کہ وہ ایک ناجائز عمل کا نتیجہ ہے وہ اس سے چہرہ پھیر نہیں پائی تھی ۔

وہ اس کے ساتھ ہی بیڈ پر لیٹتا ان دونوں کو دیکھنے لگا جو ایک دوسرے میں ہی مگن تھیں اور تھوڑی ہی دیر میں روحی ایک بار پھر نیند میں اتر چکی تھی ۔

ooooooo

اس صبح بھی اتنی ہی خاموش تھی جتنی کہ کل رات ایام خود ہی اس سے نظریں نہیں ملا پا رہا تھا جبکہ ہیر روحی کے جاگنے کا انتظار کر رہی تھی ۔

اندھیرا تو ختم ہو چکا تھا لیکن یہ روشنی بھی کوئی خوشیاں لے کر نہیں آئی تھی ۔

آیام کا فون مسلسل بج رہا تھا جسے وہ اگنور کرتا تو کبھی کاٹ دیتا وہ کبھی دائیں طرف جا رہا تھا کبھی بائیں طرف اسے ٹینشن میں دیکھ ہیر کو پریشانی ہوئی تھی یقینا ایلا اسے فون کر رہی تھی اور یہ مسئلہ اب تک حل نہیں ہوا تھا ۔

وہ ساری رات ایک ہی چیز کو سوچتی رہی تھی ۔اور اب وہ ایام سے سوال جواب کرنا چاہتی تھی لیکن وہ اس سے سوال کیا کرتی جب وہ خود ہی عجیب طرح کی کشمکش کا شکار ہو چکی تھی ۔

ooooooo

تم روحی کا خیال رکھنا مجھے کچھ کام ہے ۔میں تھوڑی دیر تک واپس آنے کی کوشش کروں گا ۔اور اپنا سامان وغیرہ پیک کر لو ہو سکتا ہے ہم آج شام کو ہی واپس پاکستان کے لیے نکل جائیں ۔

کیوں اتنی جلدی کیوں ہم تو ایک ہفتے کے لیے یہاں آئے تھے نہ تو آپ اتنی جلدی کیوں واپس

جانا چاہتے ہیں اس سے پہلے کہ وہ کمرے سے نکلتا اسے ہیر کی آواز سنائی دی۔

کیا تم یہاں رہنا چاہتی ہو۔۔۔؟ وہ پلٹ کر اس سے سوال پوچھنے لگا جو کچھ کل رات کو ہو چکا

تھا اس کے بعد بھی وہ ہنی مون کے یہ دن مکمل کر کے واپس جانا چاہتی تھی۔

جی ہاں ہم ایک ہفتے کے لیے یہاں آئے تھے میرے خیال میں اور میرا تو ابھی واپس جانے کا

کوئی ارادہ نہیں ہے ابھی تو ہمیں یہاں آئے بمشکل تین دن ہوئے ہیں ابھی چار دن باقی ہیں۔

اور ابھی تو میری روحی بے بی نے ٹھیک سے یہاں دیکھا ہی کچھ نہیں ہے۔پہلے دو دن آپ کی

پریشانی میں گزر گئے اور باقی کے دن آپ اپنے خراب موڈ کے ساتھ برباد کر رہے ہیں۔

اگر آپ واپس جانا چاہتے ہیں تو جائیں میں اور روحی کہیں نہیں جائیں گے کیوں روحی وہ

پرانے موڈ میں لوٹتی آرام سکون سے بول رہی تھی جب کہ ایام جو باہر جانے کا ارادہ رکھتا تھا

دروازہ بند کرتا واپس سامنے کرسی پر بیٹھا۔

میں کچھ بھی سمجھ نہیں پا رہا تم کیا کہنا چاہتی ہو روحی جو اس کے یہاں رکنے پر خوش ہو کر بیڈ پر

گول گول گھوم رہی تھی ایام اسے اٹھا کر اپنی باہوں میں قید کرتا اس سے سوال کرنے لگا کیونکہ وہ

اس وقت کافی زیادہ شور مچا رہی تھی۔

کیا ہو گیا ہے ایام میں کونسا کسی اور زبان میں بات کر رہی ہوں۔ جو آپ کو سمجھ میں نہیں آ رہا میں

نے کہا ہم ابھی واپس نہیں جائیں گے اپنی چھٹیاں مکمل کر کے ہی جائیں گے اور پلیز آپ اپنی

سڑی ہوئی شکل ٹھیک کریں۔

کل رات جو کچھ بھی ہوا اس کے بعد بھی وہ حیرت کے سمندر میں ڈوبا ہوا تھا ۔

جی ہاں اس کے بعد بھی ۔ ہیر نے جیسے بات ختم کی تھی لیکن ایام کو اب بھی سکون نہ ملا ۔

ہیر میں تمہیں سمجھ نہیں پا رہا کیا تم یہ سب کچھ بھلا کر آسانی سے آگے بھر پاؤ گی وہ اس کے روبرو آکر سوال کرنے لگا ۔

ایام آپ نے کہا کہ آپ اس رات نشے میں تھے آپ کے خلاف سازش کی گئی تھی آپ کو اس گناہ کی طرف راغب کیا گیا تھا ۔

بے شک انسان خطا کا پتلا ہے ۔ہم میں سے کوئی بھی اتنا پاکیزہ نہیں ہے کبھی نہ کبھی کوئی نہ کوئی غلطی ہم سے ہو ہی جاتی ہے تو کیا اس غلطی کو بنیاد بنا کر ہم اپنی زندگی جینا چھوڑ دیں ۔

آپ نے میری پہلی شادی کو بھلا دیا یہ تک بھلا دیا کہ وہ آدمی میرے ساتھ کیا کر چکا تھا ایک بکی ہوئی لڑکی کے ساتھ آپ نے ایک نئی زندگی کی شروعات کی ۔

اسے عزت دی ۔ تحفظ دیا اپنے ہونے کا مان دیا تو کیا میں آپ کو آپ کہ ماضی کی اس غلطی کی وجہ سے چھوڑ کر چلی جاؤں ۔۔۔۔؟نہیں آیام اگر آپ میرا ساتھ نبھا سکتے ہیں تو میں کیوں نہیں ۔۔۔۔۔؟

میں رات کو بہت غلط سوچنے لگی تھی میری سوچوں کا زاویہ بدل چکا تھا ۔رات کو مجھے صرف یہ نظر آرہا تھا کہ آپ کا قصور کیا ہے ۔جیسے میں نے زندگی میں کبھی کوئی غلطی کی ہی نہ ہو۔

میں خدا نہیں ہوں ایام جو آپ کو معاف کروں گی آپ سے غلطی ہوئی جس کی سزا یا جزا دینے کا حق صرف وہ اوپر والی ذات رکھتی ہے آپ اس سے معافی مانگے مجھے یقین ہے کہ وہ آپ کو معاف کر دے گا ۔

اور اس نے مجھے آپ کا ہمسفر چنا ہے اور بے شک میاں بیوی ایک دوسرے کا لباس ہوتے ہیں میں آپ کا لباس بننا چاہتی ہوں ۔ اور ہمیشہ آپ کی عزت کی حفاظت کرنا چاہتی ہوں وہ بولے جا رہی تھی جب کہ ایام کے سینے پر رکھا بوجھ آہستہ آہستہ سرکتا جا رہا تھا ۔

لیکن اس کے بعد تمہیں اور بھی بہت کچھ سننا پڑے گا ابھی تک تم کچھ بھی نہیں جانتی ۔ بہت کچھ ایسا ہے جو تمہیں بتانا اب بھی باقی ہے ۔ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے وہ بولے جا رہا تھا جب کہ روحی کبھی ادھر سر گھماتی تو کبھی ادھر وہ آپس میں باتوں میں لگے اسے بری طرح سے اگنور کر رہے تھے جسے محسوس کر کے روحی نے اچانک رونا شروع کر دیا ۔

اور اس کی جیلسی محسوس کرتے ایام نے اسے اپنے سینے سے لگا لیا تھا اور اس کے رونے پر ہیر بھی اٹھ کر اس کے پاس آ گئی تھی نجانے اسے اچانک کیا ہوا تھا وہ سمجھ نہیں پائی تھی ۔

کیا ہوا روحی تمہیں کہیں درد ہو رہا ہے کہیں چوٹ لگی ہے اچانک سے کیوں رویا میرا بچہ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ وہ بہت پریشانی سے اس سے پوچھ رہی تھی ۔

جیلس ہو گیا تمہارا بچہ ۔ کب سے مجھ سے باتیں کیے جا رہی ہو ہیر ۔ ایام نے اصل وجہ بتائی تو وہ حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی جب کہ وہ مسکرا کر نفی میں سر ہلا گیا ۔

ہیرا اسے اپنے ساتھ لگاتی اس سے سوری کر رہی تھی بے شک اس کی سوری کو تو وہ نہیں سمجھتی تھی لیکن اہمیت ملنے پر اس کے ساتھ لگی سوں سوں تو کر رہی تھی

oooooo

ایلا اب بھی اسے فون کر رہی تھی اور اسی طرح سے تنگ کر رہی تھی ۔اور ہیر بھی یہ بات بہت اچھے طریقے سے سمجھ گئی تھی کہ یہ مسئلہ اب تک حل نہیں ہوا ۔

ایام میں کیا سوچ رہی تھی کہ روحی آپ کی بیٹی ہے اور آپ نے اس عورت کو اس کی پوری پوری قیمت دی ہوئی ہے تو پھر وہ عورت آپ کو بلیک میل کیسے کر رہی ہے ۔۔۔۔۔؟

میرا مطلب ہے ۔کیا آپ کے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے جس سے آپ یہ قصہ ہی ختم کر دیں اور وہ زندگی میں آگے کبھی بھی ہمیں تنگ نہ کرے ایلا کے باربار فون کرنے پر اسے اس عورت کی فکر ہونے لگی تھی اسے پتا چل چکا تھا کہ ایلا اتنی آسانی سے ان کا پیچھا نہیں چھوڑے گی ۔

میں تمہیں رات کو پوری بات بتا تو رہا تھا لیکن تم نے سنا ہی نہیں ۔۔۔۔۔۔انگلینڈ کے قانون کے مطابق سب سے بڑا گناہ بچوں کا خریدنا اور بیچنا ہے ۔اور یہ جرم میں نے اور ایلا دونوں نے کیا ہے ایلا اس بچے کو جنم دینے کے لئے تیار ہو گئی تھی لیکن اس کے لیے اس نے مجھ سے بہت بڑی قیمت مانگی تھی ۔

اور میرے پاس ایک ایک چیز کا ثبوت بھی ہے کہ میں نے اپنی بچی کو دنیا میں لانے کے لئے اسے ایک بہت بڑی رقم دی تھی لیکن یہ بات اگر انگلینڈ کے قانون کو پتہ لگتی ہے تو بچی کو ہم دونوں سے چھین لیا جائے گا ایلا کو تو کوئی فرق نہیں پڑے گا کیونکہ وہ کبھی اس بچی کی ماں بننا ہی نہیں

چاہتی تھی۔ لیکن میری زندگی بری طرح سے متاثر ہوگی ہیر کیوں کہ میں اپنی بیٹی کے بنا نہیں رہ سکتا۔

وہ اسے پوری بات بتاتا روحی کے بالوں میں انگلیاں چلا رہا تھا جو اپنے ٹیپ پر نہ جانے کونسی گیم کھیل رہی تھی۔

مطلب کے اگر وہ ہم پر کیس کرواتی ہے تو نقصان صرف ہمارا ہوگا آپ اسے بہت سارے پیسے دے دیں اور اسے ہمیشہ کے لیے ان سب چیزوں سے الگ کر دیں۔

نہیں ہیر وہ پیسے لے کر سائیڈ ہٹنے والوں میں سے نہیں ہے۔وہ مجھ سے کچھ اور ڈیمانڈ کر رہی ہے ۔

وہ پریشانی سے بتانے لگا۔

لیکن کیا یہ بھی تو بتائیں۔وہ اسے دیکھتے ہوئے سوال کرنے لگی آخر ایسا کیا ڈیمانڈ کر رہی تھی وہ جو ایام پوری نہیں کر پا رہا تھا اپنی بیٹی کے لئے تو وہ کچھ بھی کرنے کو تیار تھا۔

وہ چاہتی ہے کہ میں اس سے شادی کر لوں۔۔۔۔اس نے جیسے بمب پھوڑا تھا۔

جبکہ اس دفعہ روحی کو اپنی جانب متوجہ دیکھ کر وہ اسے باہر آنے کا اشارہ کرتا خود بلکنی کی طرف نکل گیا تھا۔

وہ اپنی بیٹی کے ذہن میں ایسی کوئی چیز نہیں ڈالنا چاہتا تھا جو اس کے لیے آگے جا کر مشکل پیدا کرے۔

ooooooo

تو اب وہ آپ سے شادی کیوں کرنا چاہتی ہے جب آپ نے اسے شادی کے لیے آفر کی تھی تب وہ نہیں مانی تو اب وہ آپ سے شادی کیوں کرنا چاہتی ہے۔

اس کا دماغ اچھا خاصا گھوم گیا تھا ابھی تو وہ اور اس کے سامنے بھی نہیں آئی تھی اور ہیر کا غصے سے برا حال ہو رہا تھا اگر سامنے آجاتی تو نہ جانے وہ کیا کرتی۔

اس وقت اس کے پاس بہت پیسہ آگیا تھا ہیر اور اسے اپنی آزادی بہت پیاری تھی۔اس کے مطابق ہم مسلمان مرد اپنی عورتوں کو پردہ کرنے پر مجبور کرتے ہیں ان سے ان کی آزادی چھین لیتے ہیں اور وہ ایک ایسے مرد کے ساتھ اپنی زندگی برباد نہیں کر سکتی تھی۔

تو پھر اب وہ کیوں آپ کے ساتھ اپنی زندگی برباد کرنے کے لئے تیار ہو گئی ہے۔وہ سینے پہ ہاتھ باندھے اس سے سوال کرنے لگی۔

کیونکہ وہ یہاں میرے پاس رہ کر ساری زندگی کے لیے مجھے روحی کے نام پر بلیک میل کرنا چاہتی ہے وہ جان چکی ہے کہ اس کی اولاد میری کمزوری بن چکی ہے اور میں اس کے لیے کسی بھی حد تک چلا جاؤں گا۔

وہ روحی کو استعمال کرنا چاہتی ہے اپنے مفاد کے لیے۔

اسے ساری زندگی کے لیے پیسہ چاہیے تھوڑے بہت پیسوں سے اس کا ساری زندگی کا گزارہ نہیں ہو سکتا۔اس لیے اس نے اپنے فیوچر کو سیکیور بنانے کا فیصلہ کیا ہے وہ روحی کے دم پر مجھ سے کچھ بھی کروا سکے گی اور مجھے دن رات میری بیٹی کی وجہ سے ٹاچر کرے گی۔وہ اپنی زندگی عیاشی سے گزارے گی

Urdu Novels Ghar

تو آپ انکار کردیں الٹا اس پر کیس کروا دیں کہ وہ آپ کو اس طرح سے بلیک میل کر رہی ہے اور آپ اپنی بیٹی اسے نہیں دیں گے۔

بہت مشکل ہے ہیر بہت مشکل ہے عدالت مجھ سے ثبوت مانگے گی۔

یہ اتنا مشکل نہیں ہے ایام وہ آپ کی بھی بیٹی ہے۔وہ آپ سے آپ کی اولاد چھین نہیں سکتی ۔آپ اس کی نیت سے واقف ہیں وہ آپ کا کچھ بھی نہیں بگاڑ پائے گی۔

اور ویسے بھی جب یہ بات کھلے گی کہ وہ روحی کو مارنا چاہتی تھی تب قانون بھی اس کا ساتھ نہیں دے گا۔

وہ مجھ پر چائلڈ کڈنیپنگ کا کیس بھی کروا سکتی ہے ہیر وہ مجھے ایسی چیز کی دھمکی دے رہی ہے کہ میں نے اس کے بچے کو کڈنیپ کیا ہے۔اگر میں عدالت میں یہ کہتا ہوں کہ میں نے اس سے اس کے بچے کو خریدا ہے تو روحی کو گورنمنٹ چھین لے گی مجھ سے۔اگر اس کی بات مانتا ہوں تو میری زندگی برباد ہو جائے گی سب کچھ اس کے ہاتھ میں ہے ہیر۔میرے ہاتھ میں کچھ بھی نہیں ہے وہ بے بس تھا۔

لیکن ایام وہ آپ پر کڈنیپنگ کا کیس کیسے کر سکتی ہے آپ باپ ہیں اس کے کیا ایک باپ اپنی اولاد کو کڈنیپ کرے گا۔آپ دلیل دے سکتے ہیں وہ اس کا حوصلہ بڑھا رہی تھی

لیکن اس کے لیے میرے پاس ثبوت بھی تو ہونا چاہیے کہ روحی میری بیٹی ہے۔پہلے قانون پر مجھے یہ بات ثابت کرنی پڑے گی جو کہ میں نہیں کر سکتا

آپ کیوں نہیں کرسکتے آپ ڈی این اے رپورٹ بنوائیں اور ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ بولتے بولتے اچانک خاموش ہوگئی تھی جب کہ ایام سرنفی میں ہلاتا گرل کے ساتھ کھڑا تھا۔

مطلب کے روحی آپ کی بیٹی نہیں ہے،۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

نہیں وہ ایلا کے کسی ایکس بوائے فرینڈکی بیٹی ہے میں اس رات بے ہوش ہوگیا تھا۔میں نے ایسا کوئی گناہ نہیں کیا ہیر جس کی وجہ سے مجھے تمہارے سامنے شرمندہ ہونا پڑے جس شخص کی بیٹی ہے وہ بھی اس وقت ایلا کے ساتھ ملا ہوا ہے۔

شاید ایلا نے اسے بھی کوئی بہت بڑی آفر کی ہوئی ہے اس کی وجہ سے وہ اس کا ساتھ دے رہا ہے۔میری ساری دلائل سارے ثبوت دھرے کے دھرے رہ جائیں گے اور وہ لوگ بس یہ ثابت کر کے روحی کو مجھ سے چھین لیں گے کہ وہ اس کے ماں باپ ہیں اور میں کچھ بھی نہیں۔بلکہ اس کےپیدا ہوتے ہی میں نے اسے اغوا کرلیا میں اپنی بیٹی کی شکل تک نہیں دیکھ پاؤں گا کبھی۔وہ ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے بول رہا تھا جبکہ ہیر کے پاس کہنے کو کچھ بچا ہی نہیں تھا

oooooooo

تو آپ نے مجھ سے جھوٹ کیوں بولا ایام۔۔۔؟

اگر وہ آپ کی بیٹی نہیں ہے تو وہ سب کچھ کیوں کہہ رہے تھے رات کو۔۔۔۔۔۔وہ پریشانی سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگی۔

ہیر سچ مچ میں اس کی اس حرکت پر غصہ ہوگئی تھی وہ اسے جھوٹ کیوں بول رہا تھا۔

کیوں کہ میں تمہاراری ایکشن جاننا چاہتا تھا ہیر میں اتنا تو سمجھ گیا تھا کہ میری خاطر شاید تم روحی کو قبول کر لوگی ۔

لیکن نا جائز اولاد کے لیے تمہارے دل میں گنجائش نکالنا ہو سکتا ہے مشکل ہو جائے اسی لئے میں نے یہی سوچا تھا کہ میں تم سے روحی کو اپنی بیٹی بنا کر ہی متعارف کروا دوں گا ۔میں یہ راز تم سے بھی چھپانا چاہتا تھا

لیکن بے شک تم بہت اعلی ظرف ہو تم نے اسے میری بیٹی کے طور پر نہیں بلکہ اپنی بیٹی کے طور پر قبول کیا ہے اور اب مجھے کوئی ڈر نہیں ہے تم بے شک سب کچھ جان جاؤ بس میری بیٹی کو قبول کرو اسے تمہاری محبت چاہیے ۔

میری بیٹی کو ماں کی ضرورت تھی اور الحمد اللہ'اللہ پاک کا بہت کرم ہے کہ میری بیٹی کو ایک ماں ملی ہے ۔

تم سچ میں اس کی ماں ہو ہیر تم سچ مچ میں اس سے محبت کرتی ہو اور یقین مانو میری زندگی میں اس سے زیادہ اور بڑی کوئی خوشی نہیں ہو سکتی ۔

میں تمہارا شکر گزار ہوں کہ تم نے میری بیٹی کو قبول کر لیا میری بیٹی کو تمہاری ضرورت ہے تمہاری جیسی ماں کی ضرورت ہے اس دنیا میں کوئی بھی تمہاری جگہ نہیں لے سکتا ہیر ۔

اسی لیے میں نے تمہیں سب کچھ بتا دیا میں تم سے کچھ چھپا نہیں سکتا میری زندگی میں تم میری پہلی اور آخری محبت بن کر آئی ہو ۔

اور تم سچ میں محبت کے لائق ہو۔مجھے تم سے محبت اسی دن ہو گئی تھی جب میں نے تمہیں دیکھا لیکن روحی سے تمہاری محبت دیکھ کر مجھے اپنی چوائس پر فخر محسوس ہو رہا ہے۔

بہت شکریہ میری زندگی میں آنے کے لیے تم نے میری زندگی کو خوشیوں سے بھر دیا ہے وہ آہستہ سے اسے تھام کر اپنے سینے میں چھپا چکا تھا۔

جبکہ وہ جو نجانے کیا کیا پوچھنا چاہتی تھی نہ جانے اس سے کون کون سی باتیں کرنا چاہتی تھی اس کے الفاظ پر خاموش ہو گئی وہ اس کے سینے سے لگے اس کے دل کی دھڑکنوں کو سن رہی تھی۔

وہ جانتی تھی کہ حالات بہت مشکل ہونے والے ہیں۔

نجانے ایام ان سب چیزوں کو کس طرح سے ہینڈل کرے گا نہ جانے کیسے وہ روحی کی زندگی سے مشکلات کو ختم کرے گا لیکن وہ ایک مضبوط سائبان تھا جو خود سے جڑے رشتوں کی حفاظت کرنا جانتا تھا۔

روحی کے بارے میں اسے کوئی ڈاوٹ نہ رہا تھا روحی کون تھی کیا تھی اسے فرق نہیں پڑتا تھا وہ اس کی بیٹی تھی اور ہمیشہ اس کے ساتھ رہنے والی تھی اس کے لئے بس اتنا ہی کافی تھا۔

ooooooo

یہ تو بہت خوبصورت جگہ ہے مجھے یہاں آکر بہت خوشی ہوئی ایام

آج یہاں آئے چھٹا دن تھا کہنے کو سب کچھ پر سکون تھا لیکن دل کے اندر ایک ڈر تھا جو ان دونوں کو پریشان کر رہا تھا۔

ایام کو مسلسل فون آ رہے تھے جنہیں وہ اگنور کر رہا تھا۔ اس نے کہا تھا کہ وہ اپنے طریقے سے ان ساری چیزوں کو ہینڈل کرے گا اسے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں لیکن وہ چاہ کر بھی اپنی پریشانی کو ختم نہیں کر پا رہی تھی یہاں سوال ان کی بیٹی کا تھا جسے وہ خود سے الگ نہیں کر سکتے تھے۔

روحی تو بہت خوش تھی اپنی ہی مستی میں لگی کبھی ادھر کبھی ادھر جا رہی تھی جب ہیر کو ایسا محسوس ہوا جیسے کوئی انہیں دیکھ رہا ہے۔

یہاں آنے کے بعد اسے ایسا کچھ بھی محسوس نہیں ہوتا تھا اسی لئے وہ بالکل بے فکر ہو چکی تھی۔ وہ۔ سکون سے ہر طرف نکلتی تھی۔ ہر طرف گھومتی تھی لیکن آج پھر سے یہ احساس دل میں ڈر جگا گیا تھا۔

اس نے آگے پیچھے ہر طرف مڑ کر دیکھا لیکن کوئی بھی اسے نظر نہ آیا دھیان ایک دفعہ پھر سے سامنے روحی اور ایام کی طرف چلا گیا۔

ooooooo

روحی اسے اپنا ٹوینٹی دیتے ہوئے کوئی چیز مانگ رہی تھی یعنی کہ زور و شور سے رشوت کا کام چل رہا تھا۔

ویسے وہ سوچتی تھی کہ روحی کا ٹوئٹی اس کا بیٹا ہونے کی وجہ سے کافی فائدے اٹھاتا ہے کبھی وہ اس کے ساتھ ایک ملک تو کبھی دوسرے ملک جاتا ہے۔

کیونکہ اس کے بنا تو روحی کا گزارہ ہی نہیں تھا اور جب روحی اپنے مطلب پر آتی تھی سب سے پہلے رشوت کے طور پر اسی کو ایام کے حوالے کرتی تھی۔بیچارہ اپنی ماں کی وجہ سے ہزاروں بار داؤ پر لگ چکا تھا۔

اور ایام ہر بار اسے اس سے لے لیتا لیکن رات ہوتے ہی وہ اسے واپس کر دیتا تھا کیونکہ وہ یہ بھول چکی ہوتی تھی کہ وہ اس کے بدلے کچھ اور لے چکی ہے۔

اس وقت بھی روحی ایام کو لالچ دے رہی تھی اور اس کے بدلے اپنا سب سے قیمتی خزانہ یعنی اپنا بیٹا ٹوئٹی اس کے حوالے کر رہی تھی۔ایام پوری طرح سے سوچنے کی ایکٹنگ کرتے ہوئے بالآخر مان ہی گیا تھا۔

اس کے لبوں پر مسکراہٹ دوڑ گئی تھی کیونکہ اس کی بیٹی نے اپنے باپ سے ایک نہیں بلکہ دو دو آئس کریم کی فرمائش کی تھی۔

ایک اپنے لئے اور ایک ہیر کے لیے بے شک اس نے یہ آئسکریم اپنے بیٹے کو بیچ کر حاصل کی تھی۔لیکن اپنی ماں کے لیے وہ آئسکریم لے آئی تھی ابھی تھوڑی دیر پہلے کی بات تھی جب راستے میں اس پارک کی طرف آتے ہوئے اس نے آئسکریم کھائی تھی۔

ایام اسے ہر چیز ایک لمٹ میں ہی دیتا تھا لیکن ٹوئٹی کے لالچ میں آکر اس نے روحی کی بات مان لی تھی۔کیونکہ اسے ٹویٹی جیسا پیارا بیٹا چاہیے تھا۔

اور اب وہ دونوں سامنے والے شوپ سے دو آئسکریم لے کر آئے تھے جو اس نے خوشی خوشی ایک اس کے حوالے کر دی تھی۔

اور ایک خود بیٹھ کر کھانے لگی تھی جبکہ ایام اپنے ہاتھ میں موجود ٹوئٹی کو اپنے سینے سے لگائے چپ کروا رہا تھا کیونکہ بقول روحی کے وہ اپنی ماں سے دور ہوتے ہی رونے لگ گیا تھا۔

روحی کو اس کا احساس کرنا تھا لیکن 10 منٹ کے بعد جب وہ آئسکریم کھا کر فارغ ہو جائے گی تب۔

جب کہ ایام کو یہ فکر کھائے جارہی تھی کہ اس کی ماما کی آئسکریم ختم ہوتے ہوتے کہیں ٹوئٹی اپنا ڈائپر نہ گندا کر دے۔

ooooooo

کل وہ لوگ واپس جا رہے تھے ایام آج بھی تھوڑی دیر کے لیے کہیں باہر گیا تھا اور اس کی واپسی بھی جلدی ہو گئی تھی۔

اسے پتا تھا کہ وہ روحی کی وجہ سے ہی کہیں گیا ہوا تھا فلحال تو وہ یہاں کے وکیلوں سے مل رہا تھا تاکہ وہ اپنے کیس کو مضبوط بنا سکے۔

لیکن یہاں پر کچھ بھی آسان نہیں تھا۔ایلا نے جو جال بچھایا تھا وہ کاٹنا ایام کے لیے بہت مشکل ہوتا جا رہا تھا۔ایلا نے اسے دھمکی دی تھی کہ وہ اس پر اپنی بیٹی کے کڈنیپ ہونے کا کیس کرے گی۔

ایلا جانتی تھی کہ وہ کبھی بھی روحی کو رسک میں نہیں ڈال سکتا اگر اس نے یہ کہہ دیا کہ ایلا نے اپنی بیٹی کو اس کے ہاتھوں بیچا تھا تو روحی گورنمنٹ کے حوالے کر دی جائے گی۔

اور پھر شاید اسے کبھی روحی سے ملنے کا موقع بھی نہ ملے وہ سب کچھ باہر ہینڈل کرنا چاہتا تھا لیکن ایلا کی شرط بھی وہ نہیں مان سکتا تھا۔

یہ اس کے لئے مشکل نہیں ناممکن تھا وہ ایلا جیسی لڑکی کو اپنی زندگی میں شامل کرکے اپنی زندگی کو مشکل نہیں بنا سکتا تھا ایلا اس سے کیا چاہتی تھی یہ تو وہ سمجھ چکا تھا۔

لیکن وہ یہ جاننا چاہتا تھا کہ اس سب میں ایلا نے مائیکل کو کیا لالچ دیا ہے اس وقت تو وہ مائیکل کو ڈھونڈ رہا تھا تاکہ وہ اس سے مل سکے اور اسے ایلا سے بہتر آفر دے کر اپنا کام نکلوا سکے۔

اسے یقین تھا مائیکل جس طرح کا انسان تھا وہ اسے آسانی سے اپنی باتوں میں پھنسا سکتا تھا وہ اس سے اپنا فائدہ اٹھا سکتا تھا لیکن مسئلہ یہ تھا کہ وہ اب تک خود مائیکل سے ملا ہوا نہیں تھا۔

اور نہ ہی اسے کبھی مائیکل کو دیکھا تھا۔یہ تو تب کی بات تھی جب روحی پیدا ہوئی تھی اور روحی کو خون کی شدید ضرورت تھی اس وقت ڈاکٹر نے کہا تھا کہ روحی کو صرف اس کے باپ کا خون لگتا ہے۔

ایام تو اپنی بیٹی کے لئے جان دے سکتا تھا تو وہ خون سے کیسے انکار کرتا لیکن جب اس کا خون لیا گیا تو وہ روحی سے میچ ہی نہیں ہوا تب جا کر اس کے ڈی این اے ٹیسٹ ہوئے تو اسے پتہ چلا کہ وہ اس کی بیٹی ہی نہیں۔

اس وقت اسے بہت غصہ آیا تھا اور ایلا نے اس بات کو قبول کر لیا تھا کہ اس رات ان دونوں میں کچھ بھی نہیں ہوا تھا بلکہ ایام اس نشے میں دھت ہوتے ہی ہوش حواس سے بیگانہ ہو گیا

وہ بے ہوش ہو چکا تھا اسے ساری رات ہوش نہ آیا ایلا نے اس کی ڈرنک میں جو نشہ ملایا تھا وہ بہت زیادہ سٹرونگ تھا جس کی وجہ سے وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکی تھی ۔

لیکن تبھی اس کی زندگی میں مائیکل نامی آدمی آگیا تھا ایام سے پیچھا چھڑا کر وہ مائیکل کے ساتھ اپنی زندگی میں مگن ہو گئی تھی لیکن ان لوگوں کا ریلیشن شپ زیادہ دن تک چل نہیں سکا اور مائیکل نے ایک آدھ مہینے میں ہی اس سے بریک اپ کر لیا ۔

ایلا پریگنٹ تھی اور وہ یہ بچہ بالکل بھی نہیں چاہتی تھی اس وقت اسے کوئی بھی ایسا انسان نہیں مل رہا تھا جس کی مدد سے وہ ابورشن کروا سکے ۔

اس لیے اس نے ایک بار پھر سے ایام سے مدد لینے کے بارے میں سوچا وہ ایام کے پاس آئی اور اس سے کہہ دیا کہ اس کا بچہ ہے۔وہ جو پہلے ہی اپنے ضمیر کی ملامت میں قید تھا اس کے بات پر پورا ایمان لے آیا اور اس بات کو قبول کر لیا کہ ایلا کی کوکھ میں اسی کا بچہ پل رہا ہے ۔

ایلا نے جب اسے یہ بتایا کہ وہ ابورشن کروانا چاہتی ہے اور اسے پیپر پر اس کے سائن کی ضرورت ہے تو اس نے انکار کر دیا تھا کیونکہ وہ اتنا بڑا گناہ نہیں کر سکتا تھا وہ ایلا اور اپنے رشتے کو جائز بنانا چاہتا تھا۔

اس نے اسے شادی کے لئے بھی آفر کر دی تھی لیکن اس وقت ایلا کی سوچ یہ تھی کہ وہ ایک مسلمان مرد کے ساتھ ساری زندگی نہیں گزار سکتی ہے جو اسے دوسری سانس بھی نہ لینے دے ۔

اس نے شادی سے صاف انکار کردیا یہاں تک کہ وہ بچہ بھی نہیں رکھنا چاہتی تھی لیکن ایام نے اسے ایک اچھی خاصی رقم کی آفر کی ۔

نو مہینے روحی کو اپنے پیٹ میں رکھ کر جنم دینے پر اسے اتنی رقم مل رہی تھی کہ وہ آسانی سے اپنی زندگی گزار سکتی تھی اس نے دو دن کے اندر ہی سوچ کر اپنا فیصلہ سنا دیا کہ وہ اس کے بچے کو دنیا میں لانے کے لیے تیار ہے۔

آیام نے اس کے بینک اکاؤنٹ میں ایک اچھی خاصی بڑی رقم سینڈ کر دی تھی اور اس سے سائن بھی کروائے تھے کہ وہ اپنے پورے ہوش و حواس میں اس بیٹی کی پوری کسٹڈی اسے دے رہی ہے۔

لیکن تب ایام نہیں جانتا تھا کہ ایک بچے کو اس کی ماں سے خرید کر وہ ایک بہت بڑا جرم کرنے جا رہا ہے۔

آیام اسے اپنے ساتھ پاکستان لے آیا اور یہ معاملہ یہیں پر ختم ہو گیا۔ روحی کی پہلی سالگرہ پر ایام کو اس کا فون آیا تھا اور ایلا نے اس سے پیسے مانگے تھے۔

ایام نے بنا چوں چراں کئے اسے پیسے دے دیے تھے اس وقت وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ ایلا کو شہ دے چکا ہے خود کو بلیک میل کرنے کے لیے چھ مہینے کے بعد اسے پھر سے ایلا کی کال آنا شروع ہو گئی۔

اسے دوبارا پیسے دینا ایام کے لئے مشکل نہیں تھا اسے جتنا بن پڑا وہ اس کے حوالے کرتا گیا لیکن وہ نہیں جانتا تھا کہ یہ سب کچھ اس کے لیے ایک بڑی مصیبت بن سکتی ہے جیسے اب بن چکی تھی۔

اور اس مصیبت سے نکلنے کے لیے اسے مائیکل کو ڈھونڈنا تھا مائیکل سے ملنا تھا اور مائیکل ہی اسے اس مصیبت سے نکال سکتا تھا

ooooooo

ساری پیکنگ ہو چکی تھی وہ آج واپسی کے لیے تیار تھے آج پاکستان جا رہے تھے۔

جبکہ ہیر کب سے پیکنگ کرتی اپنی زندگی کا سب سے بڑا فیصلہ کر چکی تھی۔

جب ایام اچانک اس کے پاس آیا اور اس کے چہرے کو تھام کر بھرپور جسارت اس کے ہونٹوں پر سرانجام دیتا روحی سے شرارتوں میں مگن ہو گیا۔ہیر اسے گھورتی مسکرا کر ایک بار پھر سے اپنا کام سرانجام دینے لگی

روحی تو بہت خوش تھی اپنے گھر واپس جا رہی تھی۔کیوں کہ اسے جہاز پر بیٹھتا تھا۔جب کہ ہیر کا تو سارا دھیان ہی ایام پر تھا جس کی پریشانی ابھی ختم نہیں ہوئی تھی۔

بظاہر تو وہ بالکل نارمل تھا کبھی روحی کے ساتھ مستیاں کرتا تو کبھی اس کے ساتھ اس کا رومینٹک موڈ آن ہو جاتا لیکن پھر بھی سکون سے بھری اس زندگی میں بہت ساری پریشانیاں تھیں۔

ہیر روحی کے منہ میں فیڈر ڈال کر ایام کے پاس آ گئی۔جو کب سے اسے اشاروں ہی اشاروں میں اپنے پاس آنے کا اشارہ کر رہا تھا۔

روحی کو سوتے پا کر وہ اس کا ہاتھ تھام کر اسے اپنی طرف کھینچتے ہوئے اس کے چہرے پر جا بجا اپنے لبوں کا لمس چھوڑنے لگا تھا جب ہیر نے اچانک ہی اپنی بات شروع کر دی

ایام میں نے فیصلہ کیا ہے ۔میں نے سوچا ہم ایلا کی ڈیمانڈ کو پورا کرتے ہیں میرا مطلب ہے کہ وہ آپ سے اور تو کچھ نہیں مانگتی صرف یہ چاہتی ہے کہ آپ اس سے شادی کر لیں اور وہ اپنی زندگی کو سکون سے جی سکے ہو سکتا ہے وہ شادی کے بعد بدل ۔۔۔۔۔۔۔

تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے تم یہ کیا بکواس کر رہی ہو کیا تمہیں میں اتنا گرا پڑا لگتا ہوں کہ ایک ایسی عورت جو ہر دوسرے مرد کے ساتھ اپنی راتیں رنگین کرتی ہے اسے اپنے نکاح میں لے کر ساری زندگی کے لیے خود کو گنہگار کر لوں ۔۔

کیا لگتا ہے تمہیں وہ تمہارے جیسی ہے جو خود کو صرف ایک مرد کے ساتھ باندھ کر رکھے گی کیا اسے کیا سمجھتی ہو تم ۔۔۔۔۔۔۔۔

اس نے کس کے ساتھ میری بیٹی کو پیدا کیا ہے وہ خود بھی نہیں جانتی تھی اس کے بچے کا باپ کون ہے ۔اور تم مجھے کہتی ہو کہ میں اس کی مانگ کو پورا کر کے اسے اپنے نکاح میں رکھوں ۔

میں اس کے منہ میں ساری زندگی نوٹ ڈال سکتا ہوں لیکن اسے اپنے نکاح میں نہیں رکھ سکتا ۔میں نے اسے شادی کی آفر کی تھی کیونکہ تب میں اپنی بیٹی کو ایک جائز زندگی دینا چاہتا تھا اسے دنیا میں ایک مقام دینا چاہتا تھا میں یہ سوچتا تھا کہ وہ میری اولاد ہے ۔

لیکن ایسا نہیں ہے ۔نہ جانے کتنے بوائے فرینڈز سے انکار سن کر وہ میرے پاس آئی تھی ۔

پتہ نہیں کس کس کو جا کر اس نے یہ کہا تھا کہ وہ اس کے بچے کی ماں بننے والی ہے ۔

اور تم کہہ رہی ہو کہ میں اس کی ڈیمانڈ پوری کر دوں ۔

ہو سکتا ہے وہ بدل جائے۔۔۔۔۔۔آپ کو اسے موقع تو دینا چاہیے یہ ہماری بیٹی کی زندگی کا سوال ہے آپ پیچھے نہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔

وہ نہیں بدل سکتی کبھی بھی نہیں۔۔۔سب سے پہلے تو میرا دین ہی مجھے اس چیز کی اجازت نہیں دیتا کہ میں ایک دوسرے مذہب کی لڑکی کو اپنے نکاح میں رکھوں۔

اور تمہیں کیا لگتا ہے وہ مجھ سے نکاح کرے گی ہرگز نہیں وہ جس شادی کو وہ شادی کہتی ہے میں اسے شادی نہیں مانتا۔میں نہیں شامل کر سکتا ہوں اس لڑکی کو اپنی زندگی میں کبھی نہیں۔

اور اب اپنے دماغ سے ہر طرح کی فضول سوچ نکال کر فی الحال صرف اور صرف واپسی پر دھیان دو ہم پاکستان جا رہے ہیں اور میری کچھ اچھے وکیلوں سے بات بھی ہو چکی ہے وہ اس مسئلہ کو حل کریں گے اور ویسے بھی فی الحال میں اس آدمی کو ڈھونڈ رہا ہوں۔

جس کے بل بوتے پر ایلا نے اتنا بڑا قدم اٹھایا ہے۔

وہ اسے سمجھاتے ہوئے اس کے لبوں پر جھک گیا تھا۔

اس وقت اسے ہیر کی ضرورت تھی وہ خاموشی سے اس کی شدتوں کو برداشت کرنے لگی

oooooo

جہاز کا سفر شروع ہو چکا تھا وہ پاکستان جا رہے تھے۔

ائرپورٹ تک اس کا فون بجتا رہا لیکن فلائٹ کے اندر آتے ہی اس نے اپنا فون بند کر دیا تھا۔وہ ہر ٹینشن ہر پریشانی یہی چھوڑ کر جانا چاہتا تھا۔

ہیر اس کے کندھے پر سر رکھے آنکھیں موندے ہوئے تھی۔ جب اسے محسوس ہوا کہ کوئی اسے دیکھ رہا ہے۔اس نے آنکھیں کھولی تو سامنے کی طرف جو چار سیٹ چھوڑ کر اسے ایک آدمی آگے کی طرف دیکھتا نظر آیا۔

اسے دیکھتے ہی اس کے اندر خوف کی ایک لہر سی دوڑ گئی تھی۔

شاید یہ وہی آدمی تھا جسے اس نے مانچسٹر میں لفٹ میں دیکھا تھا اور پھر لندن میں بھی اسے شک ہوا تھا کہ کوئی ہے جو ہر جگہ اس کا پیچھا کر رہا ہے۔

وہ اسے دیکھے جا رہی تھی جب اس نے ایک بار پھر سے مڑ کر اس کی طرف دیکھا پھر شک یقین میں بدل گیا تھا۔

یہ وہی شخص تھا اور یقیناً یہ اس کا پیچھا کر رہا تھا اسے ایک نظر ایام کی طرف دیکھا جو روحی کے ساتھ بادلوں کو دیکھ رہا تھا اور ساتھ ہی اس کی کہانی بھی سن رہا تھا جس میں وہ بادلوں پر بیٹھی ہوئی تھی۔

اس کی کہانی کافی دلچسپ تھی جو ایام مزے سے سن رہا تھا جبکہ ہیر اپنی تیز تیز دھڑکتے دل کو قابو میں کرتی ایام کی طرف متوجہ ہوئی تھی۔

اس نے خود کو اس خوف سے نکال کر پر سکون کرنا چاہا شاید ایام ٹھیک کہتا تھا۔وہ بہت زیادہ سوچنے لگی ہے

ممکن تھا کہ اس کا تعلق بھی پاکستان سے ہو اور وہ ان کے ساتھ واپس اپنے ملک جا رہا تھا شاید اسے غلط فہمی ہی ہوئی تھی۔

اور شاید وہ اسے مڑ کر بھی اسی لیے دیکھ رہا تھا کہ وہ بھی اسے پہچان چکا تھا ۔یا پھر کوئی اور وجہ تھی ہیر کچھ نہیں سوچنا چاہتی تھی ۔لیکن اس نے فیصلہ کیا تھا کہ روحی کے سوتے ہی وہ ایام کو اس کے بارے میں ضرور بتائے گی

ooooooo

ooooooo

ہیر نے سوچا تھا کہ وہ ایام سے اس آدمی کے بارے میں بات کرے گی اور اسے بتائے گی کہ اسے اس آدمی پر شک ہے۔

لیکن وہ ایسا نہیں کر پائی تھی۔ کیونکہ وہ آدمی نہ تو دوبارہ اس کی طرف دیکھ رہا تھا اور نہ ہی اسے ایسا محسوس ہوا تھا کہ وہ اس پر نظر رکھے ہوئے ہے۔

بلکہ وہ آدمی تو اپنے ہی آپ میں مگن تھا شاید تنہا تھا اسے لئے ہر طرف نظر دوڑا رہا تھا لیکن ہیر کا شک اب ختم ہو چکا تھا ۔

کیونکہ تھوڑی دیر پہلے ایام فریش ہونے کے لیے واش روم گیا تو اس کا سارا دھیان اسی آدمی پر تھا ۔

جو صرف اور صرف اپنے آپ میں ہی مگن تھا اس نے ایک بار بھی پیچھے کی طرف مڑ کر نہیں دیکھا تھا ۔ہیر سمجھ چکی تھی کہ یہ سب کچھ صرف اس کی غلط فہمی ہے اور کچھ بھی نہیں وہ غلط فہمی کا شکار تھی۔

وہ نجانے اس آدمی کے بارے میں کیا کیا سوچتی تھی کہ اگر اس آدمی کو پتہ چل جاتا تو وہ سچ میں شرمندہ ہو جاتی ۔

ooooooo

سفر بہت خوبصورت رہا تھا آخر دنیا کے دوسرے کونے سے ہو کر آنے کے بعد وہ دوبارہ سے اپنے ملک کی سرزمین پر قدم رکھ چکے تھے۔

"ہم محب وطن بھی کمال ہوتے ہیں ہمیں اور کسی جگہ وہ سکون نہیں ملتا جو سکون اپنی سرزمین پر ملتا ہے"

اس وقت ایسا ہی سکون ایام اپنے اندر محسوس کر رہا تھا کہنے کو اس نے اپنی ساری زندگی غیر ملک میں گزاری تھی ۔اسے یہاں آئے بہت کم وقت ہوا تھا لیکن پھر بھی جو سکون اسے اپنے ملک میں ملتا تھا وہ کہیں بھی میسر نہ تھا ۔

یہاں پر اسے اپنی زندگی خوبصورت لگتی تھی پرسکون لگتی تھی ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے وہ اپنوں میں ہے۔

ان لوگوں نے فلائٹ سے آکر جیسے ہی ایئرپورٹ آوٹڈرو میں قدم رکھا تو ایام نے نظر دوڑائی تھی جہاں اسے کہیں سے امجد نظر آجائے آج وہی اسے لینے کے لئے آنے والا تھا۔

لیکن تانیہ کو دیکھ کر جہاں ہیر خوش ہوتی ہوئی اس کی طرف بڑھ رہی تھی وہیں ایام کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی ۔

جبکہ روحی نے تانیہ کو بہت خوش دلی سے گال پر کس کیا تھا کیونکہ وہ ویڈیو کال پر اکثر اس سے بات کرتی رہی تھی وہ اس سے ملتے ہوئے کافی خوش تھی لیکن امجد کو پوری طرح سے بھلا چکی تھی۔

جس کا امجد کو کافی افسوس تھا فقط ایک مہینے میں ہی امجد اس کی میموری سے کہیں غائب ہو چکا تھا لیکن کوئی بات نہیں۔وہ جلد ہی اسے پھر سے پہچاننے لگے گی

آخر ایام کو پک ڈراپ کرنے کی سروس اسی کی تھی اور روحی کو تو ویسے بھی آئسکریم کیلئے باہر جانے کا بہانہ چاہیے ہوتا ہے۔

پہلے پہلے تو وہ خود ہی اس کے پاس آکر اس سے بہت باتیں کرتی تھی اور اسے آئس کریم کھلانے پر کشی بھی دیتی تھی لیکن اب چونکہ وہ اسے بھلا چکی تھی تو اسے یاد آنے میں تھوڑا وقت درکار تھا

oooooo

سر وہ لوگ واپس آچکے ہیں میں نے آپ کو وہاں ان کے ایک ایک لمحے کی تصویریں بھجوا دی ہیں۔ میں ہر وقت ان کے پیچھے ہی رہا ہوں۔

پہلے ان لوگوں نے ایک ہفتے تک مانچسٹر میں قیام کیا اور اس کے بعد وہ لوگ لندن میں چلے گئے۔وہاں بھی وہ ایک ہفتے تک رہے اور اب پاکستان واپس آچکے ہیں۔

لیکن سر مجھے ایک ایسی بات پتہ چلی ہے جو آپ کے لیے کافی فائدہ مند ثابت ہو سکتی ہے۔وہ تجسس بھرے انداز میں بتانے لگا۔

لندن میں' میں آپ سے رابطہ اسی وجہ سے نہیں کر پایا کیونکہ میں اس چیز کے بارے میں سب کچھ پتہ کر رہا تھا اور آج ہی میری واپسی ہوئی ہے۔

لیکن میں ساری انفارمیشن لے کر آیا ہوں۔سر ایام کی جو بیٹی ہے اس کے بارے میں مجھے ایک بہت بڑا رازپتہ چلا ہے۔جسے جان کر آپ بھی حیران رہ جائیں گے۔وہ بہت رازدارانہ انداز میں بول رہا تھا لیکن اسے دوسری طرف سے کوئی دلچسپی محسوس نہ ہوئی

نہیں وقار ایام کو چھوڑو اس آدمی اور اس کی بیٹی کے بارے میں کچھ بھی جاننے میں کوئی دلچسپی نہیں ہے اگر مجھے کچھ جاننا ہے تو صرف اتنا کہ تم اس لڑکی کو کس طرح سے وہاں سے غائب کرو گے۔

مجھے وہ لڑکی چاہے۔تم اسے کنگ کے بستر تک کیسے لاو گے میں نے تمہیں اس وقت منع کیا تھا کہ ہم اس لڑکی کی شادی نہیں ہونے دیں گے لیکن تم نے اپنے دماغ کا استعمال کر کے پہلے اس سعد سے اس کی شادی کروا دی اور پھر اس سے طلاق کے بعد وہ دوسری شادی بھی کر چکی ہے اور میں اب تک ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھا ہوں۔

میں نے آج تک کبھی کسی لڑکی کا اتنا انتظار نہیں کیا وہ ایام سکندر کے ساتھ اپنی زندگی سکون سے گزار رہی ہے اور میں یہاں اس کے لیے بے قرار بیٹھا ہوں

وہ ایام سکندر مجھے چیلنج کر رہا ہے کہ میں اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا وہ مجھے کہہ رہا ہے کہ میں اس کے آگے ہار گیا۔میں یعنی کنگ ہار گیا تم جانتے ہو نا وقار کنگ کبھی کسی کے سامنے نہیں ہارتا

آج وہ لڑکی میرے پاس نہیں ہے صرف تمہاری وجہ سے صرف تمہارے دماغ کا استعمال کرنے کی وجہ سے میں اسے حاصل نہیں کر پایا اور اب یہ تمہاری ذمہ داری ہے کہ تم اسے مجھ تک کیسے لاتے ہو یہ بات یاد رکھنا تم۔وقار

مجھے وہ لڑکی چاہیے کسی بھی قیمت پر ایام سے یا اس کی بیٹی سے میرا کوئی تعلق نہیں ہے اور نہ ہی میں ان لوگوں کے بارے میں کچھ بھی جاننا چاہتا ہوں مجھے صرف اس لڑکی سے مطلب ہے۔

جو مجھے ہر قیمت پر چاہیے اب جب تک وہ لڑکی میرے بستر پر نہیں آتی مجھے سکون نہیں ملے گا۔

لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ اس سے پہلے میں ایام سکندر کو ہرانا چاہتا ہوں میں اسے اپنے سامنے بے بس کرنا چاہتا ہوں میں چاہتا ہوں وہ میرے سامنے بھیک مانگے اب اس لڑکی کے حصول سے کہیں زیادہ میرے لیے اہم ایام سکندر کی ہار ہے

۔ایک عام سا آدمی اتنی آسانی سے میرے ناک کے نیچے سے میری ہی چیز کو لے گیا اور میں ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھا رہا کچھ نہیں کر سکا میں۔

اسی لئے اب اس آدمی کو لگ رہا ہے کہ وہ مجھے ہرا چکا ہے میں اس پر ثابت کروں گا کہ کنگ کو کوئی نہیں ہرا سکتا اس کی بیوی کو اپنی رکھیل بنا کر میں ساری زندگی اپنے پاس رکھوں گا۔

اور وہ مجھ سے اس کی عزت کی بھیک مانگے گا میں اسے اس کے قابل نہیں رہنے دوں گا۔میں ایام سکندر کی عزت کو بیچ چڑھائے پر لٹکا دوں گا۔وہ روے گا اور میں اس کی بے بسی پر اپنی جیت کا جشن مناؤں گا پھر پتہ چلے گا اسے کہ کنگ کیا ہے اور اس سے پنگا لینا کتنا مہنگا پڑ سکتا ہے

وہ لڑکی اب میرے کام کی نہیں رہی لیکن اب وہ لڑکی رہے گی ہمیشہ میرے پاس کیونکہ وہ کنگ کی ہار کی وجہ بنی ہے۔

اسے ساری زندگی اپنی رکھیل بنا کر میں ایام سکندر پر ثابت کروں گا کہ کنگ کو کوئی بھی نہیں ہرا سکتا میں اس پر ثابت کروں گا کہ میری چیز مجھ سے چھین کر اس نے کتنی بڑی غلطی کی ہے وہ ساری زندگی ایام سکندر کے نکاح میں رہے گی لیکن میرے بستر پر۔

وہ بولے جا رہا تھا جبکہ دوسری طرف وقار خاموش ہو گیا تھا اس نے اندازہ لگا لیا تھا کہ اس آدمی کو ایام سکندر کی کسی بات سے کوئی دلچسپی نہیں اسے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ یہ راز اس کے لیے کتنا فائدہ مند ہو سکتا ہے اسے صرف اور صرف ہیر کو اپنے بستر کی زینت بنانا تھا اور کچھ بھی نہیں۔

ٹھیک ہے سر میں آپ کو انفارمیشن دیتا ہوں۔

ایام آپ کی طرف سے بے فکر ہو چکا ہے۔وہ اپنی بیوی اور اپنی بیٹی کو ہائی سکیورٹی میں نہیں رکھ رہا اسے جو ڈر تھا وہ اس کے دماغ سے نکل چکا ہے کہ آپ اسے کوئی نقصان پہنچائیں گے۔

اب وہ اس خوش فہمی کا شکار ہے کہ آپ نے اپنے رستے بدل لیے ہیں۔اور یہ بہترین وقت ہے اسے بتانے کا کہ آپ کبھی بھی کچھ بھی کر سکتے ہیں۔میں جلد ہی آپ کو ایک اچھی خبر سناؤں گا

۔اس نے بس اتنا کہہ کر فون بند کر دیا تھا

جبکہ کنگ اپنے اگلے وار کا انتظار کر رہا تھا۔ہیر اس کے لیے اہمیت رکھتی تھی وہ ہیر کو اپنی زندگی میں لانا چاہتا تھا لیکن اب اس کے لیے سب سے اہم تھا ایام سکندر کو بتانا کہ کنگ کیا چیز ہے۔

اس کے ساتھ پنگا لے کر زندگی کی بہت بڑی غلطی کی ہے۔

وہ اسے بے بس کر دینا چاہتا تھا اتنا بے بس کے وہ کنگ کے سامنے پھڑپھڑا بھی نہ سکے وہ اسے ہر کسی کی نظروں میں گرا دینا چاہتا تھا وہ اس پر ثابت کرنا چاہتا تھا کہ وہ اس کی بیوی کے ساتھ کچھ بھی کر سکتا ہے اور وہ کنگ کے خلاف کچھ بھی نہیں۔

وہ اسے ایسی شکست سے دوچار کرنا چاہتا تھا کہ وہ اس کے سامنے نظر بھی نا اٹھا سکے۔اسے ایام سکندر کا بے خوف انداز برا نہیں لگا تھا۔

بلکہ وہ ایام سکندر کی بے خوفی پر جل کر راکھ ہو گیا تھا۔وہ اسے اپنے قدموں میں لانا چاہتا تھا ۔جس کے لیے وہ اپنا اگلا قدم جلد سے جلد اٹھانے والا تھا جس کا ایام کو وہم و گمان بھی نہ تھا

ooooooo

وہ گھر پہنچے تو تانیہ اور میری ہر چیز تیار کر چکی تھیں وہ صبح سے ان کے واپس آنے کا انتظار کر رہے تھے .ایام کو آج پہلی بار محسوس ہوا کہ امجد مس میری اور مس تانیہ صرف ان کے ورکرز نہیں ہیں بلکہ ان کی فیملی کا حصہ ہیں۔ جو ان لوگوں کو اپنی فیملی سمجھتے ہیں۔

وہ تانیہ امجد اور مس میری کو ہر ماہ ایک اچھی انکم دے رہا تھا اور یہی سوچتا آیا تھا۔وہ لوگ اس کے ساتھ صرف اپنا کام کر رہے ہیں لیکن آج اسے ایسا محسوس ہوا کہ وہ لوگ صرف اپنا کام نہیں کر رہے بلکہ ان کے جذبات بھی ان کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں۔

آج گھر میں قدم رکھتے ہی اسے پہلی بار ایسا محسوس ہوا کہ وہ اپنے گھر میں ہی نہیں بلکہ ایک ہنستے کھیلتے گھرانے میں قدم رکھ رہا ہے۔

اور یہ سب کچھ ممکن ہو سکا تھا صرف ہیر کی وجہ سے جو ہر انسان کو اپنے ساتھ جوڑ لیتی تھی۔

اتنے کم وقت میں تانیہ کے ساتھ اس کی اتنی اچھی فرینڈ شپ ہو گئی تھی اور مس میری کے ساتھ بھی وہ بہت اچھا رشتہ بنائے ہوئی تھی۔

وہ مس میری سے اپنے کسی بھی کام کے لئے بہت محبت اور احترام سے مشورہ لیتی تھی جیسے وہ اس کی بڑی بہن ہوں۔ جو اس کے لیے بہتر ہی فیصلہ کریں گی ہیر کا یہ انداز اسے بہت اچھا لگتا تھا ۔اتنے وقت میں اس نے اپنے ورکرز کو اتنا نہیں سمجھا تھا جتنا ہیر انہیں سمجھنے لگی تھی۔

امجد کو وہ اپنا بھائی کہتی تھی اور شاید اس کا یہ بھائی اس بھائی سے بہتر تھا جسے وہ سعودیہ میں چھوڑ کر آیا تھا ۔

ہیر ان سب کے لئے بہت خوبصورت تحفے لے کر آئی تھی اور ایام نے اس چیز پر بھی زیادہ دھیان نہیں دیا تھا لیکن ہیر نے بہت محبت سے ان سب کے لیے تحفے خریدے تھے ۔

جنہیں دیکھ کر ان سب نے بہت خوشی سے اس کے تحفوں کو قبول کیا تھا ۔ اسے افسوس ہو رہا تھا کہ وہ ہر دو تین مہینوں کے بعد کہیں نہ کہیں جاتا تھا لیکن اس نے کبھی کسی کے لیے کچھ بھی نہیں خریدا تھا ۔

لیکن اب اسے فکر نہ تھی کیونکہ یہ سارے کام کرنے کے لئے ہیر آچکی تھی نہ وہ اب اسے مزید کسی کے سامنے شرمندہ نہیں ہونے دے گی

کپڑے جوتوں کے علاوہ وہ ان کے لئے وہاں سے ہر تاریخی مقام سے کوئی نہ کوئی چیز بھی لے کر آئی تھی جو وہ اب ان لوگوں کو دے رہی تھی جبکہ روحی بھی تانیہ کے لیے اپنی طرف سے گفٹ لے کر آئی تھی۔

جس میں ایک بہت خوبصورت چھوٹا سا ٹیڈی تھا۔اور اس کی مرضی کے عین مطابق تانیہ کو اس کے گفٹ پر بہت خوش ہونا تھا جو کہ وہ ہو رہی تھی۔

حالانکہ تانیہ کی ٹیڈی کے ساتھ کھیلنے والی عمر گزر چکی تھی۔لیکن پھر بھی یہ گفٹ تو اس کی پیاری سی روحی میڈم لے کر آئی تھی۔لیکن میری اور امجد کے لئے وہ کچھ بھی نہیں لے کر آئی تھی ۔جس پر وہ دونوں ناراض شکل بنائے اسے دیکھ رہے تھے لیکن اس نے ان دونوں سے وعدہ کیا تھا کہ وہ جب اگلی دفعہ جائے گی تو ان دونوں کے لئے لے کر آئے گی۔

جس پر ان لوگوں کو بھی کچھ تسلی ہوئی تھی ورنہ وہ تو ان دونوں کو ہی انجان نظروں سے دیکھ رہی تھی بالکل پہچان میں نہیں آرہے تھے یہ دونوں اس کی۔

ooooooo

کہاں رہ گئی یہ محترمہ کمرے میں تو تشریف لائے مجھے تو لگتا ہے کہ آج اس نے کمرے میں آنا ہی نہیں ہے۔

وہ روحی کو سلا چکا تھا جبکہ اب اس کے کمرے میں آنے کا انتظار کر رہا تھا لیکن وہ تو نجانے کیا کیا کر رہی تھی۔

ابھی تک تانیہ بھی یہی پر تھی تھوڑی دیر پہلے امجد نے کہا تھا کہ وہ تانیہ کو چھوڑنے کے لئے جائے گا لیکن اب تک اسے گاڑی سٹارٹ ہونے کی آواز نہیں آئی تھی ۔

پتا نہیں اس نے کمرے میں کب آنا تھا اب تو اسے بھی ہلکی ہلکی نیند آنا شروع ہو گئی تھی ۔ لیکن آج اس کی بیوی کہاں پھنس گئی تھی

۔اس کا دل چاہا کہ وہ نیچے جا کر ایک بار دیکھ آئے کہ ابھی تک وہ مس میری اور تانیہ سے فارغ ہوئی کہ نہیں لیکن پھر یہ سوچ کر کے آنا تو اسے اسی کمرے میں ہے وہ صبر کا کڑوا گھونٹ پی کر اس کا انتظار کرنے لگا ۔

ooooooo

شکر ہے خدا کا محترمہ کمرے میں تشریف تو لائی۔ ورنہ آج تو میں اپنی بیوی کی شکل دیکھنے سے بھی محروم ہو گیا تھا ۔

یہ کیا طریقہ ہے بیوی اپنے شوہر کے ساتھ کوئی ایسا کرتا ہے یہاں پچھلے دو گھنٹوں سے روحی کو سلا کر میں تمہارے آنے کا انتظار کر رہا ہوں اور تم ابھی تشریف لا رہی ہو

بے وفا ظالم انتہائی نکمی بیوی مجھے اس طرح سے انتظار کروا کر کونسا تمغہ حاصل کیا ہے تم نے دکھاؤ مجھے ۔ میرا بالکل بھی ارادہ نہیں تھا تم سے بات کرنے کا بلکہ میں تو پکا ناراض ہونے والا تھا تم سے ۔

لیکن پھر کیا کروں تمہاری معصوم شکل دیکھ کر مجھے تم پر ترس آجاتا ہے مجھے منانا تمہارے بس سے بھی تو باہر ہے نا اتنا تو شرماتی ہو تم کہ میں تم سے رومینٹک انداز میں خود کو منانے کی فرمائش بھی نہیں کروا سکتا ۔

وہ اس کے کمرے میں قدم رکھتے ہی اس کی طرف آتے ہوئے ایک جھٹکے میں اپنے قریب کرتا اس کے دونوں گالوں پر چٹاچٹ بوسہ دیتا اپنے ہی انداز میں شروع ہو چکا تھا ۔

صبر صبر صبریہ آپ کیا ود آؤٹ بریک شروع ہو گئے ہیں ۔اتنے دنوں سے میں آپ کے ساتھ ہی تو تھی نا اگر آج تھوڑا سا وقت میں نے اپنی بہنوں کے ساتھ گزار لیا تو کیسے آگ لگ گئی ہے جناب کو اور میں کیوں مناؤں گی آپ کو رومینٹک انداز میں۔

بلکہ آپ مجھ سے ناراض ہی کیوں ہوں گے خبردار جو منہ بنا کر بیٹھے اتنے دنوں سے آپ کے ساتھ ہی تھی اور آپ کی یہ سڑی ہوئی شکل اتنے دنوں سے دیکھ کافی بوریت محسوس کر رہی ہوں مجھے فریش شکلیں دیکھ کر اپنا موڈ بھی فریش کرنا تھا وہ نخرے دکھاتی ہوئے شیشے پر سے لوشن اٹھا کر اپنے پیروں کی مساج کرنے لگی ہیں ۔

یہ ایام کی توجہ ہی تھی جو ہیر کو اپنا آپ نکھارنے پر مجبور کرتی تھی ۔وہ پوری توجہ سے کبھی اپنے پیروں پر لوشن لگاتی تو کبھی اپنے ہاتھ کو مساج کرتی جب کہ وہ پوری طرح اس کی طرف متوجہ اس کی ایک ایک حرکت کو بہت غور سے دیکھ رہا تھا ۔

اتنی محنت کر رہی ہو ۔۔۔۔یقینا اس کا اخراج تو ضرور وصول کرو گی میں دینے کو تیار ہوں ہوں دل و جان سے وہ اس کے ہاتھوں کی حرکت کو دیکھتے بہکے بہکے انداز میں بولا ۔

Urdu Novels Ghar

مجھے کچھ نہیں چاہئے جناب میں اپنی ایک بھرپور نیند لینا چاہتی ہوں وہ مزے سے کہتی لوشن واپس اپنی جگہ پر رکھتی بیڈ پر آکر لیٹنے لگی تھی جب اچانک ایام نے اسے اپنی طرف کھینچ لیا۔

نہ جانے من اتنی محنت کی ہے تو میں تمہیں کیسے بے مراد لوٹنے دوں میں تو تمہارے ساتھ اتنی بڑی ناانصافی ہرگز نہیں کر سکتا اس کے ہونٹوں پر اپنے لب رکھتے ہوئے وہ پوری طرح بہکتے ہوئے بولا تھا۔

سامنے والے کو اگر اخراج کی ضرورت نہ ہو تو۔۔۔۔۔۔۔۔۔اس کا شدت سے بھرا لمس اپنی گردن پر محسوس کرتی وہ اس کے سینے پر انگلی چلاتے ہوئے بولی۔

تو بھی تمہارے معاملے میں بالکل بھی ناانصافی نہیں کر سکتا وہ مسکراتے ہوئے اس کے ہونٹوں کو قید کرتا اس کی بولتی بند کر گیا تھا اور اس کے بعد وہ اسے ساری رات اپنے انداز میں سراہتا رہا۔

محبتوں کے معاملے میں تو وہ خزانے رکھتا تھا۔اس کے پاس محبتوں کا سمندر تھا جو وہ ہر وقت اس پر نثار کرنے کے لیے تیار رہتا تھا۔اس وقت بھی وہ اپنے جذبات کا سمندر اس پر نچھاور کرتا جا رہا تھا اور رہبر بس اس کے انداز میں کوئی خود کو دنیا کی سب سے خوبصورت لڑکی محسوس کر رہی تھی

oooooooo

زندگی واپس اپنے معمول پر آچکی تھی۔ سب کچھ بہت اچھے سے چلنے لگا تھا۔وہ دونوں اپنی زندگی میں پرسکون ایک دوسرے کی ہم سفری میں وقت گزار رہے تھے۔

اور ان کی اس خوبصورت زندگی کو مزید خوبصورت بنانے کے لئے روحی ان کے ساتھ تھی۔ٹینشن ابھی ختم نہیں ہوئی تھی ایلا اب بھی اسے بلیک میل کر رہی تھی لیکن ہیر کو اس نے کچھ بھی نہیں پتہ چلنے دیا تھا۔

وہ ہیر کے سامنے ان سب باتوں کا ذکر نہیں کرتا تھا جبکہ اسے اتنا خوش اور پر سکون دیکھ کر ہیر نے بھی واپس اس ٹاپک کو دوبارہ نہیں چھیڑا تھا

انہیں لندن سے واپس آئے یہ دوسرا ہفتہ تھا جب ایام کو اپنے کسی آدمی کا فون آیا اور اسے پتہ چلا کہ جس آدمی کے بارے میں وہ جاننے کی کوشش کر رہا تھا۔اس آدمی کے بارے میں پتہ چل چکا ہے۔

اب ایام کو اس سے بات کرنی تھی جس کے لیے اسے اس آدمی سے ملنے جانا تھا فی الحال وہ اپنی زندگی میں اتنا خوش تھا کہ اس کا کہیں جانے کا ارادہ نہیں تھا لیکن روحی کی خاطر اسے جانا تھا۔ ایلا اسے مسلسل بلیک میل کر رہی تھی اس کی ڈیمانڈ اب بھی وہی تھی۔وہ اس سے شادی کرنے کی خواہش مند تھی اور وہ ایسا سوچ بھی نہیں سکتا تھا ایلا جیسی لڑکی کو وہ اپنی زندگی میں شامل نہیں کر سکتا تھا اور نہ ہی وہ اپنی بیٹی کو اس عورت کے حوالے کر سکتا تھا۔ اسے روحی ہمیشہ اپنے ساتھ چاہیے تھی وہ روحی کے بغیر نہیں رہ سکتا تھا۔ایلا نے ہزار طرح کی چال چلی تھی اب ایام کی باری تھی وہ اس بار اس قصے کو بہت اطمینان سے ختم کرنے والا تھا۔

Urdu Novels Ghar

ایلا جانتی بھی نہیں تھی کہ وہ کیا کرنے والا ہے وہ ایلا کو اسی کے جال میں پھنسانے والا تھا اس نے اس دفعہ اپنے دماغ کا استعمال کیا تھا اور وہ جانتا تھا کہ وہ اس عورت کو کس طرح سے بے بس کرے گا۔

ایلا جو گیم اس کے ساتھ کھیلنے والی تھی وہ اسے اسی کے کھیل میں ہرانے والا تھا اسے اسی کے کھیل میں پھنسا کر اور اس کھیل کو اسی کے انداز میں کھیلنے والا تھا۔

کیونکہ دھوکہ باز کو دھوکے سے ہی مارا جانا ہے۔

ooooo

کیسی ظالم بیوی ہو تم ایک دفعہ نہیں کہہ رہی ایام مت جائیں میں آپ کو مس کروں گی مجھے آپ کی بہت یاد آئے گی۔

میں اتنے دن آپ کے بنا کیسے رہوں گی۔مجال ہے جو محبت کا ایک میٹھا لفظ بھی بولا ہو تم "نے۔۔۔۔۔

ارے آپ اداس مت ہوں بتائیں کیا کہنا ہے۔میں ابھی کہہ دیتی ہوں میں آپ کو بہت مس کروں گی آپ کو بہت یاد کروں گی جلدی واپس آئیے گا وہ مسکراتے ہوئے اس سے بولنے لگی تھی ۔جو اس کے کندھے پر سر رکھے ناراضگی بھرے انداز میں اسے سن رہا تھا۔

چپ کرجاو کتنا بناوٹی بول رہی ہو صاف لگ رہا ہے میں گن پوائنٹ پر بلوا رہا ہوں تم نے کچھ بھی نہیں کہنا بلکہ میرے جانے کی خوشی میں پیکنگ کرتی رہو مجھ سے جان چھڑوا رہی ہو نا وہ شکی ہوا

ایسا تو نہیں ہے ایام وہ یقین دلانے لگی۔ لیکن وہ اب بھی خفا خفا لگ رہا تھا اسے کل ہی پتہ چلا تھا کہ وہ لندن جانے والا ہے

پہلے اسے یہ لگا تھا کہ وہ اکیلا جائیگا لیکن اچانک اس نے کہہ دیا کہ وہ روحی کو بھی ساتھ لے کر جانے والا ہے ان دونوں کے جانے کی خبر سن کر وہ کافی پریشان ہو گئی تھی اسے ان کی عادت ہو چکی تھی یہ اس کے لیے بہت مشکل تھا۔

روحی خود بھی یہ سوچ کر بالکل بھی خوش نہیں تھی کہ وہ اپنی ماماجانی کے بنا جارہی ہے ایام کا کہنا تھا کہ ہیر کو بھی ساتھ لے کر جائے گا لیکن ہیر نے خود ہی منع کر دیا۔

ایام صرف تین سے چار دن کے لیے وہاں جانے والا تھا اور اس کا سارا وقت ان قانونی کارروائیوں میں ہی نکل جانا تھا اس دفعہ وہ روحی کو ہمیشہ کے لئے ان سب جھمیلوں سے نکالنا چاہتا تھا جس کے لیے اس نے اس دفعہ لیگل طریقے سے روحی کو اپنی کسٹڈی میں لینے کا سوچا تھا

۔

وہاں ہیر کا کوئی کام نہیں تھا۔وہ چاہتا تھا کہ وہ اس کے ساتھ جائے تاکہ وہ روحی کا خیال رکھ سکے لیکن روحی کا زیادہ وقت بھی ایام کے ساتھ ہی گزرنے والا تھا۔ایام کے لئے روحی کو سنبھالنا ہرگز مشکل نہیں تھا کیونکہ وہ اکثر ہی اسے اپنے ساتھ غیر ملک لے کر جاتا رہتا تھا وہ اپنی بیٹی کو خود سے دور کبھی بھی نہیں کرتا یہاں تک کہ اس کی کتنی ساری میٹنگ تو اسنے روحی کے ساتھ اٹینڈ کی تھیں۔

اس لیے وہ روحی کی طرف سے بالکل بھی بے فکر تھی

اور ویسے بھی پچھلے کچھ دنوں سے وہ کافی زیادہ بیمار تھی ۔ ایام نے بھی نوٹ کیا تھا کہ وہ دو تین دن سے کافی سست رہنے لگی تھی ایام مسلسل اسے کہہ رہا تھا کہ وہ اسے ڈاکٹر کے پاس لے کر جائے گا ڈاکٹر خود ہی آکر اسے چیک کرے گا لیکن وہ ہر بار اسے منع کر دیتی

کیونکہ سچ تو یہ تھا کہ وہ اپنی خراب طبیعت کے پیچھے کی وجہ کو بہت اچھے طریقے سے سمجھ رہی تھی لیکن فی الحال ایام سے کچھ بھی شئیر نہیں کر پا رہی تھی کہ اسے اس وقت ایام سے بہت زیادہ شرم محسوس ہو رہی تھی

اس نے اپنا شک تانیہ کے ساتھ شیئر کیا تو تانیہ نے اسے یہی مشورہ دیا تھا کہ وہ ایام کو اس بارے میں بتا دے ۔ پچھلے تین دن سے وہ اپنی طبیعت میں بہت سے چینج محسوس کر رہی تھی اور کل اس نے ارادہ کر لیا تھا کہ وہ ایام کو بتائے گی

لیکن اچانک سے ایام نے آکر اسے بتایا کہ تین دن کے لیے جا رہا ہے تو اس نے سوچا کہ جب روحی کی طرف سے سارا مسئلہ حل ہو جائے گا تو وہ ایام کو یہ خوشخبری سنائے گی ۔ کیوں کہ ایام خود بھی بہت بے چینی سے اس گڈ نیوز کا انتظار کر رہا تھا

آپ مجھ سے ناراض تو مت ہونا میں آپ کو بہت زیادہ یاد کروں گی اور ویسے بھی آپ کونسا بہت سارے دن کے لیے جانے والے ہیں ۔ بس تین دن کے اندر اندر ہی آپ نے اپنا کام ختم کر کے واپس آ جانا ہے اور ان تین دنوں میں میں آپ کو بہت زیادہ مس کرنے کی کوشش کروں گی اگر میری نیند پوری ہو گئی تو ۔

وہ اس کا موڈ خوشگوار کرنے کے لئے ذرا شرارتی سے انداز میں بولی تو ایام نے اسے گھور کر دیکھا تھا

تم کہنا کیا چاہتی ہو کہ میں تمہیں تمہاری نیند پوری نہیں کرنے دیتا حالانکہ حقیقت تو یہ ہے کہ تم خود ہی مجھے ساری رات سونے نہیں دیتی ۔

پرسوں رات کو اچانک تم نے مجھے جگا دیا ۔وہ اب اس پر الزام لگاتے ہوئے بولا تو ہیر تڑپ اٹھی

کیا میں نے کہا ہے آپ کو میں تو واش روم جا رہی تھی آپ خود ہی جن کی طرح اٹھ کر مجھ پر قابض ہوگئے ۔اور ویسے بھی آپ کو نہ صرف بہانہ چاہیے ہوتا ہے اور مجھ پر تو آپ الزام نہ لگائے تو ہی آپ کے لیے بہتر رہے گا وہ اسے فورا آئینہ دکھاتے ہوئے بولی ۔

ہاں بھئی تم تو نیک پروین ہو دنیا کی ساری غلطیاں تو میں کرتا ہوں ۔

تم تو کوئی غلطی کرتی ہی نہیں ہو۔وہ منہ بناتے ہوئے کھاجانے والے انداز میں بولا ۔

حقیقت یہ تھی کہ وہ اس سے بہت زیادہ خفا تھا اس کے نہ ساتھ چلنے پر اس کے اتنے منتیں کرنے کے بعد بھی جب ہیر کی ناہاں میں نہ بدلی تو وہ بہانے بہانے سے اس سے لڑنے لگ جاتا تھا شاید نہیں یقینا اس کی طرف سے بے قراری چاہتا تھا وہ چاہتا تھا کہ وہ بھی اس کے پیار میں پاگل ہو کر بار بار اسے فون کرے اسے محبت بھرے میسج سینڈ کرے ۔

لیکن وہ اس سے نا امید تھا وہ جانتا تھا کہ وہ اسے اپنی جتنی بے قراریاں بے چینیاں دکھاتا ہے وہ اتنے ہی نخرے کرتی ہے۔ہاں وہ اس کی بے شمار محبتوں کی اکلوتی حقدار تھی نکھرے تو بنتے تھے اس کے۔اب تو ہیر اس کی زندگی میں اپنی اہمیت بھی سمجھ چکی تھی۔

تبھی تو اسے موقع مل گیا تھا وہ اسے خوب تنگ کرتی تھی وہ کبھی بھی کھل کر اس کے سامنے اپنی محبت کا اظہار نہیں کرتی تھی اب تک تو اس نے ایک دفعہ بھی ایام کو اپنی محبت کا یقین نہیں دلایا تھا۔

جب کہ وہ تو اس کے عشق میں گوڈے گوڈے ڈوبا ہوا تھا۔اور اس وقت بھی وہ اپنے انداز سے اسے بتا رہا تھا کہ وہ اس کے لیے کتنی اہم ہے وہ اس کے کپڑےپیک کر رہی تھی جب کہ ایام اسے اپنی باہوں میں قید کیے کبھی اس کے کانوں میں سرگوشیاں کرتا تو کبھی اپنے لبوں کا لمس اس کی گردن پر چھوڑتا۔

ایام پلیز پیچھے ہٹیں نا مجھے میرا کام کرنے دیں بہت کام ہے وہ پیار سے اسے سمجھاتے ہوئے بولی تھی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اگر اس وقت اس نے ایام کو خود سے الگ کیا تو وہ اس سے سخت خفا ہو جائے گا۔

کیا مطلب ہے تمہارا لڑکی شوہر سے زیادہ یہ سب اہم ہے تمہارے لئے وہ بنا بات اس سے لڑنے لگا۔

Urdu Novels Ghar

ہر گز نہیں سرتاج معاف فرمادیجئے غلطی ہو گئی آپ کی کنیز سے اگر آپ کی اجازت ہو تو کیا میں یہ کپڑے پیک کر دوں وہ معذرت خواہانہ انداز میں اس کی طرف دیکھتے ہوئے بولی۔تو ایام نے اس کا رخ اپنی طرف کر کے اس کے ہاتھ اپنے سینے پر دل کے مقام پر رکھ لئے۔

ہیر ر تم کنیز نہیں ملکہ ہو اس دل کی۔تمہارا حکم سر آنکھوں پر لیکن تم سے دور جا رہا ہوں نا تھوڑا سا تو پیار محبت دکھاؤ تھوڑی سی تو اہمیت دو یہاں تمہارے پیار میں ایک انسان دیوانہ ہوا بیٹھا ہے اور تم ہو کے اپنے ان فضول کاموں میں لگی ہوئی ہو تمہیں یہ وقت میرے ساتھ وقت گزارنا چاہیے۔

اللہ اللہ خیر سے تین چار سال کے لیے نہیں صرف تین چار دن کے لیے جا رہے ہیں آپ تو میرا نہیں خیال کہ آپ کا اتنا جذباتی ہونا بنتا ہے۔

مہربانی فرما کر آپ نہ اس ٹرپ کو اتنا دل پر مت لیں اور پلیز روحی کا بہت سارا خیال رکھیے گا۔ ویسے تو میں ہر وقت آپ کے ساتھ رابطے میں رہوں گی لیکن پھر بھی آپ روحی پر اس ڈائن کی نظر بھی مت پڑھنے دیجئے گا کیا پتا میری پیاری سی بیٹی پر دل نہ آجائے۔اس کے اندر خالص ماں کا ڈر بول رہا تھا وہ مسکرائے بنا نہ رہ سکا۔

میں جتنے دن کے لیے بھی جاؤں تم بس اپنا فرض نبھاو بیوی تمہارے حق میں بہتر رہے گا وہ اس کا چہرہ تھام کر اس پر جھک گیا تھا جبکہ ہیر کو کوئی بھی بہانہ بنانے کا موقع ہی نہ ملا ویسے بھی وہ اس کی جسارتوں اور شدتوں سے کہاں بچ پاتی تھی۔

ایام سکندر سراپاً عشق تھا اور وہ اس کی عاشق تھی ۔ جیسے وہ ہر قیمت پر اپنے ساتھ اپنے قریب چاہتا تھا اس کی ڈیمڈ غلط تو نہ تھی وہ اس پر اتنا حق تو رکھتا ہی تھا کہ اپنی بیوی سے اس کا ساتھ مانگ سکے ۔

oooooo

وہ لوگ رات کے تقریباً گیارہ بجے نکلے تھے روحی سوچکی تھی وہ اسے کندھے پر اٹھائے آکر گاڑی میں بیٹھا تھا ان کی فلائٹ ڈیڑھ بجے کی تھی ۔ امجد اسے چھوڑنے کے لئے جا رہا تھا جبکہ ہیر اسے بہت ساری ہدایات دے رہی تھی

ہیر اسے چھوڑنے کے لیے ائیرپورٹ تک آنا چاہتی تھی لیکن رات کا سفر ہونے کی وجہ سے ایام نے اسے سختی سے منع کردیا تھا اس نے کہا تھا کہ وہ ایئرپورٹ پہنچتے ہی اسے فون کرے گا لیکن اسے اتنی رات کو کہیں بھی جانے کی ضرورت نہیں ہے ۔

لیکن وہ دروازے تک انہیں چھوڑنے کے لئے آئی تھی تانیہ نے اگلے تین دن تک رات اسی کے پاس رکنا تھا ۔ اسی لئے وہ بھی اس کے ساتھ ہی تھی ۔روحی کو خود سے دور کرتے ہوئے اس کا دل بہت بے چین ہو رہا تھا شاید ماں کا دل ہوتا ہی ایسا ہی ہے جو اپنی اولاد کے بنا نہیں رہ سکتا ۔

لیکن ایام نے اسے یقین دلایا تھا کہ اس دفعہ پھر روحی کو اپنے ساتھ واپس لے کر آئے گا تو وہ ہر طرح کا ڈر خوف پیچھے چھوڑ آئے گا کوئی بھی اس کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا وہ ایلا کے منہ پر اسی کی چال مارنے جا رہا ہے ۔

وہ ایلا کو اسی کے گیم میں پھنسانے والا ہے ایلا اس کے بعد اس کی بیٹی پر کسی طرح کا کوئی حق نہیں جتا پائے گی یہ ایام کا دعوی تھا تانیہ نے اسے اندر چلنے کے لیے کہا لیکن جب تک ایام کی گاڑی اس کی نظروں سے اوجھل نہ ہو گئی اس نے گھر کے اندر کی طرف قدم نہیں بڑھائے تھے

۔

گھر کے اندر اور باہر سکیورٹی بہت ٹائیٹ تھی ۔ لیکن اس کے باوجود بھی کوئی تھا جو اس کے ایک ایک قدم پر نظر رکھے ہوئے تھا اور وہ یہ بھی جان چکا تھا کہ گھر کے اندر کیا ہو رہا ہے ۔

oooooo

تم سچ کہہ رہے ہو نہ وہ ایام سکندر پاکستان میں نہیں ہے نہ کب تک گیا ہے اور اس کی واپسی کب تک ہوگی مقصد کیا ہے اس کا جانے کا مجھے بتاؤ کنگ بے قراری سے پوچھنے لگا ۔

سر اس دن میں آپ کو یہی بات بتانے والا تھا ایام سکندر کی بیٹی کی کسٹڈی کا کوئی مسئلہ چل رہا ہے اور وہ مسئلہ حل کر کے تین چار دن میں واپس آنے والا ہے ۔

یہ بہترین موقع ہے اس لڑکی کو اس گھر سے باہر نکالنے کا سمجھ لیجئے آپ کے پاس آخری موقع ہے اگر ہم اس دفعہ اس لڑکی کو ایام سے دور نہ کر پائے تو شاید آگے اور بھی مشکل ہو جائے گی ۔

کیونکہ اگر اس کی بیٹی کی کسٹڈی کا مسئلہ حل ہوگیا تو اس کا سارا دھیان اپنے گھر اور فیملی کی طرف آجائے گا ۔

اور آگے الیکشن سٹارٹ ہونے والے ہیں تو مسائل مزید بڑھ جائیں گے ایام سکندر ہر وقت لوگوں میں گھیرا ہوا ہو گا تو ایسے میں اس کی بیوی کو ہم اغواء نہیں کر سکتے ۔

ہمارے پاس آخری موقع ہے ہمیں اسی میں کچھ نہ کچھ کرنا ہوگا۔وہ سکون سے اپنی بات کر رہا تھا جب کہ کنگ کا تو سکون ہی تباہ ہو گیا تھا۔

ٹھیک ہے اگر یہ آخری موقع ہے تو ہم اسی میں سب کچھ کر لیں گے میں بس اسے ہر آنا چاہتا ہوں اسے اپنے قدموں میں بیٹھا دیکھنا چاہتا ہوں میں چاہتا ہوں کہ وہ مجھ سے اپنی عزت کی بھیک مانگے اور میں اسے ٹھکرا دوں۔

اور تمہیں میری مدد کرنی پڑے گی وقار تمہیں پتا ہے میرے دشمنوں کی بھی نظر ہے اس لڑکی پر۔نہ تو میں ایام سکندر کو خود سے جیتنے دے سکتا ہوں اور نہ ہی ان لوگوں کو جو میری ہار کا انتظار کر رہے ہیں۔

جی سر آپ فکر نہ کریں میں آپ کے ساتھ ہوں ہر قدم پر آپ جیسا کہیں گے ویسا ہی ہوگا ایام کے آنے سے پہلے پہلے ہم اس لڑکی کو ایام سے بہت دور کر دیں گے جہاں وہ کبھی بھی اس تک پہنچ نہیں پائے گا۔

آپ مجھے صرف ایک دن کا وقت دیں میں آپ کو ناراض نہیں کروں گا دیکھیے گا کہ اس دفعہ میں کیا کرتا ہوں اس دفعہ وہ لڑکی آپ تک ضرور آئے گی وہ پورے یقین سے بول رہا تھا جبکہ کنگ کو اس پر یقین تھا۔

ٹھیک ہے دیا تمیں ایک دن کا وقت لیکن یاد رکھنا وقار اس دفعہ میں ناکامی کا منہ نا دیکھوں وہ کہہ کر فون بند کر چکا تھا جبکہ وقار ایام پیلس کے باہر کھڑا اپنے اگلے قدم کا انتظار کرنے لگا۔

ooooooo

ایام آج کورٹ آیا ہوا تھا وہ ہیر سے مسلسل رابطے میں تھا کیونکہ روحی اسے دیکھے بنا ایک پل بھی نہیں رہ پا رہی تھی یہ اس کی اپنی سگی ماں سے دوسری ملاقات تھی پہلی ملاقات میں تو اس نے اسے منہ ہی نہیں لگایا تھا وہ ایام کے کندھے سے ہی چپکی دوسری طرف منہ کرکے لگی رہی۔ وہاں کچھ لوگوں نے اسے بتانے کی کوشش کی تھی کہ ایلا اس کی ماں ہے۔لیکن اس نے دھیان نہ دیا۔کیونکہ وہ اپنی ماں کو پاکستان چھوڑ کر آئی ہوئی تھی

ایام ایلا کو جواب دے چکا تھا کہ وہ اس سے شادی ہرگز نہیں کرے گا اور نہ ہی اب وہ اپنی بیٹی کے نام پر اسے ایک پھوٹی کوڑی دے گا اور اس کے انکار پر ایلا نے فورا اس پر کیس کر دیا تھا۔ جس کی وجہ سے ایام کو فورا کورٹ میں حاضری دینے کا حکم جاری کیا گیا تھا اور وہ اگلے ہی دن اپنی بیٹی کو لے کر وہاں پہنچ گیا تھا۔

اور آج ایلا اپنی اور اپنے بوائے فرینڈ کی ڈی این اے رپورٹ لے کر آئی تھی تاکہ وہ ثابت کر سکے کہ وہ اس کی بیٹی ہے اور ایام سکندر نے اسے پیدا ہوتے ہی کڈنیپ کیا ہے اگر ایام سکندر اسے کوئی فائدہ ہی نہیں دے سکتا تھا تو وہ اس کی بیٹی اسے کیوں دے۔

اسے خود تو روحی کی ضرورت کبھی محسوس ہی نہیں ہوئی تھی لیکن وہ ایام سے بھی اسے دور کر دینے کا ارادہ رکھتی تھی۔

لیکن ایام سکندر الٹا اس پر بھاری پڑا تھا اس نے اپنے آفس میں موجود سی ٹی وی کیمرے کے پیچھے تمام ریکارڈنگ سیو رکھی ہوئی تھی جو یقینا اس کے لندن والے آفس کے سٹاف کی ہی کرم نوازی تھی۔

اس فوٹیج سے ثابت ہو چکا تھا کہ ایلا نے اس کے ساتھ ڈیل کی تھی جس کے کاغذات بھی اس کے پاس موجود تھے یہاں تک کہ بینک کے ٹرانسفریشن انفاریشن بھی اب تک اس کے پاس تھی

۔

ایلا کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ ایام کے پاس اس طرح کی کوئی چیز موجود ہو سکتی ہے یہ بات تقریبا ڈھائی تین سال پرانی تھی لیکن اس کے باوجود بھی ایلا اپنے ہی جال میں بری طرح سے پھنس چکی تھی۔

قانون نے ایام کو اس بات کے لئے کافی اپریشیٹ کیا تھا کہ اس نے ایک عورت کو اس کے بچے کو قتل کرنے کا حق نہیں دیا بے شک اس نے یہ سب کچھ پیسے دے کر ہی کیا تھا لیکن اس کی نیت غلط نہیں تھی وہ بس ایک ایسی جان کو بچانے کی کوشش کر رہا تھا جو ابھی تک دنیا میں بھی نہیں آئی تھی۔

اس کے لئے اس نے ایک بچے کو خریدا تھا اور لندن میں بچے کی خرید و فروخت بہت بڑا جرم تھا جس کی سزا ایام کو جرمانے کے طور پر ملی تھی جسے وہ قبول کر چکا تھا

۔لیکن اسے خوشی اس بات کی تھی کہ اس کی بیٹی کو اس سے کوئی بھی جدا نہیں کر سکتا جبکہ ایلا کے بوائے فرینڈ نے بھی ایام کا ہی ساتھ دیا تھا۔

ایلا کے بوائے فرینڈ نے کورٹ میں آکر سچائی بیان کی تھی کہ وہ ایلا کے کہنے پر اس کا ساتھ دینے والا تھا لیکن جب اسے پتہ چلا کہ اس کی بیٹی جس کی اسے خبر بھی نہیں بھی ایام سے اتنی زیادہ محبت کرتی ہے تو اس نے ایلا کا ساتھ دینے سے صاف انکار کر دیا۔

اور پاکستان آنے سے پہلے اسے مائیکل نے ہی فون کیا تھا اس سے کہا تھا کہ وہ لندن آجائے وہ ایام کا ساتھ دے گا ۔

ایلا کا نہیں بس ایام کورٹ میں آکر سچائی بیان کردے باقی ایام سے وہ اس کی بیٹی الگ نہیں ہونے دے گا اور ایام اس کے بھروسے پر ہی تو یہاں تک آیا تھا ۔ ایلا تو جانتی بھی نہیں تھی کہ اس کا بوائے فرینڈ اس کا ساتھ دینے کو تیار ہی نہیں ہے

وہ صرف ایک بار روحی سے ملنا چاہتا تھا بے شک اس کے لیے اس کے دل میں کوئی جذبات نہیں تھے لیکن اس کے دل میں ایک لمحے کے لیے یہ سوچ آئی تھی کہ روحی اس کی اولاد ہے ۔ لیکن یہ الگ بات ہے کہ روحی نے اسے بھی منہ نہیں لگایا تھا وہ ایام کے علاوہ کسی سے بات نہیں کر رہی تھی ۔ جبکہ یہ انگریز تو اسے بالکل بھی پسند نہیں آیا تھا اس سے زیادہ باتیں تو اس نے اپنے ٹوئٹی سے کی تھیں ۔ جب کے ایام سچ میں اس کا شکر گزار تھا جس نے عین وقت پر ایلا جیسی خودغرض اور مطلبی لڑکی کے بجائے ایام کا ساتھ دیا تھا

oooooo

کیا ہوا پریشان کیوں بیٹھی ہوئی ہو تم ۔۔۔۔۔۔؟

تانیہ اس کے لئے چائے بنا کر لائی تو اس سے پوچھنے لگی ۔ ایام کی سنگت میں اسے بھی چائے پینے کی عادت ہوگئی تھی ۔

ایام کو تو ہر دو تین گھنٹے کے بعد چائے کی ضرورت محسوس ہوتی تھی اور وہ چاہتا تھا کہ وہ بھی اس کا ساتھ نبھائے ۔

Urdu Novels Ghar

زیادہ نہ سہی لیکن تھوڑی بہت وہ ساتھ نبھانے کی کوشش کرتی تھی اب تو ساری زندگی اس شخص کا ساتھ قسمت میں لکھ ہی دیا گیا تھا تو وہ بھی پوری ایمانداری سے اس کی پسند کا ہر کام کرنے کی کوشش کرتی تھی۔

تمہیں میری پریشانی کی وجہ بہت اچھے طریقے سے پتہ ہے۔ تو مجھ سے نہ کچھ بھی مت پوچھو ایام سے بات ہوئے ڈیڑھ گھنٹے سے اوپر کا وقت ہو چکا ہے انہوں نے کہا تھا کہ وہ فلائٹ میں جانے والے ہیں۔

پتہ نہیں ان کی واپسی کتنی دیر میں لینڈ ہو گئی کتنے گھنٹے لگتے ہیں ویسے آٹھ گھنٹے تقریبا ڈیڑھ گھنٹہ ہو گیا یعنی کہ ابھی بھی ساڑھے چھ گھنٹے باقی ہیں یا اللہ میں روحی کو بہت مس کر رہی ہوں تانیہ وہ اس کے ہاتھ تھامتے ہوئے بے بسی سے بولی تانیہ مسکرا دی۔

سچ کہوں تو اسے تو میں بھی بہت زیادہ مس کر رہی ہوں پھر تم تو اس کی ماں ہوں تمہارا مس کرنا بنتا بھی ہے۔

اور ویسے اس نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ اس دفعہ میرے لئے گفٹ لے کر آئے گی اگر وہ میرا گفٹ نہیں لائی نا تو تمہاری بیٹی کے ساتھ میری ناراضگی پکی ہے۔

لیکن تمہارا موڈ ٹھیک کرنے کے لئے کچھ سوچتے ہیں۔

ہاں کیوں نہ ہم باہر گارڈن میں چلتے ہیں بلکہ گارڈن کو بھی چھوڑو چلو اپنے ایریا کی حدوں تک واک کر کے آتے ہیں۔ وہ اسے دیکھتے ہوئے بولی تو ہیر کو بھی اس کا آئیڈیا بہت زیادہ پسند آیا تھا۔

کیونکہ اب باہر تو وہ اکثر ہی ایام اور روحی کے ساتھ جاتی تھی اور اپنے ایریا کی حدود میں کئی دفعہ وہ تانیہ کے ساتھ بھی واک کر کے آئی تھی اسے اب اس جگہ سے کوئی خطرہ محسوس نہیں ہوتا تھا ۔

تمہارا آئیڈیا بہت اچھا ہے اور ہمیں چلنا بھی چاہیے لیکن میری بیٹی سے ناراض مت ہونا وہ بھول جاتی ہے معصوم ہے نا ابھی وہ تانیہ اور روحی کی ناراضگی والی بات سوچ کر بولی تھی ۔

اچھا تمہاری بیٹی معصوم ہے اور تمہاری سہیلی معصوم نہیں ہے جو اس کی طرف سے گفٹ کا انتظار کر رہی ہے ۔

ویسے تو وہ میرے لئے بہت خوبصورت گفٹ لائی تھی اور میں روز رات اس ٹیڈی کو اپنے ساتھ سلاتی بھی ہوں ۔ لیکن تمہاری بیٹی نے مجھ سے نئے والے گفٹ کا بھی وعدہ کیا ہے جو میں اس سے ضرور لوں گی ۔

وہ اس کے ساتھ ہی اٹھ کر باہر آتے ہوئے اپنے ارادے بتا رہی تھی جب کے ہیر کندھے اچکا کر آگے بڑھ گئی تھی

ooooooo

تانیہ میرے خیال میں ہم بہت زیادہ آگے نکل آئے ہیں ہمیں واپس چلنا چاہیے وہ تانیہ کے ساتھ واک کرتے گھر کی حدود سے بہت آگے نکل آئی تھی جو کہ اسے اب پریشان کرنے کی وجہ بن گئی تھی ۔

تانیہ نے بھی اس کے چہرے کی پریشانی نوٹ کرتے ہوئے واپس جانا بہتر سمجھا تھا ۔

کیونکہ اب اندھیرا ہو چکا تھا تو اس طرح سے زیادہ دیر باہر رہنا ان دونوں کے لیے بالکل بھی مناسب نہیں تھا۔

اس طرف آتے ہوئے امجد نے آفر کی تھی کہ وہ گاڑی پر چھوڑ آئے گا لیکن ان دونوں نے کہا کہ وہ بس یہی تک گھوم پھر کر واپس آجائیں گی۔ بس تھوڑی دیر چہل قدمی کرنی ہے۔

ہاں مجھے بھی ایسا ہی لگ رہا ہے چلو آؤ اب واپس چلتے ہیں کتنا زیادہ اندھیرا ہوگیا ہے ہمیں زیادہ دیر اس طرف نہیں رکنا چاہیے امجد بھائی بھی پریشان ہو رہے ہوں گے کہ ہم اتنی دیر سے کہاں ہیں۔

ویسے ہم اتنی دیر لگاتے تو نہیں ہیں نا آج نکلے ہی بہت لیٹ تھے گھر سے شاید اسی لیے باتیں کرتے کرتے پتا ہی نہیں چلا چلو آؤ چلتے ہیں وہ واپس گھر کی طرف قدم بڑھاتے ہوئے اس سے بولی تھی تو ہیر بھی اس کے ساتھ چل دی۔

انہیں جلدی سے جلدی گھر واپس پہنچنا تھا کیونکہ گھر جاتے ہوئے انہیں مزید اندھیرا ہو جانا تھا وہ تیز تیز قدم اٹھاتی باتیں کرتی واپس جا رہی تھیں جب اچانک دو تین گاڑیاں ان کے آگے پیچھے آ رکی۔

اچانک ان کی کی گئی حرکت کی وجہ سے اس کی چیخ بلند ہوئی تھی۔ وہ اب تک اس سب کو سمجھ ہی نہیں پائی تھی کہ کچھ آدمی تیزی سے گاڑی سے نکلتے ہوئے انہیں گھیرے میں لے چکے تھے۔

ہیر کو اچانک بازو سے پکڑ کر اس نے گاڑی کی طرف کھینچا تھا جبکہ تانیہ کو دھکا مارتے ہوئے اس کے منہ پر کچھ رکھ دیا تھا۔

چھوڑو اسے چھوڑ دو میں کہتی ہوں چھوڑ دو ہیر کو تانیہ اسے خود سے دور کرتے ہوئے دھکے دے رہی تھی جبکہ ہیر کی بھی آوازیں سنائی دے رہی تھی لیکن آہستہ آہستہ اس کا ذہن بند ہوتا چلا گیا

۔

ooooooo

ام تب تک پہنتے دے ماما دانی تے پاش (ہم کب تک پہنچیں گے ماما جانی کے پاس)۔۔۔۔؟وہ اس کی گود میں لیٹی اس سے سوال جواب کر رہی تھی کہ وہ لوگ دو دن میں واپس جانے والے تھے۔دو ہی دن کے اندر اندر ایام نے سب کچھ کر لیا تھا۔

اور اب وہ روحی کو واپس پاکستان لے جا رہا تھا جس پر روحی بہت خوش تھی کیونکہ وہ واپس اپنی ماما جانی کے پاس جانے والی تھی۔

ایئرپورٹ آتے وقت تک وہ اس سے باتیں کرتی رہی تھی ویڈیو کال چلتی رہی تھی لیکن جیسے ہی وہ لوگ فلائٹ میں داخل ہوئے اس کی فون کال بند ہو گئی اور اس نے اپنی ماما جانی کو مس کرنا شروع کر دیا۔

بس بابا کی جان ہم جلدی ہی واپس آپ کی ماما کے پاس پہنچ جائیں گے آپ کے بابا بھی نا آپ کی ماما کو بہت زیادہ مس کر رہے ہیں۔وہ پیار سے اس کے دونوں گال چومتے ہوئے اپنے دل کی بات بتانے لگا۔

تو اپ بی ان تو تات شی ہگی ترودے(تو اب بھی ان کو ٹائٹ سی ہگی کرو گے)وہ سوچتے ہوئے بولی

۔

ہاں اگر آپ کروگی تو میں بھی کروں گا وہ مسکرا کر بولا تھا۔

می نا ان تو بت جورشے ہگی تروں دی (میں نہ ان کو بہت زور سے ہگی کروں گی) وہ اسے دیکھتے ہوئے بتانے لگی تھی۔

اور میں بھی اس کو بہت زور سے ہگی کروں گا اس نے بھی اس کی کے انداز میں کہا تھا لیکن روحی کو اس کی یہ بات پسند نہیں آئی۔

نی می اپ شے بی جادا جورشے تروں دی (نہیں میں آپ سے بھی زیادہ زور سے کروں گی) وہ ضدی انداز میں بولی۔

ہاہاہاہا اوکے میرا بچہ آپ زیادہ زور سے کرلینا وہ اسے خود میں بھیچتے ہوئے ہنستے ہوئے بولا تھا۔

oooooo

تانیہ کو ہوش آیا تو وہ گھر میں باہر صوفے پر لیٹی ہوئی تھی اس نے فوراً آنکھیں کھول کر آگے پیچھے دیکھا جہاں امجد اس پر جھکا ہوا تھا جبکہ مس میری اس کے پاس پریشان کھڑی تھی۔

خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے تانیہ آپ کو ہوش تو آیا یہ سب کیا تھا ہیر کہاں ہے۔ڈاکٹر تھوڑی دیر پہلے ہی آپ کو چیک کر کے گئی ہے۔

اس کا کہنا ہے کہ آپ کو کوئی نشہ آور پرفیوم سنگھائی گئی ہے۔جس کی وجہ سے آپ اپنے ہوش و حواس سے بیگانہ ہو گئی۔جب آپ لوگ وقت پر گھر نہیں پہنچی تو میں آپ لوگوں کے پیچھے گیا تھا۔

لیکن تھوڑے آگے فاصلے پر جا کر مجھے صرف آپ ہی زمین پر بے ہوش پڑی نظر آئیں ہیر آپ کے ساتھ نہیں تھی وہاں کیا ہوا تھا تانیہ۔امجد اس سے پوچھ رہا تھا جبکہ اس کا ذہن اب تک عجیب طرح کی کشمکش میں تھا۔

مجھے نہیں پتہ امجد بھائی مجھے کچھ بھی نہیں پتا وہ میرے ساتھ تھی اچانک کچھ گاڑیاں آکر ہمارے آس پاس رکی اور اس کے بعد ان لوگوں نے مجھے دھکا دے کر میرے منہ پر رومال رکھ دیا۔

وہ ہیر کو اغوا کر کے لے کر جا رہے تھے میں نے ان کو روکنے کی بہت کوشش کی لیکن ان لوگوں نے مجھے بے ہوش کر دیا ہیر مجھے بلا رہی تھی وہ ڈر رہی تھی چلا رہی تھی۔

میں اس کی کوئی مدد نہیں کر سکی وہ مجھ سے مدد مانگ رہی تھی امجد بھائی اور وہ لوگ اسے میرے سامنے سے اٹھا کر لے گئے۔

مجھے اسے اپنے ساتھ لے کر جانا ہی نہیں چاہیے تھا میں نے بہت بڑی غلطی کر دی یا اللہ ہیر کا کیا ہوگا۔ہیر کے بارے میں ہمیں کیسے پتہ چلے گا۔۔۔؟

وہ برے طریقے سے رو رہی تھی۔جب مس میری اس کے پاس آبیٹھیں تو وہ میری کے ساتھ لگ گئی تھی جو کب سے اسے دلاسہ دے رہی تھی۔

تانیہ کی حالت بہت خراب ہو رہی تھی جب کہ امجد نے سارے گارڈز کو الرٹ کر دیا تھا وہ اسے ہر جگہ پر ڈھونڈنے کے لیے جا چکے تھے۔

oooooo

Urdu Novels Ghar

لڑکی کہاں ہے وقار میں پوچھتا ہوں وہ لڑکی کہاں ہے تم نے کہا تھا کہ تم اسے آج اغوا کر کے میرے پاس لے کر آؤ گے تم نے مجھ سے ایک دن کا وقت مانگا تھا جو میں نے تمہیں دیا تھا۔ تمہارا وقت ختم ہو چکا ہے بتاؤ وہ لڑکی کہاں ہے تم نے اپنا وعدہ کیوں نہیں نبھایا۔

وہ غصے سے پاگل ہو رہا تھا جب کہ وقار سر جھکائے اس کے سامنے کھڑا تھا اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ اس کی پلاننگ فیل کیسے ہو گئی۔

کنگ کے دشمن کو کس طرح سے خبر ہوئی کہ وہ کیا کرنے والے ہیں۔ وہ اس کے ناک کے نیچے سے اس لڑکی کو لے کر چلا گیا اور وہ کچھ بھی نہیں کر پایا اس نے اتنی صفائی سے یہ کام کیا تھا کہ وقار کو خود بھی کچھ پتہ نہ چلا۔

سر ایم ریلی سوری میں نہیں جانتا یہ سب کچھ کیا ہو گیا مجھے معاف کر دیجیے میں نہیں جانتا تھا کہ مجھ سے اتنی بڑی غلطی ہو جائے گی میں تو ہر چیز کی پلاننگ کر چکا تھا۔

آج میں نے بہت آسانی سے ہیر کو اغوا کر لینا تھا لیکن مجھ سے پہلے ہی وہاں وہ لوگ آگئے۔ میرا ارادہ ہیر کو واپسی پر اٹھانے کا تھا کیونکہ مجھے پتا تھا کہ واپسی پر ان لوگوں کو آتے ہوئے اندھیرا ہو جائے گا۔ اور اندھیرے میں میرا کام اور بھی آسان ہو جاتا۔

لیکن ایسا نہیں ہوا ہیر اور اس کی ملازمہ واپس آئی ہی نہیں۔

میں انہیں دیکھنے کے لئے آگے کی طرف گیا تو مجھے وہاں اس کی وہ ملازمہ بے ہوش پڑی نظر آئی اور پھر سر ان لوگوں نے آپ کو فون کر کے بتا دیا کہ وہ لڑکی ان لوگوں کے پاس ہے۔

وہ سر جھکائے تفصیل سے بتا رہا تھا جبکہ کنگ کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اسے گولی مار دے۔

ہاں بالکل صحیح کہہ رہے ہو تم وہ لوگ اس لڑکی کو تمہاری ناک کے نیچے سے لے گئے میرے سب سے خاص آدمی کے شکنجے سے وہ میری چیز لے گئے اور میں ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھا رہا یہ تھی تمہاری پلیننگ یہ کرنے والے تھے تم ۔

اگر مجھے اندازہ ہوتا نہ کہ تم اتنے بے وقوف ہو وقار تو میں تمہیں کبھی بھی اپنے ساتھ رکھتا ہی نہیں تم نے کیسے سوچ لیا کہ ہیر کے اس گھر سے باہر نکلنے پر صرف تمہاری ہی نظر ہوگی اور کوئی اس کی تاک میں نہیں بیٹھا ہوگا ۔

اب وہ آدمی مجھے بار بار فون کر رہا ہے میری بے بسی کا مذاق بنا رہا ہے وہ مجھے بار بار بتا رہا ہے کہ اس نے مجھے دھوکا دے دیا اور وہ اس لڑکی کو لے گیا جسے میں اپنے بستر پر چاہتا ہوں ۔وہ غصے سے پاگل ہوتے ہوئے اس پر دھاڑ رہا تھا

میرے خیال میں سر اب آپ کو اس لڑکی کا پیچھا چھوڑ دینا چاہیے اب آپ کو اس لڑکی کا کوئی فائدہ نہیں ہے اب وہ ایسی ہرگز نہیں ہے جیسی لڑکی آپ چاہتے تھے ۔

وہ لڑکی اب ماں بننے والی ہے جی سر کل ہی وہ اپنی ملازمہ کے ساتھ پاس کے ہسپتال میں گئی ہوئی تھی میں نے ان کے جانے کے بعد اس لڑکی کی رپورٹس ڈاکٹر سے لے لی تھیں۔

سر آپ کو اس لڑکی کا کوئی فائدہ نہیں ہے وہ آپ کی خواہشات پر پوری نہیں اترتی میرے خیال میں اب آپ کو اسے چھوڑ دینا چاہیے وقار نے اسے سمجھداری کی بات بتائی تھی ۔

نہیں اگر مجھے اس لڑکی کو چھوڑنا ہوتا تو میں اسے اسی دن چھوڑ دیتا جس دن اس نے ایام سکندر سے شادی کی تھی لیکن میں اسے نہیں چھوڑوں گا کیوں کے اس کی شادی کا مطلب یہ تھا کہ وہ ایام سکندر اس لڑکی کا شوہر مجھے ہرا چکا ہے۔

انڈر ورلڈ کے سب سے خطرناک مجرم کو اس نے چٹکیوں میں بے بس کر دیا اور میں کچھ بھی نہیں کر سکا تم چاہتے ہو کہ میں اس آدمی کے سامنے ہار جاؤں۔

اور اب تو اس کھیل میں اور بھی لوگ شامل ہو چکے ہیں اب اسے میں نے صرف ایام سے نہیں چھیننا بلکہ اپنے دشمنوں سے بھی چھیننا ہے میں اس لڑکی کو حاصل کر کے بتاؤں گا کہ کنگ کو کوئی بھی ہرا نہیں سکتا۔

ان لوگوں نے اس لڑکی کو اغوا کیا ہے تاکہ وہ میری جگہ لے سکیں وہ مجھے یہ بتا سکیں کہ میں ایک معمولی سی لڑکی کو ان سے چھین نہیں پایا لیکن ان کیڑے مکوڑوں کو میں جلدی ہی اپنے راستے سے ہٹا دوں گا۔

اور ایام سکندر اسے تو میرے قدموں میں اپنی ناک رگڑ کر مجھ سے معافی مانگنی پڑے گی۔ اتنی آسانی سے میں اسے نہیں چھوڑوں گا اب یہ صرف کنگ کی ہار کا نہیں بلکہ کنگ کی انا کا مسئلہ ہے اور جب مسئلہ انا پر آجائے تو پھر کنگ اچھے اچھوں کی اکڑ نکال دیتا ہے اور تم بہت جلد ایام سکندر کو میرے جوتوں میں سر دیے پاؤ گے وہ اکڑ سے بول رہا تھا جبکہ وقار خاموش کھڑا اسے سنتا گیا

ooooooo

تانیہ رونا بند کرو میں سر کو فون کرنے کی کوشش کر رہا ہوں دعا کرو کہ اس مسئلے کا حل نکل آئے اور سب لوگ گئے ہوئے ہیں ہیر کو ڈھونڈنے کے لئے۔

دعا کرو کہ وہ صحیح سلامت مل جائے اسے اغوا کیا گیا ہے یہ سمجھنا مشکل نہیں ہے۔میں سر ایام سے مسلسل رابطہ کرنے کی کوشش کر رہا ہوں جیسے ہی ان کا موبائل فون آن ہوگا میں انہیں سب کچھ بتا دوں گا۔

اب ہمیں صرف ان کے آنے کا انتظار کرنا ہوگا وہی بہتر جانتے ہیں کہ اب آگے کیا ہوگا نہ جانے کون لوگ تھے کہاں سے آئے تھے مقصد کیا تھا ان لوگوں کا ہیر کو کیوں اغوا کیا ہے ان لوگوں نے۔

یہ کام کہیں ان لوگوں کا ہی تو نہیں ہے۔جن لوگوں نے پہلے ہیر کو اغواء کیا تھا یا پھر اس آدمی کا جو ایام سر کو دھمکیاں دے رہا تھا۔وہ اندر کمرے میں داخل ہوتے ہوئے تانیہ سے کہنے لگا تھا۔

مجھے نہیں پتا امجد بھائی مجھے کچھ نہیں پتا پلیز آپ ہیر کو واپس لے آئیں وہ روتے ہوئے بولی۔

گھبراؤ مت گڑیا ہیر کو کچھ نہیں ہو گا میں جتنا جلدی ہو سکے ہیر کا پتہ لگانے کی کوشش کر رہا ہوں اس کا موبائل فون بھی وہیں پر گر گیا تھا۔

اس کی لوکیشن تک ٹریس نہیں کر پا رہا میں لیکن تم فکر مت کرو پولیس کو خبر کر دی ہے وہ لوگ ایکشن لے چکے ہیں۔

Urdu Novels Ghar

جلد سے جلد ہماری ہیر ہمارے پاس ہوگی ۔میں کسی بھی طرح ایام سر سے رابطہ کر کے انہیں ساری بات بتاتا ہوں بلکہ میں ایئرپورٹ کے لیے نکلتا ہوں ہیر کو غائب ہوئے آٹھ گھنٹے سے زیادہ وقت ہو چکا ہے سر ایام پاکستان لینڈ کر چکے ہوں گے۔

مجھے جلدی سے جلدی ایئرپورٹ پہنچ جانا چاہیے وہ بس اتنا کہہ کر کمرے سے نکل گیا تھا جبکہ تانیہ ہیر کی خیریت کی دعا مانگتے پھر سے رونے لگی

ooooooo

ایام جیسے روحی کو لے کر آئیرپورٹ کی حدود سے باہر نکلا اس نے ہر طرف نظر دوڑائی تھی لیکن امجد اسے کہیں بھی نظر نہیں آیا وہ اسے لینے کے لئے نہیں آیا تھا وہ پریشانی سے اپنا فون نکالنے لگا۔

لیکن جیسے ہی اس کا فون آن ہوا اس کے موبائل پر لاتعداد کالز اور میسجز آئے ہوئے تھے۔ جو سب کے سب امجد کے تھے ایک دو غیر ضروری میسجز کو اگنور کرتا وہ امجد کے میسجز کھولنے لگا۔ امجد نے اسے اتنے سارے میسج اور کالز کیوں کی تھی حالانکہ وہ جانتا تھا کہ وہ اس وقت فلائٹ میں ہے۔جہاں وہ اس سے ہرگز بات نہیں کر سکتا لیکن جیسے جیسے وہ امجد کے میسجز پڑھ رہا تھا اس کا دماغ گھومنے لگا۔

امجد کے میسجز بہت عجیب سے تھے۔

ہیر نہیں مل رہی ہے سر

ہیر کہیں گم ہو گئی ہے۔

میں تانیہ اور ہیر کو ڈھونڈنے گیا ہے۔وہاں تانیہ سڑک پر بے ہوش پڑی تھی اس کے آدھے

ادھورے میسجز کو ایام سمجھ ہی نہیں پا رہا تھا ۔

اسے ان سب باتوں میں بس اتنا سمجھ آیا تھا کہ ہیر کو کسی نے اغوا کر لیا ہے ۔

وہ میسج پڑھتا جا رہا تھا جب کہ اس کا دماغ بری طرح سے گھوم رہا تھا اس نے اگلے ہی لمحے امجد کو

فون کرنا شروع کر دیا جب اسے اچانک ہی وہاں امجد آتا نظر آیا ۔

وہ تیزی سے قدم اٹھاتا اس کی طرف بڑھا گیا تھا جو چہرے سے ہی بہت زیادہ پریشان لگ رہا تھا

۔

اور امجد نے اس تک پہنچ کر اسے پوری بات بتانا شروع کر دیا تھا امجد نے اسے سب کچھ بتا دیا تھا

شام سے لے کر اب تک جو کچھ بھی ہوا تھا اس وقت رات کا ایک بج رہا تھا اور ہیر تقریبا پانچ

بجے سے غائب تھی

oooooo

سر ہماری بھی ہزار طرح کی مجبوریاں ہیں آپ کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

اس طرح سے اچانک ہم قانون کو اپنے ہاتھ میں بھی نہیں لے سکتے۔

یہ بہت مشکل ہو جائے گا ہمارے لیے پلیز ہماری مجبوری کو بھی سمجھنے کی کوشش کریں۔

فی الحال الیکشن چل رہے ہیں ایسے میں کسی بھی طرح کا روک ٹوک کرنا ہمارے لیے نقصان دہ

ثابت ہو سکتا ہے۔

اور صرف ہمارے لئے ہی نہیں آپ کے لئے بھی آپ کے بھی آپ کا سسٹم کے خلاف اٹھایا کوئی بھی قدم آپ کے لیے بہت نقصان دہ ثابت ہو سکتا ہے پلیز کوئی بیوقوفی مت کریں۔اس سے ہمیں بھی نقصان ہو سکتا ہے۔

اپنی بکواس بند کرو جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو۔مجھے میری بیوی چاہیے ہر قیمت پر یاد رکھنا کوئی بھی فلائٹ تب تک پاکستان سے نہیں جا سکتی جب تک میری بیوی سہی سلامت میری آنکھوں کے سامنے نہ آجائے۔

جو لوگ ان لیگل طریقے سے پاکستان سے باہر نکل رہے ہیں ان لوگوں کو بھی روک دو جب تک میری بیوی میرے سامنے نہیں آجاتی تب تک پاکستان سے کوئی بھی انسان باہر نہیں جا سکتا۔ جب کوئی بھی انسان پاکستان سے باہر ہی نہیں جائے گا تو ملک کے اندر آسانی رہے گی میری بیوی کو تلاش کرنے میں اور سب کچھ لگا دوں ہر طرح کی فورس کو الرٹ کر دو مجھے میری بیوی واپس میری آنکھوں کے سامنے چاہیے۔

ایم ریلی سوری سر آپ اپنی پاور کا غلط استعمال کر رہے ہیں۔صرف اپنی بیوی کے لئے آپ پورے ملک کو مشکل میں ڈال رہے ہیں۔

فی الحال تو آپ کے ہاتھ میں پولیٹیشن کی کرسی آئی ہی نہیں ہے۔اور آپ سسٹم میں ہیر پھیر کر رہے ہیں۔اگر آپ پولیٹیشن بن گئے تو۔

تم کسے بے وقوف بنا رہے ہو یہاں کوئی دودھ کا دھلا نہیں ہے یہاں کرسی پر بیٹھ کر انسان اپنے لیے جیتا ہے اپنے مطلب کے لئے جیتا ہے۔

اور یہاں بات میری زندگی پر آئی ہے میری عزت پر میری بیوی پر آئی ہے ۔

اگر تمہیں اوپر سے بہت پیسے مل رہے ہیں ۔تو ان پیسوں کو تم اپنی جیب میں رکھو ۔لیکن یہ مت سوچنا کہ تمہارے باپ دادا مجھے میرے مقصد سے روک پائیں گے ۔

لیکن سر یہ قدم بہت سارے پولیٹیشن کو بہت زیادہ نقصان دے سکتا ہے ۔

ایام سکندر کو پروا نہیں ۔۔۔۔۔مت بھولو کہ تم میرے انڈر کام کرتے ہو ۔اگر اپنی نوکری پیاری ہے تو بہتر ہوگا کہ تم وہ کرو جو میں کہتا ہوں ۔جس نوکری کے بل پر تم مجھے میرے کام سے روک رہے ہونا اگر وہ نوکری نہ بچی تو جن کا پیسہ تم کھاتے ہو وہ تمہارے منہ پر تھوکنا بھی پسند نہیں کریں گے ۔ایام نے جیسے اس کی اوقات یاددلائی تھی ۔

جی جی سر میں انکار نہیں کر رہا میں ابھی ساری فلائٹس روک دیتا ہوں کوئی بھی غیر قانونی طریقے سے بھی پاکستان سے باہر نہیں جا سکے گا ۔اگر آپ حکم کریں گے تو میں بائے روڈ کا سلسلہ بھی بند کر دوں گا ۔

نہیں وہ سب کچھ میں سنبھال لوں گا عوام کو ڈسٹرب کرنے کی ضرورت نہیں اس نے کہہ کر فون بند کر دیا تھا ۔جب امجد نے اسے بتایا کہ نیچے کچھ آفیسر آئے ہوئے ہیں

ooooooo

اسلام علیکم سر ہم نے سب کچھ پتہ کروایا ہے آپ کو جس نمبر سے پہلے فون آیا تھا وہ کسی وقار کے نام پر رجسٹر ہے ۔

لیکن وقار نام کا آدمی اسے ہرگز استعمال نہیں کر رہا ہم اس آدمی کا شناختی کارڈ اور ساری پرسنل انفاریشن نکلوا چکے ہیں۔

یہ آدمی کچھ بھی نہیں کرتا سڑکوں پر آوارہ گردی کرتا ہے اور سننے میں آیا ہے کہ دو تین دفعہ اسے شک کی بنا پر گرفتار کر لیا گیا تھا کہ یہ نشہ وغیرہ بیچتا ہے پھر اسے ایک دفعہ گرفتار کر لیا گیا کہ یہ لڑکیوں کے ساتھ افیئر چلا کر ان سے غیر مناسب ویڈیو بنواتا ہے۔

لیکن اس طرح کی کوئی بھی بات ثابت نہ ہونے پر ایک بار چار دن اور دوسری بار دو مہینے کی سزا دے کر چھوڑ دیا گیا اور ایک دفعہ یہ نو ماہ تک جیل میں رہا تھا۔

جبکہ آوارہ گردی سے پہلے یہ ایک کمپنی میں اچھی خاصی پوسٹ پر نوکری کر رہا تھا لیکن پھر اس پر چوری کا الزام لگا دیا گیا تھا وہاں سے اسے دھکے مار کر نکالا گیا تھا اس کے بعد ایسی بہت ساری سرگرمیوں ہیں جس میں اس کا نام آتا رہا ہے لیکن ثبوت نہیں تھا۔

اس وقت یہ۔آدمی کہاں ہے اور کتنی دیر تک یہ میرے سامنے ہوگا وہ ان لوگوں کو دیکھتے ہوئے بولا تھا۔

سر میں اپنی فورس لگادی ہے یہ آدمی جلد سے جلد ہمیں مل جائے گا اور جیسے ہی ملتا ہے ہم اسے آپ کے سامنے خاظر کر دیں گے انشاءاللہ آپ ہمیں بس ایک گھنٹے کا وقت دیں۔

سوپر پاور سروس والوں نے اس سے اپنے اعتماد میں لے کر وقت مانگا تھا جس پر وہ صرف ہاں میں سر ہلا گیا۔

ooooooo

سر بہت بڑا مسئلہ ہوگیا ہے ۔آپ نے کہا تھا کہ ہم اس لڑکی کو آج رات ہی دبئی لے جائیں گے لیکن ساری فلائٹس بند کردی گئی ہیں ۔

پاکستان سے اگلے 24 گھنٹے تک کوئی بھی فلائٹ کسی بھی ملک کے لیے نہیں نکل سکتی کوئی سیاسی ایشو آیا ہے ۔

کوئی سیاسی ایشو ہے یا کوئی اور مسئلہ ہے وہ پریشانی سے اسے پوچھنے لگا تھا ۔

سر کچھ کہا نہیں جا سکتا کنگ پاکستان میں نہیں لیکن باقی ممالک میں اتنی پاور رکھتا ہے کہ وہ اپنی مرضی سے کچھ بھی کروا سکے لیکن پاکستان میں بہت عام شہری کی حیثیت سے رہتا ہے یہاں وہ اپنی پاور سے کچھ بھی نہیں کروا سکتا ۔

تو پھر تمہیں کیا لگتا ہے کہ یہ سب کچھ کس نے کیا ۔

سر میں یہ تو نہیں جانتا کہ یہ سب کچھ کس نے کیا ہے لیکن یہ لڑکی ایک سیاسی آدمی کی بیوی ہے ۔ وہ بندا کافی پاور میں ہے لیکن اپنی پاور کا زیادہ استعمال نہیں کرتا ۔ہو سکتا ہے کہ اس نے یہ سب کچھ کیا ہو ۔وہ کافی ایماندار بندہ ہے اپنے کام کو پوری ایمانداری سے کر رہا ہے ۔وہ اپنی سیاسی پاور کبھی اپنے ذاتی یا غلط کام کے لئے استعمال نہیں کرتا

اور بڑا مسئلہ یہ ہے کہ جگہ جگہ چھاپے مارے جا رہے ہیں ہمارے دو اڈھوں پر چھاپا مارا گیا ہے جہاں سے بہت سارے آدمیوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے نقصان بھی کافی ہوا ہے ۔پولیس اور باقی ادارے اچانک حرکت میں آ گئے ہیں ۔

کل تک یہاں بہت خاموشی تھی لیکن آج پولیس نے اچانک زور پکڑ کر ہلچل مچا دی ہے۔جگہ جگہ سے لوگ بھاگ رہے ہیں لیکن پاکستان سے باہر کوئی نہیں جا سکتا غیر قانونی طریقے سے جو لوگ باہر جا رہے تھے وہ سارے بھی پکڑے جا چکے ہیں۔

اس سے پہلے کہ ہم کسی بڑے نقصان کی ذد میں آجائیں ہمیں کچھ نہ کچھ سوچنا ہوگا سر اگر آپ کہیں تو اس لڑکی کو ختم کر دوں۔کیوں کہ مجھے لگ رہا ہے کہ فساد کی جڑ یہی لڑکی ہے اسی کے پیچھے وہ آدمی سب کچھ کروا رہا ہے۔

ویسے بھی یہ ہمارے کسی کام کی نہیں ہے۔کنگ کو اس کی لاش تحفے میں بھیج کر اسے اس کی ہار سے روشناس کروا دیں گے۔

نہیں اسے مار دینے کا مطلب ہے کہ خوف زدہ ہو جانا اور میں کنگ سے خوفزدہ نہیں ہوں اسے اتنی بُری حالت میں پہنچا دو کہ اس کی موت یہاں نہیں بلکہ کنگ کے پاس جا کر ہو۔

اور جلد سے جلد میرے یہاں سے نکلنے کا انتظام کرو اس سے پہلے کہ پولیس ہمارے سارے اڈھوں تک پہنچے ہمیں یہاں سے نکل جانا چاہیے۔

کیوں کہ آندھی یا طوفان آئے کنگ کو کوئی نہیں روک سکتا وہ ضرور آئے گا اپنی امایت لینے کے لئے۔یہ لڑکی اس کی ضد بن چکی ہے۔

یہ لڑکی دو طرف سے اسے شکست دے رہی ہے ایک یہاں سے اور دوسرے اس کے شوہر کی طرف سے۔اور کنگ یہ شکست قبول نہیں کر پائے گا کنگ اس لڑکی تک پہنچنے کے لیے کوئی بھی حد پار کر جائے گا۔اسی لئے ہمیں جلد سے جلد یہاں سے نکلنا ہوگا

oooooo

پانی ۔۔۔۔۔پانی ۔۔۔۔۔۔پانی وہ زمین پر پڑی کب سے پانی پانی ہی کئے جا رہی تھی ۔

جب کہ وہ کہاں تھی اس کو بالکل بھی ہوش نہیں تھا ۔۔

ایام۔۔۔۔۔ ایام ۔۔۔۔۔۔پورے جسم میں تھکاوٹ سی محسوس ہورہی تھی عجیب سا خوف محسوس ہو رہا تھا اس کا دل بری طرح سے کانپ رہا تھا ایسا لگ رہا تھا جیسے زندگی ختم ہونے والی ہے ۔

پانی ۔۔۔۔۔۔اس کے منہ سے ہلکی ہلکی آواز نکل رہی تھی جب اچانک کمرے کا دروازہ کھلا ۔ ماربل کے فرش پر وہ نیم بے ہوش پڑی ہوئی تھی کمرہ بالکل خالی تھا اور اندھیرے میں ڈوبا تھا لیکن دروازہ کھلنے سے کمرے میں روشنی ہوگی ۔اور وہاں سے اس کے سامنے تین سے چار آدمی کمرے میں داخل ہوئے تھے

ارے ۔۔۔۔ارے لڑکی کو پانی چاہیے اسے پانی دو کہیں مرنا جائے ۔ لیکن ہمیں تو اسے مارنا ہی ہے ۔تو پھر مرنے دیتے ہیں۔

ارے نہیں مرنے دیں گے تو کنگ کو اس کا حال کیسے پتا چلے گا ۔

دوسرے نے کہا

ہمیں اسے زندہ مردہ حالت میں کنگ کے اڈے پر پہنچانا ہے لیکن اس کے لئے ہمیں تمہیں بہت تکلیف دینی پڑے گی جو تمہارے نصیب میں لکھی ہی نہیں ہےپیاری ۔۔۔۔

وہ اسے بالوں سے پکڑ کر اپنے سامنے کھڑا کر چکا تھا جبکہ ہیر حیران نظروں سے اس آدمی کو دیکھ رہی تھی۔

چھوڑ دو چھوڑ دو مجھے اس نے اپنا آپ اس کے ہاتھ سے چھڑوانا چاہا۔

کیسے چھوڑ دیں تجھے تیری وجہ سے کنگ نے ہمارا اتنا نقصان کیا اور تو۔۔۔۔اور تیرے شوہر نے بھی ہمارا بہت نقصان کیا اس دن ہمارے اڈے پر پہنچ کر۔

تو کنگ کے دل کی دھڑکن ہے تجھے تو وہ ہر قیمت پر حاصل کرے گا۔

تجھے کنگ کے سامنے ایسی حالت میں بھیجیں گے کہ وہ کبھی اپنی اس ہار کو بھول نہیں پائے گا۔

اس نے انڈرورلڈ میں ہمارے باس کی جگہ لی تھی۔اور ہمارے باس اس کنگ سے بدلہ لینے کے لئے اس کی کمزوری تلاش کر رہے تھے اور پھر تو ہمارے ہاتھ لگ گئی

تمہیں بدترین موت دے کر ہم اس کنگ کو ہرائیں گے اور پھر ہمارے باس کی جگہ انہیں واپس ملے گی۔

لیکن یہ سب دیکھنے کے لئے تو زندہ نہیں بچے گی کیونکہ تجھے تو ہم ختم کر دیں گے تو کنگ کی کمزوری ہے تو تیار ہو جا تیری موت تیرے سر پر کھڑی ہے وہ اسے دھکا دیتا پیچھے کی طرف گرا چکا تھا۔

تیری آخری خواہش ہے کوئی اگر ہے بھی تو تو اب سے ختم ہو جائے گی۔وہ قہقہ لگاتا اسے ڈرا رہا تھا۔

یار یہ لڑکی تو بہت خوبصورت ہے میری تو نیت خراب ہو رہی ہے لیکن باس نے منع کیا ہے

۔بوس نے کہا ہے کہ ہم اس کے جیسے گھٹیا نہیں ہے اسی لئے اس لڑکی کی خوبصورتی کو نظر انداز

کر دینا ۔

لیکن اس حسین روپ کو بھلا کوئی نظر انداز کر سکتا ہے میری تو اس پر نیت خراب ہو رہی ہے ۔

اس کے پیچھے کھڑے لڑکے نے اسے ہوس بھری نظروں سے دیکھتے ہوئے کہا ۔

ارے تجھے اس کی شکل پر پیار آرہا ہے اسی شکل پر تو کنگ مرمٹا ہے لیکن ہم نے اس شکل سے

نفرت کرنی ہے نفرت۔۔۔۔۔

کیوں کہ یہ کنگ کی منظور نظر ہے وہ زوردار تھپڑ اس کے منہ پر رسید کرتے ہوئے اسے زمین بوس

کر چکا تھا جبکہ ہیر اب تک پورے ہوش و حواس میں بھی نہ آئی تھی اپنے ساتھ ہوتے اس ظلم پر

بلبلا اٹھی ۔

چھوڑ دو مجھے خدا کے لیے چھوڑ دو میں نے تم لوگوں کا کیا بگاڑا ہے ۔۔۔۔۔شاید وہ کبھی ان

لوگوں کے سامنے نہ جھکتی لیکن اپنے پیٹ میں پلتے بچے کے لیے اس نے ان کے سامنے ہاتھ جوڑ

دیے تھے وہ اپنا کوئی نقصان برداشت نہیں کر سکتی تھی ۔

تجھے چھوڑ دیں تجھے ۔۔۔۔۔تجھے تو آدھ مردہ حالت میں ہمیں کنگ کے اڈے پر چھوڑنا ہے اور

ہم تیرے ساتھ یہ سب کچھ کیوں کر رہے ہیں یہ تجھے پتہ چل جائے گا ۔

فی الحال تو تو اپنی موت کا انتظار کر ۔

جب تیری کنگ حالت دیکھے گا نا تب اسے اندازہ ہوگا کہ اس نے کتنی بڑی غلطی کی ہے ۔

کون کنگ ۔۔۔۔میں کسی کنگ کو نہیں جانتی پلیز مجھے چھوڑ دو میں تم لوگوں کے سامنے ہاتھ جوڑتی ہوں ۔وہ ان کے آگے اپنے ہاتھ جوڑ چکی تھی لیکن وہ لوگ اس کی کسی بات کو کوئی اہمیت نہیں دے رہے تھے ۔

تجھے چھوڑ دیں گے تو ہم بھلا اپنا کام کیسے کروائیں گے ۔کنگ تجھے حاصل کرنے کے لئے کوئی بھی حد پار کر جائے گا ۔ویسے تو چیز بھی تو اتنی خوبصورت ہے کہ کنگ جیسا آدمی تجھ پر مرمٹا ہے ۔ لیکن جس شکل سے کنگ کو محبت ہوئی ہے اگر ہم وہ شکل ہی بگاڑ دیں تو ۔۔۔۔۔وہ اپنی جیب سے کچھ نکالتے ہوئے اس کے سامنے کر چکا تھا وہ عجیب سی چیز تھی ۔ ایک شیشے کا بلب سا تھا جس میں کچھ تھا شاید پانی یا پھر تیزاب ۔۔۔

کون تھے یہ لوگ جو اس کے ساتھ یہ سب کچھ کر رہے تھے کون تھا کنگ جس سے بدلہ لینے کے لیے وہ لوگ اس کی دنیا برباد کرنا چاہتے تھے ۔

اس یقین نہیں آرہا تھا کہ اس دنیا میں ایسے بھی لوگ موجود ہیں جو صرف بدلے کے لئے کسی کی پسند کو اس حد تک برباد کرنے کی کوشش کر سکتے ہیں ۔

وہ کنگ کی پسند کب اور کیسے بنی تھی وہ نہیں جانتی تھی لیکن وہ لمحہ یقیناً اس کی زندگی کا سب سے منحوس لمحہ تھا وہ پھٹی آنکھوں سے اس آدمی کے ہاتھ میں وہ چیز دیکھ رہی تھی ۔۔

اس نے اس بمب کا اوپر سے ڈھکنا کھولا جب اچانک دروازہ کھولا اور کوئی اندر داخل ہوا

oooo

مجھے کچھ نہیں پتا۔۔۔۔۔خدا کے لیے چھوڑ دو میں نے کچھ بھی نہیں کروایا ۔۔۔۔۔

میں تو اس طرح کے کسی کام میں شامل نہیں ہوں ۔اور نہ ہی مجھے ان سب چیزوں کی خبر ہے ۔

اس روڈ پر بہت امیر لوگ آتے ہیں بس اسی لئے کل شام کو وہاں پر کھڑا تھا میرا کوئی مقصد نہیں تھا ۔

اور نہ ہی میں نے کسی سیاستدان کی بیوی کو اغوا کیا ہے ۔

خدا کے لئے مجھے چھوڑ دو وقار زمین پر اب بری طرح سے بلبلا رہا تھا پولیس نے اس کی درگت بنا دی تھی اسے مار مار کر اس کی حالت خراب کر دی تھی ۔

اور یہ سب کچھ صرف شک کی بنا پر ہو رہا تھا کیونکہ کل اسے ایام سکندر کے بنگلے کے آس پاس دیکھا گیا تھا ۔

دیکھو اگر تمہیں اپنی جان پیاری ہے نا تو سب کچھ بتا دو ۔ ایام سکندر اپنی بیوی کی تلاش میں بپھرا ہوا شیر بنا ہوا ہے یہ نہ ہو کہ وہ تمہاری گردن کاٹ دے ۔

ہم تو پھر تمہیں بخش دیں گے لیکن ایام سکندر تمہاری روح تک ہلا دے گا ۔وہ بھی تھوڑی دیر میں یہاں پہنچنے والا ہے اگر اپنی زندگی چاہتے ہو تو سب کو سچ بتا دو ۔

مجھے کچھ بھی نہیں پتا میں آپ لوگوں کو کیا بتاؤں پلیز مجھے جانے دیں یہاں سے میرا کوئی قصور نہیں ہے ۔

میں کسی کو نہیں جانتا کون ایام سکندر کون سیاستدان اور کون سی بیوی مجھے اس کی کوئی خبر نہیں ہے ۔

جھوٹ مت بولو وقار تمہارے نمبر سے رجسٹر فون پر ایام سکندر کو دھمکیاں ملتی رہی ہیں۔ کسی گنگ کی اور اس آدمی کا ماننا ہے کہ وہ انڈر ورلڈ سے تعلق رکھتا ہے بلکہ انڈر ورلڈ کا خطرناک ترین مجرم ہے۔

اس آدمی نے ایام سکندر کی بیوی کے پہلے شوہر سے اس کی بیوی کو خریدا تھا۔ لیکن جب وہ اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکا تو اس نے ایام سکندر کو دھمکیاں دینا شروع کر دیں۔

اور جس نمبر سے ایام سکندر کو فون آتا تھا وہ تمہارے نام پر رجسٹر تھا اگر تم جھوٹ بولو گے تو اپنی قبر خود ہی کھودو گے۔

وہ اسے آئینہ دکھاتے ہوئے بولا تھا جب کہ وقار کے چہرے پر پریشانی چھانے لگی تھی وہ بہت بڑے کیس میں پھنسنے والا تھا۔

سر جی میری کوئی غلطی نہیں ہے میرا فون تو بہت دنوں سے غائب ہے چوری ہو گیا تھا۔ ہو سکتا ہے کہ اس آدمی نے ایام سکندر کو میرے ہی نمبر سے فون کیا ہو۔

لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آپ ایک شریف شہری کے ساتھ ایسا سلوک کریں گے مجھے معاف کر دیجیے۔

مجھے جانے دیجیے یہاں سے میری بھی فیملی ہے۔۔۔۔وہ بھی بول ہی رہا تھا جب اچانک وہ جالی کا دروازہ پار کرتا تیزی سے اس کی طرف آیا تھا اور آتے ہی اس نے زوردار تھپڑ اس کے منہ پر دے مارا تھا وہ کرسی سمیت زمین بوس ہوا۔

میری بیوی کہاں ہے بولو کہاں ہے میری بیوی تمہارے نمبر سے مجھے فون آتا تھا بتاؤ وہ فون کرتا تھا کنگ کون ہے۔وہ سرخ انگارہ آنکھوں سے اسے گھورتے ہوئے بولا۔ وقار اس کے دہشت ناک انداز سے خوفزدہ ہوگیا

مجھے ساری انفارمیشن چاہیے۔یہ سعد کا فون ہے جسے تمہاری کالز آتی رہی ہیں یہی نمبر استعمال کر رہے ہو نہ تم ابھی۔۔۔۔! تم نے ڈیل کی تھی نہ سعد کے ساتھ اس کی بیوی کی اگر اس وقت سعد ہوش و حواس میں ہوتا تو اس وقت توہ میرے ہاتھوں مرچکا ہوتا۔ لیکن اس حادثے کے بعد سے قوما میں ہے۔اور اب ساری زندگی کوما میں ہی رہے گا

اگر اسے ہوش ہوتا تو میں اس سے یہ ساری انفارمیشن نکالتا لیکن نہیں وہ دنیا جہاں سے بے خبر ہے اس کے پہلے کہ میں تمہیں بھی اس دنیا سے بے خبر کردوں بہتر ہے کہ تم مجھے بتا دو اگر اپنی جان پیاری ہے تو وہ اچانک ہی اپنی جیب سے پستول نکال تھا اس کی منہ میں ڈال چکا تھا۔اس کا انداز ایسا تھا جیسے کر یا مر اور ایسے معاملوں میں ایام سکندر بھی مارنے پر یقین رکھتا تھا

وقار کی جان سچ مچ میں ہوا ہو گئی تھی پہلے پولیس کی مار کھاتے کھاتے اس کی حالت خراب ہو چکی تھی اور اب یہ ایام سکندر تو ایسے لمحے میں ہی موت کی نیند سلا دینا چاہتا تھا۔

اور حقیقت تو یہ تھی کہ اس کی بیوی کنگ کے پاس نہیں بلکہ اس کے دشمنوں کے پاس تھی جن سے کنگ خود بھی اسے بچا نہیں پا رہا تھا۔

اسے خاموش دیکھ کر ایام نے اپنی انگلی ٹریگر پر رکھی تھی لیکن شاید وقار کو اپنی جان بہت پیاری تھی۔

رک جاؤ۔۔۔۔۔ ! خدا کے لئے مجھے مت مارنا میں تمہیں سب کچھ بتاتا ہوں جو کچھ مجھے پتا ہے وہ سب کچھ تمہیں بتا دوں گا۔۔۔۔

پلیز میری جان نہیں لینا وہ منتیں ترلے کرتے ہوئے اونچی آواز میں بول رہا تھا جب کہ ایام نے انگلی۔کی مدد سے اسے صرف ایک منٹ کا وقت دیا تھا۔اور اس کے دہشت ناک انداز سے خوفزدہ ہوتے ہوئے وقار صرف ہاں میں ہی سر ہلا پایا

ایام کے لیے ایک ایک لمحہ اہم تھا ایک ایک سیکنڈ اسے اس کی ہیر سے دور کر رہا تھا۔اور پھر وقار بولتا چلا گیا جب کہ وہ اور سب پولیس اہلکار اسے خاموشی سے سن رہے تھے.

ooooooooo

oooooooo

اور کچھ بتانا باقی ہے۔۔۔۔۔؟

وہ وقار کو دیکھتے ہوئے پوچھنے لگا وہ اسے ساری معلومات دے چکا تھا۔

وقار کی طرف سے اب کچھ بھی باقی نہیں تھا وہ مزید اسے کچھ بھی نہیں بتا سکتا تھا۔جو اسے پتا تھا وہ سب کچھ اسے بتا چکا تھا۔

نہیں مجھے جو پتا تھا میں نے آپ کو سب کچھ پوری ایمانداری سے سچ بتا دیا ہے۔اس کے علاوہ میں اور کچھ بھی نہیں جانتا۔

پلیز خدا کے لیے اب مجھے جانے دیجیے میں مزید آپ لوگوں کی کوئی مدد نہیں کر سکتا۔وہ اس کی منتیں کرتے ہوئے بول رہا تھا۔

جب کہ اس کے اس طرح سے کہنے پر ایام سکندر کے لب استہزائیہ انداز میں سکڑے۔

تم نے میری مدد کی ہے۔۔۔۔۔۔؟ایسا کب ہوا۔۔۔۔۔۔؟وہ سوالیہ انداز میں اس سے پوچھ رہا تھا جو اسے حیرانگی سے دیکھ رہا تھا۔

میں نے آپ کی مدد ہی تو کی ہے آپ کو اتنی ساری انفارمیشن دے کر وقار کو اس کی ذہنی حالت پر شبہ ہوا۔کیونکہ وہ اس کو سب کچھ بتا کر اس کے لیے کافی آسانی پیدا کر رہا تھا۔

اتنا سب کچھ سوائے اس کے اور کوئی نہیں۔کر سکتا تھا۔کیونکہ وقار کنگ کا سب سے خاص آدمی تھا۔

ہاہاہا یہ تم نے میری مدد کی ہے۔۔۔۔۔۔؟

بے وقوف آدمی یہ تم نے اپنی جان بچانے کے لئے اپنے آپ کی مدد کی ہے لیکن تم جیسے انسان کی اس دنیا میں کوئی جگہ نہیں ہے۔

ہاں مجھے تم سے اور کچھ بھی نہیں جاننا تمہارا سفر یہی تک کا تھا خدا حافظ۔۔۔۔۔۔۔

میرے مددگار۔۔۔۔۔" وہ اس کے ماتھے کے بیچوں بیچ پستول رکھ کر ٹائیگر دبا چکا تھا۔

گولی کی آواز کی گونج پیدا ہوئی اور ہر طرف خاموشی چھا گئی۔

سر آپ یہاں سے نکلے ہم یہ سب سنبھال لیں گے۔

آفیسر نے بہت سکون سے اس کی ہاتھ سے لیتے ہوئے رومال سے اس کے انگلیوں کے نشان مٹائے تھے۔

میں یہاں سے جا رہا ہوں لیکن اب آگے کیا کرنا ہے یہ تم لوگ بہت اچھے طریقے سے جانتے ہو مجھے تم لوگوں کو کچھ بھی بتانے کی ضرورت نہ پڑے وہ غصے سے ان لوگوں کو دیکھتے ہوئے بولا تو وہ سب لوگ اسے یقین دلاتے ہوئے وقار کی لاش کو ٹھکانے لگانے لگے تھے

ooooooo

وہ حیرانگی سے اس کے ہاتھ میں اس شیشے کے بلب کو دیکھ رہی تھی جب اچانک دروازہ کھلا اور ایک آدمی دروازے سے اندر داخل ہوا۔

رک جاؤ یہ تم کیا کرنے والے تھے اس لڑکی کے چہرے کو جلانے والے تھے تاکہ کنگ اسے پہچان ہی نہ پائے۔

ہم نے کنگ کو اس کی ہار کی شکل دکھانی ہے۔اسے بتانا ہے کہ اس کی خواہش کو ہم نے کس طرح سے برباد کیا ہے۔۔

اگر ہم۔اس کا چہرہ ہی جلا دیں گے تو کنگ پہچانے گا کیسے اسے۔۔۔۔؟

اسے پتہ کیسے چلے گا کہ یہ وہی لڑکی ہے جس کے لئے وہ پاگل ہو رہا ہے۔

ہم اسے سب کچھ بتائیں گے۔کہ ہم نے کس طرح سے اس کی پسند کو برباد کیا وہ ایک جھٹکے میں ہیر کو بالوں سے پکڑ کر ایک دفعہ پھر سے اپنے سامنے کھڑا کر چکا تھا۔

ہیر نے سختی سے اس آدمی کے بازو کو اپنے دونوں ہاتھوں میں تھام لیا جو اسے بری طرح سے تکلیف پہنچا رہے تھے۔

پلیز مجھے جانے دو میں نے تم لوگوں کا کیا بگاڑا ہے میں تو تم لوگوں کو جانتی بھی نہیں پلیز مجھے یہاں سے جانے دو۔

میں کسی کنگ کو نہیں جانتی اور نہ ہی مجھے کسی کنگ کے بارے میں کچھ پتہ ہے تم لوگ کیا کہہ رہے ہو مجھے تم لوگوں کی کوئی بات سمجھ میں نہیں آرہی میں ایام سکندر کی بیوی ہوں اور کسی سے میرا کوئی تعلق نہیں۔

میرا تعلق صرف اور صرف ایام سکندر سے ہے میں نہیں جانتی کہ تم کس آدمی کے بارے میں بات کر رہے ہو اور اس آدمی کے ساتھ تم لوگوں کی کیا دشمنی ہے لیکن خدا کے لئے مجھے چھوڑ دو۔

اگر تم لوگ کھو گئے تو میرے شوہر تمہیں بہت پیسے دیں گے۔یہ سب کچھ تم لوگ یقیناپیسوں کے لئے ہی کر رہے ہوں گے نا۔۔۔۔۔۔؟

ایام تم لوگوں تمہاری مانگ کے مطابق رقم دے دیں گے لیکن خدا کے لئے مجھے یہاں سے جانے دو۔

چپ کر لڑکی تجھے کیا لگتا ہے ہمارے باس کے پاس پیسوں کی کمی ہے ہمارے باس تم جیسوں کو کھڑے کھڑے خرید سکتے ہیں ان کو نہ پیسوں کی کمی ہے اور نا ہی لڑکیوں کی۔

اگر ایسا ہے تو پھر وہ آدمی میرے پیچھا کیوں کر رہا ہے مجھے کیوں یہاں لے کر آیا ہے میں نے کیا بگاڑا ہے اس کا وہ چلاتے ہوئے بولی تھی ۔

یہی تو مسئلہ ہے لڑکی تو نے اس کا کچھ نہیں بگاڑا جو بگاڑا ہے ۔ اور تو کنگ کی منظورِ نظر ہے۔ ۔ لیکن ہمارے سر کے سامنے تو کوئی اہمیت نہیں رکھتی نہ ہی باس تیری خوبصورتی کو سراہیں گے اس نے بڑے سکون سے اسے بتایا تھا ۔

تو ایک معاملے میں بہت خوش قسمت ہے کہ اتنی خوبصورت ہونے کے باوجود بھی ہمارے باس تجھے آنکھ بھر کے بھی نہیں دیکھیں گے کیونکہ وہ مکافات عمل سے ڈرتے ہیں ۔

اور اپنی بیٹی سے بے انتہا محبت کرتے ہیں ۔ انہیں ڈر ہے کہ کہیں ان کی بیٹی کے ساتھ بھی ایسا کچھ نہ ہو کہ وہ کسی عورت کے ساتھ کرے سر نے ہر گناہ کیا لیکن یہ گناہ کبھی نہیں کیا اسی لئے تیری عزت محفوظ ہے ورنہ اب تک تیرے ساتھ کیا ہو سکتا ہے یہ تو جانتی ہی ہے ۔

اس لڑکی کے ساتھ کچھ مت کرنا کنگ نے کہا ہے کہ وہ باس کا ہر مطالبہ پورا کر دے گا سر نے کہا ہے کہ لڑکی کو محفوظ رہنے دو ایک آدمی نے اندر جھانکتے ہوئے ان سے کہا تھا جب کہ وہ بدمزہ ہوتے ہوئے اسے دیکھ کر باہر نکل گئے ۔

ooooooo

سر وقار کے مطابق آپ کی مسز اس وقت کنگ کے پاس نہیں ہیں بلکہ اس نے کہا ہے کہ آپ کی مسز اس وقت کنگ کے ہی کسی دشمن کے پاس ہیں وہ دشمن جو انڈرورلڈ میں کنگ کی جگہ لینا چاہتا ہے ۔

وہ کنگ کو دوسرے طریقے سے نقصان نہیں پہنچا پا رہا تھا اسی لیے وہ اس طرح کا کام کر رہا ہے

اس کے مطابق آپ کی مسز کو وہ پسند کرنے لگا تھا۔لیکن آپ سے شادی ہوجانے کی وجہ سے وہ

اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہوسکا۔

اسی لئے آپ کی مسز کو کڈنیپ کرکے وہ اپنی انا کو تسکین پہنچانا چاہتا ہے اسے یہ سوچ سوچ کر

غصہ آرہا ہے کہ وہ ایک عام سی لڑکی کو حاصل نہیں کرپایا۔

اور اس کے اسی غصے کا فائدہ اس کے دشمن اٹھا رہے ہیں مطلب وہ آپسی دشمنی میں آپ کی

مسز کو نقصان پہنچانا چاہتے ہیں

سر آپ کی مسز وہ واحد لڑکی تھی جس سے وہ اب تک خواہش کے باوجود بھی حاصل نہیں کرپایا

اسی لیے وہ اس کی زندگی بن چکی تھی۔

اس کے دشمنوں تک خبر ہوچکی تھی کہ ان کو کس طرح سے بے بس کیا جاسکتا ہے اسی لئے ان

لوگوں نے آپ کی مسز کو ٹارگٹ بنایا۔

اس کے ساتھ باہر اتا آفیسر اسے تفصیل سے بتا رہا تھا جب کہ ایام اسے سنتے ہوئے آگے بڑھ رہا

تھا اس کے دماغ میں بہت کچھ چل رہا تھا۔

جو سوائے اپنے اور کسی سے بھی شئیر نہیں کر سکتا تھا۔

ooooooo

وہ لوگ جا چکے تھے اس ایک بار پھر سے اسے اندھیرے کی نظر کرکے رو رہی تھی تڑپ رہی تھی

اسے عجیب سا خوف محسوس ہو رہا تھا۔

Urdu Novels Ghar

اندراس کمرے میں اتنی گرمی تھی کہ پسینے سے اس کا پورا جسم شرابور ہو چکا تھا اور فرش تپ رہا تھا۔

اوپر سے اندھیرا اس حد تک تھا کہ وہ کسی بھی طرف ہاتھ پیر تک نہیں مار پا رہی تھی اس کے ہاتھوں کو پیچھے کی طرف باندھا گیا تھا۔

جبکہ اس کے منہ پر کپڑا باندھ کر اس کی چیخوں کا گلا گھونٹنے کی کوشش کی گئی تھی لیکن اس کے باوجود بھی وہ کافی اونچی آواز میں خود کو مدد مانگنے پر مجبور کر رہی تھی۔اس کے گلے سے دبی دبی آواز نکل رہی تھی جو اس کی بے بسی کو بیان کر سکتی تھی

لیکن یہاں کوئی نہ تھا جو اس کی آوازیں سنتا جو اس کی سسکیاں سن کر اس کی مدد کے لیے آتا اس کا ایام سکندر جانے کہاں رہ گیا تھا۔

oooooo

ہم یہاں باہر کیوں کھڑے ہیں آفیسر اندر چلو اور اس آدمی کو گرفتار کرو۔۔۔۔۔۔وہ لوگ کنگ کے اڈے پر تھے جہاں وقار نے ان لوگوں کو مرنے سے پہلے بھیجا تھا۔

وقار نے ان لوگوں کو تفصیل بتاتے ہوئے اس اڈے کا پتہ دیا تھا اور کہا تھا کہ کنگ کا سب سے محفوظ ٹھکانا یہی ہے۔

وہ جب بھی پاکستان آتا ہے وہ ایسی جگہ پر رہتا ہے کیونکہ یہاں پولیس کا زیادہ آنا جانا نہیں ہے اور اگر ہے بھی تو وہ کونسا کسی پولیس سے ڈرتا تھا۔

وہ اپنی مرضی کا مالک تھا ہر کام اپنی مرضی سے کرتے آیا تھا ہیر کو حاصل کرنے کے لیے جو راستہ اس نے اپنایا تھا وہ اسی کے لئے مشکل بن گیا تھا۔

ہیر پہلی ہی نظر میں اسے اتنی زیادہ پسند آئی تھی کہ وہ اسے اپنے خواب گاہ میں لانے کی خواہش کر بیٹھا۔

لیکن ہیر کا حصول اس کے لیے بے حد مشکل ہو گیا تھا وہ چاہ کر بھی اسے حاصل نہ کر سکا تبھی تو وہ اس کی ضد بن چکی تھی اپنی انا کی تسکین کے لئے وہ اسے حاصل کرنا چاہتا تھا۔

بے شک اب اس کی خوبصورتی اس کے لیے اتنی اہمیت نہیں رکھتی تھی جتنی کے پہلے لیکن وہ اپنی ضد کو چھوڑ بھی نہیں سکتا تھا۔

نہیں سر وہ آدمی یہاں سے نکل کر اپنے دشمن کے اڈے پر ضرور جائے گا۔کیونکہ وہ اس کے سامنے ہار کبھی بھی نہیں مانے گا۔آخر اتنے سال لگا کر اس نے انڈر ورلڈ میں اپنا نام بنایا ہے ایک لڑکی کی وجہ سے وہ اپنا نام ڈوبنے ہرگز نہیں دے گا۔وہ یہاں سے نکل کر اپنے دشمن کے پاس ضرور پہنچے گا

اور ہم اس کا پیچھا کریں گے تبھی ہم اصل مجرم تک پہنچ پائیں گے۔

وقار کے مرنے سے پہلے ہم نے اس کی جو ریکارڈنگ کی ہے وہ کنگ کے خلاف بہت بڑا ثبوت ہے۔جو آگے جا کر ہمارے لیے بہت زیادہ فائدہ مند ثابت ہو سکتا ہے ہم اس کی مدد سے اسے سزا دلوا سکتے ہیں۔

کنگ کو سزا صرف میں دونگا صرف اور صرف میں کوئی بھی اسے کوئی نقصان نہیں پہنچائے گا اسے اس کے انجام تک میں پہنچاؤں گا تم بس مجھے اس کے بارے میں سب کچھ بتاؤ وہ وحشت ناک انداز میں بولا

سر کنگ کا اصل نام راشد خان ہے اور یہ کراچی کے ایک چھوٹے سے قصبے سے تعلق رکھتا تھا تنگی اور غریبی سے تنگ آکر اس نے یہ راہ اختیار کرلی ۔اس کے انداز سے خوفزدہ ہو کر آفیسر نے اسے جلدی جلدی سب کچھ بتانا شروع کر دیا

مزید کچھ بتانا چاہو گے۔۔۔۔۔؟ وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا تو آفیسر نے ایک بار پھر سے اپنی بات شروع کی ۔

جی سر اس نے نہیں دیکھا کہ اس کے ہاتھوں کوئی معصوم مرتا ہے یا کوئی ظالم اس نے اپنے راستے میں آنے والے ہر انسان کو نشانہ بنایا اور انڈر ورلڈ کا کنگ بن گیا ۔

وہ اسے تفصیل سے بتا رہا تھا جب کہ ایام کو ان سب باتوں سے کوئی دلچسپی نہیں تھی وہ تو بس اس دروازے کو دیکھ رہا تھا جس میں سے کنگ نکل کر ان کے لیے راستہ آسان کرنے والا تھا ۔

ایک بار مجھے میری بیوی صحیح سلامت مل جائے سب سے پہلے اسے اس دنیا سے دفع کرونگا ۔ایسے شخص کو جینے کا کوئی حق نہیں ۔جو دوسروں کی زندگی کو زندگی ہی نہ سمجھتا ہووہ غصے سے اسے دیکھتے ہوئے بولا ۔

بس سر دعا تو یہی ہے کہ ان لوگوں نے آپ کی مسز کو کوئی نقصان نہ پہنچایا ہو ورنہ ۔۔۔۔۔۔

ورنہ میں ان لوگوں کو جہنم کی سیر کروا دوں گا ۔لیکن بخشوں گا تمہیں بھی نہیں کیوں کہ اب تک میں اپنی بیوی کے پاس نہیں پہنچ پایا کیونکہ میں تم پر اعتبار کر رہا ہوں ۔

وہ اسے خطرناک تیوروں سے دیکھتے ہوئے بولا تو آفیسر ہڑبڑا کر گاڑی سٹارٹ کرنے لگا کیوں کہ سامنے سے ایک 55 سے 60 سال کا آدمی نکل کر ایک گاڑی کی طرف جا رہا تھا ۔

اور انہیں یقین تھا کہ وہ کنگ ہی ہے ۔ وہ کہاں جا رہا تھا یہ تو وہ دونوں ہی نہیں جانتے تھے لیکن یہ اس کی زندگی کا آخری سفر ہوگا یہ فیصلہ ایام سکندر نے کر لیا تھا ۔

ان کے پیچھے ہی فاصلے فاصلے پر اور گاڑی ابھی آ رہی تھی ۔کیوں کہ اتنے خطرناک مجرم کو آسانی سے چھوڑنے کا ان کا بھی کوئی ارادہ نہ تھا

oooooo

وہ لڑکی زندہ تو ہے نہ دیکھ کر آؤ کہیں مر مرا تو نہیں گئی اگر مر گئی نا تو میں تم لوگوں کو کبھی معاف نہیں کروں گا ۔

یاد رکھنا اس لڑکی کو کچھ نہیں ہونا چاہیے وہ کنگ کی کمزوری ہے میں کنگ کو اس کے لئے ترستے دیکھنا چاہتا ہوں ۔

اس لڑکی کو حاصل کرنا کنگ کے لیے بہت مشکل ہو گیا ہے کتنی کوشش کی اس نے اس لڑکی کی خاطر لیکن اس کے ہاتھ کچھ نہیں آیا ۔

پہلے میں کنگ سے اپنے سارے مطالبات پورے کرواؤں گا اور پھر اس لڑکی کو کنگ کے سامنے ختم کروں گا وہ پوری پلاننگ کر کے بیٹھا تھا جبکہ اس کا آدمی اس کے حکم پر ہیر کو دیکھنے چلا گیا ۔

جی سر وہ لڑکی بالکل ٹھیک ہے ہم نے اسے کچھ بھی نہیں کیا لیکن سر وہ لڑکی بہت زیادہ خوبصورت ہے کنگ کا دل اس پریوں ہی نہیں آیا ۔اس کا آدمی اسے دیکھتے ہوئے بتانے لگا ۔

تو تمہاری اس بات کا کیا مطلب ہے وہ اسے سختی سے گھورتے ہوئے بولا ۔

کچھ نہیں سر میں تو بس ایسے ہی آپ کو بتا رہا تھا کہ لڑکی بہت خوبصورت ہے ۔اگر آپ اس بارے میں سوچیں تو ۔

بکواس بند کرو ۔۔۔۔خبردار جو تم نے دوبارہ میرے سامنے ایسی کوئی بھی بات کی تو اپنے گھر میں بچی ہے۔جب انسان گناہ کے راستے جاتا ہے کہ یہ کیوں بھول جاتا ہے کہ کل کو یہی گناہ اس کے گلے پڑ سکتا ہے ہاں میں ہر غلط کام کر سکتا ہوں لیکن کسی عورت کے ساتھ زیادتی نہیں ۔اور اس لڑکی کو میں یہاں صرف اور صرف کنگ کی کمزوری بنا کر لایا ہوں ۔

اور یہ مت بھولو کہ تم لوگوں کا لنک کہیں نہ کہیں کائزان کاظمی سے جڑتا ہے ۔اور خود سے جڑے ہر آدمی کی خبر رکھتا ہے ۔وہ اسے دیکھتے ہوئے بولا ایک لمحے کے لیے اس کا دل کانپ سا گیا تھا وہ یہ بات کیسے بھول گیا تھا کہ جرم کی دنیا کا بادشاہ ہر وقت انہیں اپنی نگاہ کے حصار میں رکھتا ہے ۔خود سے جڑے ایک ایک آدمی پر وہ چیل کی نگاہ رکھتا ہے ۔اور جرم کی دنیا سے تعلق رکھنے والا ایک ایک انسان اس نام سے بہت اچھے سے واقف تھا ۔کیونکہ وہ سامنے والے کو اپنی صفائی پیش کرنے کا موقع ہی نہیں دیتا تھا ۔اس کے لئے بس اتنا ہی جاننا کافی تھا کہ سامنے والے نے جو کام کیا ہے وہ اس کے مزاج کے خلاف ہے ۔اس کی زبان سے زیادہ اس کی پستول باتیں کرتی

تھی ۔اور جب کائزان کاظمی کی پستول باتیں کرتی تھی تب سب لوگوں کے دل خلق میں اٹک جاتے تھے ۔

ooooooo

یہ ایک بہت بڑی مارکیٹ تھی کنگ بیسمنٹ کی طرف جا رہا تھا اس طرف سے رش تو بہت ہوتا تھا لیکن بیچ کی طرف بہت کم لوگ جاتے تھے ۔

کیونکہ اس طرف تو زیادہ تر کارخانے تھے یا پھر ایسی بڑے بڑے حال جہاں پر سامان رکھا جاتا تھا ۔

کسی کو بھی اندازہ نہ تھا کہ ایسی جگھوں پر اس طرح کے کام بھی ہو سکتے ہیں آج تک تو ان جگھوں پر صرف ضرورت کا سامان ہی رکھا جاتا تھا ۔

لیکن اس بات میں بھی کوئی شک نہ آتا تھا کہ ایسے کام ایسی جگھوں پر ہوتے ہیں جہاں شک کم سے کم ہو ۔

وہ لوگ کنگ کاپیچھا کرتے ہوئے اس جگہ کی طرف جا رہے تھے لیکن وہ اس بات کا بھی دھیان رکھ رہے تھے کہ کنگ کو ان پر بالکل بھی شک نہ ہو ۔

کیونکہ ان کی ایک غلط حرکت ہیر کو خطرے میں ڈال سکتی تھی اور ایام ہیر پر کسی طرح کا کوئی خطرہ برداشت نہیں کر سکتا تھا

ooooooo

کہاں ہے میری امانت ۔۔۔۔۔؟

مجھے وہ چاہیے کسی بھی قیمت پر بتاؤ کیا قیمت لگائی ہے تم نے میری خواہش کی ۔۔۔۔۔۔؟

کنگ وہاں اندر داخل ہوتے ہوئے سامنے بیٹھے آدمی سے بولا تھا ۔

جو آج سے پہلے کبھی اتنا اکڑ کر اس کے سامنے نہیں آیا تھا ۔لیکن آج وہ کنگ سے زیادہ پاور فل تھا کنگ کی کمزوری اس کے پاس تھی۔

ارے تم تو یہیں چلے آئے کنگ تھوڑی دیر میں تمہاری امانت کو ہم تمہارے اڈے پر لے کر پہنچ جانے والے تھے ۔

لیکن تمہیں تو ضرورت سے زیادہ ہی جلدی ہے خیر کوئی بات نہیں ہم تمہاری امانت کو تمہارے حوالے کر ہی دیتے ہیں ۔

لیکن اس سے پہلے تھوڑے لین دین کی باتیں ہو جائیں آخر تمہاری ضد تمہاری امانت تمہارا جنون تمہاری کمزوری وہ لڑکی ہے ۔

جو اس وقت ہمارے قبضے میں ہیں ۔

بکواس بند کرو اور اپنی قیمت بتاؤ بتاؤ کیا قیمت لگائی ہے تم نے میری خواہش کی تمہاری ہر خواہش پوری ہوگی اس لڑکی کو میرے سامنے لے کر آو وہ اس سے کہتے ہوئے جلدبازی میں بولا ۔

کیونکہ وہ اپنے پرائیویٹ جیٹ کو تھوڑی ہی دیر میں اس جگہ بلا چکا تھا اور اس میں وہ ہیر کو یہاں سے لے کر دبئی جانے والا تھا۔

وہ ایام کو بعد میں سبق سکھانے والا تھا پہلے اس آدمی کو اس کے انجام تک پہنچانا ضروری تھا ۔

جاؤ اس لڑکی کو لے آؤ۔۔۔۔اور تم یہاں بیٹھو کہ ہم تھوڑی مزید باتیں کر لیتے ہیں وہ اسے سامنے والی کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کرتا اپنے آدمی کو بھیج چکا تھا جب کہ وہ اس کے سامنے پر سکون انداز میں بیٹھتا اس کے مطالبے کا انتظار کرنے لگا

ooooooo

چھوڑ دو مجھے میں کہتی ہو چھوڑ دو مجھے وہ اسے گھسیٹتے ہوئے باہر کی طرف لا رہا تھا۔

جبکہ کنگ سامنے دروازے میں اسے آتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔

وہ اسے کبھی اتنے قریب سے دیکھ پائے گا یہ تو اس کی حسرت ہی تھی جو آج اس آدمی کی وجہ سے پوری ہو گئی تھی۔

اسے ایک بار یہ لڑکی مل جائے اس کے بعد وہ اپنے راستے میں آئے سارے دشمنوں کو اپنے انداز میں ختم کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔

اس شخص کو زندہ چھوڑنے کا اس کا کوئی ارادہ نہ تھا جو اس کی کمزوری کو اس طرح سے استعمال کر رہا تھا۔

یہ اس کی زندگی کی آخری رات تھی اور اس کی زندگی کی آخری رات کا فیصلہ کنگ نے کیا تھا کنگ کا دھیان اب سامنے اس لڑکی کی طرف تھا جو دروازے پر کھڑی اسے دیکھ رہی تھی

ہیر نے حیرانگی سے سامنے کھڑے آدمی کو دیکھا اور پھر اگلے ہی لمحے اس کی آنکھوں میں شناسائی سی اتر آئی۔ وہ بھاگتے ہوئے اس کی طرف بڑھی تھی۔

کنگ اپنی طرف اس کے اٹھتے قدم سمجھ نہیں پایا تھا۔جب اچانک وہ اس کے سینے سے آلگی وہ اس کے اتنے قریب آئے گی یہ تو اس کے وہم وگمان میں بھی نہ تھا۔

لیکن اس کے اگلے الفاظ نے کنگ کو ایک ساتھ ہزار موت مارا تھا۔

"ابو۔۔۔۔۔۔۔

"ابو آپ کہاں تھے آپ مجھے بچانے کے لئے آئے ہیں نہ۔۔۔۔۔۔

آپ نے مجھے ڈھونڈ لیا یہ لوگ بہت ظالم ہیں ابو ان لوگوں نے مجھے بہت مارا دیکھیں ان لوگوں نے میری کیا حالت کر دی۔ابو آپ اس طرح حیرانگی سے مجھے کیوں دیکھ رہے ہیں کیا آپ اپنی بیٹی کو پہچان نہیں رہے مجھے دیکھیں میں آپ کی بیٹی ہیر۔جسے اب اتنا ساچھوڑ آئے تھے وہ آگے بڑھتے ہوئے اس شخص کے سینے سے لگی تھی۔جو اس کے منہ سے یہ سارے الفاظ سننے کے بعد جیسے دنیا میں رہا ہی نہیں تھا اس کے اوپر آسمان آگرا تھا۔

زمین جیسے قدموں تلے سے پھٹ کر نکلی تھی۔اس کا دل چاہا کہ یہ لفظ سننے سے پہلے وہ بہرہ ہو جائے یا اسے موت آجائے۔لیکن کچھ بھی نہ ہوا۔

وہ۔اس کے سینے سے لگی زاروقطار رو رہی تھی جب کہ اس کے ہاتھ اسے دلاسہ دینے کے لیے بھی نہ اٹھ سکے

oooooo

ooooooo

کیا یہ تمھاری بیٹی ہے یہ کیا سن رہا ہوں میں ۔تم اپنی بیٹی کو ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"وہ کچھ بولتے بولتے رک گیا ۔کنگ نے بس ایک نظر اس کو دیکھا تھا اور پھر جیسے وہ اس انسان کے آدھے ادھورے فقرے کا مطلب سمجھ گیا ۔

اس کی نگاہ شرمندگی سے جھک گئی تھی۔

جبکہ ہیر اس کے ساتھ لگی اس کے کچھ بولنے کا انتظار کر رہی تھی۔ اس کا باپ یہاں کیسے آیا تھا ۔۔۔۔۔؟

وہ تو بارہ سال پہلے ہی انہیں چھوڑ کر چلا گیا تھا وہ تو بس اس کی تصویر سے ہی واقف تھی ۔

اور آج اتنے سالوں کے بعد اس کا باپ اس کی آنکھوں کے سامنے تھا لیکن اس کے آنکھوں "میں شرمندگی ۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کی ماں کہتی تھی کہ اس کا باپ اس سے بہت محبت کرتا تھا وہ اس کے لیے بہت کچھ کرنا چاہتا تھا لیکن وہ غریبی سے تنگ آگیا تھا ۔

وہ اکثر اس کی ماں سے کہتا تھا کہ مجھے ایک دفعہ کسی دوسرے ملک جانے دو میں اپنے دونوں بچوں کو بہت اچھی زندگی دوں گا لیکن اس کی ماں نے ہمیشہ صبر و شکر سے کام لیا۔ لیکن راشد کو بہت کچھ چاہیے تھا وہ غربت میں ساری زندگی نہیں گزار سکتا تھا وہ اکثر کہتا تھا کہ وہ ایک دن چلا جائے گا اور پھر ایک دن وہ سچ مچ میں انہیں چھوڑ کر چلا گیا تھا ۔

اور آج 12 سال کے بعد وہ ایک بار پھر سے اس کے سامنے کھڑا تھا لیکن نظریں جھکائے ہوئے ۔

Urdu Novels Ghar

ابو آپ کچھ بول کیوں نہیں رہے آپ کو پتا ہے ان لوگوں نے میرے ساتھ کیا کیا وہ ہمدردی میں ایک بار پھر سے اس کے پاس آکر اسے اپنے زخم دکھانے لگی تھی ۔

ارے تم اسے دکھا رہی ہو اپنے زخم اسے جو خود تمہیں اپنے بستر پر لانا چاہتا تھا

۔کیا تم اسے پہچانتی نہیں ہو یہ کوئی اور نہیں کنگ ہے تمہارے حسن کا شیدائی جو تمہیں اپنی منظور نظر بنانے کا خواہشمند تھا ۔اس آدمی نے اس کے کانوں میں پگھلتا ہوا سیسہ ڈالا تھا ۔

چپ ہو جاؤ خدا کے لئے خاموش ہو جاؤ وہ چیخ اٹھا تھا ۔اور پھر اچانک اپنا چہرا اپنے ہاتھوں میں چھپا کر بلک بلک کر رونے لگا ۔زندگی اسے ایک یہ مقام بھی دکھائے گی اس نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا اسے اپنے سارے گناہوں کی سزا ایک لمحے میں مل گئی تھی ۔

جس بیٹی کے لیے وہ اتنے سالوں سے تڑپا تھا آج وہ اس سے ملی بھی تھی تو کس روپ میں

ہاں ہاں میں خاموش ہو جاؤں کیوں تمہیں شرم آ رہی ہے اپنی بیٹی کے سامنے اپنے کرتوت سنتے ہوئے یا پھر یہ سوچتے ہوئے کہ جیسے تم اپنے بستر پر لانا چاہتے تھے وہ کوئی غیر نہیں بلکہ تمہارا اپنا خون ہے

وہ اپنے کانوں پر یقین نہیں کر پا رہی تھی اس کے سامنے کھڑا شخص وہی تھا جس سے وہ بھاگ رہی تھی۔۔۔۔۔"

جو اس کی عزت کا دشمن تھا وہ باپ تھا اس کا۔۔۔۔۔۔" اور اس کے باپ نے اس کے بارے میں ایسا سوچا تھا۔۔۔۔۔۔؟

وہ لمحے میں ہی اس سے دور جا کر کھڑی ہوئی تھی اس کی آنکھوں میں آنے والی تھوڑی دیر پہلے کی خوشی دم توڑ چکی تھی اس کا دل اس شخص کی شکل تک دیکھنے کا روادار نہ رہا تھا ۔

آج سے بارہ سال پہلے اس کا باپ اسے چھوڑ کر گیا تھا۔کاش یہ دن اس کی زندگی میں نہ آتا ۔کاش اس کا باپ واپس کبھی نہ آتا ۔

کیا آپ ۔۔۔ہیں۔۔۔۔۔۔۔ہیں وہ انسان ۔۔۔۔۔۔جو ۔۔۔۔۔۔۔جو میرے ساتھ ۔۔۔۔۔۔۔وہ اپنی بات مکمل ہی نہیں کر پا رہی تھی دکھ اور تکلیف کی شدت ایسی اٹھی تھی کہ اسکی آنکھیں دھندلا گئی ۔

ہیر بیٹا میری بات تو سنو میں نہیں جانتا تھا ۔۔۔۔۔۔۔۔۔" وہ شرم سے کچھ کہہ ہی نہیں پا رہا تھا۔

دور رہیں مجھ سے نام مت لیجئے گا میرا اپنی زبان سے میں کچھ نہیں لگتی ہوں آپ کی بلکہ میں تو آپ کو جانتی ہی نہیں کیونکہ آپ میرے بابا نہیں ہو سکتے ۔۔۔۔۔"

اتنا گھٹیا اتنا گرا ہوا انسان میرا باپ نہیں ہو سکتا کبھی نہیں ہو سکتا ۔

میں آج تک سوچتی رہی کہ میرا باپ اس دنیا میں ہے ہی نہیں لیکن آج میں سوچتی ہوں کہ کاش وہ سچ میں نہ ہوتا ۔تو مجھے کبھی یہ دن تو نہ دیکھنا نصیب ہوتا ۔

آپ میرے بارے میں ایسا سوچ بھی کیسے سکتے ہیں آپ میرے باپ ہیں ۔۔۔۔میں بیٹی ۔۔۔۔۔۔۔ہوں آپ کی ۔۔۔۔۔۔۔

اتنے سالوں سے میں یہ سوچتی تھی کہ میرا باپ مجھ سے اتنی محبت کرتا ہے وہ کبھی میرے پاس لوٹ کر کیوں نہیں آیا۔

شاید اللہ پاک نے اسے مجھ سے چھین لیا ہے شاید وہ ہمیشہ کے لئے ہمیں چھوڑ کر چلا گیا ہے ورنہ اسے کبھی تو ہماری یاد آتی ہے لیکن آج میں شدت سے دعا مانگتی ہوں کہ کاش یہ بات سچ ہوجاتی کاش آپ کبھی واپس نہیں آتے۔

نفرت ہے مجھے آپ سے انتہائی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی کہ جب کے راشد نے تڑپ کر اس کے قریب آنا چاہا تھا لیکن اس سے پہلے ہی دوسری طرف کھڑے آدمی نے موقعے کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اس کی کنپٹی پر اپنی بندوق رکھ دی

پلیز میری بیٹی کو چھوڑ دو اس نے تمہارا کچھ نہیں بگاڑا تم جو کہو گے میں تمہیں دوں گا میں تمہاری ہر بات ماننے کے لئے تیار ہوں لیکن میری بیٹی کو کچھ بھی مت کرنا۔

میری بیٹی بے قصور ہے اس تمام معاملے سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔چھوڑ دو اسے کنگ اسے دیکھتے ہوئے کہنے لگا جب کہ وہ بےیقینی سے اس کی بے بسی دیکھ رہا تھا جو اس کی منتیں کر رہا تھا تاکہ وہ اس کی بیٹی کو چھوڑ دے۔باپ کے دل میں سے بیٹی کے لیے محبت جاگ آئی تھی۔

اچھا بات جب تمہاری بیٹی پر آئی تو میں اسے چھوڑ دوں۔۔۔۔؟ اور ایسے کتنی بیٹیوں کو تم لوٹتے آئے ہو تمہیں اندازہ بھی ہے تمہیں پتا ہے میں چاہے کتنا بھی ناکام کیوں نہ ہو جاؤں اس مقام پر کبھی نہیں آؤں گا کیونکہ آج تک میں نے کبھی کسی کی بہن بیٹی کو میلی نگاہ سے نہیں دیکھا۔

اور تم تو وہ بے غیرت انسان ہو جس کی غلیظ نگاہ اپنی ہی بیٹی پر تھی۔

Urdu Novels Ghar

تمہاری تو اپنی ہی بیٹی کے لیے اتنی گھٹیا سوچ اتنی گری ہوئی سوچ تھی تمہاری اپنی بیٹی کو لے کر یہ سوچتے تھے۔ اور اب تمہارے دل میں اب اس کے لیے محبت جاگ رہی ہے ڈوب کر مر جاؤ کہیں۔۔۔۔۔تم تو اس قابل بھی نہیں ہو کہ اس لڑکی کو اپنی بیٹی کہہ سکوں۔

پہلے شاید میں اس لڑکی کو چھوڑ دیتا لیکن اب تو یہ لڑکی ضرور مرے گی کیونکہ یہ تمہاری بیٹی ہے۔جتنے گناہ تم نے کیے ہیں نہ اس کی سزا یہی ہے کہ تم اپنی بیٹی کو اپنی آنکھوں کے سامنے مرتے ہوئے دیکھو گے۔

تم نے مجھ سے میرا مقام چھینا ہے کنگ تم نے میرے ہی آدمیوں کو میرے خلاف کر دیا تم نے میرے خلاف سازش رچی اور تمہیں لگتا ہے میں تمہیں ایسے ہی چھوڑ دوں گا تمہاری وجہ سے میں نے بہت کچھ کھویا ہے اور آج سب کا بدلہ میں ایک ہی بار میں لے لوں گا تمہاری بیٹی کو ختم کر کے۔

آج تک تم نے کتنوں کی بیٹیوں کی عزت کو روندا ہے کتنوں کو تباہ کیا ہے لیکن آج اللہ نے تمہیں یہ مقام دکھا کر تم سے تمہارے سارے گناہوں کا حساب لے لیا۔اور آج اسے مار کر میں تم سے بدلہ لوں گا وہ اس کی کنپٹی پر بندوق رکھے ہوئے بول رہا تھا جب اچانک دروازہ کھلا۔

پستول نیچے کرو تم۔۔۔۔۔۔ ایام اس کی طرف گن کئے کھڑا تھا۔جبکہ ہیر کی کنپٹی پر اس کی پستول کو دیکھ رہا تھا۔اس کی ایک چھوٹی سی حرکت ہیر کو ہمیشہ کے لیے اس سے دور کر سکتی تھی۔

ارے ارے ایام سکندر آ گئے تم۔۔۔۔اس سے ملو یہ تمہارا سُسر ہے۔ہاہاہاہا۔تمہاری بیوی کا باپ ہے۔جو اپنی بیٹی کو اپنے بستر پر لانا چاہتا تھا۔لیکن اب اس کی کوئی خواہش پوری نہیں ہوگی کیونکہ یہ تو مرے گی اور اسے میں اپنے ہاتھوں سے ماروں گا۔

آگے مت آو تم دور رہو ورنہ تمہاری بیوی میرے ہاتھوں ماری جائے گی اس کے آگے آنے پر وہ دھمکانے والے انداز میں بولا۔

اس نے ہیر کی آنکھوں میں دیکھا تھا جہاں شرمندگی تھی شاید اپنے باپ کا یہ روپ وہ ایام کو نہیں دکھانا چاہتی تھی اس وقت اس کی آنکھوں میں موت کا ڈر نہیں تھا بلکہ صرف تکلیف ہی تکلیف تھی۔

وہ خود شاکڈ ہو گیا تھا کہ کنگ اس کی بیوی کا باپ نکلے گا اتنا گھٹیا شخص تھا وہ ایسا کیسے ہو سکتا تھا ۔کہ وہ ہیر کا باپ ہوتا۔وہ الجھ کر رہ گیا تھا

ایسی غلطی کرنے کے بارے میں سوچنا بھی مت ورنہ بہت پچھتاؤ گے تم ایام نے کھلے لفظوں میں اسے دھمکی دی تھی ۔جبکہ وہ اس کی دھمکی پر قہقہ لگا کر ہنسا۔

ایام سکندر یہ تمہاری سیاست نہیں ہے یہ میرا کنگڈم ہے یہاں تو میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے وہ دعوے سے بولا۔

یہ پستول زمین پر رکھو اور اس آدمی کو بھی کہو کہ کوئی ہوشیاری نہ کرے تم دونوں پستول زمین پر رکھ دو۔وہ ان دونوں کو اشارہ کرتے ہوئے بولا تو ایام نے سپلینڈر کرنے والے انداز میں ہاتھ اوپر اٹھایا اور زمین کی طرف بیٹھ کر پستول زمین پر رکھنے لگا

وہ ابھی اسے دیکھ ہی رہا تھا جب ایام نے اپنے ہاتھ میں پکڑی ہوئی پستول پھینکتے ہوئے اس کے سر پر دے ماری سر پر چوٹ لگنے کی وجہ سے وہ ہیر کو دکھا دے چکا تھا اور اگلے ہی لمحے اس نے ہیر کو تھام کر اپنے بے حد قریب کر لیا۔

تم ٹھیک ہونا۔۔۔۔؟ وہ پولیس والے کو اشارہ کرتے ہوئے ہیر سے کہنے لگا تھا۔جب غصے سے وہ آدمی اس کی طرف مڑا اور ہاتھ میں پکڑی ہوئی پستول سے اس پر فائر کردیا

اچانک گولی چلی تھی اور وہ کنگ کے سینے کے آر پار ہو گئی تھی۔اس آدمی کا ارادہ ہیر کو مارنے کا تھا لیکن اچانک کنگ کے بیچ میں آجانے کی وجہ سے گولی اسے لگ گئی تھی جب کہ اچانک اندر داخل ہوتے پولیس والوں نے حملہ کرتے ہوئے اس جگہ پر موجود سارے لڑکوں کو پکڑ لیا تھا اور اب یہ خطرناک ترین مجرم بھی ان کے ہاتھ لگ چکا تھا

وہ جو اپنے باپ کو اس روپ میں دیکھ کر اس سے نفرت کرنے لگی تھی لمحے میں اسے زمین پر لہولہان ہوتے دیکھا اس کے دل میں درد سا جاگا تھا۔

وہ باپ تھا اس کا اور وہ اس سے محبت کرتی تھی اور اس بات سے بھی انکار نہیں کر سکتی تھی اس کی خواہش تھی کہ وہ زندگی میں ایک بار اپنے باپ سے ملے۔

لیکن وہ اس سے اس مقام پر اس طرح سے ملے گا یہ تو اس نے کبھی نہیں سوچا تھا۔وہ آدمی اتنے پولیس والوں کو ایک ساتھ یہاں دیکھ کر پریشان ہو چکا تھا وہ سمجھ چکا تھا کہ ان کے سارے ایریا پر پولیس ریڈ ڈال دی گئی ہے

سب لوگ وہیں رک جاؤ کسی طرح کی کوئی ہوشیاری کرنے کی کوشش مت کرنا یہ میرا علاقہ ہے
اوریہاں پرپرندہ بھی میری مرضی کے بنا پر نہیں مار سکتا ۔
کنگ کا تو کام تمام ہو گیا لیکن یہ مت سوچنا کہ میں تم لوگوں کو اتنی آسانی سے چھوڑ دوں گا ۔
کنگ تو اپنی موت مر گیا لیکن تم لوگوں کو بھی میں زندہ نہیں چھوڑوں گا ۔اس نے اپنی پستول سے
سب کو ڈرانے کی کوشش کی تھی ۔اور ساتھ ہی پولیس والے پر گولی بھی چلا دی
اور اب اس کی پستول کا رخ ہیر کی جانب وہ کبھی بھی گولی چلا سکتا تھا ۔
تمہیں کیا لگا میں اسے ایسے چھوڑ دوں گا کنگ مر گیا آخر جو اس نے میرے ساتھ کیا ہے وہ تو میں
کبھی نہیں بھلا سکتا اس نے میرا مقام چھینا ہے میرا عہدہ چھینا ہے اور میں اس سے تب ہی اپنا
انتقام پورا کروں گا جب اس کی بیٹی میرے ہاتھ ماری جائے گی ۔وہ ہیر کو نفرت سے دیکھتے ہوئے
بولا
زیادہ سوچو مت گولی چلا دو تمہیں اسے مار دینا چاہیے یہ تمہارے سب سے بڑے دشمن کی بیٹی ہے
آیام پر سکون سا اسے دیکھتے ہوئے بولا تو اس آدمی نے حیرانگی سے دیکھا جبکہ ہیر بھی اسے دیکھنے
لگی تھی ۔
ارے مجھے کیا دیکھ رہے ہو مار دو اس کو یہ کنگ کی بیٹی ہے اور کنگ کی بیٹی کو زندہ رہنے کا کوئی حق
نہیں کنگ نے تم سے تمہارا سب کچھ چھین لیا ہے تو تمہیں بھی اسے زندہ نہیں چھوڑنا چاہیے
لیکن یہ مت بولنا کہ تمہاری بھی ایک بیٹی ہے جو اس وقت میرے پاس ہے ۔

وہ بڑے سکون سے کہتے ہوئے پیچھے رکھے صوفے پر ٹانگ پر ٹانگ جمع کر بیٹھ گیا جب کہ وہ جو ہیر کو گولی مارنے ہی والا تھا حیرانگی سے اسے دیکھنے لگا ۔

کیا مطلب تمہارا کہاں ہے میری بیٹی ۔۔۔۔؟ وہ اسے دیکھتے ہوئے سوال کرنے لگا ۔

میرے پاس ہے ابھی تو بتایا ۔۔۔۔ تمہارا مسئلہ پتا ہے کیا ہے تم دوسروں کی کمزوری کا استعمال کرتے ہو لیکن یہ بھول جاتے ہو کہ تمہاری بھی ایک کمزوری ہے جس کا کوئی بھی استعمال کر سکتا ہے تمہیں کیا لگا صرف پولیس کے سہارے بیٹھا ہوں یا صرف یہ دیکھتا رہوں گا کہ پولیس کب ایکشن لیتی ہے نہیں میں آپ کو ہر جگہ آزماتا ہوں ۔

مجھے یہ جاننے کا شوق ہے کہ میرے دشمن کی کیا کمزوری ہو سکتی ہے وہ کہاں پر آکر ہارتا ہے تم نے کنگ کے ساتھ دشمنی نبھانے کے لئے اس کی کمزوری کا استعمال کیا تو تم یہ کیوں بھول گئے کہ تمہارے ساتھ دشمنی نبھانے کے لیے میں بھی تمہاری کمزوری کا استعمال کر سکتا ہوں ۔

کنگ کو اس مقام پر لا کر تم نے اسے مرنے کی خواہش کرنے پر مجبور کر دیا تو ذرا سوچو جب تمہاری بیٹی تمہیں اس مقام پر دیکھے گی تو خوشی تو اسے بھی نہیں ہوگی ۔

وہ بہت سکون سے بات کر رہا تھا جب کہ سامنے کھڑے آدمی کا سکون غرق ہو چکا تھا ۔

انسپکٹر صاحب آپ کھڑے تماشا کیا دیکھ رہے ہیں گرفتار کیجئے اسے پولیس والا جو اب تک ایام کے دماغ کو سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا اس کے اچانک کہنے پر اہلکاروں کو اشارہ کر چکا تھا ۔

وہ تو اتنے وقت سے یہ سوچ رہا تھا کہ ایام سکندر وہ کر رہا ہے جو وہ لوگ چاہتے ہیں ایام سکندر ان لوگوں کے ساتھ پوری طرح سے کاپریٹ کر رہا ہے ۔ لیکن وہ تو اپنا ہی گیم کھیل رہا تھا اس نے

کب کیسے کیوں کنگ کے دشمن کے بارے میں سب کچھ پتہ لگایا تھا اور کب اس کی بیٹی کو اغوا کیا تھا ۔اس سب کی تو نہ خبر ہی نہ ہوئی تھی ۔

اپنی بیٹی کی موت کے ڈر سے اس آدمی نے کسی طرح کی کوئی ہوشیاری نہ دکھائی تھی اور اپنے آپ کو پولیس کے حوالے کر دیا تھا اس وقت یہی اس کے لئے بہترین تھا

ooooooo

سر آپ نے کنگ کے دشمن کی بیٹی کو کب کا اغواء کیا اور وہ اس وقت کہاں ہے اور کب تک آپ اسے چھوڑنے کا ارادہ رکھتے ہیں اس کا تعلق بھی جرم کی دنیا سے ہے ۔

کونسی بیٹی اور میں کسی کی بہن بیٹی کو کیوں اغواء کروں گا میرا دماغ خراب ہے میں تو صرف اسے دھمکا رہا تھا ۔میں نے اس آدمی کے بارے میں سب کچھ پتہ لگایا تھا وہ تو مجھے پتا چلا تھا کہ یہ آدمی اپنی بیٹی سے بہت محبت کرتا ہے تمہیں کیا لگتا ہے میں اتنا گھٹیا گرا ہوا انسان ہوں کہ کسی کی بہن بیٹی کو اغوا کر لوں گا۔

وہ ہیر کو اپنے ساتھ لگائے اسے بتا رہا تھا جب کہ پولیس اہلکار اس آدمی کو گرفتار کرکے اپنے ساتھ لے جا رہے تھے

کنگ تو اپنی موت مر چکا تھا لیکن اس کا دشمن بھی پولیس کے ہاتھ چڑھ چکا تھا نہ صرف اس نے کنگ کو انکی آنکھوں کے سامنے مارا تھا بلکہ اس کے علاوہ بہت سارے گناہوں میں شامل تھا۔اور اب وقت آگیا تھا اسے اس کے گناہوں کی سزا ملنی تھی

یہ سچ تھا کہ آیام نے اس کی بیٹی کو اغوا نہیں کیا تھا کیونکہ وہ خود بھی ایک بیٹی کا باپ تھا کسی دوسرے کی بیٹی کے بارے میں ایسا سوچنا بھی اس کے لئے گناہ تھا ۔وہ کبھی ایسا سوچ بھی نہیں سکتا تھا ۔

پولیس نے اسے گرفتار کیا اور ایام ہیر کو اپنے سینے سے لگائے باہر نکلنے لگا تھا۔

یہ کیا ہوا ہے وہ اس کے ہونٹوں پر خون دیکھ کر پریشانی سے بولا سر پر بھی چوٹ لگی ہوئی تھی جبکہ ہاتھوں پر بھی جگہ جگہ خون جما تھا ۔

کیا اس آدمی نے تمہیں مارا ہے وہ حیرانگی سے اسے دیکھ کر پوچھنے لگا کہ ہیر نے کچھ کہے بنا اس کے سینے پر اپنا سر رکھ دیا ۔

لیکن ایام تو جیسے کسی اور ہی دنیا میں تھا اس کا خون دیکھ کر اس کی آنکھوں میں غصے سے سرخی اتر آئی تھی اسے خود سے الگ کرتے ہوئے وہ تیزی سے باہر نکلا تھا ہیر بھی پریشانی سے اس کے ساتھ ہی آئی تھی

ooooooo

ایام نے اپنی جیب سے پستول نکالتے ہوئے اچانک ہی اس آدمی کو اس کے بالوں سے تھامتے ہوئے اپنی طرف کھینچا تھا۔

اور اگلے ہی لمحے بندوق اس کے منہ میں ڈال کر ٹریگر دبا دیا ۔گولی کی آواز گونجی تھی۔جب کہ سب پولیس اہلکار حیرانگی سے دیکھ رہے تھے انہیں ہرگز امید نہ تھی کہ آیام اس طرح کا کوئی بھی قدم اٹھائے گا

لیکن اس کی وجہ سے اس کی ہیر اتنی تکلیف میں رہی تھی تو کیوں اسے یوں ہی چھوڑ دیتا ۔

اس نے اس کی ہیر کو اتنی تکلیف دی تھی اسے اتنی چوٹیں پہنچائی تھیں۔ پچھلے آٹھ نو گھنٹے سے وہ کہاں تھی کس حال میں تھی۔۔۔۔۔؟

وہ نہیں جانتا تھا لیکن ہیر کو اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ کر اسے کچھ سکون ملا تھا لیکن اس نے اس کی کیا حالت کر دی تھی ۔

اور اپنی ہیر کی اس حالت کو وہ نظر انداز نہیں کر سکتا تھا اور نہ ہی اپنی ہیر کو اس حال میں پہنچانے والوں کو معاف کر سکتا تھا۔

سر یہ آپ نے کیا کر دیا آپ نے ایسا کیوں کیا سر آپ کو ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا آپ کو اندازہ بھی ہے یہ کتنا خطرناک مجرم تھا اتنی مشکل سے ہم نے اسے گرفتار کیا تھا اور آپ نے اسے مار دیا ہمیں سرکار کو جواب دینا پڑتا ہے سر ہمیں ایک ایک قدم کے لئے جواب دہ ہونا پڑتا ہے ۔

ہم نے وہاں خبر کر دی تھی کہ یہ خطرناک ترین مجرم ہمارے ہاتھ لگ چکا ہے اور آپ نے اسے مار دیا سر آپ نے ایسا کیوں کیا۔ اسے سزا قانون دینے والا تھا ۔پولیس والا پریشانی سے اسے دیکھ کر کہنے لگا لیکن ایام کو پرواہ نہ تھی

اس نے میری ہیر کو تکلیف پہنچائی تھی اسے زخم دیا تھا تو میں کیسے اسے بخش دیتا ہے اس کی سزا تو میرے ہاتھوں ہی لکھی تھی اس نے میرے ہاتھ ہی مرنا تھا تم لوگوں نے اس کیس میں کچھ بھی نہیں کیا ہے۔

Urdu Novels Ghar

جو کیا ہے وہ میں نے کیا ہے اور اگر تمہارا قانون مجھ سے کوئی سوال پوچھتا ہے تو میں جواب دے دوں گا ہاں لیکن یاد رکھنا کہ ایام سکندر کسی کا جواب دہ نہیں وہ پستول کو سامنے کھڑے اہلکار کی طرف پھینکتے ہوئے واپس ہیر کی طرف آیا تھا جو حیرانگی سے اسے دیکھ رہی تھی ۔

پولیس والے اس کے سامنے کچھ نہیں کر سکتے تھے اس لئے خاموشی سے لاشیں اٹھا کر وہاں سے نکلنے لگے تھے ۔ایام سکندر سیاست کا جانا مانا نام تھا اس کے خلاف ایکشن لینا کسی کے لیے بھی آسان نہیں تھا اور ویسے بھی پولیس والوں کی جیبیں ان سیاستدانوں کی وجہ سے بھری ہوتی ہیں ۔ اسی لیے یہ کیس خاموشی سے یہیں ختم ہو گیا تھا

ooooooo

وہ اسے واپس لے کر سیدھا گھر آیا تھا جہاں نہ جانے کب سے روحی بیٹھی رو رہی تھی اسے اپنی ماں کے پاس جانا تھا اسے ہلی کرنی تھی لیکن اس کی ماما جانے کہاں چلی گئی تھی جب وہ لوگ گھر پہنچے تو اس کی ماما یہاں نہیں تھی

اور تب سے اس نے رونا شروع کر دیا تھا ۔تانیہ نے اسے خاموش کروانے کی بہت کوشش کی لیکن اسے ہیر کے علاوہ اور کون سنبھال سکتا تھا ۔اسے دیکھتے ہی وہ بھاگتے ہوئے اس کے پاس آئی تو ہیر نے اپنا ہر درد بھلا کر زمین پر بیٹھتے ہوئے اسے اپنے ساتھ لگا لیا ۔

ماما لوحی نے اپ تو بت شارا مش تیا اپ تہاں تلی دی تی لوحی اپ تو دھوددھود کے اپ کہی نی مل لئی تی (ماما روحی نے آپ کو بہت سارا مس کیا آپ کہاں چلی گئی تھی روحی آپ کو ڈھونڈ ڈھونڈ کے آپ کہیں نہیں مل رہی تھی ۔

وہ اس کے ساتھ لگی اس سے شکوہ شکایت کر رہی تھی وہ بھلا کیا جانتی تھی کہ اس کی ماں پر کون سی مصیبت ٹوٹی ہے۔

اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے وہ اپنے دل کو سکون دیتی رہی تھی ایام نے تھوڑی دیر پہلے اس کے بھائی کو فون کیا تھا اور کہا تھا کہ پولیس کو ایک لاش ملی ہے اور پولیس کو شک ہے کہ یہ لاش ان کے باپ کی ہے ہیر نے اسے پہچان لیا ہے اور اس کی آخری رسومات کے لئے اسے پاکستان آنا ہوگا۔

اس نے پریشانی سے اپنے باپ کی موت کا سن کر اسے بتایا کہ اس کا کفیل اسے پاکستان آنے کی اجازت نہیں دیتا۔

لیکن ایام نے ہمدان سے بات کرکے اسے پاکستان بلوانے کی اجازت لے لی تھی لیکن اس نے اسے صرف تین دن کی اجازت دی تھی اور کہا تھا کہ وہ اکیلا جائے گا کیونکہ وہ اس پر یقین نہیں کر سکتا تھا کہ کہیں وہ اس کے ساتھ فراڈ کرکے پاکستان میں کہیں غائب نہ ہو جائے۔

پچھلے کچھ وقت سے رحیم بہت بری زندگی گزار رہا تھا کیونکہ ہمدان اسے آسانی سے چھوڑنے والا نہیں تھا ہمدان کی دونوں بیویاں پہلے سے طلاق یافتہ تھی۔

اور ان دونوں سے شادی کرکے اس نے ان دونوں کو مکمل حقوق دیے تھے اور ہیر کو دیکھ کر بھی اسے یہی لگا تھا کہ وہ بھی ایک دکھوں سے ہاری ہوئی لڑکی ہے اسے بھی اپنے نکاح میں لے کر اسے ایک اچھی زندگی دے سکتا ہے۔

لیکن یہ سب رحیم کا فراڈ تھا جسے اس کی سزا مل رہی تھی آج کل رحیم کی بیوی ہمدان کی دونوں بیویوں کے آگے ملازمہ کی حیثیت سے کام کر رہی تھی جب کہ اس نے رحیم کو اگلے دس سال تک پاکستان نہ جانے کے لئے کہا تھا۔

جب تک اس کے پیسے پورے نہیں ہو جاتے تب تک وہ پاکستان نہیں جا سکتا تھا لیکن پھر بھی اس نے ایام کے کہنے پر تین دن کی چھٹی دے دی تھی

ooooooo

تین سال بعد۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

روحی جانو آپ کے بال بن گئے ہیں جاو اپنی ٹوئٹی کو پکڑ کر لاؤ جلدی سے تاکہ میں اس کے بال بنا دوں۔وہ روحی کے لمبے لمبے بالوں کی دو پونیاں بناتے ہوئے اس سے بول رہی تھی ایک ہفتے کے بعد ان کی سالگرہ آنے والی تھی جس کے لئے وہ بہت زیادہ خوش تھی۔

تھوڑی ہی دیر میں انہیں شاپنگ کے لئے نکلنا تھا۔اور اس کی چھوٹی بیٹی یعنی روحی کی ٹوٹئی اس کے ہاتھ ہی نہیں چڑ رہی تھی۔

جی ماما جانی میں ابھی لے کر آتی ہوں اور اگر نہیں آئی نہ تو میں خود اس کی بنا دوں گی۔وہ اسے بے فکر کرتے ہوئے بولی تھی جب کہ وہ برش اس کے ہاتھ میں پکڑتی خود کمرے میں چلی گئی تیار ہونے کے لئے۔

کیونکہ روحی کا ارادہ اب اس کے نخرے اٹھانے کا تھا لیکن وہ ایسا کوئی ارادہ نہیں رکھتی تھی۔

روحی اور اس کی چھوٹی بہن کی دوستی بھی کمال کی تھی جب سے وہ پیدا ہوئی تھی روحی نے اپنے ٹوئٹی کو چھوڑ کر اس کا ہی نام ٹوئٹی رکھ دیا تھا یہ الگ بات تھی کہ اپنی باتیں پوری کروانے کے لیے آج بھی وہ اپنی ٹوئٹی کو اپنے باپ کے آگے پیش کر دیتی تھی رشوت کے طور پر۔اور بعد میں دونوں مل کر باپ کو خوب تنگ کرتی تھی۔

لیکن پھر بھی ان دونوں بہنوں میں بہت محبت تھی۔ایام کے لئے تو وہ دونوں ہی اس کی جان تھی لیکن ہیر کے لئے اس کی پہلی پریورٹی روحی ہی تھی اور اسی نے رہنا تھا۔

لیکن اس کا یہ مطلب نہیں تھا کہ وہ اپنی چھوٹی بیٹی سے محبت نہیں کرتی تھی وہ اسے بہت چاہتی تھی لیکن وہ بہت زیادہ ضدی ہے اور شرارتی تھی۔کبھی کبھار تو وہ اس سے ہلکی پھلکی ڈانٹ اور مار بھی کھا لیتی تھیں۔

لیکن روحی تھی نہ اس کی ماں اسے بچانے کے لیے۔روحی جتنی صابر شکر بچی ہو گئی تھی اس کی چھوٹی بیٹی اتنی ہی پٹاخا تھی۔جو ہر وقت اس کے ناک میں دم کئے رکھتی تھی اور پھر روحی اسے کچھ کہنے بھی نہیں دیتی تھی

oooooo

ہیر کم از کم ایک دفعہ تو اپنے بابا کی قبر پر جا کر ان کی مغفرت کے لیے دعا کر دو۔کسی مرے ہوئے انسان کے لیے دل میں اتنی سختی نہیں رکھنی چاہیے۔وہ ہر جمعرات کو اس سے یہی ساری باتیں کرتا تھا لیکن ہیر کا دل نہ پھگلا تھا وہ آج بھی اپنے باپ کا وہ روپ نہیں بھول پائی تھی جو اس نے دیکھا تھا۔

اس کا دل اتنا وسیع نہ تھا کہ اپنے باپ کے اتنے بڑے گناہ کو معاف کر دے بے شک کسی کے مرنے کے بعد اس کے لئے دل میں نفرت یا شکوہ نہیں رکھنا چاہیے لیکن ہیر اپنے دل میں کبھی بھی اس شخص کو دوبارہ وہ مقام نہیں دے سکتی تھی اس کا باپ اس کے لئے تبھی مرگیا تھا جب وہ اسے چھوڑ کر بچپن میں گیا تھا ۔

ایام میں نے آپ کو کتنی دفعہ منع کیا ہے مجھ سے اس بات پر بات نہ کیا کریں آپ بار بار کیوں کرتے ہیں پلیز آئیندہ آپ مجھ سے اس بارے میں بات نہیں کریں گے ۔

یہ تیسرا سال تھا راشد کے انتقال کو اس کی دونوں بیٹاں ہر ہفتے اپنے نانا کی قبر پر جاتی تھیں لیکن اس نے کبھی بھی اس طرف کا رخ نہ کیا اور نہ ہی وہ ارادہ رکھتی تھی ایام اسے تین سال سے سمجھا سمجھا کر تھک چکا تھا اور اس کی نہ ہاں میں آج بھی نہ بدلی تھی

ooooooo

وہ رات گئے گھر واپس آیا تو سب سے پہلے اپنی بیٹیوں کے کمرے کی طرف آیا تھا جہاں وہ دونوں مزے سے سو رہی تھیں اور ان کے بیچ میں ہیر ۔۔۔۔۔

وہ مسکراتے ہوئے اپنی زندگی کا بھرپور منظر دیکھتا اپنی دونوں بیٹیوں کو جی بھر کر پیار کرتا ہیر کو جگانے لگا تھا ۔

کیا تکلیف ہے آرام سے جا کر سو جائیں ۔۔۔رات دیر سے گھر آنے والوں سے ہم بات نہیں کرتے وہ چہرہ پھیر کر بولی ۔

سوری جان تمہیں پتا ہے نہ کام بڑھ گیا ہے مجبوری تھی ۔۔۔۔اس نے منانے والے انداز میں کہا ۔

ہاں تو جا کر اپنا کام کریں ہمیں کیوں اس طرح تنگ کر رہے ہیں اور ویسے بھی ہمارے بیڈ پر آپ کی جگہ نہیں نکلیں یہاں سے وہ بالکل بھی ہاتھ آنے کا ارادہ نہیں رکھتی تھی ۔

لیکن وہ بھی ایام سکندر تھا جو آسانی سے اسے بخشنے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا وہ ایک جھٹکے میں ہی اسے اپنی باہوں میں اٹھاتا ہوا باہر کی طرف لے جانے لگا۔

جانے من اگر آپ کے بیڈ پر جگہ نہیں ہے تو کیا ہوا باہر والے بیڈ پر دیکھیں بہت جگہ ہے اس کا رومانٹک موڈ ان ہو گیا تھا۔

میں آپ سے بہت ناراض ہوں اور ابھی بات نہیں کرنے والی وہ اسے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے اس کے چہرے کو اپنے لبوں سے چھونے لگا جب وہ ناراضگی سے بولی۔

سو سوری جان میں پکا وعدہ کرتا ہوں کل ہم ڈنر پر لازمی جائیں گے اس کے ہاتھوں کو چومتے ہوئے وعدہ کرنے لگا الیکشن کے دنوں میں تو وہ اکثر لیٹ ہو جاتا تھا جس کے بعد اسے ہیر کی ناراضگی سہنی پڑتی تھی ۔

جی نہیں مجھے آپ کی باتوں پر اعتبار نہیں رہا وہ اب بھی ناراضگی کا اظہار کر رہی تھی جب کہ ایام اب پوری طرح سے اس پر قابض ہو چکا تھا ۔

اچھا چلو یار میری باتوں پر نہیں میرے پیار پر اعتبار کرو میں صبح ہر حال میں پہنچ جاؤں گا وہ اسے یقین دلاتے ہوئے لائٹ آف کر چکا تھا اور اب ہیر کی میٹھی میٹھی سی ناراضگی ایام کو مزید مدہوش کرنے کے لئے کافی تھی۔

جب کہ ان کی یہ چھوٹی سی زندگی اسی طرح ہنستے مسکراتے خوشیاں سمیٹتے گزر رہی تھی

oooooo

ختم شد۔

الحمدللہ

Urdu Novels Ghar